بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
نَحْمُدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

شرح اسماء الحسنٰی

(رُوحانی علاج مع وظائف)

بفیضِ روحانی

تاجدارِ اہلسنت شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

تالیف

مَلِکُ التحریر ادیب الاسلام علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد
(مکتبہ انوار المصطفٰے 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد۔اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مجددِ دوراں، غوثِ زماں، مفتی سوادِ اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین
حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب — شرح اسماء الحسنیٰ (وظائف مع رُوحانی علاج)

تصنیف — مَلِک التحریر ادیب الاسلام علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

تصحیح ونظر ثانی — خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی

ناشر — شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (مکتبہ انوار المصطفٰے۔مغلپورہ حیدرآباد)

قیمت — Rs. 100

مَلِکُ التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شرح اسماء الحسنیٰ باری تعالیٰ عزوجل	۱۰۰/	حقیقتِ توحید	۱۷۰/	سُنّی بہشتی زیور اشرفی	۱۲۰/
فضائل لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه	۲۵/	حقیقتِ شرک	۵۰/	امہات المؤمنین	۸۰/
شیطانی وساوس کا قرآنی علاج	۳۰/	اللہ تعالیٰ کی کبریائی	۳۰/	حضور ﷺ کی صاحبزادیاں	۳۵/
استخارہ (مشکلات سے چھٹکارہ)	۸/	شانِ مصطفٰی ﷺ	۱۰۰/	عورتوں کا حج وعمرہ	۵۰/
قوتِ حافظہ اور امتحان میں کامیابی	۸/	سُنّت وبدعت	۶۰/	گناہ اور عذاب الٰہی	۲۰/
ضدی اور نافرمان اولاد کا علاج	۸/	اسلامی نام	۲۰/	مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی ﷺ	۲۵/
نورانی راتیں (نمازیں اور دُعائیں)	۱۰/	سیدالانبیاء ﷺ	۲۰/	عبدیت مصطفٰی ﷺ	۲۵/
شادی میں رکاوٹ اور اُس کا علاج	۸/	اطاعتِ رسول	۱۵۰/	مظہر ذات ذوالجلال	۶۰/
بسم اللہ کے حیرت انگیز فوائد	۸/	معرفتِ الٰہی	۳۰/	معارف اسم 'محمد' ﷺ	۲۰/
عذابِ قبر سے نجات	۸/	ذکر الٰہی	۳۰/	شہادتِ توحید ورسالت	۲۵/
آیت الکرسی کے روحانی برکات	۸/	برکاتِ توحید	۵۵۰/	قصص المنافقین من آیات القرآن	۱۵۰/
بلاؤں کا علاج	۸/	توبہ واستغفار	۲۰/	ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال	۱۵/
طلب اولاد	۸/	قرآنی علاج	۸/	تبلیغی جماعت کی گستاخانہ تعلیمات	۲۰/
وظیفہ آیت کریمہ حل المشکلات	۸/	مقدمات میں کامیابی	۸/	جماعت اسلامی اور شیعہ مذہب	۱۵/
رُوحانی علاج	۱۰/	فاتحہ سے علاج	۸/	جماعت اہلحدیث کا فریب	۱۰/
میاں بیوی کے جھگڑوں کا توڑ	۸/	آیاتِ حفاظت	۸/	اہلحدیث اور شیعہ مذہب	۱۵/
آیاتِ رزق	۸/	قرض سے چھٹکارہ	۸/	جماعت اہلحدیث کا نیا دین	۲۵/
وظیفہ کلمہ طیبہ	۸/	رقت انگیز دُعائیں	۸/	کرامات غوث اعظم رضی اللہ عنہ	۵۰
رنج وغم کا علاج (سکونِ قلب)	۸/	نظرِ بد کا توڑ	۸/	نصابِ اہلسنت	۲۰۰
جنات وشیاطین سے حفاظت	۸/	فتنہ اہلحدیث	۱۸۰	مہلک امراض کا امراض	۸/
قرآن مجید کے غلط وگستاخانہ تراجم	۲۰/	خلقِ عظیم	۳۰/	تذکرہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام	۱۰۰/
قربانی اور اہلحدیث	۱۵/	سُنّتِ مسواک	۸/	سیرتِ رسولِ عربی ﷺ کی جامعیت	۵۰/
اہلحدیث اور قادیانی	۱۵/	حیاء اور پردہ	۷۰/	شانِ صوفیاء میں اہلحدیث کی	۴۰/
شبِ قدر	۳۰/	اسلام کا نظام اخلاق	۴۰/	گستاخیاں	

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلیٰ شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد
مَنَّ عَلَیْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا
اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا
اَیَّدَہٗ بِاَیْدِہٖ اَیَّدَنَا بِاَحْمَدًا
اپنی تائید سے آپ کی مدد فرمائی حضور احمد مجتبیٰ سے ہماری مدد فرمائی
اَرْسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَہٗ مُمَجَّدًا
اللہ نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور باکرامت بنا کر بھیجا
صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَیْہِ سَرْمَدًا
اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو
صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

آیئے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ
نام ہو اولیاء کے ساتھ' حشر ہو انبیاء کے ساتھ
شغل وہ ہو کہ شغل میں کردے ہمیں خدا کے ساتھ
پڑھیئے درود جھوم کر سیّد خوش نوا کے ساتھ

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
اے میرے مولیٰ کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سیّد پکارے تم ہمارے ہم تمہارے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

ہمارے پاس گناہوں کے ماسوا کیا ہے

خدائے برتر و بالا ہمیں پتہ کیا ہے
ترے حبیب مکرم کا مرتبہ کیا ہے

جبینِ حضرت جبریل پر کف پا ہے
ہے ابتداء کا یہ عالم تو انتہا کیا ہے

خدا کی شانِ جلال و جمال کے مظہر
ہر ایک سمت ہے تو ہی تیرے سوا کیا ہے

کوئی بلال سے پوچھے خُبیب سے سمجھے
سزائے اُلفت سرکار کا مزا کیا ہے

بشر کے بھیس میں لا کالبشر کی شان رہی
یہ معجزہ جو نہیں ہے تو معجزہ کیا ہے

غمِ فراقِ نبی میں جو آنکھ سے نکلے
خدا ہی جانے ان اشکوں کا مرتبہ کیا ہے

فقط تمہاری شفاعت کا آسرا ہے حضور
'ہمارے پاس گناہوں کے ماسوا کیا ہے'

کھڑا اختر عاصی درِ مقدس پر
حضور آپ کی رحمت کا فیصلہ کیا ہے

(تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی)

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
اسم اعظم کی فضیلت	۲۱	**الرحیم** ۔ رحم والا	۴۵
وظیفہ آیت کریمہ	۲۳	ہر دلعزیز ہونے کا وظیفہ	۴۶
۹۹ اسمائے حسنٰی باری تعالیٰ عزوجل	۳۰	انجام بخیر کا بہترین وظیفہ	۴۶
اللہ جل مجدہٗ	۳۲	مشکلات سے خلاصی پانا	۴۶
اللہ کے معنٰی	۳۲	یارحیم کا اسم جبروت	۴۶
لفظ اللہ کی خصوصیات	۳۴	دعائے رحیمی	۴۷
لفظ اللہ سے متعلق مسائل	۳۶	حضور ﷺ کی شانِ رحیمیت	۴۷
لفظ اللہ کے خواص اور فوائد	۳۷	**الملك** ۔ بادشاہ	۵۱
ولی اللہ بننے کا وظیفہ	۳۸	ملکیت حقیقی اور ملکیت مجازی	۵۱
صاحبِ کشف بننے کا وظیفہ	۳۸	کوثر کی تشریح	۵۳
عشقِ الٰہی کا حصول	۳۸	صفائی قلب اور حصولِ مال کا وظیفہ	۶۳
دُنیاوی فیوض وبرکات کا حصول	۳۹	**القدوس** ۔ نہایت پاک	۶۴
شفائے امراض	۳۹	روحانی امراض کا علاج	۶۴
یااللہ کا جامع وظیفہ	۳۹	بچوں میں اچھا اخلاق پیدا کرنا	۶۴
الرحمٰن ۔ بڑا مہربان	۴۰	بواسیر شوگر اور بلڈ پریشر کا علاج	۶۵
مناسب رشتے کا ملنا	۴۳	ملکیت قائم رکھنا	۶۵
حصولِ رحمت کا وظیفہ	۴۳	سعادت مند اولاد کا ہونا	۶۵
ہر مشکل کا حل	۴۳	**السلام** ۔ سلامتی دینے والا	۶۶
بیماری سے شفا	۴۴	ہر مرض کی کلی شفا	۶۶
پڑھائی سے بھاگنے والے بچوں کا علاج	۴۴	جسمانی صحت وتندرستی	۶۷
یارحمٰن کا جامع وظیفہ	۴۴		

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
جان و مال کی حفاظت	٦٧	نعرۂ تکبیر	٧٧
حصول علم میں آسانی	٦٧	اللہ تعالیٰ کی خوب بڑائی بیان کرو	٧٨
لڑائی جھگڑے سے نجات	٦٧	اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالیشان رتبے	٧٩
بے ہوشی کا علاج	٦٧	والا ہے	
المؤمن ۔ امان بخشنے والا	٦٨	جلالت اور کبریائی	٧٩
شیطان کے فتنہ سے امن میں رہنا	٦٩	عظمتِ کبریائی	٨٠
وہم اور وسوسے کا علاج	٦٩	اللہ تعالیٰ طاقت اور حکمت والا ہے	٨١
شوہر و بیوی میں محبت پیدا کرنا	٦٩	تکبر کی بُرائیاں	٨٢
المهیمن ۔ حفاظت فرمانے والا	٧٠	اللہ تعالیٰ مغرور اور متکبر کو پسند نہیں فرماتا	٨٢
اسرارِ الٰہی کا ظاہر ہونا	٧٠	اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم لوگ	٨٥
جان و مال کی حفاظت اور حافظہ قوی	٧٠	ابلیس کا تکبر	٨٥
کرنے کا وظیفہ		تکبر کفر سے اشد ہے	٨٦
		فضائل تکبر	٨٧
العزیز ۔ عزت والا	٧١	قربِ الٰہی کا حاصل ہونا	٨٧
محتاجی سے چھٹکارہ۔ ہردلعزیز بننے کا وظیفہ	٧١	ہر کام میں برکت پڑنا	٨٧
حضور ﷺ کی عزت کا خطبہ	٧٢	نافرمان کا مطیع ہونا	٨٨
الجبار ۔ عظمت والا	٧٥	احتلام کا علاج	٨٨
کالے علم کے وار سے بچاؤ	٧٥	**الخالق ۔ بنانے والا**	٨٨
نفس کو مغلوب کرنا	٧٦	صالح اولاد کا وظیفہ	٨٩
المتکبر ۔ تکبر والا	٧٦	علاج مرض اٹھرا	٨٩
ہر بڑائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے	٧٦	دل کا منور ہونا	٩٠

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
صفائی قلب	۹۰	**الوھاب** ۔ بہت دینے والا	۹۷
یا خالق کا جامع وظیفہ	۹۰	غربت اور تنگی رزق کا حل	۹۸
الباری ۔ پیدا کرنے والا	۹۰	اضافہ مال و دولت کا وظیفہ	۹۸
علاج میں شفا	۹۱	شادی کے لئے حصول مال	۹۹
علاج شوگر	۹۱	کشادگی رزق برائے ادائیگی قرض	۹۹
علاج فالج	۹۱	ہمیشہ دولت مند رہنا	۹۹
قبر میں راحت	۹۲	حصول ملازمت یا روزگار	۱۰۰
یا باری کا جامع وظیفہ	۹۲	**الرزاق** ۔ روزی پہنچانے والا	۱۰۱
المصور۔ ہر ایک کو صورت دینے والا	۹۲	آیات رزق	۱۰۱
بانجھ عورت کا علاج	۹۴	اضافہ رزق کا مجرب عمل	۱۰۵
حمل ٹھہر کا گرنے کا علاج	۹۴	اضافہ رزق کا مجرب وظیفہ	۱۰۵
الغفار ۔ بڑا بخشنے والا	۹۴	غربت کو دور کرنے کا وظیفہ	۱۰۶
گناہوں کی معافی کا علاج	۹۵	رُکے ہوئے کام کا جاری ہونا	۱۰۶
رزق کی تنگی کا حل	۹۵	بحالی ملازمت	۱۰۶
القہار ۔ غصے والا	۹۶	مالی پریشانی کا حل	۱۰۷
اللہ کی محبت پیدا ہونا	۹۶	خیر و برکت	۱۰۷
جادو کا اثر ختم کرنا	۹۶	**الفتاح** ۔ فیصلہ کرنے والا	۱۰۸
آسیب زدہ جگہ کو خالی کروانا	۹۷	ہر کام میں آسانی	۱۰۸
دشمن کو زیر کرنا	۹۷	رُکی ہوئی شادی کا حل	۱۰۹
بچوں کے سوکھنے کا علاج	۹۷	قید سے خلاصی	۱۰۹

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
فتح ونصرت	۱۰۹	راہِ سلوک میں رفعت	۱۲۲
حضور ﷺ فاتح وفتاح ہیں	۱۰۹	مقابلے میں جیت	۱۲۲
العلیم ۔ جاننے والا	۱۱۰	حضور ﷺ رفیع الدرجات ہیں	۱۲۳
علم میں اضافہ کا وظیفہ	۱۱۱	**المعز** ۔ عزت دینے والا	۱۲۶
حضور ﷺ کا علمِ اولین وآخرین	۱۱۲	عزت کا حصول	۱۲۶
مجرب استخارہ	۱۱۳	**المذل** ۔ ذلت دینے والا	۱۲۷
القابض ۔ تنگی کرنے والا	۱۱۷	دشمن کو ذلیل کرنا	۱۲۸
جادو اور جنات سے بچنا	۱۱۷	بدکلام افسر سے نجات	۱۲۸
دشمن کو دشمنی سے روکنا	۱۱۸	نفسانی خواہشات کی اصلاح	۱۲۸
الباسط ۔ کشادہ کرنے والا	۱۱۸	اسم مذل کا وظیفہ	۱۲۸
کشادگی رزق کا مجرب وظیفہ	۱۱۹	**السمیع** ۔ سننے والا	۱۲۹
خاوند کی بداخلاقی کا حل	۱۱۹	ہر جائز دُعا کا قبول ہونا	۱۲۹
فراخدلی اور سخاوت پیدا کرنا	۱۱۹	کان کے درد کا علاج	۱۳۰
اضافہ رزق کا مجرب وظیفہ	۱۱۹	بہرہ ہونے سے بچنا	۱۳۰
الخافض ۔ پست کرنے والا	۱۲۰	بواسیر کا روحانی علاج	۱۳۰
دشمن کو ذلیل کرنا	۱۲۰	حاجت پوری ہونا	۱۳۰
الرافع ۔ بلند کرنے والا	۱۲۱	حضور ﷺ کی قوت سماعت	۱۳۰
عہدہ ملازمت میں ترقی	۱۲۱	**البصیر** ۔ دیکھنے والا	۱۳۳
شہرت وعزت میں بلندی	۱۲۲	صاحب بصیرت بننا	۱۳۴
حاکم کی نظر میں عزت پانا	۱۲۲	ناگہانی آفت سے محفوظ رہنا	۱۳۴

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
مکاشفات سے مشرف ہونا	۱۳۴	**الخبیر ۔ خبر رکھنے والا**	۱۴۸
سفید موتیے سے بچنا	۱۳۴	اسرار کا انکشاف	۱۴۹
آنکھوں کی بینا قائم رہنا	۱۳۵	مریض کا مرض معلوم کرنا	۱۴۹۹
حضور نبی کریم ﷺ کی بصارت	۱۳۵	رشتہ اچھا رہے گا یا بُرا ؟	۱۴۹
الحکم ۔ فیصلہ کرنے والا	۱۳۷	کاروبار میں نفع ہوگا یا نقصان ؟	۱۴۹
حصولِ اقتدار	۱۳۷	نفس، شیطان اور ہوشیار آدمی کی	۱۵۰
سچا فیصلہ کرنا	۱۳۹	شرارت سے بچنا	
روحانی اسرار کا کھلنا	۱۳۹	حضور ﷺ کا غیبی خبریں بتانا	۱۵۰
العدل ۔ انصاف کرنے والا	۱۳۹	**الحلیم ۔ بُردبار**	۱۵۴
طبیعت میں انصاف پسندی پیدا کرنا	۱۴۰	بداخلاقی کا علاج	۱۵۴
مثالی جج بننا	۱۴۰	ندامت سے بچنا	۱۵۴
اپیل میں کامیابی	۱۴۰	ہر شخص گرویدہ بن جائے	۱۵۵
دوسروں کو مسخر اور تابعدار رکھنا	۱۴۱	ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد رہے	۱۵۵
ظالم کے لئے بددعا	۱۴۱	مرض کی شدت میں کمی	۱۵۵
حاکم کے لئے سب سے اعلیٰ وظیفہ	۱۴۱	رحمۃ للعالمین کا حلم	۱۵۵
حضور ﷺ کا عدل	۱۴۱	**العظیم ۔ بزرگ**	۱۶۲
اللطیف ۔ بڑا باریک بین	۱۴۵	ہر ایک کی نظر میں قابل تعظیم بننا	۱۶۳
کنواری لڑکی کی شادی کا مجرب وظیفہ	۱۴۶	فضل دارین کا حصول	۱۶۳
لاعلاج بیماری کا حل	۱۴۷	مال سے متعلق ہر مشکل کا حل	۱۶۳
حضور ﷺ کی لطف وکرم	۱۴۷	ہمیشہ صاحبِ اقتدار رہنا	۱۶۴

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
غم اور بے چینی سے نجات	۱۶۴	**الکبیر۔** سب سے عالی مرتبہ	۱۷۵
حضور ﷺ کی عظمت	۱۶۴	جُدا شدہ رشتہ داری کا ملاپ	۱۷۶
الغفور ۔ گناہ مٹانے والا	۱۶۶	تنگی اور ذلت کا علاج	۱۷۶
آیات مغفرت	۱۶۷	عہدے پر برقرار رہنا	۱۷۷
گناہوں کی بخشش	۱۶۹	یا کبیر کا جامع وظیفہ	۱۷۷
بیماری سے نجات	۱۶۹	یا کبیر کا اسم جبروت	۱۷۷
غم اور صدمے کا علاج	۱۷۰	**الحفیظ ۔** حفاظت فرمانے والا	۱۷۸
مالی تنگی کا حل	۱۷۰	آیاتِ حفاظت	۱۷۹
ہر حاجت پوری ہو	۱۷۰	اللہ کی حفاظت میں رہنا	۱۸۰
الشکور ۔ صلہ دینے والا	۱۷۱	حادثات سے محفوظ رہنا	۱۸۱
جذبہ شکر کا پیدا ہونا	۱۷۲	مال واسباب کو گم ہونے سے بچانا	۱۸۱
اضافہ رزق اور عزت	۱۷۲	بچے کو نظر لگنے کا علاج	۱۸۱
مستجاب الدعوات بننا	۱۷۲	**المقیت ۔** روزی دینے والا	۱۸۲
آنکھوں کی بینائی بحال رہنا	۱۷۲	بچوں کی ضد کا علاج	۱۸۲
العلی ۔ بلندی والا	۱۷۳	جسمانی کمزوری کا علاج	۱۸۲
عزت وحرمت کی بلندی	۱۷۳	گیس کا علاج	۱۸۳
بیوی کو تابع کرنا	۱۷۳	جانوروں کے چارہ نہ کھانے کا علاج	۱۸۳
شادی کا پیغام آنا	۱۷۴	روح کی غذا	۱۸۳
ہر ایک پر فوقیت	۱۷۴	**الحسیب ۔** کفایت کرنے والا	۱۸۴
حاکم، ڈاکٹر، وکیل کے لئے بہتر وظیفہ	۱۷۴	مشکلات سے نجات کا وظیفہ	۱۸۴
درد اور ورد کا علاج	۱۷۴		

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
وظیفہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُو	۱۸۵	شادی کی دُعا قبول ہو	۱۹۷
الجلیل ۔ بزرگی والا	۱۸۷	ہر دُعا قبول ہونا	۱۹۷
آسیب زدہ بچے کا علاج	۱۸۷	قید سے رہائی	۱۹۸
ہر مقصد پورا ہو	۱۸۷	ناراض بیوی کو واپس لانا	۱۹۸
یاجلیل کا مفصل وظیفہ	۱۸۸	مرشدِ کامل ملنا	۱۹۸
حضور ﷺ کی جلالت	۱۸۸	**الواسع** ۔ وسعت دینے والا	۱۹۸
الکریم ۔ کرم کرنے والا	۱۹۰	فراخی رزق کا وظیفہ	۱۹۹
ہر حاجت پوری ہو	۱۹۱	مجموعی فیوض کا حصول	۱۹۹
مستجاب الدعوات	۱۹۱	کاروبار کی ترقی	۱۹۹
تنگ دستی اور افلاس کا خاتمہ	۱۹۱	حصول علم میں آسانی	۲۰۰
علاج بخل	۱۹۱	اضافہ رزق کا مجرب وظیفہ	۲۰۰
یاکریم کا جامع وظیفہ	۱۹۲	یاواسع کا مفصل وظیفہ	۲۰۰
حضور ﷺ کا کرم ہی کرم	۱۹۲	**الحکیم** ۔ حکمت والا	۲۰۱
الرقیب ۔ نگہبان	۱۹۴	حکمت اور مصلحت	۲۰۲
سچے مریدین کا وظیفہ	۱۹۵	انوار واسرار کی کنجی	۲۰۴
جادو سے محفوظ رہنا	۱۹۶	حکمت اور دانائی	۲۰۴
اہل وعیال کو اللہ کی حفاظت میں رکھنا	۱۹۶	مشکلات کا حل ہونا	۲۰۴
حمل کی حفاظت	۱۹۶	میاں بیوی میں نا اتفاقی کا حل	۲۰۵
سفر میں گمشدگی کی پریشانی سے بچنا	۱۹۶	حکیموں کے لئے مفید عمل	۲۰۵
المجیب ۔ قبول کرنے والا	۱۹۷	**الودود** ۔ دوستی کرنے والا	۲۰۵

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کا وظیفہ	۲۰۷	بُرے خصائل سے بچنے کا عمل	۲۱۳
رشتہ داروں میں محبت پیدا کرنا	۲۰۷	حضور ﷺ حاضر وناظر ہیں	۲۱۳
المجید ۔ عزت وبزرگی والا	**۲۰۸**	**الحق ۔ ثابت کرنے والا**	**۲۲۴**
صاحبِ عزت بزرگ بننے کا عمل	۲۰۸	مقدمہ میں کامیابی کا عمل	۲۲۴
ہر کام آسانی سے سرانجام پانا	۲۰۸	قید سے رہائی کا عمل	۲۲۴
متقی اور پرہیزگار رہنے کا عمل	۲۰۹	چوری شدہ مال کی واپسی کا عمل	۲۲۵
بواسیر کا روحانی علاج	۲۰۹	اطاعتِ الٰہی میں ثابت قدمی	۲۲۵
جذام کا روحانی علاج	۲۰۹	حضور ﷺ ہدایت کے امین اور حق	۲۲۵
پسلی کے درد کا علاج	۲۰۹	کے علمبردار ہیں	
الباعث ۔ قبر سے اُٹھانے والا	**۲۰۹**	**الوکیل ۔ کارساز، نگہبان**	**۲۲۷**
دل کا زندہ ہونا	۲۱۰	ہر خوف سے محفوظ رہنے کا عمل	۲۲۷
گمشدہ فرد کی واپسی	۲۱۰	حصولِ حاجات	۲۲۷
پریشانی اور بے چینی کا حل	۲۱۰	وسعت رزق	۲۲۸
پست ہمتی کا علاج	۲۱۱	**القوی ۔ طاقتور**	**۲۲۹**
الشہید ۔ حاضر، موجود	**۲۱۱**	اللہ تعالیٰ ساری قوتوں کا مالک ہے	۲۲۹
گواہوں کو اپنے حق میں کرنا	۲۱۲	قدرتِ الٰہی	۲۲۹
مقدمہ میں کامیابی	۲۱۲	دشمن پر غالب آنے کا عمل	۲۳۲
تہمت میں بَری ثابت ہونا	۲۱۲	حصول قوت کا بہترین وظیفہ	۲۳۲
نافرمان اولاد کو تابع کرنا	۲۱۲	حاملہ کی کمزوری کا علاج	۲۳۳
شدتِ مرض میں بیہوشی کا علاج	۲۱۳	مردانہ کمزوری کا علاج	۲۳۳
مرتبہ شہادت پانے کا عمل	۲۱۳	باطنی قوت کا حصول	۲۳۳

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
المتین ۔ بہت مضبوط	۲۳۴	یا حمید کا جامع وظیفہ	۲۴۴
چلنے کی قوت میں اضافہ	۲۳۴	**المحصی** ۔ گھرنے والا	۲۴۴
ارادے میں مضبوطی حاصل کرنا	۲۳۴	قوت حافظہ میں زیادتی	۲۴۴
مشکل کام میں سہولت کا عمل	۲۳۴	روحانی امراض کا علاج	۲۴۵
کسی کو مہربان کرنا	۲۳۴	عذابِ قبر سے نجات	۲۴۵
عورت کو دودھ کم ہونے کا علاج	۲۳۵	اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنا	۲۴۵
بچے کو دودھ چھڑانا	۲۳۵	**المبدئ** ۔ پیدائش کی ابتداء	۲۴۵
الولی ۔ دوست، مددگار	۲۳۵	کرنے والا	
اللہ تعالیٰ سے دوستی	۲۳۶	تعمیری کام میں رکاوٹ دور کرنا	۲۴۶
کشف القلوب	۲۳۶	حمل کی حفاظت	۲۴۶
سخت مزاج افسروں کو نرم کرنا	۲۳۶	فرزند صالح پیدا ہونا	۲۴۶
میاں بیوی میں موافقت	۲۳۶	روحانی انکشافات	۲۴۶
حضور ﷺ مومنین کے مددگار ہیں	۲۳۶	یا مبدی کا مفصل وظیفہ	۲۴۷
الحمید ۔ تعریف کیا ہوا	۲۴۱	**المعید** ۔ دوبارہ پیدا کرنے والا	۲۴۷
حضور ﷺ احمد ہیں	۲۴۱	گمشدہ چیز کا ملنا	۲۴۷
بُری عادات چھڑانے کا عمل	۲۴۲	رُکے ہوئے کام کو جاری کرنا	۲۴۸
اخلاق حمیدہ کا پیدا کرنا	۲۴۳	شادی کا دوبارہ ہونا	۲۴۸
تسخیر خلق اور محبت	۲۴۳	غائب اور بھاگے ہوئے کو واپس لانا	۲۴۸
بزرگ بننے کا وظیفہ	۲۴۳	مسان یعنی مرض سوکھے کا علاج	۲۴۸
اللہ تعالیٰ سے دوستی کا وظیفہ	۲۴۳	پیدائش میں آسانی	۲۴۹
دولت مند بننے کا وظیفہ	۲۴۳	کھوئے ہوئے مقام کی بحالی	۲۴۹

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
یامعید کا جامع وظیفہ	۲۴۹	تسخیر قلوب کا وظیفہ	۲۶۱
المحیی ۔ زندہ کرنے والا	**۲۵۰**	مشکلات اور مہمات کا حل	۲۶۱
علاجِ شوگر	۲۵۰	ہر چیز کو قائم کرنا	۲۶۱
علاجِ یرقان	۲۵۰	کسی کو اپنی طرف مائل کرنا	۲۶۲
دل کی گھبراہٹ کا علاج	۲۵۰	گمشدہ چیز کو حاصل کرنا	۲۶۲
قید سے قبل از وقت بچنا	۲۵۱	یا قیوم کا مفصل وظیفہ	۲۶۲
حضور ﷺ زندگی بخشتے ہیں	۲۵۱	**الواجد ۔ پانے والا**	**۲۶۳**
المقیت ۔ مارنے والا	**۲۵۴**	اضافہِ رزق	۲۶۳
نفس امارہ کو مطیع کرنا	۲۵۴	بند کاروبار کا چلنا	۲۶۳
دشمنانِ دین سے بچاؤ	۲۵۴	شادی کروانے کا عمل	۲۶۳
جادو کا اثر زائل کرنا	۲۵۵	حصولِ کشف	۲۶۴
بچے کو نظر لگنے کا علاج	۲۵۵	**الماجد ۔ بزرگی والا**	**۲۶۴**
الحی ۔ زندہ	**۲۵۵**	ذلت سے چھٹکارہ	۲۶۴
ہمیشہ تندرست رہنے کا عمل	۲۵۵	بحالیِ ملازمت	۲۶۵
حادثہ سے محفوظ رہنا	۲۵۶	روشن ضمیر بننے کا وظیفہ	۲۶۵
علاجِ فالج	۲۵۶	**الواحد ۔ ایک**	**۲۶۵**
ہائی بلڈ پریشر کا علاج	۲۵۶	اچھی صلاحیتوں کا پیدا ہونا	۲۶۶
یا حی کا جامع وظیفہ	۲۵۷	بیٹا حاصل ہونے کا عمل	۲۶۶
حیاۃ النبی ﷺ	۲۵۷	بلاؤں سے حفاظت	۲۶۶
القیوم ۔ قائم رکھنے والا	**۲۶۰**	یا واحد کا مفصل وظیفہ	۲۶۷

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
الاحد ۔ یکتا	۲۶۷	دشمن اور ظالم پر غلبہ	۲۷۵
اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنا	۲۶۷	صاحبِ اقتدار بننے کا عمل	۲۷۵
نفسانی خواہشات کا روحانی علاج	۲۶۸	ہر مرض سے شفا	۲۷۵
اللہ تعالیٰ سے محبت	۲۶۸	**المقدم ۔ آگے کرنے والا**	۲۷۵
عذابِ قبر سے بچنا	۲۶۸	روحانی درجات میں بلندی	۲۷۶
سخت مہم کا حل اور بیماری سے شفا	۲۶۸	ہنگامی حالات میں حفاظت	۲۷۶
سانپ کا زہر زائل کرنا	۲۶۸	مجاہدوں کا محبوب ورد	۲۷۶
الصمد ۔ بے نیاز	۲۶۹	ملازمت میں ترقی کرنا	۲۷۶
صاحبِ کشف بننے کا عمل	۲۷۱	**المؤخر ۔ پیچھے کرنے والا**	۲۷۷
سیف زبان ہونے کا عمل	۲۷۱	نیک بننے کا عمل	۲۷۷
بے نیاز ہونا	۲۷۱	مشکل کام میں آسانی	۲۷۷
شانِ صمدیت کا مفصل وظیفہ	۲۷۱	نفس کو راہ راست پر رکھنے کا عمل	۲۷۷
القادر ۔ قدرت والا	۲۷۲	توفیقِ توبہ	۲۷۸
مشکل سے مشکل کام ہونا	۲۷۳	مایوس مریضوں کا علاج	۲۷۸
دشمن اور ظالم سے بچنے کا عمل	۲۷۳	دشمن کو دور کرنا	۲۷۸
سیفِ زبان ہونے کا عمل	۲۷۳	**الاول ۔ سب سے پہلے**	۲۷۸
اسرارِ قدرت کا کھلنا	۲۷۳	حضور ﷺ کی اولیت	۲۸۰
ہر حال میں اللہ کی مدد کا حصول	۲۷۳	خلقت کو اپنے اوپر مہربان کرنا	۲۸۱
المقتدر ۔ صاحبِ اقتدار	۲۷۴	اولادِ نرینہ پیدا ہونا	۲۸۱
مشکل سے مشکل کام کا حل	۲۷۴	امیر ہونے کا عمل	۲۸۱
		نماز اور نیکی میں دل لگنا	۲۸۱

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۸۸	حضور ﷺ کی حقیقت سب سے پوشیدہ	۲۸۱	ہر حاجت پوری ہو
۲۸۹	کشف کا حاصل ہونا	۲۸۲	اللہ تعالیٰ کی محبت کا عمل
۲۸۹	ہر شخص محبت کرنے لگے	۲۸۲	اعصابی بیماریوں کا علاج
۲۹۰	کسی کے دل کا حال معلوم کرنا	**۲۸۲**	**الاخر** ۔ سب سے آخر
۲۹۰	جھوٹ کا علاج	۲۸۲	حضور ﷺ ظہور میں آخر ہیں
۲۹۰	**الوالی** ۔ کارساز اور مالک	۲۸۳	مادی محبت کا خاتمہ
۲۹۱	مکان اور جائیداد کی حفاظت	۲۸۳	خاتمہ بالخیر
۲۹۱	ویران جگہ کو آباد کرنا	۲۸۳	سفر میں سلامتی
۲۹۱	کسی کو مسخر کرنا	۲۸۳	حصولِ عزت
۲۹۱	نوکری کی بحالی	۲۸۴	دشمن پر غلبہ
۲۹۲	امراض کا علاج	۲۸۴	حصولِ روحانیت
۲۹۲	**المتعالی** ۔ سب سے اونچا	۲۸۴	علاج یرقان
۲۹۲	مشکل میں آسانی	**۲۸۵**	**الظاھر** ۔ سب سے ظاہر
۲۹۳	مقدمے سے نجات	۲۸۵	حضور ﷺ سب پر ظاہر ہیں
۲۹۳	قضائے حاجت کا مجرب عمل	۲۸۶	اللہ تعالیٰ کے ظاہر کی حقیقت
۲۹۳	شادی کا پیغام ملنا	۲۸۶	ہمیشہ آنکھ کا نور قائم رہے
۲۹۳	صاحبِ عزت رہنا	۲۸۷	حفاظتِ مکان کا عمل
۲۹۴	**البر** ۔ نیکوکار	۲۸۷	پوشیدہ چیز کا ظاہر ہو جانا
۲۹۴	نعمتوں کی بارش	۲۸۷	ظاہر اور باطن کو درست کرنا
۲۹۴	سفر سے بخیر آنا	**۲۸۸**	**الباطن** ۔ سب سے پوشیدہ

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
بُری عادتوں کا علاج	۲۹۵	اللہ تعالیٰ کی مہربانی	۳۰۳
آفتوں سے بچنا	۲۹۵	ظالم حاکم کو نرم کرنا	۳۰۴
نظرِ بد سے حفاظت	۲۹۵	مزاج کی درستگی	۳۰۴
التواب ۔ توبہ قبول کرنے والا	۲۹۵	دلہن کی رُخصتی کا وظیفہ	۳۰۴
سچی توبہ کی توفیق	۲۹۹	حصولِ رحمت کا وظیفہ	۳۰۴
دنیوی خوشحالی	۲۹۹	حضور ﷺ کی مہربانی	۳۰۵
قبولیتِ دُعا ۔ حصولِ روحانیت	۲۹۹	**مالك الملك** ۔ ملک کا بادشاہ	۳۰۶
المنتقم ۔ بدلہ لینے والا	۳۰۰	ملکیت حقیقی اور ملکیت مجازی	۳۰۶
کالے علم کے وار کو روکنا	۳۰۰	مال و دولت و عزت	۳۰۷
ہر مُراد پوری ہو	۳۰۰	قضائے حاجت کا عمل	۳۰۷
جھوٹی تہمت کا بدلہ	۳۰۱	الیکشن میں کامیابی	۳۰۷
دشمن سے محفوظ رہنا	۳۰۱	سربراہ مملکت قائم رہنا	۳۰۸
العفو ۔ معاف کرنے والا	۳۰۲	جائیدا کے مقدمہ میں کامیابی	۳۰۸
گناہوں کی معافی	۳۰۲	**ذوالجلال والاکرام** ۔	۳۰۹
خاوند کے مزاج کو نرم کرنا	۳۰۲	عظمت و بزرگی والا	۳۱۰
مرض کی شدت میں کمی	۳۰۲	اسرارِ غیبی کا مشاہدہ	۳۱۰
ہر قسم کی تنگی کا حل	۳۰۳	شفائے امراض	۳۱۰
یا عفو یا غفور کا عمل	۳۰۳	حصول عزت	۳۱۰
الرؤف ۔ مشقت اور	۳۰۳	ہر کام میں کامیابی	۳۱۱
مصیبتوں کا دور کرنے والا	۳۰۳	تسخیرِ خلق	۳۱۱
		حصولِ مراد	۳۱۱

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۳۲۳	معزز ومکرم بننے کا عمل	۳۱۲	**المقسط** ۔ انصاف کرنے والا
۳۲۳	ضرورت کے مطابق رزق ملے	۳۱۲	عادل جج بننے کا عمل
۳۲۳	لڑکی کی شادی کا ذریعہ	۳۱۲	شیطانی وسوسوں کا علاج
۳۲۳	مراد پوری ہونے کا عمل	۳۱۳	رنج وغم کا علاج
۳۲۴	**المعطی** ۔ دینے والا	۳۱۳	غیر منصف خاوند کو درست کرنا
۳۲۴	حضور ﷺ نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں	۳۱۳	**الجامع** ۔ جمع کرنے والا
۳۲۵	اللہ رسول عطا فرماتے ہیں	۳۱۴	منتشر اہل وعیال کا جمع ہونا
۳۲۸	**المانع** ۔ روکنے والا	۳۱۴	اولاد یا ملازم کو واپس لانا
۳۲۸	دشمن کو روکنا	۳۱۴	کسی کے قبضے سے جائیداد واپس لینا
۳۲۸	بُرائی سے روکنا	۳۱۵	گم شدہ چیز کو حاصل کرنا
۳۲۸	بُری عادات چھڑانے کا عمل	۳۱۵	حضور ﷺ علوم انبیاء کے جامع ہیں
۳۲۹	نافرمان بیوی کو تابع کرنا	۳۱۸	**الغنی** ۔ بے پرواہ، بے نیاز
۳۲۹	خوف کا علاج	۳۱۹	ترقی دکان
۳۲۹	**الضار** ۔ نقصان کا مالک	۳۱۹	آمدن میں برکت
۳۳۰	شیطان کے وسوسوں سے بچنے کا عمل	۳۱۹	غربت دور کرنا
۳۳۰	انسانی نفس کا علاج	۳۱۹	غیب سے مالدار ہونا
۳۳۰	ہر ضرر سے حفاظت	۳۱۹	محبت کی شادی
۳۳۰	دشمن پر غالب آنا	۳۲۰	حضور ﷺ غنی بناتے ہیں
۳۳۱	جہاد میں دشمن کو پسپا کرنے کا عمل	۳۲۲	**المغنی** ۔ بے پرواہ کرنے والا
۳۳۱	**النافع** ۔ نفع پہنچانے والا	۳۲۲	غنی بننے کا لاجواب عمل

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
تجارت میں نفع کا عمل	۳۳۱	**البدیع** ۔ بغیر نمونہ ومثال کے پیدا کرنے والا	۳۴۵
مال خریدتے وقت کا عمل	۳۳۱	مشکل دور کرنے کا عمل	۳۴۶
ہر کام میں فائدہ رہے	۳۳۲	بحالی عہدہ یا ملازمت	۳۴۶
روزی میں برکت کا عمل	۳۳۲	قبولیت دُعا کا ذریعہ	۳۴۶
النور ۔ روشنی کرنے والا	۳۳۲	نیک یا بدانجام کو معلوم کرنا	۳۴۷
نورِ ایمان کا حصول	۳۳۳	**الباقی** ۔ ہمیشہ رہنے والا	۳۴۷
جن اور آسیب سے بچاؤ	۳۳۳	بقائے اقتدار کا عمل	۳۴۸
دل کا روشن ہونا	۳۳۳	کاروبار کو تباہی سے بچانے کا عمل	۳۴۸
حصولِ کشف	۳۳۳	قوتِ حافظہ کو تیز رکھنے کا عمل	۳۴۸
آفاقی آفات سے حفاظت	۳۳۴	بحالی صحت کا عمل	۳۴۸
یا نور کا مفصل وظیفہ	۳۳۴	دشمن کو مطیع کرنا	۳۴۸
حضور ﷺ نور مبین ہیں	۳۳۴	**الوارث** ۔ مالک، وارث	۳۴۹
الھادی ۔ ہدایت دینے والا	۳۳۶	حصولِ اولاد کا وظیفہ	۳۴۹
عمل صالح کی توفیق	۳۳۶	منصب اور بلندی درجات	۳۵۰
بدکردار کو راہ راست پر لانا	۳۳۷	مقدمہ وراثت میں کامیابی	۳۵۰
زیادہ رونے والے بچوں کا علاج	۳۳۷	مالی نقصان سے حفاظت	۳۵۰
سفر میں پریشانی سے بچنا	۳۳۷	مالی پریشانی کا حل	۳۵۰
سچا فیصلہ کرنا	۳۳۷	درازیِ عمر کا عمل	۳۵۰
ہر نماز کے بعد کا وظیفہ	۳۳۷	اضافہ رزق اور خیر و برکت	۳۵۱
تلاش مرشد کامل	۳۳۷		
حضور ﷺ ہادی و مرشد ہیں	۳۳۸		

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ
الرشید ۔ سیدھی تدبیر والا	۳۵۱
راہِ ہدایت کا پانا	۳۵۲
تلاشِ مرشد کا عمل	۳۵۲
نئے کام کے بارے میں معلومات	۳۵۲
مہمات میں کامیابی کا عمل	۳۵۲
نشہ چھڑانے کا مجرب عمل	۳۵۲
الصبور ۔ صبر والا	۳۵۳
رنج اور مصیبت کا علاج	۳۵۳
خاوند کی بدزبانی کا حل	۳۵۴
بے صبری کا حل	۳۵۴
عظیم صدمے کا علاج	۳۵۴
فضائل و برکات	
۔ دُعائے جمیلہ	۳۵۵
۔ دُعائے حاجات	۳۵۷
۔ تعوذ	۳۵۹
۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	۳۶۹
۔ سورۂ فاتحہ	۳۷۴
۔ سورۂ بقرہ	۳۷۶
۔ آیت الکرسی	۳۷۸
۔ سورۂ الکہف	۳۸۳
۔ سورۂ یٰسین	۳۸۳
۔ سورۂ مزمل	۳۸۴
۔ سورۂ اخلاص	۳۸۴
۔ سورۂ الفلق	۳۹۱
۔ سورۂ الناس	۳۹۱
۔ جن بھوت بھگانے اور آسیب دور کرنے کا مجرب عمل	۳۹۳
۔ درود تاج	۴۰۰
۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ	۴۰۲
۔ شیطانی اثرات اور وسوسوں سے محفوظ رہنے کا وظیفہ	۴۰۶
۔ توبہ و استغفار کے ذریعہ اثرات شیطانی سے حفاظت	۴۰۹
۔ سفید مرغ کی برکات	۴۱۰
۔ غیر شرعی طریقہ علاج	۴۱۱
۔ مناجات	۴۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علیٰ سيد الأنبيآء والمرسلين
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعين .... أما بعدُ

اسم اعظم کی فضلیت

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے دُعا کی قبولیت کے سلسلہ میں جس طرح شب قدر اور جمعہ کی ساعت قبولیت کو متعین نہیں فرمایا اور مخفی رکھا' تا کہ بندے اس کی تلاش میں رہیں اور تلاش بھی عبادت ہے۔ اسی طرح اسم اعظم کو بھی متعین نہیں فرمایا تا کہ دُعا کرنے والا اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی بناء پر اسم اعظم کی جستجو میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ ناموں سے دُعا مانگے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ تعریف اور حمد وثناء کرنے کی سعادت حاصل کرے۔ یہی سب سے بڑی عبادت ہے اور امید ہے کہ اسی وسیلہ سے اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت وشفقت ہے کہ وہ ان حکمتوں اور تدبیروں سے اپنے بندوں سے زیادہ سے زیادہ عبادت کرا کے انہیں دنیا اور اخرت میں زیادہ سے زیادہ اجر وثواب کا مستحق بنا دیتے ہیں۔

اکثر علماء نے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** کو اسم مانا ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ **الله** اسم اعظم ہے کیونکہ وہ اسم ذات ہے جو سوائے اللہ تعالی کے کسی پر نہیں بولا جاتا' بعض نے فرمایا کہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ** اسم اعظم ہے۔ بعض کے خیال میں اللہ تعالیٰ کے بعض نام بعض کے مقابلہ میں اسم اعظم ہیں جیسے رحمٰن بمقابلہ رحیم کے اسم اعظم ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم یعنی بڑا نام ان دونوں آیتوں میں ہے ایک آیت یہ ہے۔ ﴿**وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ**﴾ (البقرۃ/۱۶۳) تمہارا اللہ صرف ایک ہے

اس کے سواء کوئی معبود نہیں ۔ وہی جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے اور دوسری آیت سورہ آل عمران کے شروع میں ہے ۔ ﴿ **الٓمّٓ ۚ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ** ﴾ (العمران/۲) نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک اللہ جو ہمیشہ سے زندا ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور ہم مخلوق کی ہستی کو قائم رکھنے والا ہے ۔ (ابو دوٗد' ترمذی)

اس حدیث کی بناء پر بعض علماء نے فرمایا' رب تعالیٰ کا اسم اعظم **لاالـــه الاهـو** ہے کیونکہ ان دونوں آیتوں میں یہ ہی مشترک ہے ۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اسم اعظم ﴿**الـلـه الذی لااله الا هو رب العرش العظیم**﴾ ہے ۔ بعض نے فرمایا کلمہ طیبہ اسم اعظم ہے ۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسم اعظم **الحی القیوم** ہے امام جزری نے فرمایا کہ اسم اعظم **لااله الاهو الحی القیوم** ہے ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دُعا کرتے ہوئے سنا **الـلهـم انی اسئلك اشهد انك انت الله ۚ لااله الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد** اے اللہ ۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذریعہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔ تو ہی ایک' یکتا اور بے نیاز ہے' نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا' اور نہ کوئی تیرا جوڑا و ہمسر ہے ۔

حضور ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دُعا کی ہے ۔ جب اسم اعظم سے مانگا جائے تو دیتا ہے اور جب اس نام سے دُعا کی جائے تو قبول کرتا ہے (ترمذی' ابوداؤد) یعنی مولا تیرے ناموں کے توسل (وسیلہ) سے تجھ سے دُعا مانگ رہا ہوں ان ناموں کے صدقہ سے میری سن لے ۔ یہ دُعا مانگنے والے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ۔

اس سے معلوم ہوا کہ وسیلہ کے ساتھ دُعا کرتا بہتر ہے ۔ وسیلہ خواہ اسمائے الٰہیہ کا ہو' خواہ اس کے کسی محبوب بندے کا ۔

اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ دُعا میں **اللّٰھم** کہنا بہت بہتر ہے کہ **اللہ** اسم ذات ہے۔ دوسرے یہ کہ دُعائے آداب سے یہ ہے کہ پہلے حمد الٰہی کرے' پھر حضور انور ﷺ پر دورد شریف' پھر اپنے گناہوں کا اعتراف 'پھر عرض حاجات۔ تیسرے یہ کہ **اللہ یا اللّٰھم** یا **لا الہ الاانت** اسم اعظم ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس نے کہا **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الۡحَمۡدُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ الۡحَنَّانُ الۡمَنَّانُ بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یَا ذَالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ اَسۡئَلُكَ** الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ تیری ہی تعریف ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو مہربان نعمتیں دینے والا ہے آسمان وزمین کا موجد ہے۔ اے جلالت وکرم والے' اے زندہ' اے قائم رکھنے والے' میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس نے رب کے نام کے ساتھ دُعا مانگی کہ جب اس نام سے دُعا مانگی جائے تو قبول فرماتا ہے اور جب اس نام سے کچھ مانگا جائے تو دیتا ہے۔

(ترمذی' ابو دوٗد' نسائی' ابن ماجہ)

ان دونوں حدیثوں میں **اللّٰھم** اور **لاالہ الا انت** مشترکہ طور پر موجود ہیں۔ اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ ان دونوں میں کوئی نام اسم اعظم ہے۔ بعض نے فرمایا کہ جمعہ کی ساعت' قبولیت دُعا اور شب قدر کی طرح اسم اعظم بھی مخفی ہے تاکہ بندے اس کی تلاش میں رہیں اور یہ تلاش بھی عبادت ہے۔

﴿**وَذَاالنُّوۡنَ اِذۡ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَعَلَیۡہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ**﴾ (الانبیاء/۸۷) اور ذوالنون کو (یاکرو) جب چلا غصہ میں بھرا تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اندھیروں میں پکارا کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا

(کنز الایمان)

اور یا کرو ذوالنون (مچھلی والے نبی۔ یونس علیہ السلام) کو' جب وہ چل دیا غضبناک

ہو کر (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ناراض ہو کر چل دیئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے وہ اپنی قوم سے ناراض ہوئے کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے اور اتباعِ حق سے کیوں دور بھاگتے ہیں) اور یہ خیال کیا کہ ہم اس پر کوئی گرفت نہیں کریں گے (اس معاملہ میں ہم اس پر سختی نہیں کریں گے یعنی عتاب نہ فرمائیں گے)

پھر اُس نے پکارا اندھیروں میں کہ' کوئی معبود نہیں سوا تیرے' پاک ہے تو' بیشک میں ہی قصورواروں سے ہوں (ضیاءالقرآن)

(اگر یہ لفظ' ظالم' نبی کے لئے کوئی دوسرا کہے تو کافر ہوگا ان کا اپنے متعلق یہ عرض کرنا کمال ہے یہاں ظلم کے معنی خلاف اولیٰ کام کا سرزد ہو جانا ہے کیونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے کسی حکم الٰہی کی خلاف ورزی نہ کی تھی۔ آپ سے یہ خطاء اجتہادی ہوئی کہ آپ نے رب تعالیٰ کے حکم کا انتظار نہ فرمایا اور نینوا بستی سے روانہ ہو گئے بحر روم میں پہنچے)

حضرت یونس علیہ السلام اہل نینوا کی طرف ہی بنا کر بھیجے گئے تھے آپ نے انھیں بہت سمجھایا لیکن ان کی ہٹ دھرمی بڑھتی ہی گئی۔ عرصہ دراز تک جب تبلیغ وارشاد کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ تو ان سے مایوس ہو گئے۔ اس لئے کہ یہ خداوند عالم کو نہیں مانتے اور اس کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ آپ کا دل غصہ سے بھر گیا۔ آپ اذانِ الٰہی کے بغیر وہاں سے ہجرت کر گئے۔ راستہ میں دریا تھا' کشتی میں سوار ہوئے۔ جب کشتی دریا کے بیچ میں پہنچتی تو ہچکولے کھانے لگی۔ ملاحوں نے اپنے خیال کے مطابق کہا کہ کشتی میں ضرور کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنے مالک سے بھاگ آیا ہے۔ اور اسی کی نحوست کی وجہ سے کشتی ڈوبنے لگی ہے۔ جب آپ نے یہ سنا تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور اعتراف کیا کہ وہ میں ہوں' چنانچہ آپ کو دریا میں پھینک دیا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ کشتی میں سواریاں زیادہ تھیں جب کشتی ڈولنے لگی تو باقی سواریوں کے بچانے کے لئے ایک آدمی کو دریا میں پھینکنا ناگزیر معلوم ہوا۔ تین بار قرعہ اندازی کی گئی۔ ہر بار آپ کا ہی نام نکلا۔ آپ نے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ حکم الٰہی سے وہاں ایک بڑی مچھلی منہ کھولے کھڑی تھی۔ اس نے فوراً آپ کو نگل لیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے مچھلی یہ تمہاری خوراک نہیں بلکہ ہم نے تیرے شکم کو اس کے لئے قید خانہ بنایا ہے۔ خبردار اسے کوئی گزند نہ پہنچے۔ جب آپ کو مچھلی نے نگل لیا تو اس وقت آپ نے اپنے مولیٰ کریم کو ان پیارے الفاظ سے پکارا ﴿ **لَآ اِلٰــــہَ اِلَّآ اَنْــتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ** ﴾ (الانبیاء/ ۸۷) کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔

اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور اس کی وحدانیت اور سبوحیت کا اقرار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی التجا قبول فرمایا۔ چالیس دن کے بعد مچھلی نے کنارے پر آ کر آپ کو اُگل دیا۔ یہ دعائیہ کلمات بارگاہ الٰہی میں اتنے مقبول ہوئے کہ فرمایا کہ ہم اہل ایمان کو غم واندوہ کے اندھیروں سے یونہی نجات دیتے ہیں۔ امام احمد ترمذی اور دیگر محدثین سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ‘**دعوۃ ذی النون اذا دعا ربہ وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین لم یدع بھا رجل مسلم فی شیئی الا استجاب له** ’ یعنی حضرت ذی النون کی وہ دُعا جو مچھلی کے شکم میں انھوں نے کی تھی جو مسلمان جس مشکل میں ان الفاظ سے دُعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس دُعا کی دُعا قبول فرمائے گا۔ حاکم نے ایک اور ارشاد نبوی اس طرح نقل کیا ہے: **الا اخبرکم بشیئی اذا نزل باحد منکم کرب أو بلاء فد عا به الا فرج الله عنة قیل بلیٰ یا رسول الله**۔ حضور ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب تمہیں کوئی غم اور مصیبت لاحق ہو اور تم اس سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مشکل آسان فرمادے۔ صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ضرور ارشاد فرمایئے تو حضور ﷺ نے یہی دُعا ارشاد فرمائی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز نے اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہما سے قضائے حاجات کے لئے نفل پڑھنا بیان فرمایا ہے ناظرین کے فائدہ کے لئے ان کی ترتیب بھی لکھی جاتی ہے۔

‘مجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت فرمائی ہے کہ انسان حاجات مشکلہ کے برآنے

کے واسطے چار رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ﴿لَآ اِلٰــــهَ اِلَّا اَنْــتَ سُبْـحَانَكَ اِنِّیْٓ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـنْـجِـی الْـمُـؤْمِنِیْنَ﴾ کو سو بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد ﴿رَبِّ اِنِّیْٓ مَسَّـنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾ سو بار پڑھے۔ تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد ﴿وَاُفَـوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ﴾ سو بار۔ چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے ﴿قَـالُـوْا حَسْبُـنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ﴾ پھر سلام پھیر کر سو بار یہ کہے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں کہ اُن کے وسیلے سے جو سوال کیا جائے اور جو دُعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

اس سے معلوم ہوا کہ **لااله الا انت** اسم اعظم ہے اور یہ دُعا حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا ہوئی۔ اسی دُعا کی برکت سے آئی آفتیں ٹل جاتی ہیں مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ فرمایا ﴿فَـاسْـتَـجَـبْـنَـا لَـهٗ وَنَـجَّـیْـنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ یعنی اس دُعا کی برکت سے ہم نے انہیں بھی غم سے نجات دی اور قیامت تک مسلمانوں کو بھی اس کی برکت سے نجات دیا کریں گے (مرقات) معلوم ہوا کہ بزرگوں کی زبان سے نکلی ہوئی دُعا بہت تاثیر والی ہوتی ہے۔

الــلـه ۔ اللهم ۔ لااله الا انت ۔ لااله الا هو اسم اعظم ہے۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے ہی نام عظیم ہیں، کوئی ناقص نہیں۔ مگر بعض نام اعظم یعنی بڑے ثواب و تاثیر والے ہیں۔ بعض صوفیاء نے فرمایا کہ جو نام خلوص دل اور عشق و محبت سے لیا جائے وہی اسم اعظم ہے۔ یہ ہی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

وظیفہ آیت کریمہ:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْٓ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ اے اللہ۔ تو ہی معبود ہے،

تو پاک ہے۔ بے شک مجھ سے بے جا ہوا (بیشک میں ہی قصورواروں سے ہوں)

رب تعالیٰ کا اسم' اعظم ہے اور اسم اعظم کی یہ تاثیر ہے کہ اس کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وسیلہ کے ساتھ دُعا کرنا بہتر ہے وسیلہ خواہ اسمائے الہیہ (اللہ تعالیٰ کے ناموں) کا ہو خواہ اس کے کسی محبوب بندے کا۔

آیۃ کریمہ کی محافل ومجالس کا انعقاد باعث خیر وبرکت اور دائمی نجات ہے۔ ان شاءاللہ اس محفل کی برکت سے آفتیں مصبتیں اور پریشانیاں ٹل جائیگی۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اسم اعظم لفظ **اللــہ** ہے اور لکھا ہے کہ یہی قول علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے علماء سے نقل کیا گیا ہے اور اکثر عارفین (اکابر صوفیہ) کی یہی تحقیق ہے۔ اسی وجہ سے ان کے نزدیک ذکر بھی اسی پاک نام کا کثرت سے ہوتا ہے۔

حضور غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی نقل کیا گیا۔ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم **اللہ** ہے بشرطیکہ جب تو اس پاک نام کو لے تو تیرے دل میں اس کے سواء کچھ نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ عوام کے لئے اس پاک نام کو اس طرح لینا چاہیے کہ جب یہ زبان جاری ہو تو عظمت اور خوف کے ساتھ ہو اور خواص کے لئے اس طرح ہو کہ اس پاک نام والے کی ذات وصفات کا بھی استحضار ہو اور اخص الخواص کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُس پاک ذات کے سوا دل میں کوئی چیز بھی نہ ہو۔ کہتے ہیں قرآن پاک میں بھی یہ مبارک نام اتنی کثرت سے ذکر کیا گیا کہ حد نہیں' جس کی مقدار دو ہزار تین سو ساٹھ (۲۳۶۰) بتاتے ہیں۔

شیخ اسماعیل غرخانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک عرصہ سے اسم اعظم سیکھنے کی تمنا تھی مجاہدے بہت کرتا تھا' کئی کئی دن فاقے کرتا حتی کہ فاقوں کی وجہہ سے بے ہوش ہوکر گرجاتا۔ ایک روز میں دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ دو آدمی مسجد میں داخل ہوئے اور میرے قریب کھڑے ہوگئے' مجھے اُن کو دیکھ کر خیال ہوا کہ یہ فرشتے معلوم ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا تو اسم اعظم سیکھنا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا

ہاں' بتا دیجئے۔ میں یہ گفتگو سن کر غور کرنے لگا۔ اس نے کہا کہ وہ لفظ **اللہ** ہے بشرطیکہ صدق لجا سے ہو۔ شیخ اسماعیل غرخانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صدق لجا کا مطلب یہ ہے کہ کہنے والے کی حالت اس وقت ایسی ہو کہ جیسا کوئی شخص دریا میں غرق ہو رہا ہو اور کوئی بھی اس کا بچانے والا نہ ہو تو ایسے وقت جس خلوص سے نام لیا جائے گا وہ حالت مراد ہے۔

اسم اعظم معلوم ہونے کے لئے بڑی اہلیت اور بڑے ضبط وتحمل کی ضرورت ہے۔ ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ اُن کو اسم اعظم آتا تھا۔ ایک فقیر اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن سے تمنا واستدعا کی کہ مجھے بھی سکھا دیجئے۔ اُن بزرگ نے فرما دیا کہ تم میں اہلیت نہیں ہے۔ فقیر نے کہا کہ مجھ میں اہلیت ہے' تو بزرگ نے فرمایا کہ اچھا فلاں جگہ جا کر بیٹھ جاؤ اور جو واقعہ وہاں پیش آئے اُس کی مجھے خبر دو (اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ومقبول بندوں پر غیب کے علوم و واقعات منکشف فرما دیتا ہے اسی لئے وہ مستقبل میں ہونے والے واقعات وحالات کو ملاحظہ فرماتے ہیں) فقیر اس جگہ گئے' دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص گدھے پر لکڑیاں لادے ہوئے آرہا ہے سامنے سے ایک سپاہی آیا جس نے اُس بوڑھے کو مار پیٹ کی اور لکڑیاں چھین لیں۔ فقیر کو اُس سپاہی پر بہت غصہ آیا۔ واپس آکر بزرگ سے سارا قصہ سنایا اور کہا کہ مجھے اگر اسم اعظم آجاتا تو اُس سپاہی کے لئے بددعا کرتا۔ بزرگ نے کہا کہ اُس لکڑی والے ہی سے میں نے اسم اعظم سیکھا ہے۔

وظیفہ: ﴿ **حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ** ﴾ میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں۔ اس پر میں نے بھروسہ کرلیا اور وہ عرش اعظم کا مالک ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ ﴿ **حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ** ﴾ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے ہر غم کے لئے کافی ہو جائے گا۔ (روح المعانی)

اس آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کے ہموم کے لئے کیوں کافی ہو جاتا ہے؟ فرماتا ہے ﴿وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ وہ رب ہے عرش عظیم کا۔ اور عرش عظیم مرکز نظام کائنات ہے جہاں سے دونوں جہاں کے فیصلے صادر ہوتے ہیں پس جب بندہ نے اپنا رابطہ رب عرش عظیم سے قائم کرلیا تو مرکز نظام کائنات کے رب کی پناہ میں آ گیا پھر غموم وہموم کہاں باقی رہ سکتے ہیں ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی کہ جو شخص صبح کو سات مرتبہ ﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾ پڑھ لے گا' نہیں پہنچے گی اس کو اس دن اور اس رات میں کوئی بے چینی اور نہ کوئی مصیبت اور نہ وہ ڈوبے گا (روح المعانی)

حضرت محمد ابن کعب سے روایت ہے کہ ایک سریہ روم کی طرف روانہ ہوا ان میں سے ایک شخص گر گیا اور اس کی ہڈی ٹوٹ گئی' پس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ اس کو اٹھا کر لے جائیں انھوں نے اس کا گھوڑا پاس باندھ دیا اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور سامان بھی پاس رکھ دیا اور آگے بڑھ گئے۔ ایک مرد غیبی آیا اور پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہا کہ میری ران کی ہڈی ٹوٹ گئی اور میرے ساتھیوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے اس مرد غیبی نے کہا کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تکلیف محسوس کر رہے ہو اور پڑھو ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ پس انھوں نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا اور یہ آیت پڑھی اور صحت یاب ہو گئے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں میں جا پہنچے (روح المعانی)

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ یہ آیت ﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾ اس فقیر کے معمولات سے ہے۔ برسوں سے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس آیت کی برکت سے ہم کو خیر کی توفیق بخش اور حق تعالیٰ شانہ خیر الموفقین ہیں۔

فائدہ : اس ورد کے بعد دُعا بھی کرے کہ اے اللہ تعالیٰ بہ برکت بشارت حضور ﷺ اس آیت کریمہ کے ورد کے وسیلہ سے ہماری دنیا وآخرت کی تمام فکروں کے لئے آپ کافی ہو جایئے۔

۹۹ اسمائے حسنٰی باری تعالیٰ عزوجل

قرآن پاک میں ہے ﴿ **وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا** ﴾ اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں بہت اچھے نام، تو اس کو اُن ناموں سے پکارو۔

حدیث شریف میں ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ان اللہ تسعة وتسعین اسمًا من احصٰها دخل الجنة** (بخاری، مسلم) بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ جنتی ہو گیا۔

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام ننانوے میں منحصر نہیں ہیں۔ حدیث کا مقصود یہ ہے کہ ان ناموں کے پڑھنے اور یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے۔

حصول برکت، رزق میں وسعت، جسمانی و روحانی صحت اور دین و ایمان کی سلامتی کیلئے بہترین مجرب وظیفہ ہے۔ نماز فجر کے بعد تلاوت کلام پاک سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ اسمائے حسنٰی وِرد کرنا چاہیئے۔ خود نہ پڑھ سکتے ہوں تو کسی سے پڑھوا کر سُن لیجئے۔

اسمائے حسنٰی باری تعالیٰ عزوجل

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ

اَلۡحَسِیۡبُ اَلۡجَلِیۡلُ اَلۡکَرِیۡمُ اَلرَّقِیۡبُ اَلۡمُجِیۡبُ اَلۡوَاسِعُ اَلۡحَکِیۡمُ
اَلۡوَدُوۡدُ اَلۡمَجِیۡدُ اَلۡبَاعِثُ اَلشَّهِیۡدُ اَلۡحَقُّ اَلۡوَکِیۡلُ اَلۡقَوِیُّ
اَلۡمَتِیۡنُ اَلۡوَلِیُّ اَلۡحَمِیۡدُ اَلۡمُحۡصِی اَلۡمُبۡدِئُ اَلۡمُعِیۡدُ اَلۡمُحۡیِ
اَلۡمُمِیۡتُ اَلۡحَیُّ اَلۡقَیُّوۡمُ اَلۡوَاجِدُ اَلۡمَاجِدُ اَلۡوَاحِدُ اَلۡاَحَدُ
اَلصَّمَدُ اَلۡقَادِرُ اَلۡمُقۡتَدِرُ اَلۡمُقَدِّمُ اَلۡمُؤَخِّرُ اَلۡاَوَّلُ اَلۡاٰخِرُ
اَلظَّاهِرُ اَلۡبَاطِنُ اَلۡوَالِی اَلۡمُتَعَالِ اَلۡبِرُّ اَلتَّوَّابُ اَلۡمُنۡعِمُ اَلۡمُنۡتَقِمُ
اَلۡعَفُوُّ اَلرَّءُوۡفُ مَالِكُ الۡمُلۡكِ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ اَلرَّبُّ
اَلۡمُقۡسِطُ اَلۡجَامِعُ اَلۡغَنِیُّ اَلۡمُغۡنِی اَلۡمَانِعُ اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوۡرُ
اَلۡهَادِی اَلۡبَدِیۡعُ اَلۡبَاقِی اَلۡوَارِثُ اَلرَّشِیۡدُ اَلصَّبُوۡرُ

سُنّی بہشتی زیور اشرفی : ملک التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

خواتین اسلام کے لئے انمول تحفہ ...... عورتوں کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

خواتین کے لئے قرآن وسُنت کی روشنی میں صحیح عقائد

اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کا بے مثال مجموعہ

کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے بہترین راہنما کتاب

مشکل الفاظ اور فقہی اصطلاحات کے لئے انگریزی کا استعمال

گلدستہ خواتین جس میں جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے

زندگی کے خصوصی مسائل کا خزانہ

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

اللہ جلّ مجدہ‘

اللہ کے معنٰی :

اللہ : ذات باری کا عَــلَمُ (نام) ہے اور یہ لفظ اُن تمام صفات کا جامع ہے جو متعدد صفاتی ناموں میں الگ الگ پائی جاتی ہیں رب تعالیٰ کے سارے نام صفاتی ہیں اور اللہ اسم ذات ہے ۔اسی لئے قادر‘ علیم‘ رحیم‘ عزیز‘ حی‘ سمیع وغیرہ مخلوق کو بھی کہہ سکتے ہیں مگر اللہ کسی کو نہیں کہہ سکتے ۔

خیال رہے کہ رب تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں ۔بعض وہ ہیں جن کی تجلی مخلوق پر نہیں پڑی اور اُن کو کسی معنی سے مخلوق کے لئے استعمال نہیں کر سکتے جیسے واجب الوجود‘ معبود ‘ خالق‘ قدیم ۔بعض کے نزدیک رحمٰن بھی اور بعض صفات وہ ہیں جن کی جھلک مخلوق پر ڈالی گی اور مخلوق پر بھی ان کا بول دینا درست ہے جیسے حی‘ سمیع ‘ بصیر‘ مالک‘ عزیز‘ رؤف‘ رحیم ۔۔۔ یہ صفات مجازاً بندے کے لئے بھی بولی جاتی ہیں‘ مگر مخلوق کے لئے ان ناموں کے معنٰی دوسرے ہی ہوں گے ۔

حق تعالیٰ کے دوسوایک نام دلائل الخیرات شریف میں بیان ہوئے ہیں ۔ مدارج النبوت میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ نے رب تعالیٰ کے ایک ہزار نام گنائے ہیں ۔

لفظ ’اللہ‘ الہٌ سے بنا ہے جس کے معنٰی ہیں سکون اور چین اور قرار چونکہ حق تعالیٰ کے ذکر سے سب کو چین اور قرار آتا ہے اس لئے اس کا نام اللہ ہے ۔ بعض نے فرمایا ہے کہ لفظ ولہٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں حیرانی ۔ چونکہ تمام مخلوق اس کی ذات وصفات میں حیران ہے ۔محرومین تو جہالت کی تاریکیوں میں پھنسے ہیں اور واصلین الی اللہ بجز تجلیات نورانی کچھ نہ پا سکے اور اس کی حقیقت کو نہ پہنچ سکے ۔

حق تعالیٰ کی ذات تمام ممکنات سے بلند و بالا تر ہے اس لئے اس کو اللہ کہا جاتا ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ لاہٌ سے بنا ہے جس کے معنی حجاب کے ہیں (یعنی پردہ) چونکہ حق تعالیٰ

کی ذات نظر، خیال، گمان، وہم، عقل، سب سے وراء ہے اس لئے اللہ کہتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے فرمایا۔۔

اے برتر از قیاس وخیال وگمان ووہم　　　وز ہر چہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندہ ایم

لطف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات زیادتی ظہور کی وجہ سے چھپ گئی اور کمال نور کی وجہ سے نظر نہ آسکی۔

بے حجابی یہ کہ ہر ذرے میں جلوہ آشکار　　　اس پہ گھونگٹ یہ کہ صورت آجتک نادیدہ ہے

بعض فرماتے ہیں کہ لفظ اللہ اس **اِلہٌ** سے بنا ہے جس کے معنی ہیں عاجزی وزاری کرنا۔ چونکہ تمام بندے اسکی بارگاہ میں عاجزی اور زاری کرتے ہیں لہذا اُسے اللہ کہتے ہیں کبھی کبھی انسان اسباب پر نظر کر لیتا ہے، لیکن پھر بھی اس کی انتہا مُسبب الاسباب پر ہی ہوتی ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ لفظ اللہ اس **اَلَہٌ** سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں گھبرا کر آنا۔ چونکہ تمام مخلوق ہر مصیبت میں آخر کار رب کی طرف پناہ پکڑتی ہے اس لئے اس کا نام اللہ ہے۔ صاحب تفسیر کبیر نے اسی معنی کے ماتحت فرمایا کہ مقروض قرض خواہ کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ لیکن پروردگار ایسا کریم ہے کہ اس کے مقروض بندے اسی کی بارگاہ کی طرف بھاگتے ہیں بلکہ وہ خود بلا رہا ہے۔ فرماتا ہے ﴿**فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ**﴾ (بھاگ کر آؤ اللہ تعالیٰ کی طرف) بادشاہ مالدار فقیر سے اپنے دروازے بند کرتے ہیں تاکہ فقیر ہمارے پاس نہ آئیں لیکن رب تعالیٰ وہ غنی ہے کہ جس کا دروازہ ہر وقت ہر ایک کے لئے کھلا ہے اور تو بھگاتے ہیں مگر وہ اپنے دروازے کی طرف بلاتا ہے۔ فرماتا ہے ﴿**اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ**﴾ (اے بندے! مجھ سے مانگو میں تمہاری بات مانونگا)

حکایت : دو بھائی تھے۔ ایک متقی پرہیزگار دوسرا فاسق وبدکار۔ جب فاسق مرنے لگا تو متقی بھائی نے کہا، دیکھا تجھے میں نے بہت سمجھایا مگر تو اپنے فسق وفجور سے باز نہ آیا، اب بول تیرا کیا حال ہوگا؟ اس نے جواب دیا، اگر قیامت کے روز میرا رب میرا فیصلہ میری ماں کے سپرد کردے تو بتاؤ کہ ماں مجھے کہاں بھیجے گی؟ دوزخ میں یا جنت میں؟ پرہیزگار

بھائی نے کہا، ماں تو واقعی جنت میں بھیجے گی۔ گنہگار نے جواب دیا، میرا رب میری ماں سے زیادہ مہربان ہے۔ یہ کہا اور انتقال ہو گیا۔ بڑے بھائی نے خواب میں نہایت خوشحال دیکھا۔ مغفرت کی وجہ پوچھی، کہا کہ میری اسی مرتے وقت کی بات نے میرے تمام گناہ بخشوا دیئے۔

ہم گنہہ گار وں پہ تیری مہر بانی چاہئے
سب گنہہ دُھل جا ئینگے رحمت کا پانی چاہئے
گنہہ گاروں پہ ہنسنے والو نہ یوں کسی کا مذاق اُڑاؤ
نہ جانے حصے میں کس کے آئے خدا کی رحمت کا شامیانہ

لفظ اللہ کی خصوصیات :

تفسیر کبیر شریف میں ﴿**بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ**﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ لفظ **اَللّٰه** میں بے شمار خصوصیات ہیں۔ ایک یہ کہ لفظ اللہ رب کی ذات پر دلالت کرنے میں حرفوں کا محتاج نہیں۔ الف کو گرا دو تو **لِـلّٰه** رہتا ہے۔ وہ بھی ذات کو بتا رہا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿**وَلِـلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ**﴾۔ اگر اسکا پہلا لام بھی گرا دو تو **له** کی شکل پر رہتا ہے یہ بھی اسی ذات کو بتا رہا ہے فرماتا ہے ﴿**لَـهُ الۡمُلۡكُ وَلَـهُ الۡحَمۡدُ**﴾۔ اگر دوسرا لام بھی گرا دیں تو فقط **هُ** باقی رہتا ہے۔ وہ بھی ذات کو بتا رہا ہے ﴿**لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ**﴾ جس طرح سے کہ اس کا نام حروف کا محتاج نہیں ایسے ہی اس کی ذات کسی کی محتاج نہیں۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے اسماء خاص خاص صفتوں پر دلالت کرتے ہیں لیکن لفظ اللہ ساری صفتوں پر، جس نے اللہ کہہ کر پکار لیا اس نے گویا ساری صفتوں سے پکارا کیونکہ اللہ وہی ہے جس میں ساری صفتیں موجود ہوں۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ کلمہ طیّبہ میں لفظ اللہ ہی داخل ہے جس کو پڑھ کر کافر مومن بنتا ہے۔ اگر کوئی **لاالٰہ الا الرحمن** کہہ دے یا اس کے دیگر سارے اسموں سے کلمہ پڑھ لے مومن نہ ہوگا۔ مگر **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہتے ہی دولتِ ایمان سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ لفظ محمد میں قریب قریب یہ ساری خصوصیتیں موجود ہیں

اوراس میں بہت عجیب عجیب نکات موجود ہیں لیکن یہاں اس کے بیان کا موقع نہیں صرف ایک نکتہ عرض کرتا ہوں۔لفظ اللہ بولوتو ہونٹ ملتے نہیں۔مگر لفظ 'محمدؐ' کے بولتے ہی نیچے کا ہونٹ اُوپر والے سے دوبارہ مل جاتا ہے۔معلوم ہوا کہ ان کا نام نیچوں کواوپر والے سے ملانے والا ہے اوران کی ذات مخلوق کوخالق سے ملانے والی ہے۔توان کا نام انکے کام بتارہا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔(تفسیر نعیمی) (تحقیق کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'معارف اسم محمدﷺ')

تیری ذات تجھ سے ہے اے خدا تیری شان جلّ جلالہٗ
نہیں تجھ سا کوئی تیرے سوا تیری شان جلّ جلالہٗ

اے اللہ! تیرا نام اللہ ہے جو تیرے سوا کسی اور کے لئے نہیں اور یہ صرف تیرے لئے ہی ہے کیونکہ تیرے سوااور کوئی اللہ ہوسکتا نہیں۔۔تیرا نام اسم اعظم ہے اور لفظ اللہ کا ایک ایک حرف کامل ہے اورتیری ذات پر دلالت کرتا ہے ۔۔اللہ وہ ہے کہ جسے روزازل میں ہرروح نے مانا کہ تو ہمارا اللہ ہے۔۔اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ ہرکوئی تیرا طالب ہے اورتواس کا مطلوب ہے کوئی تجھے کسی نہ کسی رنگ میں اپنا محبوب بنائے بیٹھا ہے۔ ۔ اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ ہرکوئی تیری تلاش میں شام وسحر سرگرداں ہے۔۔ اے اللہ! تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ ہر بندے کی منزل تو ہی ہے ہم تیرے ہیں اورتو ہمارا ہے۔۔ اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ تجھے اللہ کہنے سے دل سکون کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے اورایسا سکون پاتا ہے جو تیرے سوااورکہیں سے نہیں مل سکتا ۔۔اے اللہ! جسے تو نے چاہا اپنی معرفت سے مالا مال کردیا۔ تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ تیرا نام لینے سے دلِ بےقرار' قرار پاتا ہے ہردل تیرا شیدا ہے ہرروح تجھ پر شیفتہ اورفریفتہ ہے تیری شان اعلیٰ ہے اتنا حسین وجمیل ہے ہمارے فہم وادراک سے بلندوبالا ہے۔۔ تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ تو ہمارا معبوداورہم تیرے بندے ہیں کیونکہ تیرے سوااورکوئی معبود بننے کے لائق نہیں۔ ہرچیز تیری تسبیح خواں ہے اور ہرچیز تیری بارگاہ ہی میں سجدہ ریز ہوتی ہے۔۔اللہ وہ ہے جو احداورواحد ہے اس کی ذات میں کوئی دوسرا اُس کا شریک نہیں۔ وہ کائنات کی ہرشئے کا خالق ہے ہرشئے کا رب اور ہرشئے کا مالک ہے۔۔اللہ وہ ہے کہ زمین وآسمان کے خزانے

اسی کے قبضہ میں ہیں کیونکہ وہ ارض وسماء کا مالک ہے۔۔اللہ وہ ہے جو ہمارے دلوں کی چُھپی ہوئی چیزوں اور سینوں میں ڈھکے ہوئے رازوں کو جانتا ہے۔۔اللہ وہ ہے جو تحت الثریٰ اور فوق ثریا تک کی تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جاننے والا ہے۔۔اللہ وہ ہے جو رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدلتا ہے۔۔اللہ وہ ہے جو آسمانوں سے بارش برسا کر زمین سے سبزہ اگاتا ہے۔۔اللہ وہ ہے جو خاکی بندوں کو اپنے نوری ملائکہ سے بڑھ کر شان عطا فرما دیتا ہے۔۔اللہ وہ ہے جو سالکوں کو راہ حق دکھاتا ہے اور طالبوں کی طلب پوری کرتا ہے ۔۔اللہ وہ ہے جو اپنی رحمت سے ہر چیز کو پال رہا ہے اور اپنے رحم سے اپنے بندوں پر فضل وکرم کی بارش کرتا ہے۔۔اللہ وہ ہے کہ اپنے ملک میں جیسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس سے چاہتا ہے عزت چھین لیتا ہے جسے وہ عطا فرمائے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے وہ چھینے اُسے کوئی دے نہیں سکتا۔ وہ اپنے ملک کی ہر چیز کا مالک ہونے کے ساتھ محافظ بھی ہے۔۔ اللہ وہ ہے کہ جب کسی چیز کو کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کہتا ہے ’کُنْ‘ تو پس وہ اسی وقت جس طرح چاہتا ہے ہو جاتی ہے۔

مسائل :

۱۔ اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا ممنوع اور ناجائز ہے۔

۲۔ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بڈھو (بوڑھے) کا لفظ استعمال کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

۳۔ کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بڈھا ہے مرتا نہیں، اس کے لئے یہ نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ اُسے بھول گئے ہیں۔

۴۔ جن لوگوں کا نام عبدالخالق، عبدالرزاق، عبدالرحمٰن، عبدالغفار، عبدالقیوم، عبداللہ ہے ان کو خالق، رزاق، غفار، قیوم، اللہ...... وغیرہ کہہ کر پکارنا حرام ہے

۵۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا نام مقرر کرنا جو قرآن وحدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی ناجائز ہے جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں یعنی شرع میں موقوف۔

یوں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کرنا جو اُس کے مرتبے سے فروتر ہوں یا جن سے عیوب و نقائص اس کی طرف منسوب ہوتے ہیں جائز نہیں ۔ مثلاً اُسے رام یا پر ماتما کہنا ۔ اسی طرح اس پر ایسے ناموں کا اطلاق جائز نہیں جن کے معنیٰ معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں (خزائن العرفان)

خواص اور فوائد :

اللہ تعالیٰ کے صفات و افعال بہت ہیں اس لئے اس کے نام بھی بہت ہیں، نیز اُس کے بندوں کی حاجتیں بھی بہت ہیں، لہذا رب تعالیٰ کے نام بھی بہت ہیں کہ بندہ جو حاجت لے کر آئے اسی نام سے اُسے پکارے ۔

بیمار پکارے **یا شافی الامراض** ۔ گنہگار پکارے **یا غفار**، بدکار پکارے **یا ستار** وغیرہ خیال رہے کہ جتنے نام رب تعالیٰ کے ہیں اتنے ہی نام رسول اللہ ﷺ کے بھی ہیں جیسا کہ کتب تصوف دیکھنے والوں پر ظاہر ہے خدائے قدوس کا کمال مصطفےٰ کے جمال میں نظر آتا ہے حضور ﷺ کی ذات مظہر ذات ذوالجلال ہے ۔ (دیکھیں ہماری کتاب 'مظہر ذات ذُوالجلال')

اسمائے حسنٰی کا عمل کرتے وقت اس اسم کے لفظ اور ترجمہ پر پوری توجہ رکھیں تاکہ عمل میں جلد سے جلد کامیابی ہو جس نام کا عمل شروع کریں اس کو **یـــا** کے ساتھ پڑھیں جیسے **یاحَی**، **یـا قیـوُّم**، **یا رشید**، **یاصبور** وغیرہ ۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کے علاوہ بھی سینکڑوں نام ہیں مگر یہ مشہور نام لکھے ہیں جن کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے ان کے علاوہ بہت سے مشہور اسمائے حسنٰی ہیں مثلاً **الرب، الستار الغافر المقیت** ۔

علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہر اسم اس کے خزانوں میں سے کسی خزانہ کی کنجی ہوا کرتا ہے جب کوئی شخص کسی اسم الٰہی کا ورد کرتا ہے تو اس شخص کی روح اور اس اسم میں ایک خاص مناسبت پیدا ہو جاتی ہے جو رفتہ رفتہ بندے کو ذات خداوندی کے قریب کر دیتی ہے اس وقت اس بندہ پر انوار الٰہی کا ظہور ہونے لگتا ہے اور حسب استعداد وہ فیضان حاصل کرتا ہے (روح البیان)

اسم 'اَللّٰہ' چونکہ اسم اعظم ہے اس لئے اس کا ورد تمام اسرار و رموز کا خزانہ ہے ہر قسم کے فیوض و برکات کا منبع ہے اس لئے جو **یااللہ** کا ہمیشہ ورد کرے اسے دین و دنیا میں کسی چیز میں کمی نہ رہے گی یہ اسم جمال کا مظہر ہے۔ لفظ **اللہ** قرآن مجید میں **۲۳۶۰** مرتبہ آیا ہے۔اس کے خواص اور فوائد بے پناہ ہیں۔

ولی اللہ بننے کا وظیفہ : اللہ تعالیٰ کا دوست بننے کے لئے لفظ **اللہ** کا وظیفہ لازم ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں' **یااللہ** کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سے دوستی کا شرف حاصل ہوتا ہے اور پڑھنے والا ولی اللہ بن جاتا ہے کیونکہ جس کسی کو جو کچھ ملا اللہ تعالیٰ کے نام کی بدولت ہی ملا۔لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا چاہے تو اُسے چاہئیے کہ **یااللہ** کو گیارہ ہزار مرتبہ صبح اور گیارہ ہزار مرتبہ شام پڑھے اور کم از کم سات سال تک پڑھے۔اگر گن کر نہ پڑھ سکتا ہو تو ایک گھنٹہ فجر کی نماز سے پہلے اور ایک گھنٹہ فجر کی نماز کے بعد' ایک گھنٹہ مغرب کی نماز کے بعد اور ایک گھنٹہ عشاء کی نماز کے بعد سانس کے ساتھ پڑھے ان شاء اللہ باطن کھل جائے گا' روحانیت حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شمار ہو جائے گا۔

صاحب کشف بننے کا وظیفہ :

لفظ '**اللہ**' صاحب کشف بننے کے لیے بھی بہت ہی موثر ہے۔ لہذا جو شخص صاحبِ کشف بننا چاہے وہ ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام کے بعد تصور کے ساتھ **یااللہ** کو کھلا پڑھے اگر ہلکی سی آواز کے ساتھ پڑھے تو زیادہ مناسب ہے اور جب تصور قائم ہو جائے تو دل میں پڑھے اور دل پر ضرب لگائے ان شاء اللہ سال تک اسی طرح پڑھنے سے صاحبِ کشف بن جائے گا اور اس پر باطن کے اسرار اور موز عیاں ہوں گے۔

عشقِ الٰہی کا حصوُل : جو شخص ہر نماز کے بعد **یااللہ** ایک ہزار مرتبہ پڑھنے لگے تو اس کا دل دنیا سے متنفر ہو جائے گا اور یادِ الٰہی کی طرف خوب مائل ہوگا۔ نماز اور نوافل پڑھنے کو دل بہت چاہے گا' یعنی **یااللہ** کے پڑھنے سے دل اللہ تعالیٰ کی عبادت

میں خوب لگتا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا عشق حاصل ہوگا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق کی طرف مائل ہو جاتا ہے اس کا ایمان بیحد مضبوط ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جینے لگتا ہے اور اس کے دل سے دنیا کی محبت کم ہو جائے گی۔ بہر کیف جو خلوص دل سے اس کا نام لینے لگتا ہے وہ اس کا بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہو جاتا ہے۔

دُنیاوی فیوض و برکات کا حُصول:

جو شخص اسے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کثرت سے پڑھے، یعنی جب یاد آیا اسی وقت اللہ تعالیٰ کے لفظ کا ذکر شروع کر دیا تو اسے دنیاوی لحاظ سے بے پناہ فیوض و برکات حاصل ہوں گے اگر ایک ہزار مرتبہ گن کر بعد نماز فجر اور ایک ہزار مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھنے کا معمول بنا لے تو وہ مستجاب الدعوات بن جائیگا اس کی ہر دُعا قبول ہوگی بشرطیکہ ہمیشہ پڑھتا رہے۔ اگر کوئی کام رک گیا ہو تو **یا اللہ** کو چالیس دن میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں، رُکا کام ہو جائے گا۔ اگر کوئی دلی خواہش یا حاجت درپیش ہو تو وہ بھی باذن اللہ تعالیٰ پوری ہو جائے گی غرضیکہ لفظ **اللہ** پڑھنے سے دنیا کے ہر کام میں برکت پیدا ہوگی اور پریشانیاں ختم ہوں گی۔

شفائے امراض : لفظ **اللہ** شفائے امراض کے لیے بہت مئوثر ہے اگر کسی شخص کو کسی مرض سے شفا حاصل نہ ہوتی ہو تو اس کے ورثاء **یا اللہ** کو سوا لاکھ مرتبہ مل کر پڑھیں اور پانی پر دم کر کے اسے پلائیں ان شآء اللہ شفا حاصل ہوگی۔۔ اگر عمر ختم ہونے پر ہو تو خاتمہ بالایمان ہوگا۔

یا اللہ کا جامع وظیفہ: یہ وظیفہ '**یا اللہ**' کا جامع وظیفہ ہے اور یہ قضائے حاجات اور تسخیر مخلوق کے لیے بہت مجرب ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس وظیفہ کو ۴۴۴ مرتبہ چالیس دن تک پڑھیں ان شآء اللہ ہر جائز خواہش پوری ہوگی اور لوگوں میں بے پناہ مقبولیت ہوگی۔ جس کسی سے کوئی کام یا واسطہ پڑے گا وہ بے لوث کام کر دے گا۔ اگر کوئی کثرت سے پڑھتا رہے تو ہمیشہ تندرست رہے گا اور لوگ اسے عزت سے پیش آئیں گے

یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللّٰہ (اے اللہ تو اپنے ہر کام میں تعریف کیا گیا ہے اے اللہ)

جو شخص بلا ناغہ **یَـا اَللّٰہُ یَا ھُوَ** ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ صاحبِ یقین ہوگا **یـااللہ** کی کثرت سے شکوک وشبہات دور ہوں گے۔ اگر لا علاج مریض ہو تو اس وظیفہ کی بدولت ان شآء اللہ تعالیٰ مکمل صحت حاصل ہوگی۔ نماز جمعہ سے پہلے ایک سو مرتبہ پڑھنے سے تمام امور آسان ہو جائیں گے۔

اَلرَّحْمٰنُ : بڑا مہربان

ہر وقت رحمت کرنے والا، صفت عامہ

لفظ رحمٰن اور رحیم، رحم سے بنا ہے اور رحم کے معنیٰ ہیں دل کا نرم ہونا اور کسی پر مہربانی کرنا۔ عورت کی بچہ دانی کو اس لئے رحم کہتے ہیں کہ وہ اپنے پیٹ کے بچے پر بہت مہربان ہوتی ہے اور بچہ اس سے بہت انس رکھتا ہے۔ نیز جن لوگوں کا آپس میں رحمی رشتہ ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں۔ بھائی، بھتیجے، بھانجے یہ سب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اسی لئے انہیں ذی رحم کہتے ہیں مگر حق تعالیٰ چونکہ دل وغیرہ سے پاک ہے اس لئے یہاں اس کے یہ معنے ہوں گے فضل واحسان فرمانے والا۔ اب رحمان ورحیم کے معنی میں چند طرح کا فرق ہے۔ ایک تو یہ کہ رحمٰن کے معنے سب پر عام رحم فرمانے والا اور رحیم کے معنے خاص خاص رحم فرمانے والا۔ دیکھو ہوا، پانی، سورج کی روشنی وغیرہ بلافرق سب کو عطا فرمائی۔ یہاں رحمانیت کی جلوہ گری ہے، لیکن حکومت، دولت، ولایت، نبوت یہ سب کو نہ دیئے بلکہ خاص خاص کو دیتے۔ ان میں رحیم کے معنے کا ظہور ہے۔ دوسرے یہ کہ دنیا میں دوست اور دشمن مسلمان اور کافر سب کو اپنی رحمتوں سے نواز ڈالا۔ یہاں صفت رحمان کا ظہور ہے مگر آخرت میں خاص خاص مسلمانوں پر رحم اور دشمنوں پر قہر ہوگا تو وہاں صفت رحیم کا ظہور ہوگا۔ تیسرے اس طرح کہ بڑی بڑی نعمتیں سلطنت، حکومت، زمین، جنت اسی سے مانگی جاتی اور وہی دیتا ہے اور چھوٹی چھوٹی نعمتیں بھی

اس سے طلب کی جاتی ہیں حتیٰ کہ اگر کسی کے جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ خدایا میرا تسمہ ٹوٹ گیا تو عطا فرما۔ تو بڑی نعمتوں کے لحاظ سے رحمٰن اور چھوٹی نعمتوں کے لحاظ سے رحیم۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اگر بڑے بادشاہ سے چھوٹی چیز مانگی جائے تو اس کو ناگوار ہوتی ہے کہ اس میں میری توہین ہوگئی اور اگر معمولی مال دار سے بڑی چیز مانگی جائے تو وہ اس کے دینے سے عاجز ہوتا ہے۔ یہ رب تعالیٰ کی ہی شان ہے جو چھوٹی بڑی ہر چیز عطا فرماتا ہے اور کسی چیز کے مانگنے میں ناراض نہیں ہوتا۔ چوتھا فرق یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے بعض نعمتیں بلاواسطہ اور بعض کسی واسطے سے عطا فرمائی ہیں۔ دیکھو ہم کو جان ملی بغیر ماں باپ کے وسیلے سے' مگر جسم اور جسم کی ضروریات ماں باپ اور دوسرے بندوں کے واسطے سے ملی ہیں۔ اسی طرح پانی' ہوا' دھوپ اور چاندنی وغیرہ بغیر کسی واسطے کے عطا فرمائی گئیں لیکن غذا' دوا' لباس وغیرہ بندوں کے واسطے سے عطا فرمایا۔ تو بلاواسطہ نعمتوں کے لحاظ سے اس کو رحمان اور بالواسطہ کے لحاظ سے رحیم کہا جاتا ہے۔ پانچواں فرق یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے بعض نعمتیں ہمیشہ کے لئے عطا فرمادیں جیسے جان' ایمان' عبادت' نیکیاں' آخرت کی نعمتیں۔۔ اور بعض نعمتیں عارضی ہیں جو چند روز کے لئے عطا فرمائی گئیں' بعد میں ہمارے پاس نہ رہیں گی جیسے کہ دنیوی زندگی کی ضروریات وغیرہ' پہلی نعمتوں کے لحاظ سے اس کا نام رحمٰن اور دوسری نعمتوں کے لحاظ سے رحیم۔(تفسیر نعیمی)

رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغے کے صیغے ہیں ان کا ماخذ ررحمت ہے اور رحمت الٰہی سے مراد اس کا وہ انعام واکرام ہے جس سے وہ اپنی مخلوق کو سرفراز فرماتا رہتا ہے۔ وجود' زندگی' علم' حکمت' قوت' عزت اور عمل صالح کی توفیق سب اس کی رحمت کے مظاہر ہیں۔ یہ اس کی بے پایاں رحمت ہی تو ہے جس نے کسی استحقاق کے بغیر انسان کی جسمانی اور روحانی بالیدگی کے سب سامان فراہم فرمادئے۔ یہ اس کی بے حد و بے حساب رحمت ہی تو ہے کہ ہماری لگاتار ناشکریوں اور نافرمانیوں کے باوجود وہ اپنے لطف وکرم کا دروازہ بند نہیں کرتا۔کبھی آپ نے غور فرمایا کہ قران اللہ تعالیٰ کی جس صفت کا سب سے پہلے ذکر کرتا ہے

وہ صفت قہاریت و جباریت نہیں بلکہ صفت رحمانیت و رحیمیت ہے۔ یہ اس لئے کہ بندہ کا جو تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اس کا دارو مدار خوف و ہراس اور رعب و دبدبہ پر نہ ہو بلکہ رحمت و محبت پر ہو کیونکہ یہی وہ اکسیر ہے جس سے انسان کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں اور پنہاں توانائیاں آشکار اور یہی معراج انسانیت ہے کہ انسان اپنے آپ کو عیاں دیکھ لے۔ بعض حق ناشناس کہتے ہیں کہ اسلام کا خدا خونی ہے اور اپنے ماننے والوں کو خونخواری سکھاتا ہے۔ کاش وہ اسلام کی مقدس کتاب کے پہلے صفحہ کی پہلی آیت ہی پڑھ لیتے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ اسلام کا خدا خونخوار نہیں' **الرحمن** ہے۔ اس کی رحمت کا وسیع دامن کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنے آغوش لطف و کرم میں لئے ہے۔ اسلام کا خدا سفاک نہیں بلکہ **الرحیم** ہے اس کی رحمت کا بادل ہر وقت برستا ہی رہتا ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

رحمٰن و رحیم کا معنیٰ صرف رحمت کرنے والا نہیں بلکہ بہت اور ہر وقت رحمت کرنے والا ہے لیکن الرحمٰن میں الرحیم سے بھی زیادہ مبالغہ ہے یعنی بہت سی رحم فرمانے والا۔ اتنی رحمت فرمانے والا جس سے زیادہ کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا **معناه المنعم الحقيقى البالغ فى الرحمة غايتها وذلك لايصدق على غيره** (بیضاوی) اس لئے الرحمٰن کا اطلاق' بجز ذات الٰہی کے کسی پر نہیں ہوتا۔

تفسیر کبیر شریف میں اس کے ماتحت ایک عجیب حکایت لکھی ہے کہ ایک سائل ایک بہت بڑے مالدار کے عظیم الشان دروازے پر آیا اور کچھ سوال کیا۔ مکان میں سے معمولی سی چیز آئی۔ فقیر نے لے لی اور چلا گیا۔ دوسرے دن ایک بہت مضبوط پھاؤڑا لے کر آیا اور دروازے کھودنے لگا۔ مالک نے پوچھا یہ کیا کرتا ہے۔ فقیر نے کہا یا تو عطا کو دروازے کے لائق کر یا دروازہ عطا کے لائق کر۔ یعنی جب دروازہ اتنا بڑا بنایا ہے تو ضروری ہے کہ بڑے دروازے سے بڑی ہی بھیک ملا کرے کیونکہ عطا دروازے اور نام کے لائق ہونی چاہئے۔ ہم فقیر گنہگار بندے بھی عرض کرتے ہیں۔ اے مولا! ہم کو ہمارے لائق نہ دے بلکہ اپنے جود و سخا کے لائق دے۔ بیشک ہم گنہ گار ہیں۔ لیکن تیری غفاری ہماری گنہ گاری سے بڑی ہے۔

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا   مگر اے عفو تیرے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

اللہ تعالیٰ کی رحمت بے انداز ہے۔ دنیا وآخرت میں اپنے اور بیگانے سب اس کے خوان نعمت سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔

☆ جوشخص **یــا رحـمـن** کو روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھے گا ہر شخص اس پر مہربان ہوگا دنیا کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

مناسب رشتے کا ملنا :

اگر کسی کو مناسب رشتہ نہ ملتا ہو یعنی اس کے دل کی حاجت پوری نہ ہوتی ہو تو اسے چاہئے کہ **یــارحمٰن** کو علحدہ پاکیزہ جگہ پر بیٹھ کر باوضو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور ہر روز وظیفہ ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور نیک رشتہ ملنے کی التجا کرے ان شاء اللہ بہتر اسباب پیدا ہوں گے۔ اس وظیفہ کے شروع اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ استغفار ضرور پڑھے۔

حصول رحمت کا وظیفہ:

'یا رحمٰن ' کا ورد حصول رحمت کے لئے بہت مجرب ہے۔ جوشخص اسے روزانہ گیارہ سو مرتبہ صبح یا شام پڑھنے کا معمول بنالے تو خداوندکریم اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔ بیشمار بزرگان دین اور مشائخان طریقت نے **یارحمٰن** کو کثرت سے پڑھا اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نچھاور ہوئی۔ اسے پڑھنے سے دل عبادت کی طرف بھی بہت مائل ہوتا ہے۔

ہر مشکل کا حل : اللہ کی رحمت سے ہر مشکل حل ہوجاتی ہے اس لیئے جو اُسے کثرت سے پڑھتا ہے اسے کوئی مشکل درپیش نہ ہوگی اور نہ کوئی آڑا وقت آئے گا اگر خدانخواستہ کوئی مشکل آبھی جائے تو **یــارحمٰن** کی برکت سے گزر جائے گی۔ ہر مشکل کو آسان کرنے کے لئے **یــارحـمٰـن** کو چالیس دن تک ۶۲۵۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں ان شاء اللہ ہر مشکل آسان ہوجائے گی۔ اگر ایک چلے میں کام نہ بنے تو پھر دوسرا چلہ کریں اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ مشکلات کی آسانی کے لئے اس سے پہلے **'یا الله '** کے لفظ کا اضافہ کرلیں۔ یعنی **'یا الله یا رحمن'**

بیماری سے شفا کا عمل :

یـارحمٰن کے ذکر میں اللہ تعالیٰ نے شفا بھی رکھی ہے کیونکہ بیماری سے شفا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی کی رحمت کی بدولت ہی حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص **یا الله یا رحمن** نماز فجر کے بعد روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھے وہ تندرست و توانا رہے گا۔ اگر کسی بیمار کو **یـا الله یا رحمٰن** ۵ دن کے اندر ۱۰۰۰۱ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں ان شاء اللہ' اللہ تعالیٰ صحت یاب کر دے گا۔

پڑھائی سے بھاگنے والے بچوں کا علاج :

جو بچے پڑھائی میں دل لگا کر پڑھتے نہ ہوں بلکہ بھاگتے ہوں ان کے والدین **یـارحـمٰن** کو گیارہ روز تک روزانہ ۱۷۸۸ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں ان شاء اللہ بچوں کا دل پڑھائی میں لگنے لگے گا اور بچے پڑھائی میں ہوشیار ہو جائیں گے۔

یارحمٰن کا جامع عمل : یہ وظیفہ **یـا رحـمٰن** کا جامع وظیفہ ہے جو شخص یہ وظیفہ پڑھے گا اسے **یـــا رحـــمٰـن** کے مکمل طور پر فوائد حاصل ہونگے کیونکہ اللہ تعالیٰ لازماً مہربان ہوگا بشرطیکہ وظیفہ پڑھنے میں خلوص ہو۔ یہ وظیفہ ۳۱۲۶ مرتبہ روزانہ چالیس یوم تک پڑھا جائے ان شاء اللہ جو حاجت دل میں ہوگی اس کی برکت سے جلد پوری ہوگی۔ یہ وظیفہ برائے حُب' بری عادات چھوڑانے' دوسروں کو تسخیر کرنے اور محبوب کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے۔ ' **يَا رَحمٰنُ كُلِّ شَيءٍ وَوَارِثَه' وَرَاحِمَه' يَا رَحمٰنُ** '۔

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

حقیقتِ توحید : اسلام کے بُنیادی عقیدۂ توحید کو قرآن وحدیث اور علماءِ اُمّت کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ دلائلِ توحید' توحید اور شفاعت' شانِ کبریائی اور منصبِ رسالت' ربوبیت عامہ اور خاصہ' صفاتِ الٰہی' عقیدۂ توحید اور جشن میلا د النبی ﷺ' عبادت اور تعظیم' عبادت اور استعانت' وحدت و توحید' بشریت وعبدیت مصطفیٰ ﷺ ......اس کتاب کے موضوعات ہیں

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

اَلرَّحِیۡمُ : رحم والا

رحیم کے معنی ہیں آخرت میں صرف مسلمانوں پر رحم فرمانے والا۔ صفت خاصہ' بغیر عمل کچھ دینا یہ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اعمال صالحہ کا اجر بھی دے گا اور بہت کچھ بغیر عمل بھی عطا فرمائے گا۔ یہ عطیہ دو طرح کا ہے' قانون سے دینا اور بغیر قانون عطا فرمانا۔ دنیا میں صدقات جاریہ' اولاد و شاگرد' مُریدو متبعین کی نیکی سے اُسے بھی دینا۔ نیز مسلمانوں کی دُعاؤں' ایصال ثواب وغیرہ کے ذریعہ عطا فرمانا قانونی رحمت ہے۔ اس لئے رب تعالیٰ مومنوں کو ثواب بعد قیامت دے گا جیسے دنیاوی حکومتیں پنشن فنڈ کی رقم ریٹائر ہونے کے بعد دیتی ہیں۔ اتنا دراز اُدھار اس لئے کیا کہ قیامت تک مسلمانوں کو ثواب پہنچتے رہیں۔ جب یہ بند ہو جائیں تب بدلہ دیا جائے اور ان ثوابوں کا بند ہو جانا قریب قیامت ہو گا جب مسلمان ختم ہو جائیں گے۔ غرض کہ یہ رحمت والے عطیے قانونی ہیں اور جنت میں تمام نعمتیں اعمال کو جزا۔ مگر دیدار الٰہی صرف رحمت والا عطیہ کہ یہ کسی عمل کی جزا نہیں۔ مگر یہ عطیہ قانون کے تحت نہ ہو گا بہرحال رحیم کے معنیٰ میں بھی بڑی وسعت ہے۔

☆ تسخیر قلوب کے لئے اس کا ورد انتہائی مجرب ہے۔ کسی مصیبت یا دشمن کے خوف سے بچنے کے لئے اس کا وظیفہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دشمن سے پناہ دے گا۔ اگر **الرحمن الرحیم** کو لکھ کر درخت کی جڑ میں دفن کر دیا جائے تو پھلوں میں برکت ہو گی۔ سچی محبت کے لئے بھی اس کا عمل نہایت آزمودہ ہے۔

☆ **لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم** اس رحمٰن اور رحیم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ رحمت اور رحیم صفات جمالی ہیں اس کے بے پناہ فیوض و برکات ہیں۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد ۲۹۸ مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ ہر طرح اس پر رحم کرے گا اور جو شخص ہر نماز کے بعد کثرت سے اُسے پڑھے اس کا دل یاد الٰہی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ جو شخص اسے ۵۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے اس کی روزی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس کے مال میں خیر و برکت سے اضافہ ہو جاتا ہے گھر میں ہر طرح خوشحالی کا دور دورہ ہو جاتا ہے اور جلد ہی

انسان دولتمند بن جاتا ہے۔

اگر کوئی ۴۱ مرتبہ ۴۱ دن تک روزانہ بعد نماز عشاء اس آیت کا ورد کرے تو اس کی ہر حاجت پوری ہوگی۔

ہر دلعزیز ہونے کا عمل:

نماز فجر کے بعد روزانہ 'یا رحیم' کو ۵۰۰ مرتبہ پڑھنا عزت میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اپنے پرایوں میں ہر دلعزیزی پیدا ہوتی ہے۔ ہر ملنے والا محبت سے پیش آتا ہے اس کے سامنے دشمن بھی آکر نرم پڑ جاتے ہیں۔ اس کا دل بذات خود بھی بڑا نرم ہو جاتا ہے اور وہ دوسروں کے ساتھ بڑی ہمدردی اور شفقت سے پیش آتا ہے۔

انجام بخیر کا بہترین عمل :

صاحب ایمان رہتے ہوئے اس دنیا سے جانا بڑے مقدر کی بات ہے۔ **یارحیم** کو روزانہ ۲۵۸ مرتبہ پڑھنے والا صاحب ایمان مرے گا اُس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ سکرات اور نزاع کے عالم میں آسانی پیدا ہوگی۔ قبر کی منازل بڑے آرام سے طے ہونگی۔ اللہ تعالیٰ اس پر حد سے زیادہ رحم کریگا اور اس کی قبر کو کشادہ کر کے مثل جنت کر دیا جائے گا اور آخرت میں اس کی نجات ہوگی۔

مشکلات سے خلاصی پانا:

اگر کوئی شخص 'یا رحیم' کو چالیس یوم تک روزانہ ۱۵۴۸ مرتبہ سونے سے پہلے پڑھے تو اس کی تمام مشکلات آسان ہو جائیں گی اور جس کسی سے کوئی کام ہوگا وہ فوراً کر دے گا۔ دنیا اور آخرت میں اسے سعادت حاصل ہوگی۔ اگر کوئی قید میں پھنسا ہوا ہو وہ اسے کثرت سے پڑھنا شروع کر دے تو قید سے رہائی کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

یا رحیم کا اسم جبروت

جو شخص 'یارحیم' کا اسم جبروت ۴۰ دن تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے گا اس کی ہر جائز حاجت پوری ہوگی۔ اگر کوئی حب میں مبتلا ہو تو اس کا مقصد پورا ہوگا۔ کسی قسم کی سخت

مشکل درپیش ہوتو اس سے خلاصی ہوگی' ارواح کی تسخیر ہوگی۔ گویا کہ صفت رحیم کے تمام فوائد مکمل طور پر اسم جبروت سے جلدی حاصل ہوں گے۔ ' یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَمَکْرُوْبٍ غِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ '

دُعائے رحیمی کا عمل :

دُعائے رحیمی بھی' یارحیم' کی جامع صورت ہے اور یہ دُعا حاجت پوری ہونے کے لئے بہت ہی اکسیر ہے۔ حاجت خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو' اس دُعا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ فوراً پوری کرے گا۔ لہذا یہ دُعا سات دن تک ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شاء اللہ جو خواہش دل میں رکھیں گے پوری ہوگی بشرطیکہ خواہش خلاف شرع نہ ہو۔ ' اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّحِیْمُ وَاَنَاالْخَاطِیُٔ فَمَنْ یَّدْعُ الْخَاطِیُٔ اِلَّا الرَّحِیْمَ یَا رَبِّ '

حضور ﷺ کی شان رحیمیت : رحیم وہ صفت ہے جو صفات الٰہیہ اور صفات محبوب کائنات ﷺ دونوں میں مشترک ہے جب ہم کوئی کام شروع کرتے ہیں تو **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** پڑھتے ہیں۔ رحمٰن کے بعد صفت رحیم آتی ہے۔ جب قرآن مجید کی سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں تو رب تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد اس کی صفات کا بیان شروع ہوتا ہے جو **مالك يوم الدين** پر ختم ہوتا ہے تو اس میں بھی **الرحمن الرحيم** شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ جو فلسفہ سمجھانا چاہتا ہے وہ یہ کہ انسان کمال انسانیت کو پھر پا سکتا ہے جب اس کی صفات کا کامل ظہور صفات انسانی سے ظاہر ہو اور بندہ اس کی صفات کمالیہ کا عکس جمیل ہے یہی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کاملہ کا پَرتو کامل اپنے محبوب کو پایا تو رب تعالیٰ نے اپے پیارے بندے کو مقام محبوبیت پر فائز کر کے اپنی صفات کا ظہور کامل قرار دیا اور اپنے کلام میں اپنی صفات ازلی وابدی کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی اپنے محبوب حقیقی ﷺ کی صفات جلیلہ کا اعلان بھی کر دیا اسے اس نے رحمت ورافت کا پیکر بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اس انسانی کامل کی عظمت ورحمت عامہ اور خاصہ کیا کہنا جس کے اوصاف عالیہ کی خود خالق یوں گواہی دے رہا ہے۔ ﴿لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ

مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (التوبہ ۹/ ۱۲۸) بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے' گراں گزرتا ہے اُس پر تمہارا مشقت میں پڑنا' بہت ہی خواہشمند ہے تمہاری بھلائی کا' مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا' بہت رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں حضور ﷺ کی کمال رحمت کا ذکر واشگاف الفاظ میں کیا جارہا ہے اور فرمادیا اس کی رحمت کا سایہ صرف اپنے ہی مکی دور تک محدود نہ تھا بلکہ قیامت تک جو وقت جو زمانہ آئے گا ہر زمانے پر میرے پیارے عبدالرحیم کی رحمت کی چادر کا سایہ ہوگا۔

حضور ﷺ کی شان رحیمیت کا کیا کہنا کہ جن کے دنیا میں تشریف لانے سے سسکتی ہوئی انسانیت کو نسیم بہار کے جھونکے نصیب ہوئے۔ جو انسانیت بے چارگی کے عالم میں پاؤں تلے روندی جارہی تھی اس پر چارہ ساز آفتاب عالم تاب نے اپنے نور کی چمک ڈالی تو مظلومیت کی شکار انسانیت نے سکون کا سانس لیا۔ رحمت مصطفوی کیا تھی؟ وہ تو ایک اجالا تھا' اک نور کا ہالا تھا جس کی نورانی کرنوں نے ساری کائنات کو روشن کردیا۔ حضور ﷺ کی رحمیت اور رحیمیت کا فیضان کس نے نہ پایا؟ آپ کی رحمت کا فیضان تو غیرمسلموں نے پایا۔ اگر کوئی کافر بھوکا بھی آجاتا تو آستان محمدی ﷺ کے دسترخوان سے بھوکا نہ جاتا۔

حضور ﷺ کی مہربانیاں کس پر نہیں؟ کافروں' مشرکوں نے حضور ﷺ پر ظلم و زیادتی کی انتہا کردی مگر اپنی ذات کی خاطر کسی سے بھی بدلہ نہ لیا بلکہ ظلم کرنے والوں کو معاف کردیا۔

حضور ﷺ کی مہربانیاں اپنوں پر ہی نہیں؟ مکہ والے قحط کی وجہ سے جانور کی ہڈیاں اور مردار کھانے پر آگئے حضور ﷺ نے ان کے جبر وتشدد کو نہ دیکھا بلکہ ان کے لئے قحط سال برداشت نہ کرسکے دُعا کے لئے بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھا دیئے۔ دُعا کی برکت سے مکہ والوں کی قحط سے جان چھوٹ گئی۔

حضور ﷺ اتنے مہربان کہ صحابیہ نے عرض کی کہ آقا! میری ماں کافرہ ہے وہ کچھ مانگتی ہے'

کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ فرمایا۔ ہاں۔ تو اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔

حضور ﷺ کی مہربانیوں کا دروازہ کب بند ہوا؟ غزوہ خیبر کے موقع پر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی آقا' کیا یہودیوں سے لڑکر ان کو مسلمان بنالیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا' نرمی کے ساتھ ان کے سامنے اسلام پیش کرو۔ اگر ایک شخص بھی تمہاری ہدایت سے اسلام لے آئے تو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کی مہربانیوں کے دروازے کسی پر بھی بند نہ ہوئے۔ غزوہ بدر کے موقع پر حضور ﷺ نے قیدیوں کو صحابہ میں تقسیم فرما کر سب صحابہ سے مشورہ لیا' اُن قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رائے لی تو آپ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ: یہ لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر غلبہ دیا ہے اب ان کی گردنیں اڑا دینی چاہئیں' اس لئے کہ اُن لوگوں نے ہم پر بڑے ظلم کئے ہیں۔ پھر حضور ﷺ سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رائے لی۔ آپ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ: اُن لوگوں سے فدیہ لے کر آزاد کر دینا چاہئے۔

حضور ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پسند فرمائی اور سب سے فدیہ لے کر آزاد کر دیا۔

یہ حضور ﷺ کی مہربانیوں کا مختصر تذکرہ تھا۔ حضور ﷺ کی حیات طیبہ انسانیت کی ہدایت کے لئے مینار نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر ہم اپنے اعمال و افعال کو حضور ﷺ کی شان رحیمیت کے تابع کر لیں تو کیوں نہ ہمارے ظاہر و باطن کا تضاد مٹ جائے۔

حضور ﷺ دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت' اللہ تعالیٰ کی امان ہیں کہ حضور ﷺ کی وجہ سے دنیا میں عذاب الٰہی نہیں آتے ہیں۔ جن گناہوں کی وجہ سے گذشتہ قوموں پر عذاب آئے وہ سب گناہ بلکہ ان سے زیادہ آج ہو رہے ہیں مگر آسمانی عذاب نہیں آتے' کیوں؟ صرف حضور ﷺ کی موجودگی کی وجہ سے۔

حضور ﷺ پردہ فرمانے کے بعد بھی ہم میں موجود ہیں۔ حضور ﷺ کا فیضان آپ کی وفات سے بند نہیں ہوا۔ اگر حضور ﷺ بعد وفات ہم میں نہ رہتے تو عذاب الٰہی

آ جاتے' سورج غروب ہونے کے بعد بھی فیض پہنچا تا رہتا ہے۔حضور ﷺ ہروقت ہرجگہ ہمارے پاس ہمارے ساتھ' ہم میں ہیں۔

اگرحضور ﷺ ہم میں ایک آن کے لئے نہ رہیں تو عذاب الٰہی آ جائے ہم صرف حضور انور ﷺ کی وجہ سے عذاب سے بچے ہوئے ہیں' رب تعالیٰ فرما تا ہے ﴿وَمَا اَرۡسَلۡنَاكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡنَ ﴾ اورفرما تا ہے ﴿اِنَّ رَحۡمَةَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴾ حضور انور ﷺ رحمتہ للعالمین ہیں اور رحمت ہم سے قریب ہے۔ دَرُود وسلام ہواُس پر جس کا وجود سراپا رحمت ہے۔ حضور ﷺ کی ذات بابرکات دُنیا میں کفار کے لئے بھی رحمت ہے کہ وہ حضور ﷺ کی وجہ سے امن میں ہیں۔

حضور ﷺ تمام رحمت الٰہیہ کی اصل ہیں جیسے بارانِ رحمت سے جو ملک محروم ہے وہ تمام غذاؤں' پھلوں سے محروم۔ جہاں رحمت کی بارش ہے وہاں ہرقسم کی غذا ہے۔ یوں ہی حضور ﷺ بارانِ رحمت ہیں جوحضور ﷺ سے قریب ہے وہ ہر رحمت سے قریب' جو حضور ﷺ سے محروم ہے وہ رحمت سے محروم۔ مومنین کے لئے حضور ﷺ کی تشریف آوری تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشادفرما تا ہے ﴿ لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ﴾ (ال عمران ۳/ ۱۶۴) یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا اُن میں ایک رسول انھیں میں سے' پڑھتا ہے اُن پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور پاک کرتا ہے اُنھیں اور سکھا تا ہے اُنھیں قرآن اور سُنّت (کتاب وحِکمت) اگر چہ وہ اس سے پہلے یقیناً کُھلی گمراہی میں تھے

اگر چہ حضورانور ﷺ کی تشریف آوری سارے جہانوں پر ہی نعمت اوراحسان ہے مگر چونکہ اس سے پورا اور دائمی فائدہ مسلمانوں نے ہی اٹھایا اس لئے خصوصیت سے یہاں انہی کا ذکر ہوا' دیکھو حضورانور ﷺ کی برکت سے دنیا میں عذاب الٰہی آنا بند ہوئے' حضور ﷺ کی تشریف آوری' اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے کہ رب تعالیٰ نے

قرآن کریم میں کسی نعمت پر لفظ مَنَّ نہیں فرمایا۔ صرف اس نعمت پر ہی فرمایا۔ وجہ ظاہر ہے کہ ساری دنیاوی نعمتیں فانی ہیں اور ایمان وعرفان وغیرہ باقی اور یہ حضور ﷺ ہی سے ملیں' نیز حضور انور ﷺ ساری نعمتوں کو نعمت بنانے والے ہیں۔ اگر جسم و جان' اولاد' مال وغیرہ کو حضور انور ﷺ کی تعلیم کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہ سب رحمتیں ہیں ورنہ زحمتیں۔ نیز ہمارے اعضاء قیامت میں ہماری شکایتیں کرکے پردہ دری کریں گے مگر حضور ﷺ ہماری سفارش اور پردہ پوشی فرمائیں گے۔ ہماری مغفرت حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے ہی ہوگی۔ (دیکھیں ہماری کتاب' مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی')

اَلْمَلِكُ : بادشاہ

سارے جہانوں کا مالک ہونا ہمیشہ سے مالک ہونا' ہمیشہ تک مالک رہنا' ہر طرح مالک ہونا' حقیقی مالک ہونا' یہ خاص حق تعالٰی ہی کی صفت ہے۔ جس کسی کو اس نے ملکیت عطا فرمائی وہ محدود ہے۔ کسی خاص وقت سے ہے' کسی خاص وقت تک کے لئے ہے' خاص حیثیت سے ہے اور رب کی عطا سے ہے۔ آپ اپنے جانور کے مالک ہیں لیکن اس کی ہر چیز کے مالک نہیں۔ نہ ہمیشہ سے مالک تھے اور نہ ہمیشہ مالک رہیں گے۔

دنیا کے بادشاہ تھوڑی زمین کے تھوڑے زمانہ میں بادشاہ ہوتے ہیں۔ رب تعالٰی بذات خود بادشاہ ہے سارے عالموں کا مالک حقیقی ہے۔ بادشاہ جو چاہے کرے اور اس کے فعل پر کسی کو مجال اعتراض نہ ہو۔

اللہ تعالٰی ہر چیز کا مالک حقیقی' خالق' معبود حقیقی ہے' بندے صرف مالک مجازی وعطائی ہیں۔ اللہ تعالٰی نے اپنے فضل سے بندوں کو عطا کیا ہے۔

اللہ تعالٰی بڑی شان والا' عظیم قدرتوں والا ہے' بلندی وپستی میں' بحر و بَر میں' کوہ ودمن میں' ارض وسماء میں' ہر جگہ اس کی حکومت اور بادشاہی کا نقارہ بج رہا ہے۔

ہر جگہ ہر حال میں حقیقی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بادشاہت عطا

فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت حقیقی، ذاتی، عظیم ولامحدود اور دائمی و مستقل ہے۔ بندوں کی بادشاہت، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ، محدود وقت اور محدود علاقہ کے لئے اور مجازی ہوتی ہے۔

﴿لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ (سورہ بقرہ) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت اور اس کی مخلوق ہے، ان میں کسی کی شرکت نہیں۔ ہر چیز کا مالک حقیقی رب تعالیٰ ہے۔ بندوں کی ملکیت مجازی، عطائی اور فانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ﴾ اپنے جان و مال سے جہاد کرو۔ اس میں جان و مال کو مسلمانوں کی چیز قرار دیا گیا۔ یعنی مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن مجازی مالک مخلوق بھی ہے۔ اسی طرح ﴿لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ کہ زمین و آسمان کا غیب رب ہی کا ہے یعنی علم حقیقی رب کے ساتھ خاص ہے اور عطائی و مجازی اس کے پیاروں یعنی خاص بندوں کو بھی حاصل ہے۔ جو لوگ اس آیت کی آڑ میں انبیائے کرام کے علم غیب عطائی کا بھی انکار کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ سورہ بقرہ کی آیت سے مخلوق کی ملکیت کا بھی انکار کریں۔ ہر چیز میں ذاتی اور عطائی کا فرق کرنا پڑے گا۔

ہم اپنے گھر، جائیداد، موٹر کار، زمین، گھڑی، عینک، مال و دولت اور اپنے سامان کے مالک ہیں۔ یہ کہنا شرک نہیں کہ فلاں کے حکم سے کام ہوتا ہے۔ لہذا یہ کہا جا سکتا کے حضور ﷺ کے حکم سے چاند پھٹا، سورج واپس ہوا، حضور ﷺ کے حکم سے بارش ہوئی وغیرہ۔

یہ حکم عطائے خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا عالَم پر راج ہے کہ وہ بعطائے الٰہی جو چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے۔ یہ چیزیں رب تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور محبوب بندوں کی مملوک ہیں۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب   یعنی محبوب و محبّ میں نہیں، میرا تیرا

اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور نبی مکرم رحمۃ للعالمین ﷺ کو تمام جہاں کا مالک بنایا۔ فرماتا ہے ﴿اِنَّـآ اَعۡـطَيۡـنٰكَ الۡكَوۡثَرَ﴾ اے محبوب ہم نے آپ کو (خیر کثیر) بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

کوثر' کثرت سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنی ہے کسی چیز کا اتنا کثیر ہونا کہ اس کا اندازہ نہ لگایا جا سکے (علامہ آلوسی)

جو چیز تعداد میں' قدر و قیمت میں اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو اسے کوثر کہتے ہیں (علامہ قرطبی)

کوثر سے مراد جنت کی وہ نہر ہے جس سے جنت کی ساری نہریں نکلتی ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرما دی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں' موتیوں اور یاقوت کا فرش بچھا ہوا ہے' اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے' اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ شفاف ہے۔

حوض کوثر اس حوض کا نام ہے جو میدان حشر میں ہوگا جس سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنی امت کے پیاسوں کو سیراب فرمائیں گے۔ حوض کوثر کے چاروں کونوں پر خلفائے اربعہ تشریف فرما ہوں گے۔ جو شخص ان میں سے کسی کے ساتھ بغض کرے گا اسے حوض کوثر سے ایک گھونٹ بھی نہیں ملے گا۔

کوثر سے مراد حضور ﷺ کی نبوت اور فیوض و برکات کی کثرت' قرآن کریم' دین اسلام' صحابہ کرام کی کثرت' رفع ذکر' امت کثیرہ ہے۔

امام جعفر صادق کے نزدیک کوثر سے مراد حضور ﷺ کے دل کا نور ہے جس نے آپ کی اللہ تعالیٰ تک رہنمائی کی اور ما سوا سے ہر قسم کا رشتہ منقطع کر دیا۔

مقام محمود۔ روز محشر جب شفیع المذنبین شفاعت عامہ فرمائیں گے۔

حضرت ابن عباس نے الکوثر کی تفسیر بیان کی ہے **الخیر الکثیر** یعنی خیر کثیر۔

حضرت سعید بن جبیر نے عرض کیا کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے تو

آپ نے فرمایا وہ بھی اس خیر کثیر میں سے ایک ہے **هو من الخير الكثير**۔

علامہ اسماعیل حقی الکوثر کے بارے میں متعدد اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: یعنی ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ساری ظاہری و باطنی نعمتیں کوثر میں داخل ہیں۔ ظاہری نعمتوں سے مراد دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں اور باطنی نعمتوں سے مرد وہ علوم لدنیہ ہیں جو بغیر کسب کے محض فیضان الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

یہاں چند باتیں خیال میں رکھو۔ ایک یہ کہ اس مضمون کو ﴿**إِنَّ**﴾ سے شروع فرمایا' کیونکہ کفار عرب حضور ﷺ کی اس ملکیت کے منکر تھے' جیسے آج بعض بد باطن منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس کچھ نہیں' وہ کیا دیں گے رب سے مانگو۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بہت کچھ دے دیا اور حضور ﷺ لے چکے۔ تمام نبیوں' فرشتوں نے حضور ﷺ ہی سے کمالات پائے۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور ہم تقسیم کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کو یہ سب کچھ رب تعالیٰ نے دیا' دنیا نے حضور ﷺ سے لیا ہے دیا نہیں۔

کوئی شخص حضور ﷺ سے کچھ چھین نہیں سکتا کیونکہ یہ رب تعالیٰ کا عطیہ ہے' سورج کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔ حضور ﷺ تمام دنیا کے مالک ہیں کیونکہ تمام دنیا تھوڑی ہے اور جو دنیا حضور ﷺ کو ملی وہ بہت زیادہ ہے۔ یہ دنیا تو حضور ﷺ کی ملک کا ایک حصہ ہے۔

رب تعالیٰ نے دنیاوی سامان کو قلیل فرمایا ﴿**قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْل**﴾ مگر جو حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے وہ کثیر نہیں' اکثر نہیں' کثار نہیں' بلکہ کوثر ہے۔ کوثر کے معنٰی ہیں بہت ہی زیادہ۔ رب تعالیٰ اپنے لئے فرماتا ہے ﴿**وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ**﴾ حضور ﷺ کے لئے فرماتا ہے ﴿**وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا**﴾ اور ﴿**إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٌ**﴾ معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کی عظمت اور حضور ﷺ کی عظمت تک کسی کا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

اللہ تعالیٰ سب ملکوں کا مالک ہے' جسے چاہے ملک وسلطنت عطا فرماتا ہے:

﴿قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۚ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (ال عمران ۲۶)

یوں عرض کرو۔ اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت عطا کرے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔ تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم علیہ التحیہ والتسلیم کو اور حضور ﷺ کی وساطت سے ساری امت کو ایسے پاکیزہ کلمات کی تعلیم دے رہا ہے جس میں نہایت مؤثر اور دلکش اسلوب میں اس کی توحید اور اس کی عظیم قدرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ حکومت دینے والا بھی وہی ہے اور چھیننے والا بھی وہی' جس کو چاہتا ہے دین و دنیا کی عزتوں سے سرفراز کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے خوار و ذلیل کر دیتا ہے کسی فرد یا قوم کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ حکومت اور عزت کو اپنا پیدائشی حق سمجھنے لگے اور اس فریب میں مبتلا رہے کہ اس کے اعمال کتنے سیاہ کیوں نہ ہوں' اس کا کردار کتنا پست اور اس کی سیرت کتنی داغدار کیوں نہ ہو' نہ اس سے حکومت چھینی جا سکتی ہے اور نہ اسے عزت سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔۔ بلکہ سب کچھ اس مالک حقیقی کے دست قدرت میں ہے۔ وہ رب قدیر جس کی شان صمدیت وقدوسیت اور جس کی صفت علم وحکمت کے ساتھ رحمت وعدل کی ساری قدریں قائم اور باقی ہیں اس کی سنت یہ ہے کہ وہ جب کسی فرد یا قوم میں رحمت وعدل کے تقاضے پورا کرنے کی صلاحیت دیکھتا ہے تو اسے حکومت وعزت سے سرفراز فرما دیتا ہے اور جو فرد' یا قوم اپنے عمل سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت کر دیتی ہے تو اسے ذلت وخواری کے گڑھے میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اہل کتاب کے عیوب میں سے دو عیب یہ بھی تھے کہ وہ دنیا اور اس کے اسباب پر مغرور تھے کہ مسلمانوں کو ان کی غربت کی وجہ سے حقارت سے دیکھتے تھے نیز اپنے اسرائیلی خاندان پر بڑا فخر کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ نبی آخر الزماں ہمارے ہی خاندان سے ہوں گے۔ خیال اول کی تردید کے لئے فرمایا گیا کہ اے نبی ﷺ تم انھیں سنانے کے لئے مجھ

سے یوں عرض کرو کہ اے اللہ' اے مالک حقیقی' سلطنت عزت کسی کی موروثی چیز نہیں' جسے تو چاہیے سلطنت بخشے اور جس سے چاہے' جب چاہے' جس طرح چاہے' چھین لے۔

آج مسلمان بے دست و پا ہیں اور کفار طاقت والے لیکن مولیٰ اگر تو چاہے تو اس بے یارومددگار جماعت کو تخت وتاج کا مالک بنا دے اور کفار جن کے پاس ظاہری ساز وسامان بہت ہے انھیں حقیر کر دے۔ دوسرے گمان کو باطل کرنے کے لئے فرمایا گیا کہ اے مولیٰ جسے چاہے عزت دے' سلطنت اور نبوت کی نعمتوں سے نوازے اور جسے چاہے تو ذلیل کرے کہ اس قوم سے نبوت سلطنت منتقل فرما دے۔ دنیا اور آخرت کی ساری خیر تیرے قبضے میں ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں۔ جو جو چاہے کرے کوئی اعتراض پکڑنے والا نہیں۔ جیسی دعا مانگنی ہو رب کو اسی نام سے پکارنا چاہئے۔ رزق مانگنے کے لئے اسے رزاق کہو۔ شفا مانگنے کے وقت شافی الامراض کہہ کر پکارو۔ بندوں کی حاجتیں بہت ہیں اس لیئے رب کے نام بھی بہت ہیں چونکہ یہاں ملک کی دعا کرائی گئی تھی اس لئے رب کو مالک الملک کہہ کر پکارا۔ دنیا کا بھی طریقہ ہے کہ جب فقیر کسی دروازے پر بھک مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کو سخی داتا کہہ کر پکارتا ہے کیونکہ سخاوت چاہنے کے لئے آیا ہے اور جب جنرل کسی فوج کو جنگ کی تربیت دیتا ہے تو کہتا ہے اے میرے بہادرو۔

رب کی حمد وثنا بھی در پردہ دُعا ہے دیکھو یہاں ملک مانگنا مقصود تھا مگر صاف نہ کہا گیا بلکہ اس کی یوں تعریف کر دی کہ تو جسے چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے۔

خیال رہے قرآن کریم میں دعا کے چار طریقوں کی تعلیم ہے۔ (۱) صراحتاً مانگنا (۲) صرف اپنی حاجات کا ذکر کرنا یعنی اس طرح دعا کرنا جس میں مانگنے کے الفاظ نہ ہوں (۳) رب تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا (۴) اس کے محبوب پر درود پڑھنا۔ یہ چاروں طریقہ فطرت کے مطابق ہیں۔غنی کے دروازے پر جب صدا دیتے ہیں تو کبھی صاف صاف لفظوں سے مانگتے ہیں' کبھی اپنا فقر وفاقہ بیان کرتے ہیں' بھوکا ہوں' مسافر ہوں' کبھی مالک کی تعریفیں کرتے ہیں' آپ سخی ہیں' داتا ہیں' کبھی مالک کے بچوں کو دعائیں دیتے ہیں۔ خانہ آباد' دولت زیادہ' بال بچے شاد رہے۔ یہ ہی طریقے رب تعالیٰ سے دعا مانگنے کے ہیں

جن کی روایات موجود ہیں۔ یہاں تیسرا طریقہ ارشاد ہوا ہے کہ رب سے ملک عزت خیر سب کچھ مانگا مگر طلب کا صیغہ نہیں آیا صرف رب کی حمد اس طرح کی کہ مانگ خود بخود آ گئی۔ مطلب یہ ہے کہ ہم کو ملک دے' کفار سے چھین لے' ہم کو عزت عطا کر' کفار کو خواری دے' ہمیں خیر کثیر بخش دے۔

حضرات انبیاء و اولیاء بعطاء الٰہی رب کے ملکوں کے مالک ہیں۔ رب کے دیئے ہوئے اختیارات سے عالم میں تصرف کرتے ہیں۔

رب مالک بھی ہے مالک گر بھی۔ رب تعالٰی اپنی ملک اپنا ملک اپنے بندوں کو دینے پر قادر ہے بلکہ عطا فرماتا ہے جیسا کہ ﴿**تـوتی الملك**﴾ سے معلوم ہوا۔ دیکھو ملک زمین ظاہری بادشاہ کو اس نے عطا فرمائے' ایسے ہی ملک غیب انبیاء اولیاء کو عطا فرمایا ہے۔ جو شخص انبیاء و اولیاء کو کسی چیز کا مالک نہ مانے وہ اس آیت کا انکاری ہے۔

اللہ تعالٰی اپنے بندوں کو ملک عطا فرمانے سے بھی وہ رب مالک رہتا ہے اس کی ملکیت میں کوئی فرق نہیں آتا جیسے مولٰی اپنے غلام کو کچھ دے تو مولٰی مالک رہتا ہے جیسا کہ ﴿**تنزع الملك ممن تشاء**﴾ سے معلوم ہوا۔ لہذا بندوں کی عارضی وعطائی ملک کے' رب تعالٰی کی حقیقی ملکیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

﴿**وَلِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ**﴾ (آل عمران/۱۰۹)

اور اللہ تعالٰی ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ تعالٰی ہی کی طرف سارے کام لوٹائے جاتے ہیں۔

ہر چھوٹی بڑی' اچھی بری چیز کا اللہ تعالٰی مالک حقیقی ہے جیسا کہ اللہ کے لام سے معلوم ہوا۔ مخلوق کی ملکیتیں عارضی ومجازی ہیں جیسے ہم رب تعالٰی کے ہونے کے باوجود اپنے مکان وغیرہ کے مالک ہیں ایسے ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ سارے عالم کے مالک ہیں۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب ومحبّ میں نہیں میرا تیرا

﴿ **وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَابَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ**﴾ (المائدہ/۱۸)

اور اللہ تعالٰی ہی کیلئے ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی سلطنت۔

اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

اس فرمان عالی کا منشا یہ ہے کہ ہر شخص اپنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف ملکیت عبدیت سے نسبت کرے یہ کہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے مملوک ہیں اس کی مخلوق ہیں اسی کے قبضہ میں ہیں اس کے عابد ہیں کہ انسان کی عزت اسی میں ہے۔کوئی اپنے کو رب کا بیٹا اس کا بھائی بھتیجہ نہ کہے۔تم سب یہاں اس کی مملوک ومخلوق ہو اور سب کو وہاں اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے عقائد اعمال اقوال کا حساب دینا ہے تو یہاں اپنے اعمال واقوال کو درست کرو۔مقصد یہ ہے کہ کسی کی پکڑ سے بچنے کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ زور سے بچا جائے یا زر سے یا زاری سے۔ اللہ تعالیٰ مالک الملک ہے قادر مطلق ہے اس کی پکڑ سے بچنے کے لئے زور یا زر کام نہیں آ سکتے وہاں صرف زاری کام آتی ہے۔

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (مائدہ/۱۲۰)
اللہ تعالیٰ ہی کے لیئے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

زمین اور آسمان اور ان میں خاکی' ناری' نوری بے جان اور جاندار بے شعور اور باشعور جو کچھ بھی ہے سب اللہ وحدہٗ لاشریک کی ملکیت ہے اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں' کوئی خدائی میں شریک نہیں۔کوئی اس کا بیٹا نہیں' سب اس کے بندے اور اس کے حکم کے پابند ہیں۔ ہر چیز اسی کے قبضہ قدرت میں ہے وہ اگر کسی کو کوئی چیز نہ دے یا دے کر چھین لے تو کوئی دم نہیں مار سکتا۔ اور اپنے محبوبوں کو خصوصاً اپنے محبوب ترین بندے سید المرسلین ﷺ کو جو دینا چاہے وہ دے دیتا ہے کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ اس آیت میں عیسائیوں کی تردید ہے کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں اور حضرت مریم رب کی بیوی ہے۔

(معاذ اللہ) فرمایا گیا کہ آسمان وزمین اور ان کی ہر چیز ہماری مملوک مقبوض اور ہمارا بندہ ہے حضرت مسیح اور ان کی والدہ بھی زمین پر رہنے والی مخلوق ہیں لہذا وہ بھی ابن اللہ نہیں بلکہ عبداللہ ہیں۔

ملکیت حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے مجازاً بعطائے الٰہی بندوں کوبھی ملکیت حاصل ہے دیکھو یہاں ﴿**سمٰوٰت والارض**﴾ کی ملکیت اللہ تعالیٰ کے لئے فرمائی گئی مگر دوسری جگہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے ﴿**واتینٰہ ملکا عظیما**﴾ اورفرمایا گیا ﴿**وسخرناله الريح تجرى بامره**﴾ اورفرماتا ہے ﴿**تؤتى الملك من تشآء وتنزع الملك ممن تشآء**﴾ بلکہ پورامالک وہ ہی ہے جو مالک کردینے پر قادر ہو‘ پورا عالم وہ ہے جو عالم بنادینے پر قادر ہو۔ ناقص مالک‘ ناقص عالم دوسرے کو مالک یا عالم نہیں بنا سکتا۔

﴿**قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ قُلْ لِّلّٰهِ**﴾ (انعام/۱۲) تم فرماؤ کہ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اورزمین میں ہے۔ اگر وہ جواب نہ دیں تو آپ ہی فرماؤ کہ اللہ کا ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ جب سوال کا جواب ایک ہی ہو اور جس سے سوال کیا جارہا ہے اس کوبھی اس سے انکار نہ ہو تو سائل خود ہی جواب دے دیا کرتا ہے اس سوال کے جواب میں کفار کوبھی اختلاف نہ تھا اس لئے حضور ﷺ کی زبان مبارک سے جواب دلادیا گیا ’’قل‘‘ میں خطاب حضور ﷺ سے ہے ’قل‘ کا روئے سخن کبھی کفار کی طرف ہوتا ہے کبھی مومنوں کی طرف کبھی تمام انسانوں کی طرف کبھی تمام مخلوق کی جانب‘ اللہ تعالیٰ اکثر توحید کا مضمون توحید کے دلائل اپنے محبوب سے بیان کراتا ہے اور نبوت کا مضمون نبوت کے دلائل خود بیان فرماتا ہے کیونکہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی توحید کے گواہ ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی نبوت ورسالت کا گواہ اور دائمی گواہ۔ قولی گواہی وقتی ہے‘ تحریری یا دلائل کی یا علامات کی گواہی دائمی ہوتی ہے۔ حضور ﷺ اور رب تعالیٰ کی یہ گواہیاں دائمی ہیں۔ قیامت تک لوگ یہ گواہیاں دیتے رہیں گے بلکہ قیامت اور جنت میں ہی ہمیشہ گواہیاں دیں گے۔ یہ گواہیاں درحقیقت اللہ رسول ہی کی گواہیاں ہیں کہ سب نے ان سے سیکھ کر گواہیاں دی ہیں‘ لہذا ’**قل**‘ میں دوامی قول مراد ہے ’**لمن**‘ کالام ملکیت یا خلقت کا ہے نفع کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کا خالق اور حقیقی مالک ہے مگر ان سے نفع نہیں حاصل فرماتا‘ نفع تو ہم اٹھاتے ہیں۔ آسمان کی چیزوں سے مراد وہاں کے چاند تارے

سورج بروج وغیرہ ہیں اورزمین کی چیزوں سے مراد بیرون زمین کی مخلوق انسان جانور درخت پتھروغیرہ اوراندرونی چیزیں پانی کے چشمے معدنیاں وغیرہ ہیں یعنی اے محبوب ﷺ آپ ان کفارومنکرین سے پوچھیں کہ آسمانوں اورزمین کی تمام چیزیں کس کی مخلوق مملوک ہیں۔ان کا خالق ومالک کون ہے؟ خیال رہے کہ کفار سے یہ سوال ان سے اقرار کرانے کے لئے ہے۔سوال وجواب کے طریقہ سے تبلیغ بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ '**قُلْ لِلّٰہ**' اے محبوب ﷺ آپ اُن کو جواب کی تلقین کرواُن سے کہو کہ کہہ دو کہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ومملوک ہیں یا آپ ہی ان سے فرمادو کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے یا یہ مطلب ہے کہ تم فرمادو کہ یہ سب کچھ اللہ کا ہے پھرآپ کی تعلیم سے یہ لوگ یہ کہیں تب وہ مومن ہوں گے بغیرآپ کی تعلیم کے وہ یہ سب کچھ مان لیں مومن نہ ہوں گے۔ مومن وہ ہے جوذات الٰہی اس کے صفات کونبی کی تعلیم اُن کے بتانے سے مانے۔غرض کہ اس عبارت کی تین تفسیریں ہیں۔

خیال رہے کہ خطاب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ خطاب فوری جوصرف ایک موقعہ کے لئے ہوجیسے چلوتبوک کےغزوہ کو' خطاب وقتی جوایک خاص مدت تک کے لئے ہوجیسے نبی ﷺ کے گھر دعوت میں کھانے کے وقت سے پہلے نہ پہنچ جاؤ۔ خطاب دائمی جوابدالآباد کے لئے ہوجیسے نماز پڑھو۔ یہاں '**قل**' میں خطاب ہیشگی کے لئے ہے کہ یہ عقیدہ ہرشخص کو ہمیشہ رکھنا چاہئے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک بارفرمادیا کہ حج کے لئے آؤ' تاقیامت اس کے جواب میں '**لبیك**' کہاجائے گا۔ حضور ﷺ نے ایک دفعہ حج وداع کے موقعہ پر پوچھا کہ تم رب سے میرے متعلق کیا کہو گے؟ اب تاقیامت مسلمان کہتے ہیں یارسول اللہ ﷺ آپ نے تبلیغ کردی۔

﴿**اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَايَعْلَمُوْنَ**﴾ (یونس/۵۵) خبردارہوکرسنوکہ اللہ ہی کا ہے جوکہ کچھ آسمانوں اورزمین میں ہے سن لوکہ بیشک اللہ کا وعدہ سچاہے لیکن ان میں اکثرلوگ بےخبر ہیں۔

آغازکلام میں '**اَلَآ**' تنبیہ کی غرض سے ذکرکیا جاتا ہے تاکہ مخاطب کے دل ودماغ کو

جھنجھوڑا جائے تا کہ وہ پورے غور سے متکلم کی بات کو سنے۔

بتانا یہ ہے کہ جب زمین وآسمان کی ہر چیز اس کی ہے تو اس نے انعامات واحسانات کے جو وعدے اپنے نیک اور فرماں بردار بندوں سے کئے ہیں وہ ان کو پوار کرے گا اور بدکاروں اور ریاکاروں کو عذاب کی جو وعید دی ہے وہ ضرور ہو کر رہے گی' کوئی ایسا وعدہ نہیں جس کا پورا کرنا اس کے بس میں نہ ہو اور کوئی ایسی طاقت نہیں جو اسے عذاب دینے سے روک دے۔ اس میں شک وشبہ نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں صرف اللہ تعالیٰ کی ہی مخلوق اس کی مملوک اس کی مقبوض ہیں جس طرح چاہے ان میں احکام جاری فرمائے۔ یہ بھی خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سارے وعدے مجرموں کافروں پر عذاب کے' مومنوں کے لئے رحمت کے' قیامت کے آنے سے اور نبی کریم ﷺ کی ساری بشارتیں ڈرانے والی خبریں بالکل برحق ہیں سب پوری ہو کر رہیں گی۔ یہ بات بالکل واضح اور روشن ہے لیکن بہت سے لوگ اُسے نہیں جانتے' نہیں مانتے' اپنی بے وقوفی کی وجہ سے (تفسیر نعیمی)

﴿**اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ**﴾ (یونس/٦٦) سن لو کہ اللہ تعالیٰ ہی کے ملک ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں۔

جب زمین وآسمان کی ہر چیز اسی کی پیدا کی ہوئی ہے اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے تو کسی کو کیا مجال کہ الوہیت میں اس کی ہمسری کا اور ربوبیت میں شریک ہونے کا دعویٰ کر سکے۔ جب آسمان وزمین کے سارے لوگ اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں تو انھیں عزت وذلت دینا بھی اس کے قبضہ میں ہے چونکہ اس مضمون کے کفار منکر تھے اس لئے ﴿**اَلَآ**﴾ اور ﴿**اِنَّ**﴾ کی تاکیدوں سے شروع کیا گیا۔ یہاں بھی ملکیت اور قبضہ سے مراد ذاتی اور دائمی ملکیت وقبضہ ہے لہذا یہ آیت اس آیت کے خلاف نہیں کہ ﴿ **خلق لکم مافی الارض** ﴾ یا ﴿**ملکت ایمانکم** ﴾ وغیرہ کہ وہاں عارضی عطائی ملکیت وقبضہ مراد ہے۔

عربی میں عقل وسمجھ والی مخلوق کو مَنْ کہتے ہیں اور بے عقل مخلوق کو مَا۔ یہاں مَنْ سے عاقل مخلوق مراد ہے۔ آسمانوں کی عاقل مخلوق فرشتے' جنت کے حور وغلمان ہیں اور زمین کی عاقل مخلوق انسان اور جنات ہیں چونکہ یہ مخلوق اعلیٰ وافضل' باقی چیزیں ان کے تابع۔۔ جب اللہ تعالیٰ ان

کا مالک ہے تو ان کے تابع دوسری چیزوں کا بھی مالک ہے (تفسیر خازن)

﴿**لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَايَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۚ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ**﴾ (شوری/۵۰) اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت وہ تصرف فرماتا ہے جیسا چاہتا ہے جسے چاہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہئے بیٹے عطا کرتا ہے یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کرتا ہے اور جسے چاہئے بانجھ بنا دیتا ہے بیشک وہ بہت علم والا اور بڑی قدرت والا ہے۔

یہاں بتایا جا رہا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکمرانی ہے ہر چیز اسی کے تصرف میں ہے جس کو چاہے جتنا چاہے دے دے اور اگر کسی کو کسی نعمت سے محروم رکھنا چاہے تو زبردستی اسے دینے پر کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ اولاد کے سلسلہ میں بھی لوگوں کی چار قسمیں ہیں۔(۱) وہ لوگ جن کو صرف بچیاں ہی دیتا ہے بچے کے لئے وہ ترستے رہتے ہیں اور ان کی حسرت پوری نہیں ہوتی۔ (۲) وہ لوگ جن کو صرف بچے دیئے جاتے ہیں (۳) جن کو ملے جلے بچے بچیاں عطا فرماتا ہے۔(۴) وہ لوگ جو بانجھ ہیں جن میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہی مفقود ہے ان کے ہاں نہ بچہ پیدا ہوتا ہے اور نہ بچی۔

یہ سب صورتیں انبیاء کرام میں بھی پائی جاتی ہیں چنانچہ لوط وشعیب علیہما السلام کی صرف لڑکیاں تھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صرف لڑکے تھے ہمارے حضور ﷺ کو لڑکے لڑکیاں دونوں عطا ہوئے حضرت یحییٰ وعیسیٰ علیہما السلام کی کوئی اولاد نہیں۔ (خزائن العرفان)

آخر میں فرمایا کہ میں علیم بھی ہوں اور قدیر بھی' میں ہی بہتر جانتا ہوں کہ کس کو کیا دینا ہے اور کس کو کچھ نہیں دینا ہے۔

حقیقی شہنشاہ وہ ہے وہ جسے چاہے حکومت بخشے جیسے بادشاہوں کو ظاہری اور اولیاء اللہ کو باطنی سلطنت عطا فرمائی۔اولاد محض عطاء ربانی ہے بڑے قوی لوگ اولاد سے محروم دیکھے گئے۔ کمزوروں کا گھر بیٹوں سے بھرا ہوا۔ جسے چاہے بیٹے بیٹیاں دونوں دے جسے چاہے کچھ نہ دے۔خیال رہے کہ بزرگوں کی دعا سے اولاد ملنی بھی رب کی ہی عطا سے ہے جیسے طبیبوں (ڈاکٹرس) کی دوا سے کبھی اولاد ہو جاتی ہے یہ سب اسباب ہیں حضور ﷺ کی دعا سے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اولاد سے گھر بھر گیا۔رب فرماتا ہے ﴿**اغنهم الله**

ورسوله من فضله﴾ اللہ اور رسول اپنے فضل سے غنی کر دیتے ہیں۔

﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الفتح ۱۴) اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیئے زمین اور آسمان کی سلطنت ہے جسے چاہے معاف کر دے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (الزمر ۴۴) اس کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت پھر اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

☆ **یامالک** روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے سے صفائی قلب حاصل ہوگی۔ دل میں نور پیدا ہوگا۔ مال و دولت کے لئے فجر کی نماز کے بعد ایک سو بیس مرتبہ **یامالک** پڑھا جائے۔ مسلسل پڑھا جائے تو عزت و مرتبہ میں اضافہ ہوگا

☆ ایسا شخص جسے ملازمت حاصل کرنے کی لگن ہو مگر کوئی کام بنتا نظر نہ آتا ہو تو اُسے چاہے کہ **یامالک الملک** اکیس دن تک روزانہ سات ہزار مرتبہ پڑھیں ان شاء اللہ ملازمت حاصل ہو جائے گی۔

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

حقیقتِ شرک : توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اُسے سمجھنے کے لئے شرک کا سمجھنا ضروری ہے جو توحید کے مقابل ہے۔ عبادت اطاعت اور اتباع، ذاتی اور عطائی صفات اور مسئلہ علم غیب، عبادت و استعانت اور شرک کی جاہلانہ تشریح۔۔ وہ تمام آیات قرآنی جو مشرکینِ مکہ اور کفارِ عرب کے حق میں نازل ہوئیں، سمجھے بے سمجھے مسلمانوں پر چسپاں کرنے والے بدمذہبوں کا مدلل و تحقیقی جواب ۔۔ یہی اس کتاب کا موضوع ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رہے کہ ہمیں یہ خوف نہیں کہ تم ہمارے بعد شرک میں مبتلا ہو گے (بخاری شریف)

مکتبہ انوار المصطفیٰ 6/75-2-23 مغلپورہ۔ حیدرآباد

اَلْقُدُّوْسُ : نہایت پاک

قدوس کے معنی ہیں امکان وحدوث سے پاک۔ کسی کے وہم وخیال میں آنے سے پاک۔ ہر نقص سے منزہ اور ہر عیب سے پاک۔ ہر ایسی چیز سے بری ہو جو اس کے شایان شان نہیں۔

روحانی امراض کا علاج : حسد، بغض، کینہ، لالچ، نفس پرستی، خودغرضی، بخل، تکبر اور غفلت ایسی برائیاں ہیں جو روح کو عبادت کی راہ سے روکتی ہیں اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور یاد سے غافل کر دیتی ہیں۔ ان سب کا علاج **یا قدوس** کا ورد ہے۔ جو شخص اسے شام کے وقت سورج غروب ہونے سے پہلے روزانہ ایک سو ستر مرتبہ پڑھتا رہے اس کا دل ان تمام بیماریوں سے پاک صاف ہو جائے گا اور اگر وہ عرصہ تین سال تک اسے پڑھتا رہے تو اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہو جائے گا۔

جو شخص **یا سبوح یاقدوس** روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کبھی کبھی کھا لیا کرے تو اس کے دل میں عبادت کا ذوق وشوق پیدا ہوگا۔ روحانی امراض سے نجات ملے گی۔ دوران سفر پڑھنے سے تھکان اور محتاجی سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی میٹھی چیز پر تین سو انیس بار پڑھ کر کسی کو کھلا دے تو وہ دوست ہو جائے گا۔

بچوں میں اچھا اخلاق پیدا کرنا:

اپنی اولاد میں اچھا اخلاق پیدا کرنے کے لئے **یا قدوس** کو مہینہ میں ایک بار جمعہ کو گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اور پانی دم کر کے انہیں پلائیں ان شاء اللہ قدرتی طور پر ان میں اچھا اخلاق پیدا ہوگا اور برائیوں سے دور رہیں گے۔ سب بڑے لوگ ایسے بچوں کو پیار کی نگاہ سے دیکھیں گے اور بڑے ہو کر محبوب خلائق رہیں گے اور ان کا کردار پاک صاف رہے گا۔

بواسیر، شوگر اور بلڈ پریشر سے بچنے کا عمل:

یہ امراض بہت موذی ہیں جسے لگ جاتی ہیں پھر جانے کا نام نہیں لیتیں۔ اس لئے بزرگوں

نے فرمایا ہے کہ ایسی موذی امراض سے حفظ ما تقدم بچنے کے لئے **یـا مـالك یـا قدوس** کو روزانہ بعد نماز فجر ۳۳ بار' بعد نماز مغرب ۳۳ بار پڑھتے رہنا بہت مفید ہے۔ جو شخص باقاعدگی سے اس کا ورد جاری رکھے گا وہ ان شاء اللہ ان موذی امراض میں مبتلا نہیں ہوگا۔

ملکیت قائم رکھنے کا عمل: بعض لوگوں کی بے پناہ جائیداد ہوتی ہے اور اس پر ملکیت قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے جن لوگوں کے تصرف میں ہو' وہ اس پر مالک بننے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ لہٰذا اپنی جائیداد پر اپنی ملکیت کو قائم دائم رکھنے کے لئے **یا مالك یا قدوس** کو ہر جمعرات بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھنا بہت مفید ہے۔ اس طرح کوئی دوسرا آپ کی جائیداد پر قابض نہ ہو سکے گا۔ خواہ جائیداد کو کرایہ پر ہی کیوں نہ دے رکھا ہو۔

سعادت مند اولاد کا ہونا: جب کسی عورت کو بچہ یا بچی کی امید ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اسی روز **یـا قدوس** کو روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھنا شروع کر دے اور بچے کی ولادت تک پڑھتی رہے ان شاء اللہ اس وظیفہ کی برکت سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ ساری عمر ماں باپ کا تابعدار رہے گا اور اس کے اخلاق پاکیزہ ہوں گے' اگر عورت خود نہ پڑھ سکے تو کوئی اور اس عمل کو پڑھ کر پانی دم کر کے اسے پلائے ان شاء اللہ ہونے والا بچہ والدین کا فرمانبردار ہوگا۔

'سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحُ'

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

سُنت و بدعت : سنت کی فاضلانہ تشریح اور بدعات و منکرات ایک محققانہ جائزہ

صاحبِ شریعت حضور ﷺ کے کلام میں 'سنت و بدعت' دو مختلف و متقابل چیزیں ہیں' اسی لئے اُن میں سے کسی ایک کا تعین اُس کی ضد کے تعین پر موقوف ہے۔ اگر کوئی یہ نہ سمجھے کہ بدعت کسے کہتے ہیں وہ سنت کو نہیں سمجھ سکتا۔ جو کام حضور ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہوگا وہ سنت میں داخل ہوگا اور جو کام حضور ﷺ کے طریقے اور سیرت کے خلاف ہوگا وہ بدعت میں داخل ہوگا۔ اسلام میں کارِ خیر کا ایجاد کرنا ثواب کا باعث ہے اور بُرے کام نکالنا گناہ کا موجب۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد

اَلسَّلَامُ : سلامتی دینے والا

ہر قسم کی خامیوں سے محفوظ اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آلام ومصائب سے بچاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی کمی اور نقص سے سلامت ہے اور اپنے بندوں کو سلامتی دینے والا ہے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تمام چیزوں کو سلامتی کی حالت میں پیدا فرمایا ہے اور جب ان میں شیطانی قوت، فتنہ وفساد پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کی بناء پر اس میں پھر سلامتی پیدا کر دیتا ہے جہاں امن خراب ہونے لگے وہاں بدامنی کے بعد پھر امن وسلامتی پیدا کر دیتا ہے۔ انسان کو عموماً چار چیزوں میں سلامتی کی از حد ضرورت درپیش رہتی ہے یعنی (۱) ایمان سلامت رہے اس دنیا سے جب جائے تو ایمان کی حالت میں جائے (۲) جان سلامت رہے (۳) مال سلامت رہے اور (۴) مکان سلامت رہے جب ان چیزوں کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ کو **'یاسلام'** سے پکارنے سے سلامتی قائم ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ اسم سلامتی کے لئے بہت مجرب ہے یہ اسم جمالی ہے

ہر مرض کی کلی شفا :

یا سلام شفائے امراض کے لئے بہت مؤثر ہے لہذا اگر کسی مریض کو مرض کی شدت تنگ کر رہی ہو تو اسے ﴿ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ﴾ کے ساتھ تین ہزار مرتبہ پڑھ کر دوا دم کر کے دیں اور تین دن تک اسی طرح پڑھائی کر کے دم شدہ دوا دیں ان شاء اللہ بفضل اللہ تعالیٰ مریض صحت یاب ہوگا۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ مریض کے سرہانے بیٹھ کر **یا سلام یا اللہ** کثرت سے پڑھیں تسبیح مریض کے سر سے چھوتی رہے اس طرح تین دن تک یہ عمل کریں ان شاء اللہ مریض کو شفاء حاصل ہوگی۔

مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر ایک سو مرتبہ **'یا سلام'** پڑھ کر دم کیا جائے تو بہت جلد شفائے کامل حاصل ہوگا۔

جسمانی صحت وتندرستی:

یا سلام جسمانی صحت وتندرستی کی بحالی کے لئے بہت اکسیر ہے لہذا جوشخص اسے صبح کی نماز کے بعد روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے ان شاء اللہ' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہ ہمیشہ تندرست رہے گا اور وہ محتاج ہوکر کبھی نہیں مرے گا۔ **یا سلام** کی خصوصیت چونکہ سلامتی ہے اس لئے اسے پڑھنے والا ہمیشہ شدید قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

جان ومال کی حفاظت :

یــا سـلام کی ایک تاثیر یہ بھی ہے کہ اسے پڑھنے سے مال' مکان اور ایمان میں سلامتی رہتی ہے لہذا اسے نماز مغرب کے بعد وظیفے کے طور پر ۳۳ مرتبہ ہمیشہ پڑھتے رہیں ان شاء اللہ مال' جان اور ہر قسم کی آفات سے بحفاظت رہے گے۔

حصول علم میں آسانی: علم حاصل کرنے کے لئے ذہانت اور حافظہ کا تیز ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص بعد نماز فجر **یــا سـلام** کو ایک ہزار بار پڑھنے کا معمول بنالے' اس کا ذہن تیز ہو جائے گا جس سے علم حاصل کرنے میں آسانی پیدا ہوگی۔

لڑائی جھگڑے سے نجات :

چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے پڑھتا رہے' ان شاء اللہ ہر طرح سے سلامتی اور امن قائم ہو جائے گا' اگر ایسا نہ کرسکیں تو ۱۳۱ مرتبہ روزانہ پڑھ لیں مقصد حل ہوگا۔

بے ہوشی کا علاج:

ایک بزرگ کا قول ہے کہ اگر کوئی مریض بے ہوش ہوگیا ہو تو اس کے سرہانے بیٹھ کر سو مرتبہ **یا رحمن یا سلام** پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے اسے ہوش میں لے آئے گا۔

اَلْمُؤمِنُ : امان بخشنے ولا

مومن کے معنی ہیں مخلوق کے لئے امن و امان کا سامان پیدا فرمانے والا۔ جسم کے لئے ہزار ہا بلائیں ہیں۔ ہر بلا سے حفاظت دامن کا ذریعہ الگ ہے۔ روح کے لئے بھی لاکھوں آفات ہیں ان کی آسانی کے لئے ایمان' تقویٰ' عرفان پیدا فرمانے والا۔

المؤمن : یہ لفظ جب انسان کے لئے بولا جاتا ہے تو اس کے معنی ایمان لانے والے اور اللہ و رسول کے کلام کی تصدیق کرنے والے کے آتے ہیں اور جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے تو اس کے معنیٰ امن دینے والے کے ہوتے ہیں (کما قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یعنی وہ اللہ و رسول پر ایمان لانے والوں کو ہر طرح کے عذاب و مصیبت سے امن وسلامتی دینے والا ہے۔

المومن : ای المصدق لرسلہٖ باظھار معجزاتہ علیھم اپنے انبیاء سے معجزات کا اظہار کر کے ان کی رسالت کی تصدیق فرماتا ہے یا اپنے دوستوں کو عذاب سے امن دیتا ہے (تفسیر ضیاء القرآن)

اپنے فرمانبرداروں کو دنیا میں نفس و شیطان سے امن دینے والا۔ آخرت میں عذاب دوزخ سے۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ بھی مومن ہے حضور ﷺ بھی مومن اور عام مسلمان بھی مومن۔ مگر ان مومنوں کے معنی میں بڑا فرق ہے جیسے لفظ مومن کو دیکھ کر ہم اللہ تعالیٰ کو اپنا بھائی نہیں کہہ سکتے' ایسے ہی حضور ﷺ کو مومن کہہ کر اپنا بھائی کہنا حرام ہے۔

ہر قسم کا امن و امان دینے والی ذات اللہ تعالیٰ ہے اس لئے اسے مومن کہا جاتا ہے دنیا میں جب فتنہ وفساد پیدا ہو جاتا ہے اور انسانوں کی جان و مال خطرے میں پڑ جاتی ہے تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ اپنی صفت مومن کی بنا پر ان لوگوں کو اپنی پناہ میں لا کر امن دے دیتا ہے۔

یـــا مـؤمـن کو کثرت سے پڑھنے والے میں امن پسندی اور استقامت کی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہے۔

شیطان کے فتنہ سے امن میں رہنا

اس کا ورد فتنہ فساد اور لڑائی جھگڑے سے امن میں رکھتا ہے اگر کوئی دشمن تنگ کرتا ہو یا شیطانی کاموں کی طرف راغب کرتا ہو یا شہوت نفس برائیوں پر آمادہ کرتی ہو یا زبان گالیوں کی طرف آمادہ رہتی ہو تو اسے روزانہ ۱۱۱۱ مرتبہ پڑھیں اور ۴۱ دن تک اس کی پڑھائی کریں ان شاء اللہ سب برائیاں ختم ہو جائیں گی اور ایمان میں استقامت پیدا ہوگی اور ہر طرح کا خوف بھی ختم ہوگا۔

وہم اور وسوسے کی بیماری کا علاج

جو مرد یا عورت وہم کی بیماری کا شکار ہو تو اسے چاہئے کہ **یا مؤمن** کو روزانہ ۱۳۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے ان شاء اللہ وہم ختم ہو جائے گا۔ وہم یا وسوسے کا علاج کرنا ہو تو **یا مؤمن** کو پانی پر روزانہ ۵۰۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے ۱۱ یوم تک پلائیں ان شاء اللہ وسوسہ یا وہم دور ہو جائے گا۔

شوہر و بیوی میں محبت پیدا کرنا

اگر کسی عورت کا شوہر بد اخلاق ہو اور اچھا سلوک نہیں کرتا بات بات پر بدزبانی اور بدسلوکی کرتا ہو تو عورت کو چاہئے کہ عشاء کے بعد یا مومن ۶۰۰۰ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھے۔ روزانہ پڑھائی مکمل کرنے پر اللہ تعالیٰ سے خصوصی دُعائیں اور شوہر کی بہتری کی التجا کرے ان شاء اللہ اس عمل کی برکت سے شوہر کے اخلاق اور رویہ بہتر ہو جائے گا۔ ایسے ہی اگر کوئی صورت اپنے شوہر کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرتی ہو تو شوہر کو چاہئے کہ یہ عمل کرے۔ ان شاء اللہ بیوی میں محبت پیدا ہو جائے گی۔

☆ ظاہر و باطن کی دولت حاصل کرنے کے لئے، شیطان سے تحفظ کے لئے، اللہ تعالیٰ کی امان میں رہنے کے لئے بہترین وظیفہ ہے اس کو لکھ کر ٹوپی میں رکھا جا سکتا ہے جس سے بھی ملاقات ہوگی وہ مہربان ہوگا۔

الْمُهَيْمِنُ : حفاظت فرمانے والا

۔مہیمن کے معنی ہیں مخلوق کے اعمال، ارزاق، احوال کا حافظ، گواہ دیکھ بھال اور نگرانی کرنے والا، محافظ، نگہبان، خوف سے امان دینے والا (تفسیر مظہری)

اللہ تعالیٰ کی ذات ہم سب کی نگہبان ہے علماء کا قول ہے کہ اس کا مطلب اصل میں اپنی رحمت میں چھپانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی روزی کی نگہبانی کرتا ہے دوسروں کے خوف سے چھپا کر ہم کو اپنی رحمت میں مامون کرتا ہے پھر کسی کا حق ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے خوف کو دور کرتا ہے اس لئے وہ ذات اپنے بندوں کے لئے مہیمن ہے۔

اسرار الٰہی کا ظاہر ہونا: جو شخص **یا مھیمن** کو کثرت سے طویل عرصے تک پڑھتا رہے اس پر اسرار الٰہی کا ظہور ہوگا۔ حضرت امام بونی رحمتہ الرحمہ نے کہا ہے کہ جو شخص اس جامع الصفات کو ہمیشہ پڑھے تو اسے مخفی اسرار کا علم ہوگا ایمان واقرار جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے اس سے بہرہ ور ہوگا۔

☆ جان کی حفاظت، دنیا کی آفتوں سے حفاظت، مکان کی حفاظت، دشمن سے حفاظت اور حافظہ قوی کرنے کے لئے المہیمن کا ورد بہت موثر ہے۔

☆ جو شخص **یا مھیمن** کا ورد کرے گا اس کے ظاہر و باطن میں نور پیدا ہوگا۔ دو رکعت نماز فضل پڑھ کر اگر ایک سو مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو بہت جلد کامیابی ہوگی۔

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

عبدیتِ مصطفیٰ ﷺ : اللہ تبارک وتعالیٰ نے سید عالم حضور نبی کریم ﷺ کو جن کمالات وامتیازات سے نوازا، ان میں سب سے بڑا امتیاز وکمال عبدیت کاملہ کا مقام ہے۔ کتاب میں نہایت مستند ومدلل انداز میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حضور رحمۃ للعالمین سید المرسلین نبی مکرم خیر البشر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ عبدیت، حقیقت مقامِ عبدیت، مقام عبدیت ورسالت، شان عبدیت ومحبوبیت، حضور ﷺ کی خلقت اور عبادت میں اولیت کو بیان کیا گیا ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

اَلْعَزِیْزُ : عزت والا

عزیز وہ غالب ہے جس کے آستانہ پر کسی کی رسائی بغیر اس کی کرم فرمائی کے نہ ہو سکے۔قوی۔سب پر غالب' زبردست

عزیز اس قادر اور زبردست کو کہتے ہیں جس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ جس کے فرمان کو کوئی ٹال نہ سکے۔**العزیز القادر الغالب الذی لاینا زعه ولایمانعه شیئ** اس کی قدرت مطلقہ کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز کو جس شکل وصورت' جس قد وقامت اور جن مقاصد کی انجام دہی کے لئے پیدا فرما دیا اس میں آج تک کسی قسم کا ردو بدل نہیں ہوسکا۔ **انا کل شیئ خلقناہ بقدر** کے جلوے ہر چھوٹی بڑی چیز میں نظر آرہے ہیں۔

☆ **یا عزیز** چالیس دن تک مسلسل بلا ناغہ نماز فجر کے بعد اکتالیس بار پڑھا جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ اتنا اعزاز بخشے گا کہ وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

☆ زندگی کے ہر پہلو میں دوسروں پر غالب رہنے کے لئے **یا عزیز یا الله** کا ورد بہت مفید ہے کیونکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ملنے سے اثرات اور بھی قوی ہو جاتے ہیں جو شخص اسے روزانہ کثرت سے پڑھے۔یقین رکھیں کہ وہ دین و دنیا میں ہر لحاظ سے باعزت ہو جائے گا ہر شخص اس کے ساتھ بڑی عزت سے پیش آئے گا۔

☆ محتاجی سے چھٹکارا' عہدہ ومنصب کی بحالی اور ہر دلعزیز بننے کے لئے یہ وظیفہ مفید ہے۔

حقیقی عزت وغلبہ رب تعالیٰ کے لئے ہے اس کی عطاء سے بعض بندے بھی عزیز ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی عزت وعظمت کا اعلان فرماتا ہے ﴿**وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ**﴾ (المنافقون/۸) ساری عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے' اُس کے رسول کے لئے اور ایمان والوں کے لئے ہے لیکن منافقین نہیں جانتے۔

حقیقی عزت کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے یا اُس کا رسول مکرم ﷺ اور اُس کے ماننے والے

جن کواللہ تعالیٰ نے عزت وکرامت کی خلعت سے سرفراز فرمایا ہے۔ انسانی عزت مال وجاہ سے نہیں، رزق برق لباس میں نہیں۔ انسان کی عزت ووقار کا راز تواس کے بلند کردار، اس کی بے داغ سیرت اور مکارم اخلاق میں مضمر ہے جس سے یہ لوگ کوسوں دور ہیں۔

اس آیت میں حضور ﷺ کی عزت کا خطبہ ارشاد ہوا ہے اور ان کے صدقہ میں مسلمانوں کی بھی عزت کا اظہار فرمایا گیا۔ عزت کے معنیٰ ہیں غلبہ اور قوت ۔۔اور واقعہ بھی یہ ہی ہے کہ غلبہ اللہ تعالیٰ کو، اُس کے رسول ﷺ کو، مسلمانوں ہی کو ہے۔۔اور قیامت تک رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کی عزت تو یہ ہے کہ دنیا میں کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کے بغیر ارادہ نہیں ہوسکتا۔ وہ ہی عظمت والا ہے وہ ہی حقیقی قدرت والا، اُس کی قاہر حکومت ہے وہ ہی سب کا والی اور مددگار ہے جس کو وہ عزت دے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا۔ جس کو وہ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ اس کی عظمت ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گی سب کو فنا، وہ باقی۔ سب اس کے محتاج وہ غنی۔

رسول اللہ ﷺ کی عزت یہ کہ اُن کو خرابیِ خاتمہ کا ڈر نہیں۔ اُن کو پروردگار نے عزت دی۔ شفاعت دی، اُن کے دین کو تمام دینوں پر غالب فرمایا۔ رب تعالیٰ اُن کو کافی، اُن کو مخلوق میں سے کسی کی حاجت نہیں بلکہ سب اُن کے حاجتمند ہیں۔ اُن کی تعظیم رب تعالیٰ کی تعظیم ہے اور اُن کی اہانت رب تعالیٰ کی اہانت ہے۔ اُن کی اطاعت رب تعالیٰ کی اطاعت، اُن کی مخالفت رب تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ اُن کی ذات، ذاتِ الٰہی کی مظہر، تمام گنہگاروں کو اُن کے دروازہ پاک پر حاضری کا حکم، دنیا کی ہر چیز پر اُن کی حکومت، جانور اور پتھر، درخت وغیرہ اُن کے سلامی، جن انسان وفرشتے اُن کے دُعاگو، عالم کے سلاطین اُن کے دروازے کے بھکاری، جبریل امین اُن کے دروازے کے بھکاری، جبریل امین اُن کے دروازے پاک کے خادم، عرش اعظم اُن کا جلوہ گاہ، فرش اُن کا پایہ تخت، بروز قیامت سب کی نگاہ تمنا ان کے ہاتھوں کو تکیں گی۔

غرض کہ میرا کیا منہ جو اُن کی عزت کا کروڑواں حصہ بیان کروں۔ بس اُن کو وہ

عزت ملی، جو اُن کا دینے والا رب جانے یا لینے والے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہم تو صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو جائیں کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

محبوبیت مصطفیٰ تو دیکھو کہ رب تعالیٰ نے اپنے مشہور اسماء صفاتیہ میں بہت سے غیر خصوصی صفات کے حامل نام اپنے محبوب نبی ﷺ کو عطا فرما دئے جن میں سے چوبیس نام تو قرآن مجید ہی میں مذکور ہیں۔ اس طرح کہ اگر ایک آیت میں وہی لفظ اللہ تعالیٰ کا نام بنا تو کسی دوسری آیت میں ظاہراً یا اِشارۃً، لفظاً یا عبارتاً وہی لفظ نبی کریم ﷺ کا نام بن جاتا ہے مثلاً: (۱) قوی (۲) ولی (۳) جواد (۴) حافظ (۵) حق (۶) حکیم (۷) سمیع (۸) بصیر (۹) شکور (۱۰) شہید (۱۱) رشید (۱۲) ناصر (۱۳) مالک (۱۴) ھادی (۱۵) نور (۱۶) رحیم (۱۷) رؤف (۱۸) اول (۱۹) آخر (۲۰) ظاہر (۲۱) باطن (۲۲) کریم (۲۳) عزیز (۲۴) قریب

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اسماء پاک ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھی ہیں نبی پاک کے بھی۔ اور جن سے اللہ تعالیٰ کو بھی پکار سکتے ہیں اور پیارے آقا کو بھی ﷺ۔ مگر یہاں فرق عظیم یہ ہے کہ رب تعالیٰ کی یہ ذاتی، دائمی، قدیمی، ازلی، ابدی صفات ہیں اور حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کی یہ صفات اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش ہیں۔

مسلمانوں کی عزت یہ ہے کہ جہنم میں ہمیشہ کے عذاب سے محفوظ ہیں۔ اپنے رب کے سچے بندے اور وفادار رعایا ہیں۔ ان کے سامنے دینی لحاظ سے تمام قومیں ذلیل ہیں اور اگر یہ سچے مسلمان رہیں تو تخت و تاج ان کے لئے ہے ﴿**وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ**﴾ تم ہی بلند ہو اگر سچے مسلمان رہو۔

قیامت تک کے لئے ان کا دین باقی، ان کی کتاب محفوظ، ان میں اولیاء، علماء، غوث و قطب ہر جگہ موجود، قیامت میں ان کے ہاتھ و منہ اور پاؤں چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار اثر وضو سے، تمام امتوں سے پہلے جنت میں یہ جائیں۔ آدھے جنت کے یہ مالک، باقی میں ساری امتیں۔

بیت المقدس عیسائیوں، یہودیوں اور دوسروں اہل کتاب کا قبلہ ہے اور کعبہ معظّمہ

صرف مسلمانوں کا قبلہ' مگر حج کعبہ ہی کا ہوتا ہے نہ کہ بیت المقدس کا' جس قدر دھوم دھام کہ اس کی ہے اس کی نہیں ۔ بیت المقدس کے بنانے والے جنات' بنوانے والے حضرت سلیمان علیہ السلام ۔

کعبہ معظّمہ تعمیر فرمانے والے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور تعمیر میں امداد دینے والے سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام ہیں اور کعبہ معظّمہ کو آباد فرمانے والے محمد رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں ہزار ہا انبیاء کرام آرام فرما رہے ہیں مگر مدینہ منورہ میں صرف سید الانبیا ﷺ جلوہ افروز ہیں ۔ مدینہ منورہ میں جس قدر زائرین جاتے ہیں بیت المقدس میں اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ۔غرض کہ ہر طرح دینی و دنیاوی عزت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں ہی کو دی ہے ۔ مالدار ہونا یا نہ ہونا' بادشاہ ہونا یا نہ ہونا اس پر عزت کا دارومدار نہیں ۔ یہ تو چلتی پھرتی چاندنی ہے ۔

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ۔ایک یہ کہ ہر مومن عزت والا ہے کسی مسلم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے ۔ دوسرے یہ کہ مومن کی عزت ایمان و نیک اعمال سے ہے روپیہ پیسہ سے نہیں ۔ تیسرے یہ کہ مومن کی عزت دائمی ہے فانی نہیں ۔اس لئے مومن کی نعش اور قبر کی بھی عزت ہے ۔ چوتھے یہ کہ جو مومن کو ذلیل سمجھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہے ۔ غریب و مسکین مومن عزت ولا ہے' مالدار کافر کتے سے بدتر ہے ۔

فی زمانہ ایسے لوگوں کی تعداد بھی کثرت سے پائی جاتی ہے جنہیں حضور ﷺ کی محبت واطاعت کا اظہار کرنا شرک و بدعت اور شخصیت پرستی نظر آتی ہے ۔ ان بدبخت لوگوں کا ایک ہی مشن ہے کہ نماو روزہ کے ڈھیر لگا لو اور جب اظہار محبت رسول کی باری آئے تو شرک و شخصیت پرستی کی مشین گنیں چلانا شروع کر دیتے ہیں ۔قرآن حکیم نے ان کی خباثت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ﴿**وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ**﴾ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آ ؤ اللہ کا رسول تمہارے لئے مغفرت طلب کرے تو (انکار کرتے ہوئے) اپنے سر جھٹک دیتے ہیں تو انہیں دیکھے گا (یہ تمہارے پاس آنے سے) رک جاتے ہیں تکبر کرتے ہیں ۔

عبداللہ ابن ابی وہی بد بخت منافق تھا جو اپنے آپ کو عزت والا اور اہل ایمان کو (معاذ اللہ) ذلیل کہتا تھا۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے ن بدبختوں کو ملعون ٹھہرایا اور فرمایا تم کوئی عزتوں کے ٹھیکیدار نہیں۔ ساری عزتیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان کی ہیں جن کا قبلہ محبت ذت مصطفیٰ ﷺ ہے' وہ ذات مصطفیٰ ﷺ کو اپنی جان و مال' اپنی عزت و آبرو' اپنی اولاد سے' اپنے ماں باپ سے زیادہ محبوب سمجھتے ہیں۔

محمد ﷺ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے　　　اسی میں ہو اگر خامی' تو سب کچھ نامکمل ہے

اَلْجَبَّارُ : عظمت والا

صاحبِ جبروت و عظمت۔ جبار جبر سے بنا بمعنیٰ ٹوٹے کو جوڑنا' کسی کا حال درست کرنا' اسی سے ہے جبر نقصان' یعنی رب تعالیٰ بندوں کی برائیوں کا بدلہ بھلائیوں سے کرنے والا' ان کے ٹوٹے دلوں' شکستہ حالوں کو اپنے فضل و کرم سے جوڑنے والا (مظہری)

المصلح امور خلقه المتصرف فيهم بما فيه صلاحهم یعنی اپنی مخلوقات کے امور کو درست کرنے والا اور ن میں ایسا تصرف کرنے والا جس میں ان کی فلاح و بہود ہوتی ہے۔ اس صورت میں یہ جبر سے مشتق ہوگا جس کا معنیٰ اصلاح ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی پر پٹی بندھ کرا سے درست کرنے کو بھی جبر کہتے ہیں۔ **جبرت العظم فجبر** اس کا معنیٰ یہ بھی کیا گیا ہے کہ جس کی سطوت کو برداشت نہ کیا جائے۔

☆ ظالم اور دشمن سے نجات کے لئے کثرت سے **یا جبار** صبح و شام پڑھا جائے اللہ تعالیٰ مال و دولت سے نوازے گا عزت و منصب عطا فرمائے گا' دنیا والوں کی نظر میں معزز ہوگا۔

کالے علم کے وار سے بچاؤ: جادوگروں کے کالے علم کے وار سے بچنے کے لئے **یا جبـــار** بہت اکسیر ہے' لہذا اگر کوئی کالے علم والا کسی کو تعویذ دھاگہ کر کے آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو تو **یا جبار** کو عشاء کی نماز کے بعد گیارہ یوم تک روزانہ ۲۰۶۰۰ مرتبہ پڑھے تو ہر قسم کے جادو کا حملہ زیر ہو جائے گا کیونکہ جابر اللہ ہے اور جادوگر کی اصلاح ہوگی۔

نفس کو مغلوب کرنے کا عمل :

مریدوں اور اہل ریاضت کو چاہئے کہ **یا جبار** کو دس ہزار مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھیں ان شاء اللہ ان کے نفس میں پاکیزگی پیدا ہوگی شہوت پرستی ختم ہوگی طبیعت میں انکسار اور نیک نیتی پیدا ہوجائے گی اس لئے یہ سلوک کے ابتدائی مراحل طے کرنے والے کے لئے بہت مفید اور مجرب ہے۔

اَلْمُتَكَبِّرُ: تکبر والا

متکبر، تکبر سے بنا جس کا مادہ ہے کبر۔ تکبر کے معنیٰ ہیں انتہائی بڑائی، یعنی مخلوق کے خیال و گمان سے وراء۔ بندہ متکبر وہ کہلاتا ہے جو بڑا نہ ہو، اور اپنے کو بڑا جانے یعنی شیخی خور۔ ساری کبریائی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ **اَلْمُتَكَبِّرُ** وہ جس کی عظمت و کبریائی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے متکبر ہونا صفت ہے لیکن مخلوق کے لئے یہ مذمت کا سبب ہے۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں: حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو ان کو اوڑھنے کی کوشش کرے گا میں اس کی کمر توڑ دوں گا اور اس کو دوزخ میں پھینک دوں گا (بخاری شریف)

ایک حدیث قدسی یہ ہے جس کو ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں مسند احمد، ابو داؤد وابن ماجہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے: **اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِىْ فَمَنْ نَازَعَنِىْ رِدَائِىْ قَصَمْتُهٗ** کبرائی (بڑائی) میری چادر ہے جو اس میں گھسنے کی کوشش کرے گا میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔

ہر بڑائی درحقیقت اللہ جل شانہ کے لئے مخصوص ہے جو کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں، اور جو محتاج ہو وہ بڑا نہیں ہو سکتا، اس لئے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے لئے یہ لفظ عیب اور گناہ ہے کیونکہ حقیقت میں بڑائی حاصل نہ ہونے کے باوجود بڑائی کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ ذات جو حقیقت میں سب سے بڑی اور بے نیاز ہے اس کی خاص صفت میں شرکت کا دعویٰ ہے

اس لئے متکبر کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے صفت کمال ہے اور غیر اللہ کے لئے جھوٹا دعویٰ۔

بندے کا کمال عجز و انکساری ہے۔ ہاں رب تعالیٰ کے شکر کے لئے اس کی نعمتیں ظاہر کرنا تکبر نہیں بلکہ شکر ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ اور اپنے ربِّ کریم کی نعمتوں کا ذکر فرمایا کیجئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو فضل و کرم فرمائے اس کا ذکر اور اس کا اظہار بھی شکر ہے **والتحديث بنعم الله والاعتراف بها الشكر** (قرطبی)

نعرۂ تکبیر: اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا، اس کی بلندی اور عظمت کا اقرار کرنا جس کا مصداق **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کا بیان بہت سی آیات میں وارد ہوا ہے جن میں سے چند آیات ذکر کی جاتی ہیں۔

﴿فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ﴾ (مومن /۱۲)

پس حکم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو عالی شان ہے بڑے رتبہ والا ہے۔

﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ (سبا/۲۳) وہ عالی شان اور بڑے مرتبہ والا ہے

﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا﴾ (النساء/۳۴)

یقیناً اللہ تعالیٰ (عظمت و کبریائی میں) سب سے بالا سب سے بڑا ہے۔

﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ اُس نے تم کو ہدایت فرمائی اور تاکہ تم شکر گزاری کرو۔

رب تعالیٰ کی نعمت ملنے پر تکبیریں کہنا خوشی منانا شکریہ ادا کرنا بہت بہتر ہے جیسا کہ ﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ﴾ سے معلوم ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی رمضان المبارک کی آمد پر صحابہ کرام کو مبارک باد اور خوشخبری دیتے تھے اس جگہ روح البیان میں ہے کہ خوشی پر مبارک باد دینا حدیث سے ثابت ہے۔ لہٰذا شب ولادت مصطفیٰ ﷺ میں ہر جائز خوشی منانا بہت ثواب ہے۔

نماز عید اور اس میں زائد تکبیرات کا ہونا عیدگاہ کے راستہ میں تکبیریں کہتے ہوئے جانا

اسی آیت سے ثابت ہے بلکہ تفسیر کبیر نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا کہ عید کا چاند دیکھ کر تکبیریں کہنا اور عید کی شب میں بھی تکبیریں کہنا بہتر ہے۔

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک عید کے تمام دن تکبیریں کہی جائیں۔

خوشی پر نعرۂ تکبیر لگانا بہتر ہے اور اس آیت سے ثابت ہے' نیز مسلم شریف کے اخیر میں حدیث ہجرت ہے جس میں ارشاد ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ پہنچنے پر انصار بازاروں میں **یا محمد یا رسول الله** کے نعرے لگاتے پھرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی خوب بڑائی بیان کریں:

﴿وَقُلِ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا﴾ (بنی اسرائیل)

اور آپ فرمایئے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے نہیں بنایا (کسی کو اپنا) بیٹا اور نہیں ہے جس کا کوئی شریک حکومت وفرمانروائی میں اور نہیں ہے اس کا کوئی مددگار درماندگی میں اور اس کی بڑائی بیان کرو کمال درجہ کی بڑائی۔۔

بلاشبہ وہ ذات پاک جو تمام صفات کمال سے موصوف ہے اور تمام عیوب ونقائص سے منزہ ہے اسی کے لئے ہر طرح کی تعریف زیبا ہے اس آیت میں ہر قسم کے مشرکانہ عقائد کی پرزُور تردید کردی۔

اے حبیب ﷺ اپنے رب کی خوب تکبیر (بڑائی بیان) کیجئے۔ رب تعالیٰ کی کبریائی اس شان سے بیان فرماؤ کہ نماز میں' خارج نماز میں' بلکہ اٹھتے بیٹھتے' سفر حضر' جنگ وامن' میں بیان کرو ۔۔۔۔ تاکہ تا قیامت سارے جہانوں زمانوں کو پتہ لگ جائے کہ اس طرح رب تعالیٰ کی حمد کی جاتی ہے یہ وہ حمد ہے وہ ثنا ہے جس میں کوئی بھی شامل نہیں ہوسکتا۔ نہ ذاتی نہ عطائی' نہ اپنا نہ پرایا۔ تکبیر کی شان صرف مولیٰ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ دنیا میں بادشاہت وزارت امارت حاکمیت مالکیت کا لقب تو کسی غیر کو بھی مل جاتا ہے اور دیا جاسکتا ہے مگر شان کبریائی اور سب سے بڑا ہونے کا دعویدار کوئی نہیں۔ یہ حمد بھی ہے'

تنزیہہ بھی ہے، جلال کا متقاضی بھی، ہیبت ورُعب کو ظاہر کرنے والا بھی، جب بندہ تکبیرِ الٰہیہ کا ورد کرتا ہے تو دل کی گہرائیوں میں کائنات مخلوق کے عجز کا حقیقی احساس ہوتا ہے۔

مسئلہ: نماز کی تکبیر تحریم یعنی پہلی تکبیر فرض ہے کیونکہ نماز کے طریقہ ادا کے ذکر کے بعد **كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا** فرمایا گیا جس سے نماز کے ابتداء کرنے کا طریقہ ظاہر ہوا۔

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور عالیشان رتبے والا ہے:

﴿**عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ**﴾ (رعد/۹) وہ تمام پوشیدہ اور ظاہری چیزوں کا جاننے والا ہے (سب سے) بڑا ہے اور عالیشان رُتبہ والا ہے۔

کبیر وہ ہے جو سب سے بڑا ہو اور ہر چیز اس کے نیچے ہو۔ متعال کا مفہوم ہے کہ جو اپنی قدرت اور طاقت کے باعث ہر چیز پر غالب ہو۔

جلالت اور کبریائی: ﴿**وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ**﴾ (ج/۶۲۔ لقمان/۳۰)

اور بے شک اللہ جل شانہ ہی عالیشان اور بڑائی والا ہے

اللہ تعالیٰ کا علم محیط، قدرت کاملہ آفرینش عالم میں اس کی حکمت بالغہ کی جلوہ طرازیاں اس بات کی تصدیق کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وجود حق ہے اس کی قدرت ہے اس کی کبریائی اور عظمت حق ہے وہی اور صرف وہی معبود برحق ہے اس کے علاوہ وہ جسے خدا سمجھ کر پکارتے ہیں یا جس کی عبادت کرتے ہیں وہ باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں کی اللہ تعالیٰ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں وہ بالکل لچر ہیں (کہ وہ خود اپنے وجود میں محتاج بھی ہیں کمزور بھی۔ وہ کیا اللہ تعالیٰ کی مزاحمت کر سکتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ہی عالیشان سب سے بڑا ہے۔ (اس میں غور کرنے سے توحید کا حق ہونا اور شرک کا باطل ہونا ہر شخص سمجھ سکتا ہے)

﴿**سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا**﴾ (بنی اسرائیل/۴۳)

وہ پاک ہے اور وہ بہت برتر و بالا ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔

یعنی رب کے لئے شریک ماننا' اسے کمزور وضعیف ماننا ہے دوسروں کو مدد کے لئے وہ شریک کرتا ہے جو خود کام نہ کر سکے اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور خدا بھی ہوتے تو کبھی نہ کبھی ان کی رائے اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ٹکراتی اور وہ انتہائی کوشش کرتے کہ اپنی خدائی کی لاج رکھنے کے لئے آپس میں مل کر وہ ایک متحدہ محاذ بنا کر عرش کے مالک پر چڑھائی کر دیں اور اسے مغلوب کر دیں تا کہ وہ ان کی مخالفت نہ کر سکے۔لیکن ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔تو پھر وہ تمھارے خدا کہاں چھپے بیٹھے ہیں ان کی قوت وشوکت کا کوئی ایک مظاہرہ ہی ہمیں دکھا دو اور اگر نہیں دکھا سکتے تو پھر ایسے بے بسوں کو اپنا خدا تسلیم کرنا کتنی نادانی اور لغویت ہے۔ کتنا عام فہم اور حقیقت افروز بیان ہے۔یقیناً اللہ تعالیٰ بہت برتر و بالا ہے۔

عظمت کبریائی:

﴿ **هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ** ﴾ (حشر/۲۳)

اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کا بادشاہ' نہایت مقدس' سلامت رکھنے والا' ایمان بخشنے والا' نگہبان' عزت والا' ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا' متکبر (بڑائی والا) ہے

اللہ تعالیٰ یکتا' چھپی ہوئی اور ظاہر چیز کا جاننے والا' بہت مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا' بادشاہ' نہایت مقدس' سلامت رکھنے والا' امان بخشنے والا' نگہبان' عزت والا' ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا' متکبر (جس کی عظمت وکبریائی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہو)۔ان صفات و کمالات سے متصف ہے جن کو احمقوں نے خدا کا شریک بنا رکھا ہے۔کیا ان میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں یا ان میں سے کوئی ایک خوبی پائی جاتی ہے جب ان کمالات کا ان میں شائبہ تک نہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا کتنی بڑی حماقت ہے اس لئے آخر میں فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان معبودان باطل سے پاک ہے جنھیں یہ نادان اس کا شریک بناتے ہیں۔

ترمذی میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ جو صبح کے وقت تین مرتبہ **اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم** اوراس کے بعد تین مرتبہ سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں ﴿**هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۚ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ**﴾ (الحشر/۲۲۔۲۴)

(اللہ وہ تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' جاننے والا ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کا' وہی بہت مہربان' ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔سب کا بادشاہ' نہایت مقدس' سلامت رکھنے والا' ایمان بخشنے والا' نگہبان' عزت والا' ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا' متکبر ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جولوگ کررہے ہیں وہی اللہ سب کا خالق' سب کو پیدا کرنے والا' (سب کی مناسب) صورت بنانے والا' سارے خوبصورت نام اسی کے ہیں ۔ اُس کی تسبیح کررہے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی عزت والا' حکمت والا ہے)

پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اگر اس دن وہ مرگیا تو شہادت کی موت حاصل ہوگی اور جس نے شام کو یہی کلمات تیں مرتبہ پڑھ لئے تو یہی درجہ اس کو حاصل ہوگا (مظہری)

اللہ تعالیٰ زبردست طاقت اور زبردست حکمت والا ہے:

﴿**وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ**﴾ (جاثیہ/۳۷) اور اسی (پاک ذات) کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت والا' حکمت والا ہے

اللہ تعالیٰ کا یہ اسلوب بیان خود بتاتا ہے کہ کبریائی اور بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے جس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں ﴿**وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**﴾ اور اسی کو بڑائی ہے آسمان وزمین میں ﴿ **وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ** ﴾ اور وہ زبردست طاقت والا اور زبردست حکمت والا ہے۔

تکبر کی بُرائیاں:

تکبر کرنا مومن کی عادت نہیں۔ تکبر ہر شخص کے لئے ہر وقت بُرا ہے خیال رہے کہ تکبر ساری بُرائیوں' فسق وفجور اور کفریات' گستاخیوں' بے ادبیوں کی جڑ ہے۔

تکبر ہر اچھے عمل' ہر اچھی نصیحت سے روک دیتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ تکبر سے بیس (۲۰) خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۱) گستاخی (۲) بے ادبی (۳) جہالت (۴) ظلم (۵) فساد (۶) سرکش
(۷) بے غیرتی (۸) بدفعلی (۹) بدعملی (۱۰) گناہ (۱۱) کفر (۱۲) شرک
(۱۳) قتل وغارت (۱۴) بے برکتی (۱۵) نحوست (۱۶) قطع رحمی (۱۷) شیطانیت
(۱۸) مکاری (۱۹) ہر ایک کا بُرا چاہنا (۲۰) حق کی مخالفت۔

موجودہ دور کے گستاخوں میں یہ سارے عیوب صاف نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو تکبر سے بچائے (آمین)

اللہ تعالیٰ مغرور اور متکبر کو پسند نہیں فرماتا:

﴿اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ﴾ (النحل/۲۳) بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں سے محبت نہیں فرماتا۔۔ یعنی جو لوگ اپنے کو کسی درجہ میں بڑا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہوجاتے ہیں' بڑائی آئی اور اللہ تعالیٰ کی محبت ٹوٹ گئی۔ سارا معاملہ ختم ہوگیا لہذا جب اللہ تعالیٰ متکبر سے محبت نہیں فرماتا تو وہ غیر محبوب ہوا۔ پس جو لوگ اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوجاتے ہیں۔ جب تک توبہ نہ کرلیں۔

جب بندہ اپنی نظر میں حقیر ہوتا ہے کہ میں دنیا میں سب سے زیادہ نالائق وگنہگار ہوں اللہ تعالیٰ کی کسی عبادت کا حق مجھ سے ادا نہیں ہورہا ہے اور سر سے پیر تک میں قصوروار ہوں تو اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں معزز ہوتا ہے بڑا ہوتا ہے جب اپنی نظر میں وہ بُرا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھلا ہوتا ہے اور جب اپنی نظر میں بھلا ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی

نظر میں بُرا ہوتا ہے۔ لہذا سوچ لینا چاہیے کہ ہم اپنی نظر میں بھلے ہو جائیں تو فائدہ ہے یا ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھلے ہو جایئں تو ہمارا فائدہ ہے انسان اپنی عقل سے فیصلہ کرے۔

متکبرین سے دنیا میں ہر آدمی بغض رکھتا ہے دل سے کوئی بھی عزت نہیں کرتا' اگر اس پر کوئی مصیبت آجائے تو لوگ بجائے مدد کرنے کے اور خوش ہوتے ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی نا اتفاقی اور لڑائی جھگڑے کا باعث تکبر ہی ہوتا ہے پھر اس سے غصّہ اور حسد' حُبّ جاہ پیدا ہو جاتے ہیں جس سے سینکڑوں قسم کے دنیوی نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں اگر کوئی تواضع کو صرف دنیا کے فوائد کے لئے اختیار کرے تو اس سے دنیوی زندگی بھی نہایت شیریں وخوشگوار بن جاتی ہے اور اگر حق تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے لئے تواضع سے متصف ہونا نصیب ہو جائے تو پھر دنیا اور آخرت دونوں ہی میں حقیقی راحت ہاتھ آجاتی ہے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ (النساء/ ٣٦)

بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اس کو جو مغرور ہو' فخر کرنے والا ہو۔

ختال' مغرور ومتکبر کو کہتے ہیں اور فخو راس کو کہتے ہیں جو اپنی تعریف وثناء میں رطب اللسان رہے اور اپنی خوبیاں اور کمالات ہی بیان کرتا رہے ان صفات کا ذکر اس لئے فرمائے کہ ایسا انسان ہی کسی کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آنے میں اپنی کسرِ شان سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں سر نیاز خم کرنے کے شوق سے محروم رہتا ہے۔

﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ (الحدید/٢٣)

اور اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا کسی مغرور شیخی باز کو۔

یعنی اللہ تعالیٰ اس متکبر کو پسند نہیں فرماتا جو اپنی ذاتی خوبی اور کمال پر فخر وناز کرے اور اپنے جاہ ومنصب یا مال ودولت پر گھمنڈ کرے۔

﴿يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴾ (مومن/٣٥)

اللہ تعالیٰ ہر مغرور اور سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

مہر لگنے پر ہدایت پانے کی کوئی امید نہیں رہتی۔ پند ونصیحت اُنھیں چاہ ضلالت سے نہیں

نکال سکتی ' اندھیروں (تاریکی وگمراہی) سے اتنے مانوس ہو جاتے ہیں کہ نور (ہدایت) سے انھیں گھبراہٹ ہونے لگتی ہے ۔

عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ لایدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرة من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبه ' حسنا ونعله ' حسنا قال ان الله تعالیٰ جمیل یحب الجمال الکبر بطوا لحق وغمط الناس (مسلم شریف) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا ۔ ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہواور اس کا جوتا اچھا ہو (کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟) حضور ﷺ نے فرمایا خدائے تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال (وآرائش) کو پسند فرماتا ہے اس لئے آرائش و جمال کی خواہش تکبر نہیں ہے اور البتہ تکبر حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا ہے

عن عمر قال وهو علی المنبر یا یها الناس تواضعوا فانی سمعت رسول الله ﷺ یقول من تواضع لله رفعه الله فهو فی نفسه صغیر وفی اعین الناس عظیم ومن تکبر وضعه الله فهو فی اعین الناس صغیر وفی نفسه کبیر حتیٰ لهو اهون علیهم من کلب او خنزیر ۔ (بیهقی) (انوارالحدیث) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا۔ اے لوگو! تواضع (یعنی عاجزی وانکساری) اختیار کرو میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند فرماتا ہے ۔ یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں وہ بڑا سمجھا جاتا ہے اور جو گھمنڈ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کردیتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل وخوار رہتا ہے اور اپنے تئیں اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے حالانکہ انجام کار ایک دن وہ لوگوں کی نگاہ میں کتے اور سور سے بھی بدتر ہوجاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم لوگ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے آدمیوں سے نہ تو کلام فرمائے گا' نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے

شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ (۱) بوڑھا زانی (۲) بہت جھوٹا (۳) متکبر فقیر۔ (مسلم)

ابلیس کا تکبر: یہ بات قابل غور رہے کہ ابلیس علم و معرفت میں یہ مقام رکھتا تھا کہ اس کو طاؤس الملائکہ کہا جاتا تھا پھر اس سے یہ حرکت کیسے صادر ہوئی؟ (ابلیس کا کفر محض عملی نافرمانی کا نتیجہ نہیں' کیونکہ کسی فرض کو عملاً ترک کر دینا اصول شریعت میں فسق و گناہ ہے کفر نہیں۔ ابلیس کے کفر کا اصل سبب حکم ربانی سے معارضہ اور مقابلہ کرنا ہے کہ آپ نے جس کو سجدہ کرنے کا مجھے حکم دیا ہے وہ اس قابل نہیں کہ میں اس کو سجدہ کروں' یہ معارضہ بلاشبہ کفر ہے۔ ابلیس مشرک نہیں بلکہ موحد تھا اللہ تعالیٰ کو واحد و یکتا مانتا تھا اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق سمجھتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک اور برداشت نہیں کرتا تھا ابلیسی و شیطانی توحید کی شدّت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی نبی کی تعظیم وتوقیر برداشت نہیں کیا۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کرنے سے انکار کر دیا۔ نبی کی توہین کرنے اور بشر و مٹی کہنے کے جرم میں مردود قرار دے کر زمین پر پھینک دیا گیا۔ شیطان لعنتی اور مردود بن کر زمین پر رہنا پسند کیا لیکن توبہ کرتے ہوئے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کا اقرار نہیں کیا۔ یہی ابلیسی توحید ہے نبی کی تعظیم کو شرک و بدعت تصور کیا اور یہی وسوسے انسانی ذہنوں میں ڈال رہا ہے)

بعض علماء نے فرمایا کہ اس کے تکبر کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی دی ہوئی معرفت اور علم و فہم کی دولت سلب کر لی۔ اس لئے ایسی جہالت کا کام کر بیٹھا۔ بعض نے

فرمایا کہ حب جاہ اور خود پسندی نے حقیقت شناسی کے باوجود اس بلا میں مبتلا کر دیا۔ تفسیر روح المعانی میں اس جگہ ایک شعر نقل کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بعض اوقات کسی گناہ کے وبال سے بچنے کے لئے تائید حق انسان کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے تو اس کی ہر کوشش اور عمل اس کو گمراہی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

اذا لم یکن عون من الله للفتیٰ فاول ما یجنی علیه اجتهاده۔

روح المعانی میں اس سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ انسان کا ایمان وہی معتبر ہے جو آخر عمر اور اول منازل آخرت تک ساتھ رہے۔ موجودہ ایمان وعمل اور علم ومعرفت پر غرہ نہ ہونا چاہئے۔

تکبر کفر سے اشد ہے: تکبر ایک اعتبار سے کفر سے بھی اشد ہے اس لئے کہ کفر بھی دراصل کبر سے ہی پیدا ہوتا ہے ابلیس کو اسی تکبر نے کافر اور شیطان بنایا چنانچہ ارشاد ہے ﴿**اَبیٰ وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ**﴾ اس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا اس بدترین خصلت کی وجہ سے انسان حق بات کے قبول کرنے سے محروم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے احکام کی معرفت سے قلب اندھا ہو جاتا ہے۔

کبر، کفر کا شعبہ ہے اور جن گناہوں کا تعلق کبر سے ہے وہ شیطانی گناہ کہلاتے ہیں جن کی بُرائی حیوانی گناہوں سے بہت زیادہ ہے۔

تکبر ام الامراض ہے بڑے سے بڑے کو بھی گرا دیتا ہے بہت سے مشائخِ سلوک کو بھی اس مہلک مرض کی وجہ سے گرتے ہوئے دیکھا۔ یہ تکبر ایسی بُری بلا ہے کہ بڑے بڑے شیوخ کو بھی کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ سارے کمالات سلب ہو کر رہ گئے اللہ تعالیٰ ہی محض اپنے فضل وکرم سے اس مصیبت عظمیٰ سے بچائے (آمین)

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے انتقال کے وقت اپنے دو صاحبزادوں کو بُلایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دو چیزوں سے بچنے کا حکم دیتا ہوں (۱) شرک (۲) کبر (الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ

قیامت کے دن جبارین اور متکبرین کو چیونٹیوں کے برابر کر دیا جائے گا لوگ انھیں روندتے ہوئے جائیں گے۔

فضائل تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) : احادیث میں بھی خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا حکم اس کی ترغیب کثرت سے وارد ہوئی ہے۔ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب یہ دیکھو کہ کہیں آگ لگ گئی تو تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کثرت سے) پڑھا کرو یہ اس کو بجھا دے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا) آگ کو بجھا دیتا ہے۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب بندہ تکبیر کہتا ہے تو (اس کا نور) زمین سے آسمان تک سب چیزوں کو ڈھانک لیتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تکبیر کا حکم کیا۔

قرب الٰھی کا حاصل ھونا :

اللہ اکبر کو کثرت سے پڑھنا قرب الٰہی کا ذریعہ بنتا ہے اور بندے میں خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہے لہذا جو شخص **اللہ اکبر** روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد ۳۳ مرتبہ یا چند بار پڑھنے کا معمول بنالے' اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور اسے اپنوں میں شامل کرلے گا کیوکہ جو اللہ تعالیٰ کے کبر کا قائل ہوجاتا ہے وہ بذات خود غرور و تکبر سے پاک ہوجاتا ہے اس کی سوچ سے تکبر نکل جاتا ہے اور عاجزی آجاتی ہے اور جو عاجز ہوجائے وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جاتا ہے اور اسے بزرگی حاصل ہوتی ہے۔

ھر کام میں برکت پڑنا :

جو شخص **یَا مُتَکَبِّرُ** روزانہ ۶۶۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں برکت ڈال دیتا ہے کیونکہ اس کے مزاج میں انکسار پیدا ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے ساتھ حسن خلق اور خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے جس سے اس کے ہر کام میں برکت پیدا ہوجاتی ہے اور دوسرے لوگ اسے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص اپنے ہر کام کی ابتداء میں اس نام کو بہت کثرت سے پڑھے تو ان شاء اللہ اس کا ہر کام پورا ہوگا۔

نافرمان کا مطیع ہونا :

اللہ اکبر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسے کثرت سے پڑھنے سے نافرمان سرکش اور ظالم مطیع ہوجاتا ہے۔ **اللہ اکبر** کو سات دن تک ۶۶۴ مرتبہ روزانہ پڑھے اور اس کے بعد اس کے اچھا ہونے کی دُعا کرے ان شاء اللہ اس کا دل بدل جائے گا۔ اگر کسی کا لڑکا گھر سے باغی ہوکر گھر سے نکل گیا یا نافرمان ہوگیا تو اسے چاہئے کہ ۴۰ دن تک ۴۶۴۸ مرتبہ روزانہ پڑھے ان شاء اللہ لڑکا مطیع ہوجائے گا۔

احتلام کا علاج :

جس شخص کو بدخوابی میں احتلام ہوجاتا ہو یا خوف پیدا کرنے والے خواب آتے ہوں تو اسے چاہے کہ سونے سے پہلے **اللہ اکبر** ایک سو مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھکر سوئے ان شاء اللہ بدخوابی نہ ہوگی اور خواب میں کبھی ڈر نہ آئے گا۔

اَلْخَالِقُ : بنانے والا

خالق کے معنیٰ ہیں: بنانے والا' پیدا کرنے والا' اندازہ کرنے والا'

اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر ہر چیز کا منصوبہ بھی بناتا ہے تجویز بھی کرتا ہے انداز سے بھی مقرر کرتا ہے اس لئے وہ خالق ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز اس کی مخلوق ہے خالق اور مخلوق کے درمیان صرف عبودیت اور بندگی کا ہی رشتہ ہے فرزندی یا قرابت کا کوئی رشتہ نہیں۔

مسئلہ: اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر ادنیٰ واعلیٰ چیز کا خالق ورب ہے مگر ادب یہ ہے کہ اس کو اعلیٰ بندوں کی نسبت سے یاد کیا جائے یہ کہو یارب محمد ﷺ یہ نہ کہو کہ یارب الشیطان کہ اس میں بے ادبی ہے۔

خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے ماسویٰ اس کا بندہ ہے مگر بندے بندے میں فرق ہے۔ ہم لوگ ایسے بندے ہیں کہ ہم کو اس پر ناز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے

مگر حضور ﷺ رب کے ایسے بندے ہیں کہ دست قدرت کو ان کی بندگی پر ناز ہے کہ محمد مصطفٰے میرے بندے ہیں۔ (ﷺ)

خیال رہے کہ اللہ تعالٰی کا مثل ناممکن ہے وہ ہر شئی کا خالق، ہر شئی کا مالک ہے یوں ہی حضور ﷺ کا مثل ناممکن ہے نہ خدا دو ہو سکتے ہیں نہ مصطفٰے دو ہو سکتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ ساری مخلوق میں اول ہیں **اول ماخلق الله نوری** سارے نبیوں سے پیچھے ہیں خاتم النبیین۔ سارے عالم کے لئے رحمت ہیں، سارے انسانوں کے شفیع ہیں کہ بعض شفاعتیں نبیوں کے لئے ہیں اور بعض شفاعتوں سے کفار بھی فائدہ اٹھائیں گے سارے عالم کی اصل ہیں یہ اوصاف تعدد کے لائق نہیں۔

کوئی مثل اُن کا ہو کس طرح وہ ہیں سب کے مبتداء ومنتہا
نہیں دوسرے کی یاں جگہ کہ یہ وصف دو کو ملا نہیں

صالح اولاد کا وظیفہ:

ایسا مرد یا عورت جن کے ہاں اولاد پیدا نہ ہوتی ہو تو انہیں چاہئے کہ جمعرات کا نفلی روزہ رکھیں اور جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو رات کے وقت اس وظیفہ کو ۴۳۸۶ مرتبہ پڑھیں۔ اول آخر درود ابراہیمی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور پانی پر دم کر کے دونوں میاں بیوی پئیں اور بعد میں اللہ تعالٰی کے حضور اولاد صالح کی دُعا کریں ان شاء اللہ دُعا قبول ہو گی اور انہیں اولاد نرینہ حاصل ہو گی۔

علاج مرض اٹھرا:

یــا خــالق کا ورد مرض اٹھرا کے لئے بھی بہت اکسیر ہے۔ ایسے ہی اگر کسی عورت کا حمل گر جاتا ہو تو اس صورت میں وہ خود سات دن تک بعد نماز عشاء سات ہزار مرتبہ روزانہ **یــا خــالق** پڑھے اور پھر پانی پر پھونک مار کر خود پئیے اگر یہ عمل خود نہ کر سکتی ہو تو اس کا کوئی عزیز کر لے۔ وظیفہ کے اول آخر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف جو یاد ہو پڑھے۔ ان شاء اللہ، اللہ تعالٰی کی کرم نوازی سے اسے اولاد حاصل ہو گی۔

دل کا منور ہونا:

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا صحیح راستہ چاہتا ہوتا کہ اس کا دل نور ایمان سے منور ہو جائے تو اسے چاہئے اللہ الخالق کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ صبح شام پڑھے۔ ان شاء اللہ اس کا دل عبادت میں خوب لگے گا اور اُسے نیک کاموں کی خوب توفیق ملے گی۔ اس کے علاوہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہو جائے گا اور تمام کاموں میں کامیابی حاصل ہوگی۔

☆ صفائی قلب کے لئے جو شخص آدھی رات کے وقت تین سو مرتبہ پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورانی بنا دے گا۔ اس کے چہرہ پر ایک ایسی چمک پیدا ہوگی کہ دیکھنے والا اس کا گرویدہ ہوگا۔

یا خالق کا جامع وظیفہ:

یا خالق کا جامع وظیفہ روزانہ کثرت سے پڑھنے سے اسم خالق کے فوائد حاصل ہو جاتے ہیں اور گھر کی خیر و برکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ نامہ اعمال میں نیکیوں کا بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے اور اچھے بندوں کے خصائل پیدا ہوتے ہیں۔ غصہ کی بجائے طبیعت میں عاجزی پیدا ہو جاتی ہے۔ 'یَا خَالِقُ تَخَلَّقتَ بِالْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِیْ خَلْقِ خَلْقِكَ یَاخَالِقُ'

اَلْبَارِئُ: پیدا کرنے والا

پیدا کرنے والا' اندازے کو اور تجویز کو عملی جامہ پہنانے والا۔

بندوں کو ظاہری شکل وصورت بخشنا خلق ہے' باطنی اوصاف بخشنا برء' یا اندازہ لگانا خلق ہے' نیست کو ہست فرمانا برء۔ لہٰذا رب تعالیٰ خالق بھی ہے باری بھی۔ تمام ارواح کو اللہ تعالیٰ نے بالکل مکمل انداز میں پیدا فرمایا ہے اس کی ہر تخلیق ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ انسانی تخلیق اتنی جامع ہے کہ اس میں کوئی کمی نہیں۔ اگر انسانی جسم کی بناوٹ کے ایک ایک

حصے پر غور کیا جائے تو انسانی تخلیق اس کی ایک شاہکار ہے۔ اس شاہکار کے بنانے کی صفت کو باری کہا جاتا ہے۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے تین مدارج طے کرنے پڑتے ہیں۔ پہلا درجہ اندازہ ہے یعنی کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا ہے دوسرا درجہ وجود دینا ہے اور تیسرا درجہ اس کی شکل وہیت ہے۔ پہلے درجے کے لئے خالق کا لفظ استعمال ہوتا ہے دوسرے درجے کے لئے باری اور تیسرے درجے کے لئے مصور کا لفظ ہے اس لئے باری کا مطلب تخلیقی وجود کو سنوار کو پیدا کرنا ہے۔

علاج میں شفا کے لئے:

اگر کوئی ڈاکٹر، حکیم یا طبیب یہ چاہتا ہو کہ اس کے علاج کرنے میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد شامل حال ہو اور اس کی دی ہوئی دوا شفاء کا ذریعہ بنے تو اسے چاہئے کہ **یا باری** روزانہ ۲۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شاء اللہ جس مریض کا وہ علاج کرے گا اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ اگر یہ پابند تعداد میں نہ پڑھ سکے تو کھلا پڑھتا رہے۔

علاج شوگر: یا باری شوگر کے روحانی علاج کے لئے بہت مفید ہے اور اگر اس کے ساتھ محیی کا لفظ ملالیا جائے تو اس کے اثرات اور قوی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جس شخص کو شوگر ہو اسے چاہئے کہ **یا باری المحی** گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اور ۴۰ دن تک یہ پڑھائی جاری رکھے۔ ان شاء اللہ جسم کا بگڑا ہوا لبلبہ درست ہو کر کام کرنا شروع کر دے گا، مگر ہر روز پڑھائی کے بعد اللہ کے حضور میں شفایابی کی دُعا کرنا ضروری ہے۔

علاج فالج: فالج میں چونکہ جسم کا اہم حصہ متاثر ہو کر بیکار ہو جاتا ہے اور اُسے نئے وجود کی ضرورت ہوتی ہے۔ علاج کرنے کے ساتھ **یا باری** کثرت سے پڑھتے رہنے سے آدمی بالکل درست ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ چند آدمی مل کر اکتالیس ہزار مرتبہ **یا باری** پڑھ کر تیل دم کر کے فالج زدہ کو مالش کے لئے دیں۔ ان شاء اللہ مالش کرنے سے خاصا فائدہ ہو گا۔

قبر میں راحت کا عمل:

اگر کوئی شخص اسے روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو اللہ تعالیٰ اسے مرنے کے بعد قبر میں راحت نصیب فرمائے گا اور اُس کی قبر کو مثل جنت کر دے گا۔

یَا بَارِئ کا جامع وظیفہ:

یہ وظیفہ قضائے حاجات، مشکل سے مشکل کام کو حل کرنے، جادو، کالے علم کے اثرات ختم کرنے، برص اور جذام کی بیماری سے خلاصی پانے کے لئے بہت مجرب ہے۔ جو شخص اسے روزانہ ۱۲ ہزار مرتبہ سات دن تک پڑھے گا، اسے تمام فوائد حاصل ہوں گے اور اس اسم کے فیوض و برکات ظاہر ہوں گے۔

یَا بَارِئُ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَامِنْ غَیْرِہٖ یَابَارِئُ

اے اپنے علاوہ ہر ذی روح کو درست کرنے والے، اے قدرت باری کے مالک

اَلْمُصَوِّرُ: ہر ایک کو صورت دینے والا

ہر ایک کو صورت دینے والا، تصویر بنانے والا، یعنی جس طرح چاہتا ہے اس قسم کی شکل عطا فرما دیتا ہے کسی کو خوبصورت، کسی کو بدصورت، کسی کو کیسے، کسی کو کیسے، ان گنت انسان ہیں لیکن کسی کی شکل کسی کے ساتھ ہو بہو نہیں ملتی، ہر پیدا ہونے والے انسان کے لئے الگ نقشہ، علحدہ علحدہ خدوخال بنا دینا اسی کی قدرت کا کرشمہ ہے (ضیاء القرآن)

تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے خاص خاص شکل وصورت عطا فرمائی ہے جس کی وجہ سے وہ دوسری چیزوں سے ممتاز ہوئی اور پہچانی جاتی ہے دنیا کی عام مخلوقات آسمانی اور زمینی خاص خاص صورتوں ہی سے پہچانی جاتی ہیں، پھر اُن میں انواع واصناف کی تقسیم اور ہر نوع وصفت کی جداگانہ ممتاز شکل وصورت اور ایک ہی نوع انسانی میں مرد وعورت کی شکل و صورت کا امتیاز، پھر مردوں سب عورتوں کی شکلوں میں باہم ایسے امتیازات کہ اربوں

کھربوں انسان دنیا میں پیدا ہوئے' ایک کی صورت دوسرے سے بالکلیہ نہیں ملتی کہ بالکل امتیاز نہ ہوسکے' یہ کمال قدرت صرف ایک ہی ذات حق جل شانہ' کا ہے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ جس طرح غیراللہ کے لئے تکبر جائز نہیں کہ کبریاء' صرف اللہ جل شانہ' کی صفت ہے اسی طرح تصویر سازی غیر اللہ کے لئے جائز نہیں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت میں شرکت کا عملی دعویٰ ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ﴾(آل عمران/٦)

(اللہ تعالیٰ) وہی ہے جو تمہاری تصویریں بناتا ہے (ماؤں کے) رحموں میں جس طرح چاہتا ہے

اللہ تعالیٰ ایسی قدرت والا ہے کہ تمھیں تمھاری ماؤں کے تاریک رحموں میں جیسی چاہتا ہے صورت بخشتا ہے۔ کسی کولڑکا بناتا ہے کسی کولڑکی۔۔کوئی کالا' کوئی گورا' کوئی خوبصورت' کوئی بدصورت' کوئی کامل' کوئی ناقص' نیز کوئی صفراوی کوئی بلغمی' کوئی اندھا کوئی انکھیارا' کوئی گونگا کوئی نہایت تیز بولنے والا' کوئی بدنصیب کوئی نصیبہ ور ۔۔ غرضکہ تخم ایک مگر پھل مختلف یا یوں سمجھو کہ مادہ ایک سانچہ ہے مگر اس میں ڈھلنے والے بندے مختلف ۔۔ دیگر چیزوں میں دکھایا گیا ہے کہ جیسا بیج ویسا ہی اس کا پھل ۔۔۔ ویسی ہی اس کی لذت' ویسی ہی رنگ و بو' ویسے ہی خاصیت ۔مگر حضرت انسان قدرت الٰہی کا مظہر ہے کہ ایک ہی ماں کے چند بچے ان میں سے کوئی کافر' کوئی ولی' کسی کا مزاج بلغمی' کسی کا صفراوی ۔کوئی گونگا' کوئی تیز زبان' کوئی پیدا ہوتے ہی مرگیا۔کوئی سوسال جیا' کوئی کچا ہی گر گیا۔ ان کمالات قدرت کو دیکھ کر کہنا پڑے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب بھی ہے' اور حکم والا بھی' جو چاہے جس طرح چاہے' جب چاہے جیسے چاہے بنائے۔ جو رب' نطفہ میں اتنے کرشمے دکھا سکتا ہے وہ بغیر نطفہ کے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی پیدا فرما سکتا ہے۔جب یہ سمجھ چکے تو سمجھ لو کہ رب تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' معبود وہ جو ان صفات سے موصوف ہو۔وہ ہی سب پر غالب ہے اور حکمت والا ہے کہ اس کا کوئی کام حکمت و راز سے خالی نہیں۔ اس کی غالبیت وحکمت اسی کی ہستی کی دلیل ہے۔

نکتہ : کسی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ موجد شطرنج کا کمال تو دیکھو کہ اس نے گز بھر کپڑے پر چونسٹھ خانے بنائے مگر جب کھیلو تب اس کی نئی چال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خالق کا کمال تو دیکھو کہ اس نے بالشت بھر چہرہ میں پانچ سوراخ کیے۔ دو آنکھوں کے دو ناک کے ایک منہ کا۔ مگر اس پر کروڑوں نقشے کھینچ دیئے ان میں کوئی دوسرے سے نہیں ملتا۔ گویا آپ کا یہ کلام **کیف یشآء** کی تفسیر ہے۔

☆ بانجھ عورت کو چاہئے کہ سات دن روزہ رکھے افطار کے وقت اکیس مرتبہ **یَا مُصَوِّرُ** پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اسی پانی سے افطار کرے ان شاء اللہ حمل قرار پائے گا اور فرزند صالح پیدا ہوگا۔

☆ جس عورت کا حمل ٹھہر کر گر جاتا ہو اور اکثر اوقات اسی پریشانی کا سامنا رہتا ہو تو اُسے چاہے کہ حمل ٹھہرنے کے بعد **یَا حَیُّ یَا حَافِظُ یَا مُصَوِّرُ** ۴۰ دن تک روزانہ ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔ ایک مقررہ وقت اور مقررہ مقام پر پڑھے تو زیادہ بہتر ہے ان شاء اللہ' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حمل محفوظ رہے گا۔

اَلْغَفَّارُ: بڑا بخشنے والا

غفار غفر سے بنا بمعنیٰ چھپانا' غفار کے معنی ہیں دنیا میں بندے کے گناہ چھپانے والا اور آخرت میں معاف فرمانے والا' معافی بھی چھپانے ہی کی ایک قسم ہے۔ خیال رہے کہ غفار بھی مبالغہ کا صیغہ ہے اور غفور بھی اور یہ دونوں رب تعالیٰ کے نام ہیں مگر غفار میں مقدار کے لحاظ سے مبالغہ ہے اور غفور میں کیفیت کے لحاظ سے مبالغہ' کروڑوں گناہوں کو چھپانے والا اور ہر طرح چھپانے بخشنے والا' اللہ تعالیٰ غافر الذنب ہے یعنی گناہوں کی پردہ پوشی فرمانے والا ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی بدکار ہو' جب وہ اس کے دربار میں ندامت و شرمندگی کی متاع لے کر آجاتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ دیتا ہے کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے کبھی کوئی گناہ یا قصور کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اتنا کریم ہے کہ جس

کو چاہتا ہے توبہ کے بغیر بھی بخش دیتا ہے کیونکہ توبہ کے بغیر بخشش میں اس کی شان کریمی کا ظہور زیادہ ہے۔ غافر الذنب گناہ بخشنے ولا وہی ہے۔

گناہوں کی معافی کا عمل : **یا غفار** گناہوں کی مغفرت کے لئے بہت اچھا ہے لہذا جو شخص اسے روزانہ بعد نماز فجر پڑھتا رہے اور آخری دم تک اس وظیفہ کو پڑھتا رہے اس کے گناہ ہمیشہ معاف ہوتے رہیں گے اور جب وہ دنیا سے جائے گا تو اس کے سب گناہ معاف ہوں گے۔ اس کے علاوہ اگر ہر نماز کے بعد ۱۲ مرتبہ **یا غفار** پڑھتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے انسان کو گناہوں سے بچنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ ایک اور قول ہے کہ اگر اسے ہر جمعہ کے بعد سو مرتبہ پڑھتا رہے تو مغفرت خداوندی میں رہے گا۔

رزق کی تنگی کا حل : جب کسی کو تنگ دستی ہو، روزی کے ذرائع محدود ہوں یا حصول مال میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوگئی ہو یا کاروبار تباہ ہوگیا ہو تو اسے چاہئے کہ رات کے پچھلے پہر اٹھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دو، دو رکعت کر کے بیس نوافل پڑھے اور ہر نفل کی رکعت میں الحمد کے بعد قل شریف پڑھ کر ایک سو مرتبہ '**یَا غَفَّارُ**' پڑھے اور ۲۱ دن تک یہ عمل کرے ان شاء اللہ اس کی تنگدستی ختم ہونے کے آثار پیدا ہوجائیں گے۔

☆ نماز جمعہ کے بعد جو شخص **یا غفار** ایک سو مرتبہ پڑھے تو مقبولوں میں شامل ہوگا، تنگی ختم ہوگی، بے حساب رزق ملے گا۔ اگر **یَاغَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ** پڑھا جائے تو مزید فوائد حاصل ہوں گے (ہماری کتابیں 'توبہ واستغفار' اور 'مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی ﷺ' کا مطالعہ کریں)

عورتوں کا حج وعمرہ : ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

منفرد انداز اور نہایت ہی آسان زبان وبیان کے ذریعہ عورتوں کے حج وعمرہ کے خصوصی مسائل اور زیارتِ بارگاہِ نبوی ﷺ کے آداب کو قلم بند کیا گیا ہے۔ زائرین حج کے لئے بہترین گائیڈ ہونے کے ساتھ ساتھ عامۃ المسلمین کے لئے حج وزیارتِ بارگاہِ رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کرنے والی کتاب ہے۔ کتاب کے مطالعے سے آپ اپنے آپ کو عالمِ تصور میں حرمین شریفین میں محسوس کریں گے اور حج وزیارت کے رُوحانی لُطف سے سرشار ہوسکیں گے۔ مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد

اَلْقَهَّارُ : غلبے والا

قہار قہر سے بنا بمعنیٰ جائز غلبہ' ناجائز دباؤ کو ظلم کہا جاتا ہے۔ قہار مبالغہ ہے یعنی رب تعالیٰ ایسا عظیم الشان غالب ہے کہ بڑی سے بڑی مخلوق اس کے دربار میں عاجز و سرنگوں ہے۔ سب پر غالب کہ کوئی چیز اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے بلکہ غالب سے غالب تر ہے اور ہر ایک زبردست سے زبردست ہے۔ زبردست کو زیر رکھنے والا' چونکہ سورۂ انعام میں ہے کہ وہ اپنے بندوں کے اُوپر پورا پورا غلبہ رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قہر بڑا شدید ہے اور یہ ناراضگی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے ناراض ہوا اُن پر اُس نے قہر نازل کیا جس سے وہ آنے والی نسلوں کے لئے باعث عبرت بنے' کیونکہ وہ ظالم اور سرکش تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان سے انتقام لیا اور انہیں ذلیل و رسواء کیا۔ یاد رکھو کہ آج بھی اگر کوئی اُس کا اور اس کے رسول کا دشمن جب اُس سے ٹکر لیتا ہے تو وہ اس پر قہر نازل کر کے اپنی شان قہاریت کا اظہار کرتا ہے اور اُسے نیست و نابود کر دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی شان قہاریت سے ہمیشہ اس کی پناہ مانگنی چاہئے۔ یہ اسم جلالی ہے جو شخص اسے کثرت سے پڑھے گا اس کی طبیعت میں جلال پیدا ہوگا اور دنیا کی محبت اس کے دل سے ختم ہو کر حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔

اللہ کی محبت کا پیدا ہونا: بعض بزرگان دین کا **یا قھار** کے متعلق خیال ہے کہ اسے کثرت سے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی محبت سے اس کے دل کو نور معرفت سے بھرپور کر دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ ایسا شخص جسے دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کا راستہ مطلوب ہو' اس کے لئے **یا قھار** کا ورد بھی بہت مفید ہے۔

جادو کا اثر ختم کرنے کا عمل: '**یـاقھـار**' کا ورد جادو کے اثرات ختم کرنے کے لئے بھی بہت اکسیر ہے۔ اگر کسی مرد یا عورت پر کالے علم یعنی جادو کے تعویذات ڈالے گئے ہوں تو **یا قھار** سات روز تک ۱۸۳۶ مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔

مگر اس ورد کے شروع میں گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور آخر میں گیارہ مرتبہ سورۃ الناس پڑھیں ان شاءاللہ کالےعلم کےتعویذات کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

آسیب زدہ جگہ کو خالی کروانا : اگرکسی جگہ یا کسی بچے پرآسیب کے اثرات ہوں یعنی بچے کوڈرلگتا ہو یا مکان کی کسی جگہ سے خوف آتا ہوتو وہاں **یا قھار ۲۱۰۰** مرتبہ روزانہ پڑھیں اور پانی پردم کر کےاس جگہ چھڑکائیں۔ اگر بچہ ہوتو اس پربھی دم شدہ پانی کے چھینٹے لگائیں۔ گیارہ روز تک یہ عمل کریں۔ ورد کے شروع میں گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھیں اور ورد کے آخرمیں بھی گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور چاروں قل گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں ان شاءاللہ آسیب کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

دشمن کوزیرکرنے کا عمل : **یا قھار** دشمن کوزیرکرنے کے لئے بہت مؤثر ہے۔ اگرکوئی دشمنِ دین بہت تنگ کرتا ہوتو بعدنمازعصرگیارہ روزتک ۴۱۰۰ مرتبہ روزانہ **یا قھار** پڑھیں۔ اگراس سے پہلے جبار لفظ کا اضافہ کرلیں تو بہترہوگا یعنی **یاجبار یاقھار** پڑھیں توان شاءاللہ دشمن زیرہو جائے گا اورآپ کوکوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بچوں کے سوکھے کا علاج : بچوں کی مرض سوکھے میں '**یاقہّار**' کا وِرد بہت بہتر ہے۔ کچھ تیل لے کراس پرایک ہزارمرتبہ '**یاقہّار**' پڑھ کردم کر کے مالش کریں ان شاءاللہ دُبلاپن ختم ہو کر بچہ تندرست ہو جائے گا۔

☆ اگرکوئی شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہےتو **یا قھار** پڑھتا رہےاللہ ورسول کی محبت سےاس کادل معمور ہوگا دشمنوں پرفتح ہوگی۔ جادو،ٹونہ،آسیب کوختم کرنے کے لئے **یا قھار** چینی کے برتن پرلکھ کر پلایا جائے ان شاءاللہ فوراً شفا ہوگی۔

اَلْوَهَّابُ : بہت دینے والا

وھاب ہبہ سے بنا جس کے معنیٰ ہیں بغیرعوض وبغیرغرض ولالچ دینا۔ وہاب مبالغہ ہے

یعنی رب تعالیٰ ہر مخلوق کو ہر چھوٹی بڑی نعمت بغیر معاوضہ بغیر کسی طمع ہر وقت دیتا ہے معطی عام ہے، وہاب خاص۔ رب تعالیٰ کی عطا بالواسطہ بھی ہے اور بلا واسطہ بھی۔ فرماتا ہے ﴿**ومابکم من نعمة فمن الله**﴾ لہذا ہمیں بذریعہ انبیاء، اولیاء یا بذریعہ اغنیاء کچھ ملنا اُس کی شانِ وہّابیت کے خلاف نہیں۔

☆ اگر کوئی شخص تنگ دست ہو تو نماز چاشت کے آخری سجدے میں **یا وھاب** چالیس مرتبہ اکیس دن تک پڑھے، فقر و فاقہ دور ہوگا، رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔ اگر کوئی اور مقصد ہو تو آدھی رات میں ننگے سر کھلی جگہ میں پڑھیں ان شاء اللہ مُدعا حاصل ہوگا۔

غربت اور تنگی رزق کا حل:

وہ شخص جو غربت اور تنگی رزق سے دوچار ہو یعنی خرچ زیادہ ہو اور آمدن بہت کم ہو، اُسے چاہئے کہ **یــا وھـــاب** روزانہ گیارہ سو مرتبہ صبح اور گیارہ سو مرتبہ شام کو ااا دن تک پڑھے۔ اس کے علاوہ اُس کے گھر والے بھی یہی اسم اسی طرح پڑھیں تو بہت جلد ان کی حالت بدل جائے گی۔ ذرائع آمدن میں یکدم اضافہ کے آثار پیدا ہو جائیں گے اور تھوڑے ہی عرصے میں اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دے گا۔ جب مقصد حل ہو جائے تو **یــا وھاب** ہمیشہ کے لئے بعد نماز فجر ایک ہزار مرتبہ پڑھتا رہے۔

اضافہ مال و دولت کا وظیفہ:

مال و دولت میں اضافہ کے لئے **یا وھاب یا رزاق** کا وظیفہ بہت مؤثر ہے۔ اس لئے اضافہ رزق کے خواہش مند شخص کو چاہئے کہ شام کی نماز کے بعد نوافل اوابین پڑھے، اس کے بعد دو رکعت نفل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے پڑھے۔ ان نوافل کی ہر رکعت میں الحمد شریف اور سورت پڑھنے کے بعد ایک سو مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے۔ نوافل کے بعد سر سجدے میں رکھ کر ااا مرتبہ پھر یہی وظیفہ پڑھے۔ اس کے بعد سجدے ہی میں اضافہ رزق کی دُعا کرے۔ ان شاء اللہ بے پناہ مال و دولت میں اضافہ ہوگا اور یہ عمل ایک سال تک جاری رکھے۔

شادی کے لئے حصول مال:

اگر کسی شخص کی لڑکی یا لڑکے کی شادی صرف مال نہ ہونے کی وجہ سے رُکی ہوتو ۴۰ دن تک **یاوھاب یارزاق** ۳۱۲۵ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھےاور ہر روز وظیفہ کے بعد ۳۳ مرتبہ استغفار پڑھے اس کے بعد سجدے میں سر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی مالی مشکل کو حل کرنے کی دُعا کرے۔ کم از کم تین چلے اسی طرح کرے ان شاء اللہ حصول مال کا فوری طور پر کوئی ذریعہ بن جائے گا۔

کشادگی رزق برائے ادائیگی قرض:

ایسا مقروض جس کے پاس ادائیگی قرض کے لئے رقم نہ ہواور لینے والے بہت تنگ کرتے ہوں تو اسے چاہئے کہ بعد نماز جمعہ چند افراد اکھٹے کرے۔ اگر گھر والے ہوں تو زیادہ مناسب ہےاور پہلے گیارہ مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اسکے بعد **یــاوھــاب یــارزاق** ۴۱۷۰۰ مرتبہ پڑھیں اس طرح تین جمعے تک یہ عمل کریں۔ اس کے بعد اگلے روز سے مقروض کو چاہئے کہ اس وظیفہ کو گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھےاور ۴۱ دن تک پڑھتا رہے۔ اس کے بعد تین دن یہ وظیفہ نہ پڑھے اس میں استغفار ۱۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ تین دن کے بعد پھر پہلے وظیفہ کو گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ ۴۱ دن تک پڑھے ان شاء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا' اگر کوئی صورت پیدا نہ ہوتو اسی عمل کو دوبارہ کرے ان شاء اللہ پروردگار ایسی جگہ سے مالی مدد فرمائے گا کہ وہ سوچ بھی نہ سکتا ہوگا۔

ہمیشہ دولت مندرہنے کا عمل:

جوشخص یہ چاہتا ہو کہ اسے زندگی میں کبھی بھی مال کی کمی نہ ہو یعنی ہمیشہ دولت مند رہے یا ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ کا رزق ملتا رہےتو اسے چاہئے کہ '**یــاوھــاب**' کو بعد نماز فجر ۱۴۰۰ مرتبہ اور رات کو سونے سے پہلے ۱۴۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ ان شاء اللہ اسے کبھی مالی تنگی نہ آئے گی اور اگر تاجر یا کاروباری ہوتو کاروبار کے شروع میں اسے

روزانہ ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔ اس کا کاروبار نہ کبھی رکے گا اور نہ ہی اس میں کمی آئے گی۔ کیونکہ حصول دولت کے لئے **یا وھاب** اتنا مؤثر ہے کہ بیان سے باہر ہے اس لئے اسے ہمیشہ پڑھنے والا کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔

حصول ملازمت یا روزگار:

اگر کوئی پڑھا لکھا آدمی اپنی قابلیت کے مطابق ملازمت حاصل کرنا چاہتا ہو لیکن اسے حصول ملازمت میں دشواری ہو تو اسے چاہئے کہ تہجد کے وقت اٹھے اور علحدہ جگہ پر وضو کر کے تہجد کے نوافل پڑھے اس کے بعد ۴۱۰۰ مرتبہ **یا وھاب** پڑھے اور گیارہ روز تک اسی طرح کرے ان شاء اللہ اسے بہت جلد ملازمت مل جائے گی۔

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

مومنین کی بے مثال مائیں جن کی پاکیزگی کی گواہی قرآن مجید نے دی

امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ازواج مطہرات کی سب سے بڑی فضلیت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حضور ﷺ کی بیبیاں فرمایا' ازواج النبی ﷺ اور آپ کی اولادِ پاک کی شانِ رفیع میں آیت تطہیر نازل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں آپ کی ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی کے گھروں کو مہبط وحی الٰہی اور حکمت ربانی کا گہوارہ قرار دیا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مکان کی عزت و تکریم مکین سے ہوتی ہے۔ دنیا کا بڑا بد بخت وہ شخص ہے جو اپنی عظیم ترین ماؤں کے بارے میں اپنی ناپاک زبان دراز کرے۔ امہات المؤمنین کا انکار یا اُن کی شان عالی مرتبت میں بکواس کرنا دراصل اس بات کا ثبوت پیش کرنا ہے کہ مومنین کی بلند مرتبہ ماؤں سے اُن کا کوئی ایمانی، قلبی اور رسمی رشتہ نہیں ہے۔ امہات المؤمنین کی سیرت پر نہایت ہی جامع، مدلل اور تحقیقی کتاب، جس میں بد مذہب عناصر اور مستشرقین کے تمام بیہودہ اعتراضات کا علمی انداز میں منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔۔ کتاب دینی جامعات میں داخلِ نصاب ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد

اَلرَّزَّاقُ: روزی پہنچانے والا

رزاق رزق سے بنا بمعنی حصہ۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**و تجعلون رزقکم انکم تکذبون**﴾ رزاق کے معنی ہیں ہر ایک کا حصہ پیدا فرمانے والا اور اس کے مستحق کو پہنچانے والا۔ رزق دو قسم کا ہے رزق صوری، جس کا تعلق جسمانی روزی سے ہے اور رزق معنوی، جس کا تعلق روح و دل سے ہے۔ روٹی، پانی، دوا، جسمانی روزی ہے۔ ایمان، عرفان، قرآن، روحانی روزی۔ جیسے جسمانی روزی میں لوگ مختلف ہیں۔ کسی کو زیادہ ملی، کسی کو کم، ایسے ہی روحانی روزی میں لوگ مختلف ہیں۔

آیاتِ رزق

﴿**وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ**﴾ (آل عمران/ ۲۷) اور تو (اللہ) جسے چاہے بے حساب رزق (روزی) دیتا ہے۔

نماز فجر کے بعد اس آیت کو ۵۰۰ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرود شریف **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ وَاَعْطِنِیْ فِیْمَا تَرْزُقْنِی الْعَافِیَةَ بِرَحْمَتِكَ یٰٓاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ** پڑھیں اور اپنی روزی کی تنگی کو دفع کرنے کی دُعا کریں، رزق میں اضافے اور خیر و برکت کے لئے بیحد مؤثر ہے۔ رزق اور روزی میں اضافہ کے لئے کثرت سے توبہ و استغفار کریں، **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** کثرت سے پڑھو۔ گناہ روزی کو تنگ کر دیتے ہیں لہذا گناہوں سے خود کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ گھر میں پھٹے ہوئے دسترخوان، ٹوٹے ہوئے شیشے، غلط قسم کی فحش تصاویر وغیرہ نہ رکھیں، رات کو گھر میں جھاڑو دینے سے اجتناب کریں، رات کو بناؤ سنگھار اور آئینہ دیکھنے سے پرہیز کریں، دانتوں سے ناخن توڑنا، کپڑے میلے رکھنا، زیر ناف کے بالوں کو صاف نہ کرنا، بغیر پانی پیشاب کرنا، عصر کے بعد اور صبح کو دیر تک سونا وغیرہ یہ چند باتیں ہیں جن کو ملحوظ رکھنا چاہیے......تب ہی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران/ ۳۷)

بیشک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

یہ دُعا اضافہ رزق کے لئے بہت اکسیر ہے غربت' تنگی رزق' کاروبار کا نہ ہونا' ملازمت کا نہ ملنا' دُکان کا حسبِ منشاء نہ چلنا' ادائیگی قرض کی پریشانی' مال نہ ہونے کی وجہ سے اولاد کی شادی کا مسئلہ غرضکہ رزق کے متعلقہ جتنے بھی مسائل ہوں نمازِ اشراق کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں' اول و آخر سات سات مرتبہ دُرود شریف پڑھیں اور رزق میں کشادگی کے لئے دُعا کریں' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مسائل حل ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ رزق میں اضافہ فرمادے گا اور اس کی روزی میں برکت پیدا ہوگی۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ﴾ (حج/ ۵۸)

بیشک اللہ سب دینے والوں سے بہترین رزق دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ضمانتِ رزق سب سے اعلیٰ ہے کہ وہ بے حساب بغیر ملال ہمیشہ دیتا ہے۔ نمازِ ظہر کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں' اول و آخر تین تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں۔

﴿وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ (البقرہ/ ۲۱۲ ۔ نور/ ۳۸) اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق (روزی) دیتا ہے۔

دُنیا میں مال کی زیادتی محبوبیت کی علامت نہیں۔ بہت دفعہ کافر مالدار ہو جاتے ہیں اور مومن غریب رہتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں پیاسے شہید ہو گئے' یزیدیوں کی بظاہر فتح ہوئی۔ محبوبیت کی علامت توفیقِ خیر ہے۔ نمازِ عصر کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں' اول و آخر تین تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں۔

﴿وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ﴾ (مومنون/ ۷۲) اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے نمازِ عصر کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں' اول و آخر تین تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں۔

﴿اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ﴾ (العنکبوت/٦٢) اللہ تعالیٰ کشادہ کرتا ہے رزق کو جس کے لئے چاہتا ہے اپنے بندوں سے۔

نمازِ مغرب کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں' اول و آخر تین تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں۔

﴿اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴾ (شوریٰ/١٩) اللہ اپنے بندوں پر نہایت نرمی فرمانے والا ہے جسے چاہے رزق دیتا ہے اور وہی بڑی قوت والا بڑی عزت والا ہے۔

نمازِ اوّابین کی نفلوں سے فارغ ہونے کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں' اول و آخر تین تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں اور اپنی روزی کی تنگی کو دفع کرنے کی دُعا کریں۔

برائے کشائش رزق ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھیں **يَالَطِيْفُ اَلُطُفْ بِلُطْفِكَ يَاحَلِيْمُ يَاكَرِيْمُ يَاغَفُوْرُ**

﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ ﴾ (ذاریات/٥٨) بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا' قوت دینے والا' قدرت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو روزی دیتا ہے خیال رہے کہ روزی عامہ تو عام مخلوق کو دیتا ہے جیسے سورج کی روشنی' ہوا' زمین کا فرش' آسمان کا سایہ اور روزی خاصہ مخصوص بندوں کو دیتا ہے جیسے ایمان' عرفان' ولایت' ہدایت' نبوت ...... وغیرہ۔ اگر روزی بندے کے کسب پر موقوف ہوتی تو ماں کے پیٹ میں بچہ کو روزی نہ ملتی۔ نمازِ عشاء کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں' اول و آخر تین تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں۔

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مُخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ ﴾(طلاق/٣) اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اُس کے لئے نجات کی راہ پیدا کر دے گا اور اُس کو روزی دے گا جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔

حضرت عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت سالم ابن عوف رضی اللہ عنہ کو مشرکین

قید کر کے لے گئے' حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں اپنے فقر و فاقہ اور بیٹے کی گرفتاری کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو اور **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** کثرت سے پڑھو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا' چند روز بعد ہی بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا' دروازہ کھولا تو دیکھا بیٹا آ گیا اور سو اونٹ ہمراہ لایا' کفار غافل ہو گئے تھے یہ اُن کا اتنا عظیم مال بھی ساتھ لیتا آیا (روح البیان) خزائن العرفان نے فرمایا کہ چار ہزار بکریاں لایا تھا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا یہ مال مجھے حلال ہے؟ فرمایا ہاں کفار حربی کا مال ہے اس پر یہ آیت کریمہ اُتری۔ معلوم ہوا کہ تقویٰ سے غموں سے نجات اور غیبی روزی اور روزی میں برکت ملتی ہے۔ اس آیت کے وِرد و عمل سے دستِ غیب نصیب ہوتا ہے۔

نمازِ تہجد کے بعد اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں' اول و آخر تین تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں' اگر نمازِ تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو اس عمل کو وتروں کے بعد دو نفلیں پڑھنے کے بعد کر لیں۔

ان تمام آیات کو نمازِ جمعہ کے بعد اگر چالیس چالیس مرتبہ پڑھ لیا جائے تو رزق کی فراوانی ہو اور کاروبار میں زبردست خیر و برکت ہو۔

☆ نماز فجر سے پہلے اگر کوئی شخص مکان کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ **یَــارَزاق** پڑھے تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مکان ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور غیب سے روزی آئے گی دوکان' دفتر' مکان باغات وغیرہ کی حفاظت و برکت کے لئے بھی **یا رزاق** مجرب ہے۔

اضافہ رزق :

اس وظیفہ (**یَــارَزاق**) کو بعد نماز فجر یا اپنے کام کا آغاز کرتے ہوئے روزانہ ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھنا کُشادگی رزق کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص اسے روزانہ چلتے پھرتے' اُٹھتے بیٹھتے یعنی جب بھی موقع ملے اس وقت کثرت سے اس کا ورد کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اپنے رزق کے خزانے کھول دیتا ہے اور اس کے رزق میں دن بدن اضافہ ہونا

شروع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص روزانہ صبح اٹھتے وقت اور رات سوتے وقت ۲۳ مرتبہ یَـــــارَزاق پڑھنے کا ہمیشہ کے لئے معمول بنالے تو اس کے گھر میں ہمیشہ خیرو برکت رہے گی اور کبھی رزق کی کمی نہ ہوگی۔

شب براءت کو بعد نماز مغرب اسے پڑھنا شروع کرے۔ گیارہ ہزار یا اکیس ہزار مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوکر دُعا کرے تو ان شاء اللہ سال بھر اللہ تعالیٰ اسے ضرورت کے مطابق باعزت رزق عطا فرماتا رہے گا اور ہر سال شب براءت میں یہ عمل کرنے سے ہمیشہ کے لئے اس کی روزی میں اضافہ ہو جائے گا۔

اضافہ رزق کا مجرب عمل:

یَا بَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسِطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ' (اے کشادہ کرنے والے۔ رزق کو کشادہ کردے جتنا تو چاہے بغیر حساب کے۔

اضافہ رزق کے لئے یہ وظیفہ بہت موثر ہے اس سے بہت جلد مسئلہ حل ہوتا ہے۔ اضافہ رزق کے لئے اس وظیفہ کو رمضان المبارک کے دوران دن یا رات کے کسی حصے میں ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھنا بہت بہتر ہے ان شآء اللہ اگر اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا تو غیب سے دولت کے خزانے کھول دیگا اور کسی چیز کی کمی نہ رہے گی۔

اضافہ رزق کا مجرب وظیفہ:

اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعُ الرَّزَّاقُ بے شک اللہ تعالیٰ رزق میں وسعت دینے والا ہے۔

یہ وظیفہ اضافہ رزق کے لئے بہت مجرب ہے جس شخص نے بھی اسے پڑھنے کا معمول بنایا اللہ تعالیٰ نے اس کے رزق میں اضافہ کردیا' اس لئے اکثر کاملین اور عاملین نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ اسے ہمیشہ پڑھنے والا کبھی تنگی رزق کا شکار نہ ہوگا۔ ۴۰ دن تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھنے سے روزی کے اسباب پیدا ہوجائیں گے لہذا ایسا شخص جس کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہوا گروہ اسے پڑھے تو ان شآ اللہ اس کا ذریعہ روزگار بہت جلد بن جائے گا

غربت کو دُور کرنے کا وظیفہ: مفلسی اور غربت کو دور کرنے کے لئے بھی یہ وظیفہ مؤثر ہے۔ جس شخص کی آمدن اس کے اخراجات سے قلیل ہو اور وہ ہمیشہ غربت کا شکار رہتا ہو' اسے چاہئے کہ اس وظیفہ کو بعد نماز عشاء سونے سے پہلے ۳۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور ہمیشہ کے لئے اسے جاری رکھے۔ ان شاء اللہ اس کی غربت و مفلسی دور ہوجائے گی اور مالی طور پر حالات درست ہوجائیں گے۔ اگر کوئی شخص اتنی تعداد میں نہ پڑھ سکے تو اسے چاہئے کہ صبح کی نماز سے پہلے بیدار ہوکر اپنے مکان کے چاروں کونوں میں اس وظیفہ کو ۱۴۱۔۱۴۱ مرتبہ پڑھے اور ایک سال تک بلاناغہ یہ معمول جاری رکھے۔ ان شاء اللہ پروردگار اپنے ان اسماء کی برکت سے اس کی مفلسی اور غربت دور کردے گا۔

رُکے ہوئے کام یا دوکان کا جاری ہونا: یہ وظیفہ رُکی ہوئی دکان یا بند شدہ کام کو دوبارہ جاری کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے۔ اگر کسی شخص کا کاروبار چلتے چلتے گرجائے اور آمدنی ختم ہوجائے تو اسے چاہئے کہ ۴۰ دن تک دکان یا کاروبار شروع کرتے وقت اس وظیفہ کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھے پھر اس کے بعد ۱۱ دن تک ۱۱۰۰ مرتبہ روزانہ '**یاوھاب یارزاق**' کا ذکر کرے۔ بارہویں دن پھر پہلے والے وظیفہ کو پہلے کی طرح ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھنا شروع کردے اور ۴۰ دن تک پھر پڑھے۔ چالیسویں دن شیرینی لاکر اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوگوں میں تقسیم کردے ان شاء اللہ اس وظیفہ کی برکت سے اس کی دکان کا رُکا ہوا سلسلہ دوبارہ شروع ہوجائے گا' اگر کاروبار ماند پڑ گیا ہو تو وہ بھی شروع ہوجائے گا۔ اگر دکان یا کاروبار بالکل بند ہو تو پھر بھی اسی ترتیب سے پڑھنے سے دُکان کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔

بحالی ملازمت: اگر کسی شخص کی ملازمت چھوٹ گئی ہو یا معطل ہوئی ہو اور وہ دوبارہ بحال ہونا چاہتا ہو تو اس وظیفہ کو گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا شروع کردے اور اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ اس کے بحال ہونے کے ذرائع پیدا نہ ہوجائیں ان شاء اللہ' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جلد دوبارہ بحال ہوجائے گا۔ اگر کسی شخص کو کوئی ملازمت

یا روزگار نہ ملتا ہو اور وہ ملازمت کا خواہاں ہو تو اسے چاہئے کہ چھ ماہ تک وظیفہ کو ۷۰۰۰ کی تعداد سے کم نہ پڑھے زیادہ جتنا پڑھ سکتا ہو پڑھے، یہ تعداد روزانہ کی بتائی گئی ہے۔

مالی پریشانی کا حل : اگر کوئی شخص اچانک کسی مالی پریشانی میں مبتلا ہو گیا ہو اور اس سے نکلنے کی صورت نظر نہ آتی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس وظیفہ کو ۲۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنا شروع کر دے اور ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ وہ ان شاء اللہ اس مالی پریشانی سے نکل جائے گا۔

بزرگوں کا قول ہے کہ یہ دونوں اسم دولت کی کنجی ہیں۔ لہذا انہیں پڑھنے والا کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خالی نہیں رہ سکتا۔

خیر و برکت : جو شخص اس وظیفہ کو ہر نماز کے بعد ۷۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے ان شاء اللہ زندگی بھر اس کے مال میں خیر و برکت رہے گی اور مالی پریشانی سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا۔ ایسا شخص کبھی کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔ اس کی جیب کبھی دولت سے خالی نہیں رہے گی۔

سید خواجہ معز الدین اشرفی کی تصنیف

عورتوں کی نماز : خواتین اسلام کے لئے انمول تحفہ...... نماز کے خصوصی مسائل کا گلدستہ

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت دونوں جنس کو جسمانی طور پر اس طرح الگ الگ پیدا فرمایا کہ اُن کے تخلیقی نظام میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے، لہذا ایہ کہنا کہ مرد اور عورت میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں ہے یہ خود فطرت کے خلاف بغاوت ہے اس لئے کہ یہ تو آنکھوں سے نظر آ رہا ہے کہ مرد عورت میں نمایاں فرق ہے۔ لباس، بال اور وضع قطع میں یکسانیت پیدا کر لینے سے جسمانی نظام کا فرق ختم نہیں ہو جاتا...... دونوں کی آواز میں تک فرق پایا جاتا ہے۔ جسمانی فرق کی وجہ سے کھڑے ہونے، جھکنے اور بیٹھنے کا انداز بھی مختلف ہو جاتا ہے۔۔ نماز چونکہ جسمانی عبادت ہے اس لئے عورتوں کے لئے نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی مَردوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کتاب میں نہایت سلیس انداز میں نماز کا طریقہ اور مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔۔ کتاب کو اپنی انفرادیت کی وجہ سے ہند و پاک میں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد

اَلۡفَتَّاحُ : فیصلہ کرنے والا

فتـــاح کے معنیٰ ہیں فیصلہ کرنے والا، کھولنے والا یعنی اپنی رحمت کے دروازے اپنی مخلوق پر کھولنے والا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس فتاح ہے کیونکہ اس کی نظر عنایت سے ہر مصیبت، آفت اور وبا دور ہو جاتی ہے اور اس کی مہربانی سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور سختی ختم ہو جاتی ہے۔ غرض کہ وہ ہر قسم کی تکلیف دینے والی چیز کو دور فرما کر راحت و رحمت کا باب کھولنے والا ہے۔ پہلے اس نے اپنے انبیاء کرام کے ذریعے انسانوں کے لئے رشد و ہدایت کے دروازے کھولے پھر سب سے بڑھ کر حضور ﷺ کے ذریعے اپنی رحمت کو اور کشادہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اپنی رحمت کے خزانے کھولنے والا ہے اس لئے اُسے **اَلۡفَتَّاحُ** کہا جاتا ہے۔

☆ جو شخص **یــا فتــاح** بعد نماز فجر سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ پڑھے تو اس کا دل نور ایمان سے منور ہوگا اور اس کی قسمت کھل جائے گی۔

ہر کام میں آسانی کا عمل:

یــا فتاح ہر کام میں آسانی پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ہے لہذا جو شخص اسے صبح یا رات کو سوتے وقت ۱۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے اس کا ہر مشکل کام ان شآء اللہ حل ہو جائے گا۔ **یــا فتــاح** کی برکت سے راستے کی رکاوٹیں ہٹ جاتی ہیں۔امام بونی نے فرمایا ہے کہ **یــا فتاح** کے ذاکر پر اللہ تعالیٰ اپنی راہ کھول دیتا ہے۔

رُکی ہوئی شادی کا حل:

جن لڑکوں یا لڑکیوں کی شادیاں رُک جاتی ہیں اور والدین کے لئے پریشانی کا سبب بنتی ہیں ایسی رُکی ہوئی شادیوں کی راہ کو کھولنے کے لئے **یــا فتــاح** روزانہ ۱۱۵۶ مرتبہ بعد نماز عصر ۴۰ روز تک پڑھیں، اگر وہ خود نہ پڑھ سکیں تو ان کے والد یا والدہ میں سے کوئی ایک اس وظیفہ کو پڑھ لیں ان شآء اللہ شادی کی راہیں کھل جائیں گی۔

قید سے خلاصی کا عمل :

یہ عمل قید سے خلاصی کے لئے بھی بہت مفید ہے لہذا اگر کوئی شخص دشمن کی قید یا مقدمہ میں ناحق پھنس گیا ہو تو اس کے لئے چند افراد مل کر اکیس ہزار مرتبہ روزانہ سات دن تک پڑھیں ان شاء اللہ وہ قید سے رہائی پائے گا۔

فتح ونصرت کا عمل :

اگر کوئی طالب علم یہ چاہتا ہو کہ اسے ہر امتحان میں کامیابی ہو اور ایسے ہی کوئی متفکر یا انجینئر یہ خواہش کرے کہ اس سے نئی نئی ایجادات ہوں یا یہ خواہش ہو کہ زندگی کے ہر شعبہ میں فتح ونصرت حاصل رہے تو اُسے چاہئے کہ اس کو روزانہ ۲۸۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے ان شاء اللہ جس کام کو ہاتھ لگائے گا اسی میں فتح حاصل ہو گی۔

حضور ﷺ فاتح وفتاح ھیں : اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ صفت بھی عطا فرمائی۔ حضور نبی کریم ﷺ کا صفائی نام فاتح اور فتاح ہے۔ فاتح کے معنی کھولنے والے کے بھی ہیں۔ حضور ﷺ نے حسن معاملہ، حسن اخلاق، حسن معاشرت وحسن معیشت کے تمام بند راستوں کو کھول دیا۔ یہی وجہ ہے کہ پیغام حق بہت تھوڑے عرصہ میں دُنیا کے کونے کونے تک پہنچ گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور تمام لوگوں کے لئے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر فرقان اُتارا ہے جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو بہترین امت بنایا اور میری امت کو پہلی اور آخری امت بنایا اور اس نے میرا سینہ کھول دیا، میرا بوجھ اتارا اور میرا ذکر بلند کیا اور مجھے فاتح اور آخری نبی بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اس سبب سے حضرت محمد ﷺ سب نبیوں پر فضیلت لے گئے ہیں (تفسیر ابن کثیر)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

مجھے فاتح بنا کر بھیجا گیا اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور مجھے جامع کلمات عطا کیئے گئے ہیں اور فاتح کلمات عطا کئے گئے ہیں ۔حضور ﷺ کا اسم گرامی فاتح اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ حضور ﷺ زمین پر اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کرتے ہیں ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے کس کس چیز کو فتح نہیں کیا؟ آپ کسی چیز کے فاتح نہیں؟ حضور ﷺ نے انسانوں کے دلوں کے بند قفل کھول کر جنت کا راہی بنا دیا۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور فتح بن کر کہوں گا دروازہ کھولو۔ جنت کا خازن عرض کرے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں (ﷺ) وہ خازن عرض کرے گا مجھے آپ ہی کے لئے کھولنے کا حکم دیا گیا ہے آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں گا (مسلم)

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

فاتح کے معنی ہیں امت کے لئے رحمت کے دروازے کھولنے والے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور ایمان باللہ کے لئے کھولنے والے یا سچائی کی مدد فرمانے والے یا امت کی ہدایت کے لئے خود ابتداء کرنے والے۔

اَلْعَلِیْمُ : جاننے والا

علیم کے معنی ہیں جاننے والا، علم ولا، ہر مستحق کا حال واستحقاق خوب جاننے والا۔علام علم کا مبالغہ ہے اور علیم بھی ۔مگر ان میں وہی فرق ہے جو غفار وغفور میں ہے۔ غفار کا تعلق علیم سے بہت ہی نفیس ہے جو رب تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے پر یقین رکھے گا وہ گناہ پر دلیری نہ کر سکے گا۔

رب تعالیٰ کے لئے غفلت، بے توجہی، بے علمی محال ہے۔ جو کوئی ایک آن کے لئے اسے بے علم مانے وہ بے دین ہے جیسے بعض دیو بندی جو رب تعالیٰ کو ہر وقت عالم الغیب نہیں مانتے دیکھو تقویۃ الایمان اور کتاب بلغۃ الحیر ان

اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے یعنی ہر چھپی اور کھلی چیز اور غائب و حاضر کا پوری طرح جاننے والا ہے۔ ماضی، حال، مستقبل اس کے علم کے سامنے یکساں ہیں وہ ہر چھوٹی بڑی، ظاہر و خفی چیز کو جاننے والا ہے۔ مخلوق کی ہر ضروریات سے باخبر ہے اور ان کے دلوں کے احساسات و حالات کو بخوبی جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو کائنات کے ذرّے ذرّے کا علم ہے۔ ازل تا ابد ہر چیز اس کے احاطہ علم میں ہے گویا کہ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کی ابتداء اور انتہاء کو جانتا ہے۔

☆ **العلیم** کا وِرد زیادہ کیا جائے تو معرفت الٰہی نصیب ہوگی۔ صاحب کشف ہونے کے لئے ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھا جائے۔ قوت حافظہ کے لئے ﴿**رب زدنی علما**﴾ کا وِرد بعد نماز حسب طاقت کرنا چاہئے۔ علم میں اضافہ کے لئے یہ دُعا بہت مؤثر ہے۔ جو بچے پڑھائی کی طرف صحیح توجہ نہ دیتے ہوں انہیں یہ دُعا کثرت سے پڑھاؤ۔ اگر وہ خود پڑھنے کے لئے قابل نہ ہوں تو ان کی ماں کو یہ دُعا پڑھنی چاہئے، روزانہ بعد نماز فجر ایک سو گیارہ مرتبہ پانی پر دم کر کے بچے کو پانی پلانا چاہئے۔ ان شاءاللہ بچہ تعلیم کی طرف راغب ہو جائے گا۔

☆ ﴿**اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَئٍْ عَلِیْمًا**﴾ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شئے کا جاننے والا ہے۔ جو شخص یہ آیت کثرت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے خزانہ علم سے سرفراز فرماتا ہے۔ یہ آیت استخارہ اور اسرار مخفی کے لئے مخصوص ہے لہذا جو شخص بھی کسی کام کے بارے میں جاننا چاہے کہ وہ ہوگا کہ نہیں؟ تجارت میں نفع ہوگا یا نقصان؟ کسی کے ساتھ شرکت مفید رہے گی کہ نہیں؟ سفر بخیریت ہوگا کہ نہیں؟ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو تہجد کے وقت دو رکعت نفل پڑھے۔ اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ ﴿**اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَئٍْ عَلِیْمًا**﴾ پڑھے اس کے بعد بستر پر جائے اور ورد جاری رکھے یہاں تک کہ سو جائے ان شاءاللہ خواب میں بتایا جائے گا اور جو کچھ معلوم ہوگا ان شآءاللہ ویسا ہی ہوگا۔

☆ ﴿**اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ**﴾ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنا بہت فائدہ مند ہے۔

☆ ﴿**وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَئٍْ عَلِیْمًا**﴾ میرا پروردگار علم میں ہر شئے کو سمائے ہوئے ہے۔

اگر کسی بچے کو سبق یاد نہ ہوتا ہو تو یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اسے اکتالیس دن پلائیں ان شآءاللہ وہ پڑھائی کی طرف راغب ہوگا اور اُسے سبق یاد ہونا شروع ہو جائے گا۔

☆ ﴿اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ﴾ بے شک تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو اس آیت کا روزانہ گیارہ سو مرتبہ ورد کرے ان شآءاللہ گمشدہ چیز ضرور مل جائے گی یا اس کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں گے۔ بچہ گم ہونے کی صورت میں اس آیت کو کثرت سے پڑھنا بہت مفید ہے اور اس کے پڑھنے سے ان شآء اللہ بچہ مل جائے گا یا اس کے بارے میں اشارہ غیبی سے معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

حضور ﷺ اولین وآخرین کو جانتے ھیں : اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ صفاتی نام 'علیم' بھی عطا فرماتا ہے۔

محبوب ﷺ ہر چیز کو جاننے والے ہیں یعنی خالق کی ذات وصفات اور علوم ظاہر و باطن اور مخلوق کے اولین وآخرین کے سارے علم حضور نبی کریم ﷺ میں جمع ہیں اور مخلوق الٰہی میں ﴿فَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ﴾ (ہر علم والے کے اُوپر ایک بڑا عالم ہے) حضور ﷺ ہی ہیں۔ جس آنکھ نے خالق عالم کو معراج میں دیکھا ہو مخلوق کس طرح اُس سے چھپ سکتی ہے۔ فاضل بریلوی امام احمد رضا علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا   جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

﴿اَلرَّحۡمٰنُ ۙ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ﴾ (الرحمٰن) رحمٰن نے اپنے بندہ محبوب کو قرآن سکھایا' انسانیت کی جان محمد ﷺ کو پیدا کیا اور **ماکان و مایکون** کا اُن کو بیان سکھایا۔ اس سے حضور ﷺ کے علم کا مسئلہ بھی حل ہوگیا۔ رب تعالیٰ پڑھانے والا' محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھنے والے اور کتاب قرآن کریم جس میں سارے علم موجود ہیں۔ پھر علم مصطفےٰ کیوں کامل نہ ہوا؟ **عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ** میں بیان سے مُراد ہے تمام **ماکان و مایکون** یعنی اگلے پچھلے واقعات کا علم ہے تو آیت کے یہ معنی ہوئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا فرمایا اور اُن کو سارے علوم سکھائے۔ (خازن وخزائن العرفان)

مُجرب استخارہ : یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ ۔ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ ۔ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ

کسی کام کے کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی اور مدد طلب کرنے کو استخارہ کہا جاتا ہے۔ حضور ﷺ اپنے صحابہ کرام کو استخارہ کی ترغیب فرمایا کرتے تھے تاکہ کام میں اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے انس ! جس کام کے کرنے کا تو ارادہ کرے تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استخارہ کرو اور جو تیرے دل پر القا ہو اُس پر عمل کر لے ان شآء اللہ وہی تیرے لئے بہتر ہو گا۔ اس لئے زندگی کے اہم کام یعنی تلاش مرشد، حج کا سفر، عام سفر، تعمیر عمارت، نکاح، تجارت کا آغاز کسی کام میں شرکت، ملازمت یا سواری کی خرید و فروخت وغیرہ امور کے بارے میں استخارہ کر لینا بہتر ہے۔ استخارہ کے لئے مندرجہ بالا عمل بہت ہی مجرب اور اکسیر ہے۔

حضرت کلیم اللہ شاہجہان آبادی کا قول ہے کہ استخارہ کے لئے مندرجہ بالا وظیفہ بہت اکسیر ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد اپنے بستر پر بیٹھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو سو مرتبہ مندرجہ بالا تینوں اسموں کو پڑھیں اور اس کے بعد بغیر بات کیئے خاموشی سے سو جائیں۔ خواب میں جس بات کا پتہ چلے اس پر عمل کر لیں۔ اگر پہلے روز پتہ نہ چلے تو سات روز تک یہی عمل کریں ان شآء اللہ قدرت کی طرف سے کسی نہ کسی صورت میں بہتری کا اشارہ ہو جائے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ اور اللہ نے آپ پر کتاب اتاری اور حکمت اور آپ کو وہ سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

تمام اہل سنت و جماعت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے کتنا علم عطا فرمایا ہے؟ یہ دینے والا جانتا ہے بہرحال اس بات پر اہل سنت و جماعت

کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی اور لامحدود ہے جب کہ حضور ﷺ کا علم عطائی اور خالق کے مقابلے میں محدود ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن جریر نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ، اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں احسانات سے آپ پر یہ بھی خاص احسان فرمایا کہ آپ کو قران جیسی کتاب سے نوازا جس میں ہر چیز کا بیان ہے نیز اس میں ہدایت کا نور بھی ہے اور پند ونصیحت بھی، ایسی جامع کے ساتھ حکمت یعنی قران کے حلال وحرام اوامر ونواہی وغیرہ کے اجمال کی تفصیل بھی نازل کی۔ نیز آپ کو ان امور کا علم عطا فرمایا جن کا پہلے آپ کو علم نہ تھا یعنی گزرے ہوئے اور آنے والے لوگوں کی خبروں کا علم جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کے ضمن میں ان احادیث کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ تفصیل کے لئے حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی کی کتاب 'جاءالحق' اور احقر کی کتاب 'حقیقت شرک' کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں صرف سامنے دیکھتا ہوں **فواللہ مایخفی علی خشوعکم ولارکوعکم انی لاراکم من ورآء ظھری** اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر تمہارے خشوع اور رکوع پوشیدہ نہیں۔ بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

غزوہ خندق کے موقع پر جب خندق کھودتے ہوئے ایک سخت پتھر حائل ہوگیا تھا اور صحابہ کرام اس کو توڑنے سے عاجز آ گئے رسول اللہ ﷺ نے ایسی کاری ضرب لگائی کہ پتھر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ حضور ﷺ نے تین ضربیں لگائی تھیں اور ہر ضرب کے بعد ایک چنگاری سے اڑتی تھی۔

صحابہ کرام نے دریافت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو کسریٰ کے شہر اور ان کے اردگرد میرے سامنے کر دیئے تھے یہاں تک کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے ان کو دیکھا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دُعا کیجئے کہ وہ فتح ہوں، حضور ﷺ نے دُعا فرمائی پھر فرمایا، دوسری ضرب میں قیصر کے شہر و راس کے

آس پاس کے مقامات دیکھے' صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان کی فتح کے لئے بھی دُعا فرمایئے' حضور ﷺ نے دُعا فرمائی۔ پھر ارشاد ہوا تیسری ضرب میں حبشہ کے گاؤں اور شہر سامنے آ گئے پھر فرمایا حبشہ والے جب تک تم سے تعرض نہ کریں تم بھی تعرض نہ کرو اور ترکوں کو اس وقت تک چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑ دیں (نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا قالین ہے؟ عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس قالیں کہاں؟ آپ نے فرمایا عنقریب تم قالینوں اور عمدہ فرش پر بیٹھو گے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ دن آیا جب ہم قالینوں پر بیٹھے' میں اپنی بیوی سے کہتا تھا کہ قالین ہٹا دو تو اس نے کہا یہ تو رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی ہے۔ (بخاری)

جب بدر کا معرکہ پیش آنے والا تھا حضور ﷺ صحابہ کے ہمراہ میدان میں تشریف لے گئے اور فرمایا یہ جگہ فلاں کافر کی قتل گاہ' یہ جگہ فلاں کافر کی ہے' یہ فلاں کافر کی ہے۔ یہ عجیب و غریب غیب کی خبر تھی۔ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہر سردار قریش کی لاش خاک خون میں لت پت اسی جگہ پڑی تھی جہاں حضور ﷺ نے نشاندہی فرمائی۔ (مسلم)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں　　اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تبلیغ کے لئے عامل بنا کر بھیجا تو ان کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا: معاذ۔ اب تم مجھے نہ مل سکو گے۔ واپس آؤ گے تو میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو گے۔ یہ سن کر حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ (مسند احمد)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں ایک دن کھڑے ہوئے اور ہمیں بتا دیا مخلوق کی پیدائش سے لے کر حتیٰ کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک' تو جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا' جس نے بھلا دیا اس نے بھلا دیا (بخاری)

حضرت عمرو بن الخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ ہم سے خطبہ بیان فرمایا یہاں

تک کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت آ گیا۔ آپ اترے اور نماز عصر پڑھائی اور خطاب فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گے اور آپ ﷺ نے اس طویل خطبہ میں **فاخبرنا بما کان وما ھو کائن** جو کچھ ہو چکا تھا اور جو (کچھ قیامت تک) ہونے والا ہے بتا دیا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پا س تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کتابیں کیسی ہیں؟ تو ہم نے عرض کیا' نہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ہی فرما دیں کہ کیسی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ کتاب جو میرے دائیں ہاتھ میں ہے یہ رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں تمام جنتیوں کے نام اور ان کے آباو اجداد کے نام ہیں اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں پھر ان کے آخر میں میزان کے نام درج ہیں پھر ان کے آخر میں میزان لگائی گئی ہے کہ ہمیشہ کے لئے نہ اس میں زیادتی ہو گی نہ کمی۔ پھر فرمایا یہ میرے بائیں ہاتھ میں کتاب ہے یہ رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں تمام دوزخیوں کے نام ہیں۔ ان کے آباو اجداد اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں۔ آخر میں میزان لگائی گئی ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے نہ اس میں زیادتی ہو گی نہ کمی۔ (ترمذی)

حضور نبی کریم ﷺ سے کسی کا قلبی تعلق نہ سہی' اگر رسمی تعلق بھی ہوتا تو اس کے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ حضور ﷺ کی ذات مطہرہ کو نشانہ تنقید بنا تا پھرے۔ امتی کا کام تو اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی اطاعت و محبت کو اپنے گلے کی زینت بنانا ہے لیکن بدقسمتی سے کچھ لوگوں نے حضور ﷺ کی ذات مطہرہ کو اپنی تحریروں اور تقریروں میں نشانہ تنقید بنانا اپنا وطیرہ بنالیا ہے انہیں کیا خبر کہ مقام نبوت محمدی ﷺ کیا ہے۔ ایسے بدبخت اور بے وفا کا کیا رشتہ ہے صاحب قرآن ﷺ کے ساتھ جس نے نبوت کا مقام ہی نہ سمجھا۔

امتی ہو کے نبی کا جو علم نہ مانے' ایسے بدبخت کا ایمان سے رشتہ کیا ہے؟

اَلْقَابِض :تنگی کرنے والا

تنگی کرنے والا۔اس طرح کہ جس بندے کا رزق حسی یا معنوی جب چاہتا ہے کم کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے۔ بڑے ہنرمند کبھی فقیر ہو جاتے ہیں اور بڑے بے ہنر کبھی امیر ہو جاتے ہیں۔قبض وبسط ہر چیز میں ہوتا رہتا ہے۔انبیاء واولیاء کبھی عالَم کی خبر رکھتے ہیں' کبھی اپنی بھی خبر نہیں پاتے۔ (مراۃ المناجیح)

قبض کا مطلب روکنا یا چھین لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے قابض ہے یعنی اپنی مخلوق میں سے جس سے جو چاہے چھین لے' جس کا چاہے رزق بند کرے۔جس سے چاہے نعمتیں چھین لے۔ اس قبض کی ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے اور اس کی نعمت پر شکر نہیں کرتا تو اس سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے کیونکہ بندوں کے بعض اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی بناء پر روزی کم کر دی جاتی ہے۔

قبض کی دوسری وجہ آزمائش ہے کہ آزمائش کے طور پر بندوں کی روزی تنگ کر دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں دیکھتا ہے کہ کیا اس تنگی کے حال میں بھی میرا شکر کرتے ہیں کہ نہیں۔کیا مجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔کیا ان کی زبان پر کوئی شکوہ تو نہیں آتا۔اگر وہ پھر بھی یعنی تنگی میں بھی اللہ تعالیٰ ہی کا دامن پکڑے رکھیں تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو کر انہیں اپنے خاص بندوں میں شامل کر لیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی صفت 'قبض' انسان ہی کی بہتری کے لئے ہے۔

☆ **یـا قـابض** اگر چالیس دن تک روزانہ ایک ٹکڑے پر لکھ کر کھایا جائے تو رزق میں کشادگی ہوگی اور درد' چوٹ' زخم کی تکلیف محسوس نہ ہوگی۔

جادو اور جنات سے بچنا:

یـا قـابض جادو' جنات' آسیب اور بلاؤں سے بچنے کے لئے بھی کام آتا ہے لہذا جو شخص روزانہ فجر کی نماز کے بعد اور سوتے وقت ۳۳ مرتبہ **یا قابض** پڑھتا رہے اس پر کبھی

جادو کا وار نہ چلے گا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا۔ اگر کوئی اس پر کالے علم کا وار کرے بھی تو اللہ تعالیٰ اسے قبض کر لے گا۔ اس کے علاوہ ہر کسی قسم کی آفات' جنات اور آسیب وغیرہ سے اللہ کی پناہ میں رہے گا۔

دشمن کو دشمنی سے روکنے کا عمل:

اگر کسی شخص سے جان و مال کا خطرہ لاحق رہتا ہو تو **یا قابض** تین رات ۹۰۳ مرتبہ یہ نیت رکھ کر پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ دشمن کو دشمنی سے روک دے یعنی اس سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے تو ان شآء اللہ دشمن کا خوف ختم ہو جائے گا کیونکہ **یا قابض** کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اسے دشمنی کرنے سے روک دیگا۔

اَلْبَاسِطُ : کشادہ کرنے والا

باسط کے معنیٰ ہیں کشادہ کرنے والا' کھولنے والا' فراخی دینے والا

رحمت' روزی اور نعمت کو کشادی کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لحاظ سے وہ باسط ہے یہ لفظ قبض کی ضد ہے اور جب چاہتا ہے تنگ کی ہوئی چیز کو کشادی کر دیتا ہے یعنی قبض کو بسط میں بدل دیتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ حالت بسط میں انسان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نعمت کا شکر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کا قول ہے کہ **باسط** وہ ذات ہے جو لوگوں کا رزق کشادہ کرے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے مقررہ شدہ رزق دیتا ہے (رعد)۔ کشادہ حالت میں بندوں کو چاہئے کہ اس کی اطاعت پر کاربند رہے اور ہر دم اس کے شکر گذار بندے بننے کی کوشش کریں۔ بے جا خوشی اور بے ادبی سے اجتناب کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی صفت باسط کا اظہار فرماتا رہے گا۔

کشادگی رزق کا مجرب عمل : جو شخص روزانہ **یا باسط** ، صبح کے وقت ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ اللہ تعالیٰ اس کے رزق کو کشادہ کر دیتا ہے۔ وہ شخص کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے کوئی شدید پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ اس عمل سے اللہ تعالیٰ راضی ہوکر پڑھنے والے کے لئے اپنی نعمت اور رزق کو کشادہ کر دیتا ہے۔ اس کے متعلق امام اعظمؒ کا قول ہے کہ جو کوئی صبح کی نماز سے پہلے دس مرتبہ **یا باسط** پڑھے اور اس کے بعد اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر لے اور ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے اسے مخلوق سے کبھی سوال کرنے کی ضرورت درپیش نہ ہوگی۔

خاوند کی بداخلاقی کا حل : جس عورت کا خاوند بداخلاق ہو اور اپنی عورت کے ساتھ بڑی سخت مزاجی سے پیش آتا ہو، اس عورت کو چاہئے کہ **یا باسط** پانی پر ۳۰۰ ۷ مرتبہ روزانہ گیارہ یوم تک پڑھ کر پانی پلائے ان شآء اللہ خاوند کا مزاج درست ہوگا اور اس میں بداخلاقی ختم ہو جائے گی۔

فراخدلی اور سخاوت پیدا کرنا : اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ فراخدل اور سخی بن جائے تو اسے **یا باسط** روزانہ ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے، ان شآء اللہ اس کے دل میں فراخدلی پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دل کھول کر روپیہ پیسہ خرچ کرنے والا بن جائے اور اسی حساب سے اللہ تعالیٰ اسے عطا بھی کرے گا۔

اضافہ رزق کا مجرب عمل : یہ وظیفہ اضافہ رزق کے لئے بہت مؤثر ہے۔ اس سے بہت جلد مسئلہ حل ہوتا ہے۔ اضافہ رزق کے لئے اس وظیفہ کو رمضان المبارک کے دوران دن یا رات کے کسی حصے میں ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھنا بہت بہتر ہے ان شآء اللہ اگر اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا تو غیب سے دولت کے خزانے کھول دیگا اور کسی چیز کی کمی نہ رہے گی :

'یَا بَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسِطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ' اے کشادہ کرنے والے۔ رزق کو کشادہ کر دے جتنا تو چاہے بغیر حساب کے۔

اَلْخَافِضُ : پست و نیچا کرنے والا

کافروں کو ذلت سے نیچا' دشمنوں کو بدبختی سے نیچا' غافلوں کو نفس میں پھنسا کر نیچا کرنے والا۔

خافض کا مطلب ذلیل وخوار اور پست کرنے والا ہے۔ یہ اختیار مطلق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اپنے ملک میں جسے چاہے عزت اور مقام اعلیٰ سے گرا کر ذلیل وخوار کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی یہ صفت خافض کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اس لئے حتیٰ الامکان پستی کو پسند نہیں فرماتا مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غفلت کرتا ہے اور اس کی عبادت نہیں کرتا اس سے توبہ اور استغفار نہیں کرتا بلکہ نفسانی خواہشات کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے اور حب دنیا میں ڈوبا رہتا ہے تو ان صورتوں میں اللہ تعالیٰ اسے تنبیہہ کے طور پر پست کرتا ہے کہ سمجھ جائے کہ اس کا راستہ غلط ہے اور اسے چھوڑ کر میرے راستے کی طرف آ جائے۔ مگر بعض اوقات ناراض ہو کر سزاء کے طور پر بھی خفض یعنی پستی کی طرف لے جاتا ہے تاکہ اپنے کیئے کی سزاء پائے۔ اس کے علاوہ اپنے دشمنوں کو سزاء کے طور پر پست کر کے اہل دنیا کو عبرت دیتا ہے کہ یاد رکھو جو میرے ساتھ ٹکڑ لے گا اس کا انجام بُرا ہو گا اور وہ خفض ہو جائے گا۔

جو شخص 'یاخافض' کا کثرت سے وِرد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی نفسانی خواہشات کو پست کر کے اُسے روحانیت میں بلند کر دیتا ہے۔

دشمن کو ذلیل کرنا :

یا خافض دشمن کو پست کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے **یا خافض** بعد نماز فجر ۱۴۸۱ مرتبہ ۴۰ دن کے لئے پڑھیں ان شآء اللہ دشمن جو آپ کو ذلیل کرنے کا منصوبہ بنائے گا خود ہی ذلیل ہو گا اور جو کوئی قتل کرنے کا منصوبہ بنائے گا' اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو اپنی پناہ میں رکھے گا۔

اگر سخت دشمن سے سابقہ پڑ جائے تو اس کو کچلنے کے لئے سات ہزار مرتبہ **یا خافض** تھوڑی سی مٹی پر پڑھ کر دم کریں اور دشمن کے دروازے پر پھینک دیں دشمن مغلوب ہوگا یا تین روزے رکھ کر چوتھے دن ایک ہی مجلس میں پانچ سو مرتبہ یا خافض کا ورد کریں دشمن برف کی طرح پگھل جائے گا۔

اَلرَّافِعُ : بلند کرنے والا

مومنوں کو عزت سے اونچا' دوستوں کو خوش نصیبی سے اونچا' عاشقوں کو اپنی محبت کے اعلیٰ علیین میں پہنچا کر اونچا فرمانے والا۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رافع ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے دین و دنیا میں بلند درجات سے نواز دیتا ہے کیونکہ دنیا اور آخرت میں انعام واکرام سے نوازنے والی ذات اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اس لئے اسے رافع کہا جاتا ہے۔ یہ صرف اسی کی شان ہے کہ اپنی مطیع وفرمانبردار مخلوق کی ذراسی اطاعت پر خوش ہو کر اسے رفعت بخشتا ہے اور اپنی قربت سے نوازتا ہے اور اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ عبادت کرنے والے اور اس کی ذات سے محبت کرنے والوں کو اتنی رفعت اور سربلندی عطا فرماتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا ہے اس لئے اگر تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سربلند ہونا چاہتا ہے تو اس کے ذکر کو اپنے سینے میں ڈال لے اور ہر دم کے ساتھ اُسے پُکارتا رہ۔۔ پھر دیکھ کہ وہ تجھے کیسے سربلند کرتا ہے۔

☆'**یا رافع**' جو کثرت سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے اور اسے دنیا وآخرت میں بلند درجات عطا فرمائے گا۔

☆ جو شخص رات میں سوتے وقت سو مرتبہ **یا رافع** پڑھے گا وہ ہر دالعزیز ہوگا اور روز بروز مخلوق میں اس کی عزت بڑھتی جائے گی آفت وبلا سے بھی محفوظ رہے گا۔

عہدہ ملازمت میں ترقی :

اگر کسی ملازم کے عہدہ کی ترقی رُکی ہو اور کسی وجہ سے افسران بالا رکاوٹ ڈال رہے ہوں تو

ملازم کو چاہئے کہ پیر کی شام کو بعد نماز مغرب ۱۲۶۳۶ مرتبہ **یــا رافع** پڑھے اور اس کے بعد سجدے میں سر رکھ کر اپنے مقصد کی دُعا کریں ان شآء اللہ دُعا پوری ہوگی اور یہ عمل گیارہ پیر تک کریں۔

شہرت وعزت میں بلندی: **یــا رافع** شہرت وعزت میں اضافے کے لئے بہت مؤثر ہے لہذا جو شخص حصول عزت کا خواہاں ہو اُسے چاہئے کہ **یــا رافع** روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھے۔ اول آخر درود شریف جو یاد ہو پڑھے اور تین سال تک یہ عمل جاری رکھے ان شآء اللہ اس کی شہرت اور عزت میں سربلندی ہوگی۔ لوگوں میں برگزیدہ ہوجائے گا اور ہر ملنے والا عزت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ جس محفل میں جائے لوگوں میں اس کی ہیبت قائم ہوجائے گی۔

حاکم کی نظر میں عزت پانا: دفاتر اور عدالت میں عموماً لوگ حاکموں کے سخت مزاج کی وجہ سے اُن کے سامنے جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اُن کا یہ ڈر '**یــا رافع**' پڑھنے سے ختم ہوجائے گا' لہذا جب ایسی صورت حال ہو تو تین دن تک روزانہ تین ہزار مرتبہ یہی اسم پڑھیں۔ پھر اس کے بعد جب حاکم کے سامنے جائیں تو یہی اسم پڑھتے جائیں ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ حاکم کے دل میں رحم دلی اور نرمی کا جذبہ پیدا کردے گا اور وہ عزت سے پیش آئے گا۔

راہ سلوک میں رفعت:

یا رافع سالکان طریقت کے لئے سلوک میں حصول بلند درجات کے لئے مفید ہے۔ اگر کوئی مرید یا شیخ طریقت منزل بقا پانے کے بعد پڑھے تو اسے روحانی مراتب میں بلندی حاصل ہوگی مگر کثرت سے پڑھنا ضروری ہے۔

مقابلے میں جیت کا عمل:

یا رافع امتحان میں نمایاں کامیابی اور دیگر قسم کے مقابلوں میں کامیابی کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس لئے مقابلے سے پہلے **یــا رافع** کثرت سے پڑھیں اور مقابلے کے وقت بھی دل میں پڑھتے رہیں ان شآء اللہ پڑھنے والا کامیاب ہوگا۔

حضور ﷺ رفیع الدرجات ہیں : قرآن مجید ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ یہ رسول جن کو ہم نے ایک دوسرے پر فضیلت بخشی ہے (نفس نبوت میں تو سب انبیاء کرام برابر ہیں مگر فضائل و مراتب کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہے)

حضور ﷺ کے درجات کی بلندی کس قدر ہے یہ اُن کا خالق ہی جانتا ہے۔ حضور ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کا دائرہ نبوت وسیع نہ تھا بلکہ زمانی و مکانی حدود کے اندر تھا مگر حضور ﷺ اس شان کمال کے نبی و رسول ہیں کہ جب تک کائنات افق پر آفتاب اپنی تابانیوں کے ساتھ روشنی بکھیرتا رہے گا اس وقت تک نبوت محمدی کا پرچم لہراتا رہے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب میں آسمانوں اور زمین کے کاموں سے جن کے پورا کرنے کا مجھے حکم دیا گیا فارغ ہوا تو میں نے اللہ رب العزت کے حضور عرض کیا کہ اے پروردگار ! مجھ سے پہلے جتنے بھی تو نے انبیاء کرام بھیجے ہیں تو نے ان سب کو عزت بخشی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلیم بنایا، حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑ مسخر کر دیئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نےمردے زندہ کر دیئے، اے اللہ ! تو نے میرے لئے کیا کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے حبیب ! کیا میں نے تجھے افضل چیز عطا نہیں فرمائی؟ جب میرا ذکر ہوگا تو وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا اور میں نے آپ کی اُمت کے سینوں کو انجیلیں بنا دیا ہے یعنی قرآن کے لئے محفوظ بنا دیا ہے اور وہ قرآن کو زبانی پڑھے گی اور یہ شرف میں نے کسی اور اُمت کو نہیں دیا اور میں نے تجھے عرش کے خزانوں میں ایک خزانہ عطا کیا یعنی **لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم** نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہیں طاقت نیکی کرنے کی مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ (تفسیر ابن کثیر)

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کا یہ فرمانا کہ میں نے آپ کا ذکر بلند کیا یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں یوں بلند فرمایا کہ کوئی خطیب اور کوئی کلمہ پڑھنے والا ایسا نہیں مگر وہ بلند آواز سے پکارتا ہے **اشهد ان لااله الا الله واشهد ان محمد رسول الله** (درمنثور)

حضرت شیخ بایزید بسطامی فرماتے ہیں :

عام مومنوں کے مقام انتہاء ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے
ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے
شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے
صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے
نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے
رسولوں کے مقام کی انتہا اولعزم کے مقام کی ابتدا ہے
اولوالعزم کے مقام کی انتہا حضور ﷺ کے مقام رفیع کی ابتداء ہے
اور آپ (ﷺ) کے مقام رفیع کو کوئی انسان نہیں جان سکتا۔

حضور نبی مکرم ﷺ کی شان رفعت ومنزلت کا کیا کہنا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی زندگی عطا فرمائی کہ کائنات عالم سے تمام حجابات آپ کی نگاہوں سے اُٹھا دیئے گئے اور آپ (ﷺ) اپنی مرقد منورہ میں جلوہ افروز ساری کائنات کا مشاہدہ فرمارہے ہیں اور زمین کے تحت الثریٰ سے لے کر عرش اعلیٰ تک آپ (ﷺ) کی نگاہوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

شیخ الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں : یارسول اللہ ! جب میں روضہ اقدس پر پہنچ نہیں سکتا تھا تو اپنی روح کو بھیج دیتا تھا اور وہ میری نائب تھی' اب میں خود آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ کرم فرمایئے اپنا دست مبارک نکالئے تاکہ میرے لب اس سے برکت حاصل کریں' تو رسول اکرم ﷺ کا دست مبارک باہر نکل آیا۔ (جواہر البحار)

حضور انور ﷺ کے درجات اس قدر بلند ہیں کہ آپ (ﷺ) نے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔ جب بیت المقدس میں آپ (ﷺ) پہنچے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہاں آپ کا استقبال کیا۔ پھر انبیاء کے ساتھ آپ (ﷺ) کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب سرکار آسمانوں پر جلوہ گر ہوئے تو چھٹے آسمان پر موجود پایا۔

یہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے جو بیک وقت کئی جگہ پر موجود تھے تو آپ (ﷺ) کائنات کے گوشے گوشے میں موجود ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ، اللہ تعالیٰ کے حبیب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب طور پر آکر تجلیاتِ الٰہی میں سے ایک صفاتی تجلی کا عکس دیکھا تو گر کر بے ہوش ہو گئے اور جب آپ کو ہوش آیا تو آپ کی نگاہ تیس میل تک پتھر پر چلتی ہوئی چیونٹی بھی دیکھ لیتی مگر حضور نبی مکرم ﷺ نے معراج کی رات مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر فائز ہو کر جمالِ حق کا براہ راست نظارہ کیا اور گفتگو بھی ہوئی، بے ہوش بھی نہ ہوئے، وحشت بھی طاری نہ ہوئی بلکہ خالق اور مخلوق کہ دونوں کمانیں آپس میں یوں ملیں کہ قرب اور بعد کی حدیں ہی ختم ہو گئیں۔

حضرت شیخ ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر میں حضور کے دیدار سے ایک لحظہ بھی محجوب ہو جاؤں تو اس وقت میں اپنے آپ کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا۔ (جواہر البحار) کسی نے خوب کہا:

مثال النبی المصطفیٰ فی وجودہٖ بسائر ارض اللہ والعجم والعرب

آپ ﷺ کے وجود کی مثال تمام روئے زمین عرب وعجم میں ہے (جواہر البحار)

علی انہٗ فی قبرہٖ طاب تربٰۃ بطیب دامت منہ فی صلۃ القرب

اس کے باوجود آپ اپنی قبر انور میں موجود ہیں جس کی خاک پاکیزہ سے اس کی پاکیزگی یا خوشبو سے قرب کا صلہ حاصل ہوتا ہے

کبدر السمآء فی الافق بار وضوء ہ یعم جمیع الکون فی الشرق والغرب

آسمان کے چاند کی طرح جو افق پر ظاہر ہے مگر اس کی روشنی تمام عالم شرق وغرب میں عام ہے۔

شیعوں کے گیارہ اعتراضات : صاحبِ ضیاء القرآن حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ نے روافض کی طرف سے اُٹھائے گئے گیارہ سوالات کا تحقیقی والزامی جواب دیا ہے۔ 'شیعیات' پر ایک معلوماتی کتاب۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدر آباد

اَلْمُعِزُّ: عزت دینے والا

اپنے دوستوں کو دنیا میں گناہوں سے بچا کر نیکیوں کی توفیق دے کر پھر ان کی مغفرت فرما کر پھر انہیں دار کرامت تک پہنچا کر' پھر انہیں اپنا دیدار دکھا کر عزت دینے والا۔

اللہ تعالیٰ معز ہے یعنی ہر قسم کی عزت اسی ذات کے ہاتھ میں ہے اور جسے چاہتا ہے عزت سے نوازتا ہے۔ اہل دنیا کا دستور ہے کہ جس سے کوئی راضی ہو وہ اسے عزت دیتا ہے جتنا کوئی بڑے اختیارات کا مالک ہو وہ اسے اسی مناسبت سے باعزت کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر کوئی بادشاہ کا دوست ہو تو وہ اسے کوئی انعام واکرام دے کر باعزت کرے گا اور زیادہ خوش ہو تو اسے کوئی منصب عطا کردے گا' غرض کہ ہر لحاظ سے اسے نوازنے کی کوشش کرے گا تا کہ وہ دوسروں سے ممتاز ہو جائے۔ دوسروں سے ممتاز ہونا ہی دراصل عزت پانا ہے مگر یہ دنیا کی عزت بھی اس کی عطا کے بغیر نہیں ملتی کیونکہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کسی کے دل میں یہ بات اٹھاتا ہے تو پھر ہی دوسرے عزت کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل عزت عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس کا اپنے بندوں کو معزز کرنا دراصل اس سے دوستی لگانا ہے کیونکہ اصل عزت اس کی دوستی ہے اور جسے اس کی دوستی کا شرف حاصل ہو جاتا ہے وہ سب سے معزز ہوتا ہے اس لئے عزت پانے کا راز **یا معز** کا ورد میں ہے جو اللہ تعالیٰ کو معز کہہ کر پکارتا ہے وہ اسے ہمیشہ کے لئے معزز کر دیتا ہے۔

☆ جو شخص جمعہ یا ہفتے کی رات نماز مغرب کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھے تو مخلوق میں صاحب توقیر ہوگا لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہوگی۔

☆ اگر کوئی اپنے خاندان میں ہمیشہ باعزت رہنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ **یا معز** ۴۱ دن تک ۴۱۰۰ مرتبہ پڑھے اس کے بعد اسے روزانہ ۱۱۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے ان شآء اللہ دنیاوی امور میں ہر لحاظ سے عزت پائے گا۔

☆ جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ کسی نماز کے بعد **یامعز** پڑھنے کا معمول بنا لے ان شآء اللہ

اُس کے اخلاق وکردار میں اچھے خصائل پیدا ہو جائیں گے۔ ایسا شخص ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا اس کے دل میں دوسروں کی عزت کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا' اچھے چال چلن اور کردار کی ہمیشہ نگرانی کرے گا۔

☆ جو کوئی سفر پر جاتے وقت **یامعز** ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور سفر میں بھی جب یاد آئے ورد کرے ان شآءاللہ باعزت طور پر واپس آئے گا اور گھر میں ہر طرح کی خیریت رہے گی۔

اَلْمُذِلُّ: ذلت دینے والا

اپنے دشمنوں کو دنیا میں توفیق خیر سے محروم رکھ کر اپنی معرفت سے نا آشنا کر کے آخرت میں دارِعقوبت میں داخل کر کے پھر اپنی لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر ذلت وخواری دینے والا۔

مذل کا مطلب ذلیل کرنے والا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ باعزت کرنے کی طاقت اور شان رکھتا ہے اسی طرح یہ بات بھی اسی کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے ذلت کی گہرائیوں میں گرا دے اسی لئے اُسے مذلی کہا جاتا ہے۔ ذلت کی دو صورتیں ایک مثبت اور دوسری منفی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص پر اپنی مہربانی فرماتا ہے اور اسے اپنے خاص بندوں میں شامل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی اصلاح کے لئے ظاہری طور پر اس پر غربت طاری کر دیتا ہے' آمائش کے طور پر بعض نعمتیں چھین لیتا ہے' لوگ اس بناء پر اسے ذلیل تصور کرنے لگتے ہیں۔ آخر کچھ عرصے بعد وہ دور ختم ہو جائے گا اور جب اسے مکمل طور پر روحانیت حاصل ہو جاتی ہے تو سب لوگ اس کی دل سے عزت کرنے لگتے ہیں یہ ذلت کا مثبت انداز ہے۔ اس کے برعکس بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو کر انہیں ذلیل ورسواء کر دیتا ہے اور ایسی ذلت منفی ہوتی ہے' یہ ذلت دراصل سزاء ہوتی ہے ایسے ہی آخرت میں کافروں کے لئے جو سزائیں مقرر ہیں' ان سے مراد ان کی ذلت ہے۔عزت کو ذلت میں بدلنا اور ذلت کو عزت میں بدلنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس بنا پر اس کی یہ صفت مذل ہے۔اس کا ذکر خاص طور پر دشمنان دین کو ذلیل کرنے میں کام آتا ہے۔

☆ اگر کسی ظالم کا خوف ہو تو (۵۷) مرتبہ **یا معز** نماز نفل میں سجدے میں پڑھیں ان شآء اللہ ظالم ظلم چھوڑ دے گا یا تباہ ہو جائے گا' حاسد کے حسد سے بھی حفاظت ہوگی' اگر کسی نے حق روک لیا ہے تو ادا کر دے گا۔

دشمن کو ذلیل کرنے کا عمل : اگر کوئی دشمن بہت تنگ کرتا ہو اور لوگوں میں بدنام کرتا ہو تو **یا مذل** اکیس دن تک روزانہ ۷۰۰۰ مرتبہ پڑھیں اور ہر روز سجدے میں سر رکھ اللہ تعالیٰ کے حضور دشمن سے نجات کی دُعا کریں ان شآء اللہ دشمن سے خلاصی حاصل ہوگی اور دشمن ذلیل و خوار ہوگا۔ شیخ جلال الدین محمود تبریزی کا قول ہے کہ اگر دشمن قوی ہو' جابر اور ظالم ہو اور اس سے جان کا خطرہ لاحق رہتا ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کریں' اس کے بعد ۷۷ مرتبہ **یا مذل** پڑھیں ان شآء اللہ دشمن ذلیل و خوار ہوگا۔

بدکلام افسر سے نجات : دفاتر میں بعض افسران بڑے بدکلام اور سخت مزاج ہوتے ہیں جو ماتحتوں کو بہت تنگ کرتے ہیں اور ہر وقت ذہنی پریشانی میں مبتلا کیئے رکھتے ہیں۔ ایسے افسران سے نجات کے لئے **یا مذل** چالیس دن تک ۶۲۵۰ مرتبہ روزانہ بعد نماز عصر مسجد میں بیٹھ کر پڑھیں ان شآء اللہ ایسے افسر سے نجات ملے گی اور وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

نفسانی خواہشات کی اصلاح : جو شخص کو نفسانی خواہشات بہت تنگ کرتی ہوں تو اسے چاہئے کہ اس اس کو روزانہ ۷۷۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے' تھوڑے ہی عرصے میں اس کی نفسانی خواہشات محدود ہو کر کنٹرول ہو جائیں گی اور نفس کو ذلت ہوگی اور وہ راہ راست پر چل نکلے گا۔

اسم مذل کا جامع وظیفہ: یہ وظیفہ جنات' دشمن' ظالم اور زیادتی کرنے والے کو زیر کرنے کے لئے بہت مجرب ہے۔ اگر کوئی شخص اسے اکیس دن تک ۷۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے تو **یا مذل** کے اثرات ظاہر ہو جائیں گے وظیفہ یہ ہے: **يَا مُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَامُذِلُّ** ' (ہر جابر کو قہر سے ذلیل کرنے والے' غالب ہے غلبہ اس کا' اے ذلیل کرنے والے)

اَلسَّمِیۡعُ : سننے والا

ہرایک کی، ہرطرح، ہروقت، زبان ودل، خطرات کی آواز سننے والا مگر کان سے وراء کہ کان بدلتے رہتے ہیں پھران کی طاقتیں محدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ بدلنے اور محدود ہونے سے پاک ہے۔ خیال رہے کہ یہ صفتیں صفت علم کے علاوہ ہیں۔ وہ اپنی مخلوق کی التجاؤں کو سنتا بھی ہے اور انہیں قبول بھی فرماتا ہے۔ انسان میں جو قوت سماعت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے وہ جب چاہے چھین سکتا ہے اور انسان میں سننے کا وصف اس کی موت کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے البتہ روح میں سننے کا وصف موت کے بعد موجود رہتا ہے انسان کا وصف سماعت کان کے ہونے کے ساتھ ہے اگر کان نہ ہوتو یہ وصف مفقود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کان کے ناقص ہونے کی صورت میں بھی یہ وصف نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ کا وصف کان کا محتاج نہیں بلکہ اس کا نور جو کائنات میں ہر جگہ پر احاطہ کئے ہوئے ہے اس میں قوت سماعت کا وصف موجود ہے جو ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کو سمیع جاننا ہمارے ایمان کالازمی جزء ہے۔

☆ دُعاؤں کی قبولیت کے لے جمعرات کے دن نماز چاشت کے بعد **یا سمیع** پانچ سو مرتبہ پڑھا جائے۔ اگر ہمیشہ اس کا ورد رکھے تو مستجاب الدعوات ہوگا یعنی اس کی دُعائیں قبول ہوں گی۔

ہر جائز دُعا کا قبول ہونا:

یہ مستجاب الدعوات بننے کے لئے بہت اکسیر ہے۔ اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہو کہ فلاں کام کے لئے دُعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں لازماً قبول ہوتو اُسے چاہئے کہ گیارہ روز میں ۹۰۰۰ مرتبہ **یا سمیع** صبح کے وقت پڑھے اور پھر ۹۰۰۰ مرتبہ یہی اس شام کے وقت پڑھے۔ اسکے بعد گیارہویں روز اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرے ان شآءاللہ ہر جائز کام کے لئے دُعا قبول ہوگی۔

کان کے درد کا علاج :

جس شخص کے کان میں دَرد اور تکلیف ہو تو اس صورت میں ایک ہزار مرتبہ **یا سمیع** پڑھ کر کان پر پھونک ماریں ان شآء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔

بہرہ ہونے سے بچنے کا عمل :

آخری عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے انسان بہرہ ہو جاتا ہے اگر کوئی ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ **یا سمیع** ہمیشہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ ساری عمر بہرے پن سے محفوظ رہے گا۔

بواسیر کا روحانی علاج:

بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ طبی ادویات اس مرض پر کام نہیں کرتیں' اس صورت میں دوائی کے اوپر **یا سمیع** ۱۲۵۰۰ مرتبہ پڑھیں۔اس کے بعد اس دوائی کو استعمال کریں ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اس دوائی میں اثر پیدا کردیگا اور شفاء حاصل ہوگی۔

حاجت پوری ہونے کا عمل : ﴿هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ رفع حاجت کے لے بہت مؤثر ہے۔ اگر کسی کو حاجت درپیش ہو' تو اسے چاہئے کہ جمعہ کی شب کو **یا سمیع** چند آدمی مل کر ۱۸۰۰۰ مرتبہ پڑھیں اور بعد میں سب مل کر اللہ کے حضور اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے دُعا کریں ان شآء اللہ حاجت پوری ہوگی اور اس طرح یہ عمل سات مرتبہ کریں۔

حضور ﷺ کی قوتِ سماعت : اللہ تبارکوتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے۔

مظہر تجلیات الٰہیہ ﷺ کی قوت سماعت بھی بہت بڑے اعجاز کی حامل ہے۔ منکرین تو ہراس روایت وحدیث کا انکار کرتے ہیں جس سے آپ کی عظمت کا پہلو اجاگر ہو کیونکہ ان لوگوں نے سبق ہی یہی پڑھا ہے کہ جس واقعہ یا روایت سے حضور ﷺ کی شان کا پہلو اجاگر ہو اس حدیث کی سند کے راویوں کا ضعف اور کمزوریں تلاش کرنا شروع کردیں گے اور کرتے بھی ہیں۔

ایسے واقعات اسی وقت رونما ہوتے ہیں جب انسان عظمت رسالت کو عقل کا غلام بن کر تسلیم کرے اور حقیقت میں دین کے اندر خرابیاں بھی اسی وقت جنم لیتی ہیں جب ہر بات کو عقل پر رکھ کر پرکھا جائے۔ اگر عشق کا غلام بن کر عظمت رسالت ﷺ کے پہلو کو دیکھیں گے تو قدم قدم پر عشق بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محبت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرے گی۔ ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ حضور ﷺ کے تمام معجزات وتصرفات کو مانا جائے اور دل وجان سے تسلیم کیا جائے۔ صحابہ کرام **بلغ العلیٰ بکماله** کے کمال کے مظہر اور **کشف الدجیٰ بجماله** کے جمال کے مظہر اسی وقت بنے جب انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت و رفعت کو دل سے مانا۔ جن لوگوں نے ذرا سا بھی شک کیا وہ یا تو کافر ہوئے یا منافق۔ اصحاب رسول ﷺ وہی بنے جنہوں نے حضور ﷺ کے سامنے چوں و چرا تو درکنار ذرا سی حرکت کرنا بھی گستاخی سمجھا۔ یہی وہ خوش نصیب تھے جن کے ایمان کو قرآن ہدایت کا سرٹیفکیٹ قرار دے رہا ہے ﴿فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا﴾ (اے اصحاب رسول) اگر اُن کا ایمان تمہارے جیسا ہو گیا تو وہ یقیناً کامیاب ہوں گے۔

اب ذرا آقائے کائنات حضور نبی کریم ﷺ کی قوت سماعت کا عالم ملاحظہ فرمایئے اور اپنے ایمان کو جلا بخشئے۔

عم رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضور ﷺ کا چہرہ پُر ضیاء تکتا رہا' اس پر حضور ﷺ نے فرمایا -- اے چچا جان کیا بات ہے؟ عرض کی اے میرے پیارے بھتیجے گو کہ میں مسلمان اب ہوا ہوں مگر میں آپ کی ذات گرامی سے بچپن سے متاثر ہوں۔ اس لئے کہ جب آپ جھولے میں تھے آپ چاند سے گفتگو کرتے اور جدھر آپ انگلی کا اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا (خصائص الکبریٰ) اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے میرے چچا جان یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ میں آپ کو اس وقت کی بات بتاتا ہوں جب میں شکم مادر میں تھا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں ماں کے شکم میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سنتا تھا اور اسی طرح شکم مادر ہی میں چاند کے عرش عظیم کے سامنے رب کو سجدہ ریز ہونے کی آواز کو سنتا تھا۔

ترمذی وابن ماجہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے اور وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ آسمان بوجھ سے چرچر کرنے لگا اور اس کو کرنا بھی چاہئے تھا کیونکہ اس پر چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیشانی نہ رکھے ہو (خائص الکبریٰ) طبرانی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے یوں خطاب فرمایا کہ اے ابوایوب **اَتَسمَعُ مَآ اَسمَعُ اَسمَعُ اَصوَاتَ الیَھُودِ فِیٓ قُبُورِھِم** ۔کیا تم سُن رہے ہو جو میں سُن رہا ہوں' حضور ﷺ نے خود ہی فرمادیا جو یہودی قبروں میں دفن ہیں' میں اُن (کے عذاب قبر) کی آواز سن رہا ہوں۔ مستدرک نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم ایک دن سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک حضور ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ' صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ۔ یہ کس کے سلام کا جواب دیا ہے۔ آپ نے فرمایا' حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کی کثیر جماعت کے ساتھ میرے پاس سے سلام کرکے گزرے' یہ اُن کے اُس سلام کا جواب تھا۔

قرآن حکیم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں فرمایا جب وہ وادی نمل کے قریب سے گزرے تو چیونٹی کی سردار نے کہا' اے چیونٹیو۔ اپنے اپنے سوراخوں میں چلی جاؤ کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں کچل نہ دے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دور کی مسافت پر اُس کی آواز کو سُن لیا تو آپ ﴿ **فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا** ﴾ اُس کی بات سے مسکرا پڑے۔

اگر سلیمان علیہ السلام کی قوت سماعت پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں' سرکار دوعالم ﷺ کی قوت سماعت پر کسی کو اعتراض کرنے کی کیا ضرورت کیوں پیش آتی ہے اللہ تعالیٰ ہیں ان فتنہ بازیوں سے بچائے۔

اَلْبَصِيْرُ : دیکھنے والا

ہر حال دیکھنے والا مگر آنکھ سے وراء ۔۔ اللہ تعالیٰ بصیر ہے اور وہ اپنے اس وصف کی بناء پر ہر شئے کو ہر وقت دیکھ رہا ہے خواہ وہ دور ہے یا نزدیک' چھوٹی ہے یا بڑی۔ یعنی اس کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں جو اُس کی قوت بصیرت کے دائرے سے باہر ہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تحت الثریٰ کے نیچے کی چیزوں کو بھی دیکھ رہا ہے۔ انسانوں کی قوت بصارت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے اور آنکھوں کی محتاج ہے اور جب آنکھیں فنا ہوتی ہیں تو یہ قوت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بصارت کسی ذریعے کی محتاج نہیں بلکہ اس کی ذات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور اس کی بصارت کی حد لامحدود ہے۔ اس بناء پر اگر کوئی سینکڑوں چار دیواروں کے اندر بھی چھپ کر عمل کرنے کی کوشش کراتا ہے تو وہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی صفت بصارت کے دائرہ سے باہر نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے وہاں بھی دیکھ رہا ہے کیونکہ وہ ایسا بصیر ہے کہ کون و مکان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

☆ جو شخص جمعہ کی سنت اور فرضوں سے پہلے **'یابصیر'** سومرتبہ پڑھے وہ عارف باللہ ہو گا اور اس کا دل نور ہدایت سے منور ہو گا۔

☆ ﴿**اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعاً بَصِيْرًا**﴾ بے شک اللہ تعالیٰ سُننے والا' دیکھنے والا ہے۔

جو شخص یہ آیت پڑھے ان شآء اللہ اس کی ہر دُعا قبول ہو گی اس آیت کے پڑھنے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جس شخص کا نفس غیر محرموں کو دیکھنے پر اکسائے' فحش اور بُری باتیں سننے کی طرف مائل کرے تو یہ آیت پڑھنے سے انسان کا دل دنیا کی لغویت سے پاک ہو جائے گا لہٰذا جو دوسروں کی غیبت سننے سے اپنے کو بچانا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس آیت کا ورد کرے۔

اس وِرد سے دل میں نورانیت بھی پیدا ہوتی ہے اس مقصد کے لئے بعد نماز جمعہ اس آیت کو دوسو مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اگر کوئی شخص اسے روزانہ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان پڑھے تو ان شآء اللہ اس پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت کے دروازے کھل جائیں گے۔

صاحب بصیرت بننے کا عمل:

یا بصیر کا ورد صاحب بصیرت بننے کے لئے بہت مجرب ہے۔ جو شخص **یا بصیر** روزانہ ۳۰۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہر و باطنی بصیرت عطا فرمائے گا جس کی بناء پر اس میں امر بالمعروف کی صلاحیت پیدا ہوگی اور نہی عن المنکر کی جراءت کرے گا۔ خلاف شرع کاموں کو نفرت سے دیکھے گا۔ نیک اعمال کو خود کر کے اور دوسرے کو کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوگا۔

ناگہانی آفت سے محفوظ رہنا:

جو شخص **یا بصیر** روزانہ عصر کی نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ہمیشہ پڑھتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کی نظر رکھے گا اور وہ ہر طرح کی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ ایک عامل کا قول ہے کہ جو شخص سات مرتبہ ہمیشہ عصر کے بعد اس نام کو پڑھتا رہے گا ان شآء اللہ ساری عمر آفت اور ناگہانی موت سے بچ جائے گا۔

مکاشفات سے مشرف ہونا:

اس نام کو کثرت سے پڑھنا قرب الٰہی کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا جو شخص **یا بصیر** فجر کی سنتوں کے بعد مگر فرضوں سے پہلے ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی عنایات اور مکاشفات ظاہر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ راز اس کی روح کی نظر کے سامنے کھل جائیں گے اس کے علاوہ دین و دنیا کی مرادیں پوری ہوں گی۔

سفید موتیے سے بچنا: جو شخص آنکھوں میں سفید موتیا اترنے سے بچنا چاہے تو اسے چاہئے کہ **یا بصیر** روزانہ گیارہ سو مرتبہ سوتے وقت پڑھنے کا معمول بنالے ان شآء اللہ وہ موتیے کی بیماری سے حفاظت میں رہے گا۔ اگر سفید موتیا آنکھوں میں موجود ہو تو آپریشن کروانے سے پہلے **یا بصیر** کثرت سے پڑھتا رہے ان شآء اللہ آپریشن کامیاب ہوگا اور اس کی آنکھوں کا نور ضائع نہیں ہوگا۔

آنکھوں کی بینائی قائم رہنا:

یــا بـصـیـر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسے پڑھنے والا آنکھوں کی بینائی سے محروم نہیں ہوتا بلکہ اس کی آنکھوں کی بینائی مرتے دم تک قائم رہے گی۔ بینائی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتوں میں سے ہے اس لیئے اسے قائم رکھنے کے لئے **یــا بـصـیـر** روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھتے رہیں ان شآءاللہ؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زندگی بھر بینا رہے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی بصارت : اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنی نظر سے جمال حقیقی کو دیکھنے والے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو انسانیت کے اس منتہائے کمال پر پہنچایا جس کے آگے کوئی اور مقام نہیں سوائے مقام الوہیت کے۔ حضور نبی کریم ﷺ کو وہ بینات عطا فرمائیں جو کسی دوسرے نبی کو نہیں ملیں۔ حضور نبی کریم ﷺ سراپا اعجاز ہیں آپ نے اپنی آنکھوں کے ساتھ جمال حقیقی کا ایسا نظارہ کیا کہ آپ کے رب نے آپ کی آنکھوں سے سارے عالمین کے حجابات اٹھا دیئے۔ اس کی دلیل آپ کا وہ فرمان ہے جو صحیح بخاری میں درج ہے **انی اری مالا ترون** میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے اپنی آنکھوں سے رب کا صفاتی جلوہ دیکھا تو برداشت نہ کر سکے بے ہوش ہوگئے مگر ان کی قوت بصارت کا یہ عالم تھا کہ تیس میل دور، رات کے اندھیرے میں پتھر پر چلتی ہوئی چیونٹی بھی دیکھ لیتے۔ یہ تو حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی قوت بصارت تھی تو پھر جس ہستی کامل نے معراج کی رات رب تعالیٰ کا صرف صفاتی ہی نہیں بلکہ ذاتی جلوہ کیا تو ان کی قوت بصارت کا کیا علم ہوگا۔ (الشفا)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان (لوگوں میں) کھڑے تھے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش سے لے کر بتانا شروع کیا حتیٰ کہ جنتی اپنے منازل پر جنت میں داخل ہوگئے اور دوزخی جہنم میں اپنے ٹھکانوں میں چلے گئے جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری شریف)

حضور نبی کریم ﷺ کی نگاہ بصارت کا یہ عالم کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی ہے میں نے مشرق سے لے کر مغرب تک اس کا تمام حصہ دیکھا لیا ہے عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین سمیٹی گئی ۔ (مسلم شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ جب بدر کے میدان میں گئے تو فرمایا یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے اور آپ نے اپنے دست مبارک کو زمین پر رکھتے ہوئے بتایا یہاں اور یہاں ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جہاں جہاں حضور ﷺ نے نشاندہی فرمائی کوئی کافر ذرا بھی ادھر ادھر نہ گرا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور صفوں کے آخر میں ایک شخص نے اچھے طریقے سے نماز ادا نہ کی ۔ جب حضور ﷺ نے سلام پھیرا تو آواز دی اے فلاں ۔ ۔ کیا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا' کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ پر تمہارا کوئی عمل چھپا رہتا ہے۔ **وَاللّٰہِ اِنّیْ لَاَرَی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدِیْ** خدا کی قسم میں پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں (مشکوٰۃ)

ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات حضور ﷺ نے میرے ہاں قیام فرمایا۔ سحری کے وقت تہجد ادا کرنے کے لئے حضور ﷺ وضو کرنے کے لئے تشریف لے گئے' میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا' **لبیك لبیك لبیك**' میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں اور فرمایا **نُصِرْتَ' نُصِرْتَ' نُصِرْتَ** تیری مدد کی گئی' تیری مدد کی گئی' تیری مدد کی گئی۔ حضور ﷺ وضو کر کے واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا۔ میں نے تین بار لبیک اور تین بار نصرت کے الفاظ سنے ہیں' کیا کوئی شخص اندر آیا؟ حضور ﷺ نے فرمایا' بنی کعب کا رجز خواں تھا جو مجھ سے فریاد کر رہا تھا کہ قریش نے بکر بن وائل کی مدد کی ہے اور ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ سیدہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ ہم تین دن تک کسی واقعہ کی اطلاع ملنے کا انتظار کرتے رہے' تین دن بعد جب حضور نبی کریم ﷺ صبح کی نماز سے

فارغ ہوکر مسجد ہی میں تشریف فرما تھے تو میں نے راجز کو شعر کہتے ہوئے سنا (ضیاء النبی)

غزوہ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام اپنی منزل کی جانب بڑھ رہا تھا کہ ایک مقام پر رات بسر کی تو اچانک حضور ﷺ کی اونٹنی گم ہوگئی۔ صحابہ کرام اس کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑ کر رہے تھے اس لشکر میں ایک منافق بھی تھا جو بظاہر تو مسلمان تھا' کہہ رہا تھا کہ دیکھو محمد ﷺ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اور آسمان کی باتیں بتاتے ہیں اور ابھی تک اونٹنی بھی نہیں بتا سکے کہ کہاں ہے۔ ادھر یہ باتیں کر رہا تھا اور ادھر حضور ﷺ ارشاد فرما رہے تھے جسے حضرت عمارہ بھی سن رہے تھے کہ ایک منافق ہے جس نے میرے بارے میں ایسی باتیں کی ہیں کہ دیکھو محمد (ﷺ) نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ابھی تک اپنی اونٹنی نظر نہیں آئی کہ کہاں ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا' میں وہی جانتا ہوں جو میرے رب نے مجھے سکھایا تو میری گمشدہ اونٹی فلاں جگہ ہے اور اس کی نکیل ایک درخت کے ساتھ الجھی ہوئی ہے' جاؤ اُسے پکڑ لاؤ۔ جب صحابہ گئے تو واقعی اس کی نکیل الجھی ہوئی تھی۔ حضرت عمارہ جب اونٹنی لائے تو آ کر اُس منافق کو پکڑ لیا اور اپنے لشکر سے نکال دیا کہ تو نے حضور ﷺ کی ذات پاک پر اعتراض کیا ہے۔ (ضیاء النبی)

اَلْحَکَمُ : فیصلہ کرنے والا

ایسا حاکم کہ اس کے حکم کی کہیں اپیل نہیں' اس کے فیصلہ میں خطاء وغلطی کا احتمال نہیں۔

اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔ اگر کسی چھوٹے سے خطہ کا کوئی حاکم ہو تو تم اس سے عدل وانصاف کی توقع رکھتے ہو' اگر وہ ظلم وستم پر اُتر آئے تو تم اس سے نفرت کرنے لگتے ہو' اور اگر حالات اجازت دیں تو اس کا تاج وتخت بھی چھین لیتے ہو۔ خود ہی بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ سے بڑا حاکم اور کون ہے؟ اس کی حکومت سے بڑی حکومت کس کی ہے؟ اس کی مملکت سے وسیع مملکت کہاں ہے؟ اس کے باوجود کیا تم اس ظلم کو روا رکھنے کی اس سے توقع رکھتے ہو کہ وہ ظالم کو کچھ نہیں کہے گا اور مظلوم کی دردرسی نہیں کرے گا۔ ہرگز نہیں' ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت حکم کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز پر اس کا حکم چلتا ہے یعنی وہ حاکم مطلق ہے حاکم وہ ہوتا ہے جس کے حکم کو بلا چوں و چرا تسلیم کرنا پڑے اور ہر کسی پر ہر حال میں ہر وقت لاگو ہو۔ کوئی بھی اس سے مبرا نہ ہو۔ جب چاہے اور جو چاہے حکم دے اور کسی کو بھی اس میں تامل نہ ہو۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ ہمارا حاکم ہے اور ہم محکوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جو حاکم بننے کا اختیار دیا ہے یہ حقیقی نہیں بلکہ اس احکم الحاکمین کے حکم کے ماتحت ہے اس لئے دنیاوی حاکموں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدوں کے اندر رہ کر حکم چلائیں۔ اگر کوئی حاکم ان حدوں سے تجاوز کرے تو اس کے لئے اس فعل کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اس لئے دنیا میں حاکم بن کر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کیا جائے۔ چونکہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر مشیت کا فیصلہ زبردستی جاری کرتا ہے جس سے اسے فائدہ کی بجائے نقصان ہوگا اس کے برعکس جو شخص اللہ تعالیٰ کا حکم خوشی کے ساتھ قبول کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت اور کرم سے نواز دے گا اور ایسے شخص کی زندگی سکون اور خوشی میں گذرے گی۔

☆ اگر سخت مہم درپیش ہو تو چلتے پھرتے 'یا حکم' کا ورد کرے ان شآء اللہ ہر مشکل آسان ہوگی اور ہر نیک کام میں کامیابی ہوگی۔ کشف والہام کی بھی قدرت پیدا ہوگی۔

☆ حصول اقتدار' حاکم بننے کے لئے' سچے فیصلے کرنے کے لئے' اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کا مشاہدہ کرنے کے لئے' مشکلات کو سلجھانے کے لئے' مجسٹریٹ یا جج کے فرائض کو عمدہ طریقے سے سرانجام دینے کے لئے اور لوگوں میں صاحب اثر بننے کے لئے **'یا حکم'** کا کثرت سے ورد کریں۔

حصول اقتدار کا عمل:

یہ اسم حصول اقتدار کے لئے بہت مجرب ہے اس لئے جو شخص زندگی کے جس شعبے میں اقتدار چاہتا ہو تو اُسے چاہئے کہ **یا حکم** ۳۴۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شآء اللہ وہ صاحب اقتدار بن جائے گا' دوسرے لوگ بلا چوں و چرا اُس کا حکم مانیں گے۔

سچا فیصلہ کرنے کا عمل:

اگر کوئی شخص جج ہو یا کسی معاملے میں اس کو حَکَم بنایا گیا ہو اور وہ یہ چاہے کہ میں حق اور سچ پر مبنی فیصلہ کروں تو اسے چاہئے کہ **یا حکم** رات کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور دوسرے دن جس کام کا فیصلہ کرنا ہو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فیصلہ کرے ان شآء اللہ اس سے سچا فیصلہ ہوگا۔

روحانی اسرار کا کھلنا:

بعض بزرگوں کا قول ہے کہ **یا حکم** تہجد کے وقت کثرت سے پڑھنا روحانی اسرار رکھنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایک اور قول ہے کہ اگر کوئی اس نام کو رات کے بارہ بجے باوضو بیٹھ کر پڑھنا شروع کرے حتیٰ کہ پڑھائی میں بے حد مگن ہو جائے تو اس کا باطن روشن ہو جائے گا اور اس پر روحانی اسرار کھلنا شروع ہو جائیں گے اور اگر کوئی **یا حکم** ہر نماز کے بعد ۶۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا خاص فضل فرما کر اسے صاحب اقتدار کر دے گا۔

اَلْعَدَلُ: انصاف کرنے والا

ایسا عادل کہ کسی پر کسی طرح ظلم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کفار پر عدل فرمائے گا۔ مومن گنہگار پر عدل نہ کرے گا بلکہ فضل و کرم کرے گا۔ مومن کے لئے رحیم ہے۔

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عادل ہے۔ اُس کا ہر کام عدل و انصاف پر مبنی ہوتا ہے' کسی بھی حکم میں ناانصافی نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے حکم میں کوئی ظلم یا زیادتی ہوتی ہے۔ اُس کے احکام اور افعال ظلم سے منزہ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی جانب ظلم یا زیادتی کی نسبت کرنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل میں صادق ہونے کی بناء پر انسان کو یہ ترغیب دی ہے کہ جب تجھ پر عدل و انصاف کی ذمہ داری سونپی جائے تو' تو بھی عدل و انصاف کر۔ جس میں کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ اس کے باوجود ہم سے عدل و انصاف پر پورا اترنا مشکل ہے۔

پس یہ جانے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عادل ہے تو بندوں کو چاہئے کہ اس کے احکام اور فیصلوں پر عمل کرنے میں کوتاہی نہ کریں بلکہ ہر بندے کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر رکھا ہے وہ عین انصاف پر مبنی ہے لہذا اس پر اعتماد اور کامل توکل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کا ساتھ دے گی۔

طبیعت میں انصاف پسندی پیدا کرنا:

انصاف پسندی ایک بہت بڑا وصف ہے اکثر اوقات لوگوں سے اپنے گھریلو اور بیرونی معاملات میں انصاف نہیں ہو پاتا اور وہ گنہگار ہوتے رہتے ہیں اس لئے طبیعت میں انصاف کا وصف پیدا کرنے کے لئے **یــا عــدل** روزانہ ۱۰۴۰۰ مرتبہ ۱۰۴ دن تک پڑھیں ان شآء اللہ اس کو پڑھنے سے طبیعت میں انصاف پسندی کا وصف پیدا ہو جائے گا اور ایسا شخص ہر ایک مسئلے میں انصاف سے کام لینے کی کوشش کریگا۔

مثالی جج بننے کا عمل:

منصف یا جج کے عہدہ کے فرائض بہت مشکل ہیں اگر کرسی انصاف پر بیٹھ کر کوئی شخص انصاف نہ کرے تو روز قیامت اس سے سخت باز پرس ہوگی۔ اس لئے جج صاحبان کو مثالی جج بننے کے لئے **یا عدل** روزانہ ایک سو مرتبہ کرسی انصاف پر بیٹھ کر پڑھنا چاہئے ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ ججوں کو ایسی بصیرت عطا فرمائے گا کہ ہر مقدمے کا فیصلہ انصاف پر کریں گے اور دور و نزدیک ایسے حضرات کے انصاف کی شہرت ہوگی۔

اپیل میں کامیابی کا عمل : اگر کوئی شخص مقدمہ ہار گیا ہو اور اسے یقین ہو کہ اس کے ساتھ مقدمہ کے فیصلہ میں ناانصافی ہوئی ہے اور وہ حق اور سچ پر ہے تو اسے چاہئے کہ اپیل دائر کرنے سے قبل تین دن **یــا عدل** روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے پھر اپیل دائر کرے۔ اس کے بعد اپیل کا فیصلہ ہونے تک **یا عدل** گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے ان شآء اللہ اپیل میں کامیابی ہوگی اور مقصد حل ہوگا۔

دوسروں کو مسخر اور تابعدار رکھنا:

یا عدل کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ **یا عدل** روزانہ ۳۳ مرتبہ ہمیشہ پڑھتے رہنے سے گھر والے اور جن لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے وہ مسخر رہیں گے اس کے علاوہ مشہور عمل یہ ہے کہ اگر کوئی جمعہ کی شب میں بیس عدد روٹی کے ٹکڑوں پر '**یا عدل**' لکھ کر خود کھائے تو دوسرے لوگ اس کے تابع رہیں گے۔

ظالم کے لئے بددُعا کا عمل:

اگر کسی نے کسی کے ساتھ ظلم کیا ہو یا کسی مسئلے میں بیحد زیادتی کر رہا ہو تو اس صورت میں **یاعدل** اکیس دن تک روزانہ ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھیں اور اس کے بعد ظالم کے لئے ظلم کی سزا کی بددُعا کریں، ایسے ظالم کو اس جہاں میں ظلم کی سزاء مل کر رہے گی۔

حاکم کے لئے سب سے اعلیٰ وظیفہ:

اگر کوئی حاکم یا افسر یا کوئی ایسا شخص جس کے ماتحت ہزاروں افراد ہوں وہ **یا عدل** روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ۴۰ دن تک ۳۲۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور پھر ہمیشہ ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھتے رہے تو اس سے ہر کام کا عدل پر مبنی سرانجام ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُسے عدل کرنے کی بے پناہ توفیق دے گا۔

حضور نبی مکرم ﷺ کا عدل : اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو پیکر عدل بنا کر مبعوث فرمایا۔

جس معاشرے سے عدل و انصاف اٹھ جائے اور عوام الناس افراتفری کا شکار ہو جائیں اس معاشرہ میں اخلاقیات نام کی کوئی چیز نہیں رہتی بلکہ اخلاقیات کے اوراق کو پاؤں تلے روندا جاتا ہے۔قرآن حکیم نے کئی مقامات پر ارشاد فرمایا کہ عدل و انصاف کرو اور رسول اللہ ﷺ جو پیکر عدل وانصاف بن کر تشریف لائے فرماتے ہیں: **وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ** اور مجھے حکم دیا گیا کہ عدل کروں تمہارے درمیان۔ ایک اور مقام پر یوں

ارشاد ہوا ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾ (النساء) اے ایمان والو۔مضبوطی سے انصاف پر قائم رہنے والے ہو جاؤ اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے (مقدمات کی) گواہی دینے والے اگرچہ (وہ گواہی) تمہارے اپنے ہی خلاف یا اپنے والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو (جس کے خلاف گواہی دی جا رہی ہے) وہ مالدار ہو یا فقیر۔پس اللہ تعالیٰ زیادہ خیر خواہ ہے دونوں کا۔پس اپنے نفسوں کی خواہشات کی پیروی مت کرو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ موڑ لو تو بے شک اللہ تعالیٰ باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ کو جب بحیثیت ایک عادل حکمران دیکھا جائے تو آپ ایک ممتاز شخصیت نظر آتے ہیں۔ وہ معاشرہ جہاں انصاف نام کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ظلم اور طاقت کا استعمال ہوتا تھا' حضور ﷺ کے تشریف لانے سے ظلم وستم کی چکّی میں پسنے والوں نے سکون واطمینان کا سانس لیا۔مظلومیت کا شکار انسانیت پر پیکرِ عدل نے اپنی رحمت کا سایہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ پیکرِ عدل بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہر فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کا حکم فرمایا' چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء) تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حکم (جج) نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ (فیصلہ کریں) اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں (پوری اطاعت سے مان لیں)۔

حضور ﷺ کی عدالت دنیا کی سب سے بڑی عدالت ہے اور حضور ﷺ دنیا کے سب سے بڑے جج کی حیثیت رکھتے ہیں اور جس مقدمے کا فیصلہ آپ فرما دیتے ہیں اسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا ہے۔

سنن ابی داؤد میں حدیث پاک ہے حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مسلمانوں کی امارت چاہی اور اللہ تعالیٰ نے اسے دے دی پھراس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آ گیا تو اس کے لئے جنت ہے اور اگر اس کا ظلم' عدل پر غالب رہا تو دوزخ ہے۔

صحیح بخاری میں ہے قیامت کے دن جن سعادت مند لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے تلے جگہ دے گا ان میں سے ایک عادل حکمران ہے۔ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ عادل و امین تھے۔ طفولیت میں جب مائی حلیمہ نے آپ کو پہلے پہل گود میں لیا تو آپ نے صرف داہنی چھاتی سے دودھ لیا اور دوسری ان کے شیرخوار بچہ کے لئے چھوڑ دی۔ (طبرانی وبیہقی)

جب آپ (ﷺ) غنائم حنین تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ راس الخوارج نے کہا رسول اللہ! عدل کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تجھ پر افسوس۔ میں (ﷺ) اگر عدل نہ کروں تو اور کون کرے گا۔ اگر میں عادل نہیں تو' تُو نا امید و زیاں کار رہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اُس کی گردن اڑادوں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا۔' اُسے جانے دو کیونکہ اُس کے ساتھی ایسے ہیں کہ اُن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو اور اُن کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے' وہ دین سے یوں نکل جاتے ہیں جیسا تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔ (صحیح بخاری)

ایک دفعہ آپ نے ایک شخص سے کچھ کھجوریں ادھار لیں۔ جب اس نے تقاضہ کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا' آج ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ مہلت دیجئے کہ کچھ آ جائے تو ادا کردوں' یہ سن کر وہ بولا' آہ بے وفائی' اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غصہ آ گیا۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا' عمر! جانے دو۔ صاحب حق ایسا ویسا کہا جاتا ہے'۔ پھر آپ نے حضرت خولہ بنت حکیم انصاریہ سے کھجوریں منگوا کر اس کے حوالہ کیں۔ (معجم صغیر طبرانی)

حضرت ابوحدرد اسلمی کا بیان ہے کہ مجھ پر ایک یہودی کا چار درہم قرض تھا یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ خیبر کا ارادہ فرما رہے تھے۔ اس نے مجھ سے تقاضا کیا' میں

نے مہلت مانگی تو وہ نہ مانا اور مجھے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ آپ (ﷺ) نے مجھ سے دو دفعہ فرمایا کہ اُس کا حق ادا کر دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مہم خیبر کا ارادہ فرما رہے ہیں۔شاید ہمیں وہاں سے کچھ غنیمت ہاتھ لگے۔آپ نے پھر فرمایا کہ اس کا حق ادا کر دو۔ یہ قاعدہ تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی بات کے لئے تین بار فرما دیتے تھے تو پھر کوئی عذر نہ کیا جاتا۔میرے پاس بدن پر ایک تہ بند اور سر پر عمامہ تھا۔ میں نے اس یہودی سے کہا کہ اس تہ بند کو مجھ سے خرید لو چنانچہ اس نے چار درہم میں خرید لیا۔ میں نے عمامہ سَر سے اُتار کر کمر سے لپیٹ لیا۔ایک عورت میرے پاس گزری۔ اُس نے اپنی چادر مجھے اڑھا دی۔(معجم صغیر طبرانی)

سرق ایک صحابی تھے ان سے اس نام کی وجہ تسمیہ دریافت کی گئی تو کہنے لگے کہ ایک بدوی دو اونٹ لے کر آیا، میں نے خرید لئے۔ پھر میں (قیمت لانے کے بہانہ سے) اپنے گھر میں داخل ہوا اور عقب خانہ سے نکل گیا اور ان اونٹوں کو بیچ کر اپنی حاجت پوری کی۔ میں نے خیال کیا کہ بدوی چلا گیا ہوگا۔ میں واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کھڑا ہے۔ وہ مجھے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور واقعہ عرض کیا۔آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں نے اونٹوں کو بیچ کر اپنی حاجت روائی کی ہے۔آپ نے فرمایا کہ روپے کو قیمت ادا کر دو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔آپ نے کہا کہ تو سرق ہے۔ پھر بدوی سے فرمایا کہ تم اس کو بیچ کر اپنی قیمت وصول کرلو۔ چنانچہ لوگ اُس سے میری قیمت پوچھنے لگے۔ وہ اُن سے کہتا تھا کہ تم کیا چاہتے ہو، وہ کہتے تھے کہ ہم خرید کر اُس کو آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر بدوی نے کہا میں تمہاری نسبت ثواب کا زیادہ مستحق و خواہاں ہوں اور مجھ سے کہا کہ جاؤ۔ میں نے تم کو آزاد کر دیا۔ (مستدرک حاکم)

ایک دفعہ خاندان مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔قریش نے چاہا کہ وہ حد سے بچ جائے۔ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب خاص تھے درخواست کی کہ آپ سفارش کیجئے چنانچہ حضرت اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے سفارش کی۔

آپ (ﷺ) نے فرمایا 'تم حد میں سفارش کرتے ہو؟ تم سے پہلے لوگ (بنی اسرائیل) اسی سبب سے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے اور امیروں کو چھوڑ دیتے۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی ایسا کرتی تو میں اُس کا ہاتھ کاٹ دیتا' (صحیح بخاری) (سیرت رسول ابی علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمتہ) (بنت رسول اللہ ﷺ سیدۃ النسآء خاتون جنت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے چوری کا تصور بھی محال ہے۔ یہاں قانون شریعت کی اہمیت بیان فرمانا مقصود ہے)

اَللَطِيفُ : بڑا باریک بین

لطیف کے بہت معنیٰ ہیں اس کی ذات فہم وادراک سے وراء' ایسی مہربانیاں فرمانے والا جو ہماری عقل سے وراء ہیں۔ نرمی کرنے والا۔

جھولیاں سب کی بھرتی رہتی ہیں دینے والا نظر نہیں آتا
ایسی نعمتیں دینے والا جو بندے کو دونوں جہاں میں کام آئیں

لطیف اس کو کہتے ہیں جو اپنے احسانات کو بڑی نرمی سے دوسروں تک پہنچائے' جو اپنے بندوں کے ساتھ اس طرح لطف وکرم کرے اور اُن کی ضروریات کو اس طرح فراہم کر دے کہ انہیں خبر تک نہ ہو۔

لطیف اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے علامہ ابن منظور اس کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں **قال ابن الاثیرفی تفسیرہ اللطیف ھوالذی اجتمع له الرفق فی الفعل و العلم بدقائق المصالح و ایصالھا الی من قدرھا له من خلقه** یعنی لطیف اس کو کہتے ہیں جس میں یہ تین چیزیں جمع ہوں۔ جو کام ہو اس میں درشتی ہو اور سختی نہ ہو بلکہ نرمی اور رفق کا پہلو نمایاں ہو۔ نیز وہ اپنے بندوں کی باریک سے باریک مصلحتوں اور منفعتوں پر آگاہ ہو اور جس کو کوئی نعمت عطا فرمانا چاہے اسے عطا فرمانے پر قادر ہو۔

سید الطائفہ جنید بغدادی فرماتے ہیں **اللطیف من نور قلبك بالھدیٰ و ربی**

جسمك بالغذیٰ و یخرجك من الدنیا بالایمان و یحرسك من نار اللظی هذا لطف اللطیف بالعبد الضعیف لطیف اس ذات پاک کو کہتے ہیں جو تیرے دل کو ہدایت سے منور کردے۔ غذا سے تیرے جسم کی نشوونما کرے تجھے دنیا سے ایمان کے ساتھ نکالے اور دوزخ کی آگ سے تجھے بچائے۔ (روح المعانی)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر لطف فرمانے والا ہے اور جس کو چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے رزق عطا فرماتا ہے۔ کسی کو علم دے دیا' کسی کو دولت دے دی' کسی کو حسن صورت سے نوازا' کسی کو حسن سیرت سے سرفراز فرمایا' کسی کو سیم وزر کے انبار بخش دیئے اور کسی کو قناعت کی دولت سے مالا مال کردیا۔ اس کے انعامات بے شمار اور اس کی عطائیں غیر محدود۔ اس کے بخشنے اور عطا کرنے کے انداز **لَاتَعَدّو وَلَا تُحۡصٰی**

اللہ تعالیٰ لطیف ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں پر مہربانی کرتا ہے ان سے نرمی سے پیش آتا ہے اس کے لطف وکرم کا کیا کہنا۔ اس نے حکیموں کو حکمت سے' علماء کو علم سے نوازا۔ سالکوں کو شوق دیا' اولیاء کو ولایت سے سرفراز کیا۔ انبیاء کو نبوت سے سرفراز فرمایا اہل تقویٰ کو بصیرت عطا فرمائی' اہل عقل کو شعور دیا یعنی جو جس کے قابل تھا اسے اسی قسم کی رحمت سے نواز دیا۔ اس کے علاوہ لطیف کا مطلب اتنی باریک چیز ہوتی ہے کہ جو محسوس کی جاسکے لیکن پکڑی نہ جاسکے۔ اس معنوں کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ لطیف ہے کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتا اور نہ ہاتھ سے چھوا جاتا ہے جیسے پھول کی خوشبو محسوس تو ہوتی ہے لیکن پکڑی نہیں جاتی۔ جسم کا سانس محسوس تو کیا جاسکتا ہے لیکن دیکھا نہیں جاتا اور نہ ہی ہاتھ سے چھوا جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اتنا لطیف ہے کہ جسم اور کون ومکان سے منزہ ہے اس کی نہ حد ہے نہ انتہا اور نہ ہی ہماری عقل اس کا ادراک کرسکتی ہے مگر جو اسے 'یا لطیف' پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی لطافت کے راز عیاں کرتا ہے۔

☆ یہ اسم اچھی اور پسند کی شادی کے لئے بہت مجرب ہے اچھا رشتہ ملنا خوشی بختی کی دلیل ہے کیونکہ بے شمار لوگ شادی کے مسئلے میں پریشان ہوتے ہیں۔ اس پریشانی کا حل '**یالطیف**' ہے۔

اگر یہ اسم باوضوایک سومرتبہ پڑھا جائے تو دلی مراد پوری ہوگی' خاص کر کنواری لڑکی کی شادی کے لئے اس کا وظیفہ بے حد مجرب ہے۔ مسلسل ۲۱ دن تک بعد نماز عشاء باوضو '**یالطیف**' پڑھا جائے اول آخر تین مرتبہ درودشریف پڑھیں۔

☆ ﴿**اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ**﴾ بے شک اللہ تعالیٰ لطیف وخبیر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم حاصل کرنے کی یہ خاص دُعا ہے۔ جو شخص ملازمت یا روزگار سے محروم ہو' فقر وفاقہ میں مبتلا ہو اور غربت پریشان کرتی ہو یا بیماری تنگ کرتی ہو یا اولاد کی شادی کا ذریعہ نہ بنت ہو تو اس صورت میں اس آیت کا ورد بہت مفید ہے جو اس آیت کو روزانہ سومرتبہ پڑھے گا ان شآء اللہ ہر کام جلد سیدھا ہو جائے گا۔

﴿**اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَالْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ**﴾ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا زبردست ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے پناہ عنایات کرتا ہے اور جو شخص بھی اسے پکارتا ہے وہ اسے لطف وکرم سے نوازتا ہے لہذا اس کے لطف وکرم سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ جو شخص یہ خواہش رکھے کہ اُسے بے حساب روزی ملے تو وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے۔ اگر ہر نماز کے بعد اُسے چند بار پڑھ لے تو زیادہ بہتر ہے۔

لاعلاج بیماری کا حل:

ایسی لاعلاج بیماری جو انسان کا پیچھا نہ چھوڑتی ہو اس میں '**یالطیف**' کو گیارہ روز تک روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھیں اور پانی دم کر کے مریض کو روزانہ پلائیں ان شآء اللہ مریض کے شفایاب ہونے کا کوئی ذریعہ بن جائے گا۔ اگر کوئی بیمار اُسے تین سومرتبہ روزانہ اکیس دن تک پڑھے ان شآء اللہ تندرست ہوگا۔

حضور ﷺ کا لطف وکرم : اللہ تعالیٰ وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اپنی صفات کا مظہر کامل بنایا ہے۔ لطف ومہربانی کا پیکر رسول جس کی سیرت بھی لطیف جس کی صورت بھی لطیف' جس کا کردار بھی لطیف' جس کی گفتار بھی لطیف۔

اگر جسمانی طور پر انسان جو ہرلطیف کو کام میں لا کر محو پرواز ہوسکتا ہے تو روحانی طور پر بھی اس جو ہرلطیف کو کام میں لاکر اپنی روح کولطیف بنا سکتا ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے قول وعمل میں مصطفوی کردار پیدا کرے۔ ظلم کرنے والوں کو معاف کرے' احترام آدمیت کی پہچان کرے۔ اخلاق عالیہ کا آئینہ دار بنے۔ ہر کسی کو اپنے اخلاق حسنہ سے متاثر کرنے والا بنے۔

اَلۡخَبِیۡرُ : خبر رکھنے والا

باریک چیزوں کا دیکھنے جاننے والا' ہر وقت ہر ظاہر و باطن پر اطلاع رکھنے والا بلکہ ہماری پیدائش سے پہلے ہمارے ہر حال سے خبر دار۔

رب تعالیٰ کے لئے غفلت' بے توجہی' بے عملی محال ہے جو کوئی ایک آن کے لئے اُسے بےعلم مانے وہ بے دین ہے جیسے بعض دیوبندی جو رب تعالیٰ کو ہر وقت عالم الغیب نہیں مانتے (دیکھوتقویۃ الایمان اور کتاب بلغۃ الحیر ان)

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ غیب کی تمام خبروں کو جانتا ہے وہ دنیا اور آخرت کے ذرے ذرے کے حال سے باخبر ہے اس لئے اسے خبیر کہا جاتا ہے۔

☆ 'یـــا خبیــر' کے ذکر سے طبیعت میں یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کا دل اپنی برائیوں سے باخبر ہوکر انہیں ختم کرنے کے درپے ہوجاتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ اسے برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

☆ جوشخص **'یا خبیر'** سات روز تک پڑھے گا اس پر اسرار پوشیدہ ظاہر ہوں گے مومن کی فراست سے نوازا جائے گا' نفس کے شر سے رہائی پائے گا اگر کسی مشکل میں ہوگا تو اس سے نجات پائے گا۔

☆ ﴿**اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡماً خَبِیۡرًا**﴾ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔

میرا خدا بہت علم والا اور خبر والا ہے۔ جو اُسے علیم اور خبیر کہے وہ اُس پر علم ومعرفت

کے دروازے کھول دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی پوشیدہ خبروں کو جانتا ہے۔۔

یَاعَلِیۡمُ عَلِّمۡنِیۡ یَاخَبِیۡرُ اَخۡبِرۡنِیۡ

اسرار کا انکشاف:

جوشخص اس کو کثرت سے پڑھتا ہے اس پر خواب یا بیداری میں پوشیدہ باتوں کے انکشافات کھلنے لگتے ہیں اگر کوئی خفیہ بات کسی کے دل میں ہواور **یا خبیر** کا ذاکر جاننا چاہے تو اُسے معلوم ہو جائے گی' کیونکہ اللہ تعالیٰ خبیر ہے اور جو اُسے اس نام سے پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بھی دلوں کے راز سے آگاہ فرما دیتا ہے۔

مریض کا مرض معلوم کرنا:

تشخیص مرض میں اللہ تعالیٰ کی مدد ضروری ہے کیونکہ اس کی مدد سے ایسی بیماری کا پتہ چل جاتا ہے جو نہایت ہی پیچیدہ ہوتی ہے جو جلدی سے سمجھ میں نہیں آتی۔اس لیئے اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم روزانہ اس ورد کو ۸۱۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اسے ان شآءاللہ مریض کو دیکھتے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مریض کے صحیح مرض کا پتہ چل جائے گا اس لئے ڈاکٹری پیشہ سے متعلق حضرات کے لئے یہ اسم بہت مفید ہے۔

رشتہ اچھا رہے گا یا بُرا؟

اگر کسی کو رشتے کا پیغام آیا ہو اور گھر والے اچھا یا بُرا جاننا چاہتے ہوں تو لڑکے یا لڑکی کی والدہ یا والد اس اسم کو سات دن تک تنہائی میں بیٹھ کر روزانہ ۳۲۴۸ مرتبہ پڑھے اور بغیر بات کیئے سو جائے ان شآءاللہ اسے اشارۃً پتہ چل جائے گا کہ رشتہ اچھا ہے برا؟ اگر بُرا ہو تو رشتہ نہ کریں کیونکہ بُرے رشتوں سے نقصان ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

کاروبار میں نفع ہوگا یا نقصان:

نیا کاروبار یا دکان شروع کرنے میں نفع ہوگا یا نقصان یا کسی کے ساتھ شراکت کرنے میں اچھا ہوگا یا بُرا؟ ایسے ہی بہت سے کاروباری معاملات ایسے ہیں کہ ان میں اگر اللہ تعالیٰ کی

مدد سے پتہ چل جائے تو نقصان سے انسان بچ سکتا ہے۔ یہ باتیں معلوم کرنے کے لئے 'یاخبیر' کوسات دن تک گیارہ ہزار مرتبہ پڑھیں ان شآءاللہ جو بات دل میں ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے متعلق آگاہ کردے گا۔

نفس' شیطان اور ہوشیار آدمی سے بچنے کا عمل:

جو شخص نفس' شیطان اور مکار قسم کے لوگوں کے مکر وفریب سے بچنا چاہتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھتا رہے ان شآءاللہ نفس پر غالب رہے گا۔ شیطان کے جال میں نہیں پھنسے گا اور دوسرے لوگوں سے دھوکہ نہیں کھائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غیبی خبریں بتانا : اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالموں کی خبریں دینے والا بنایا ہے۔ نبی کے معنیٰ ہیں : خبروالا یعنی غیبی خبر دینے والا یا سب کی خبر رکھنے والا یا خبر لینے والا۔ اصطلاح شریعت میں 'نبی' وہ برگزیدہ ہستی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔

نبی ایسی باتوں کی خبریں دینے کے لئے آتے ہیں جن کو نہ تو ہم اپنے حواس سے جان سکتے ہیں' نہ وہاں عقل کی رسائی ہوسکتی ہے۔ اسی لئے صاحب مدارک التنزیل نے فرمایا کہ **والنبی من النباء لانه یخبر عن الله تعالی** یعنی نبی نباء سے مشتق ہے اور نبی کو اسی لئے نبی کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دیتا ہے جو غیب الغیب ہے۔ جہاں نہ حواس کی پہنچ ہے نہ عقل کی رسائی ہے۔ پتہ چلا کہ نبی غیب کی خبریں دینے کے لئے آتے ہیں اسی لئے قرآن مجید میں رب العزت نے فرمایا ﴿**تِلْكَ مِنْ اَنْبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ**﴾ یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں جو بذریعہ وحی ہم تمھاری جانب بھیجتے ہیں۔ ﴿**عَمَّ يَتَسَاۗءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ**﴾ وہ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں' کیا وہ اس بڑی اور اہم خبر کے بارے میں پوچھ رہے ہیں'۔۔۔۔۔اس خبر والے میں تین احتمال ہیں : خبر دینے والا' خبر لینے والا' خبر رکھنے والا۔

اگر پہلے معنیٰ کئے جائیں تو معنیٰ ہوں گے' اے خبر دینے والے۔ کس کو یا کس کی؟ خالق کو مخلوق کی۔ مخلوق کو خالق کی خبر دینے والے۔ خیال رہے کہ اخبار' ریڈیو' تار' خط ' ٹیلیفون' بی بی سی کا محکمہ سبھی خبر دینے والے ہیں' مگر ان میں سے کسی کو نبی نہیں کہا جاتا۔ معلوم ہوا کسی خاص خبر دینے والے کو نبی کہتے ہیں۔

تار ٹیلیفون وغیرہ فرش والوں کو فرش کی خبر دیتے ہیں مگر انبیاء علیہم السلام وہاں کی خبریں لاتے ہیں جہاں سے نہ تار آتا ہے نہ ٹیلیفون۔ اب اس کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ اے غیب کی خبریں دینے والے۔ دوسروں کو غیب کی خبر وہ ہی دے گا جو خود بھی خبر رکھے۔ جو لوگ حضور ﷺ کے علم کا انکار کرتے ہیں وہ دَر پردہ آپ کے نبی ہونے کے منکر ہیں۔

اگر معنیٰ کئے جائیں' خبر رکھنے والے' تو مطلب یہ ہوگا کہ اے ساری خُدائی کی خبر رکھنے والے۔ ہر محکمہ کا بڑا آفیسر اپنے سارے محکمہ کی خبر رکھتا ہے نگرانی بھی کرتا ہے۔ حضور ﷺ سلطنت الٰہیہ کے مقتدرِ اعلیٰ ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ذرّے ذرّے اور قطرے قطرے پر خبردار کیا۔ اگر جہاز کا کپتان جہاز سے بے خبر ہوجائے تو جہاز ڈوب جائے۔ اگر ہمارے رسول ہم سے بے خبر ہو جائیں تو ہماری کشتی غرق ہوجائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک رات آسمان صاف تھا اور چھوٹے بڑے تارے صاف جگمگا رہے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' حضور نبی کریم ﷺ کے پاس رونق افروز تھے کہ ام المؤمنین نے پوچھا' یارسول اللہ! آپ کی اُمت میں کوئی ایسا بھی ہے جس کی نیکیاں تاروں کے برابر ہوں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ کیسا شاندار سوال ہے۔ کیونکہ مختلف آسمانوں پر اَن گنت تارے ہیں اور قیامت تک ہر جگہ حضور ﷺ کے بے شمار اُمتّی اور ہر اُمتّی کے بے شمار اعمال۔ جو وہ رات کی اندھیریوں میں' تہ خانوں میں' پہاڑ کے چوٹیوں اور غاروں میں کریں گے۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضور عالَم بالا کے تاروں کو شمار کریں اور اپنی ساری اُمت کے ہر عمل کا حساب لگا کر مجھے بتائیں کہ کس کی نیکیاں تاروں کے برابر ہیں؟

یہ سوال اسی سے ہوسکتا ہے جس کی نگاہ میں آسمانوں کا ایک ایک تارا ہو' اور زمین کے ہر گوشہ کے ہر اُمتی کی ہر ساعت کا عمل ہو۔ ایمان کو تازگی بخشنے والی بات یہ ہے کہ حضور ﷺ

نے یہ نہ فرمایا کہ اے عائشہ' میں تو مسئلے بتانے آیا ہوں۔ ان چیزوں کی گنتی سے مجھے کیا تعلق۔ نہ یہ فرمایا کہ اچھا جبریل کو آنے دو' رب تعالیٰ سے پوچھوالیں گے۔ نہ یہ فرمایا کہ دوات قلم لاؤ' جمع تفریق کر کے بتادیں۔ نہ یہ فرمایا کہ ذرا ٹھہرو مجھے سوچ کر دل میں میزان لگا لینے دو' بلکہ فوراً فرمایا کہ ہاں میرا ایک اُمّتی وہ ہے جس کی نیکیاں آسمانوں کے تاروں کے برابر ہیں۔

عرض کیا' کون؟ فرمایا' عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عرض کیا' حضور میرے والد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا حال ہے؟ جو سفر وحضر' جنگل و گھر میں حضور کے ساتھی ہیں۔ فرمایا' اے عائشہ' انھیں کیا پوچھتی ہو' اُن کی ہجرت والی رات غارِ ثور کی ایک رات کی نیکی عمر فاروق کی ساری نیکیوں سے بڑھ کر ہے۔

یہ ہیں معنیٰ اس کے۔ کہ اے خبر رکھنے والے۔

حضور ﷺ کی شان تو بہت اعلیٰ ہے جس پر حضور کا دستِ کرم پھر جائے وہ کُل کی خبر رکھتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں سُنا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں خطبہ دے رہے ہیں اور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ وہاں سے بیسیوں میل دور نہاوند میں جہاد کر رہے ہیں۔ سیدنا فاروق آعظم رضی اللہ عنہ یہاں سے پُکارتے ہیں اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو۔ مدینہ منورہ میں کھڑے ہو کر سب کی خبر رکھ رہے ہیں اور خبر لے رہے ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ اپنی آواز بھی وہاں پہنچا رہے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ خچر پر جا رہے ہیں۔ ایک جگہ خچر ٹھٹکا اور اپنے دو پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں دو قبریں ہیں۔ جن میں عذاب ہو رہا ہے۔ میرا خچر وہ عذاب دیکھ کر ٹھٹکا۔ یہ خچر کی طاقت نہ تھی بلکہ اس سوار کا فیض تھا جس سے خچر نے لاکھوں من مٹی کے نیچے کا عذاب دیکھ لیا۔ یہ ہیں خبر رکھنے والے کے معنیٰ۔

اور اگر اس کے معنیٰ یہ ہوں کہ اے خبر لینے والے' تو مطلب یہ ہو گا کہ اے غریبوں' مسکینوں' گم ناموں' بے خبروں کی خبر لینے والے۔ جن کی کوئی خبر نہ لے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ بے کسوں بے بسوں کے فریادرس ہیں۔ ایک بار مجلس وعظ گرم ہے حضور ﷺ کا روئے سخن عورتوں کی طرف ہے۔فرماتے ہیں کہ جس کے تین بچے چھوٹے لڑکپن میں فوت ہو جائیں اور وہ اُن پر صبر کرے تو یہ تینوں قیامت میں اس کی شفاعت کریں گے اور بخشوائیں گے۔ ایک صحابیہ عرض کرتی ہیں، یارسول اللہ! اگر دو بچوں پر صبر کیا ہوتو؟ فرمایا۔اس کے دو ہی بچے شفاعت کریں گے۔ ایک صحابیہ عرض کرتی ہیں جس کسی ماں نے اپنے ایک بچے کو خاک میں سُلا کر صبر کیا ہوتو؟ فرمایا۔اس کا ایک ہی بچہ بخشوائے گا۔آخر کار ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا کوئی صحابیہ عرض کرتی ہیں کہ اگر کسی کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو؟ فرمایا۔ جس کا کوئی نہیں، اس کے ہم ہیں۔ یہ ہیں معنیٰ خبر لینے والے کے۔ قیامت میں ماں اپنے اکلوتے کو بھولے گی مگر رحمت والے اپنے گنہگاروں کو نہ بُھولیں گے۔ خبر لینے والے کا نام انہیں پر سجتا ہے۔ لہذا جو شخص حضور ﷺ کو نبی مانتا ہے اس کو یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ وہ غیب جانتے ہیں اور وہ غیب کی خبر بھی دیتے ہیں۔۔علم غیب مصطفیٰ ﷺ کا منکر درحقیقت حضور ﷺ کی نبوت ہی کا انکار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ چُھپی ہوئی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی ذات کو غیب الغیوب کہتے ہیں۔وہ تمام چُھپی ہوئی چیزوں میں سب سے زیادہ چُھپا ہوا ہے اور ایسا چُھپا ہوا ہے کہ بڑے بڑے ارباب بصیرت بھی اس کے ادراک ودیدار سے محروم ومجبور ہی رہے۔سب کی آنکھیں اس کے دیدار پُرانوار سے عاجز ولاچار ہیں۔ محبوب خُدا کی وہ بے مثل آنکھ ہے کہ اس آنکھ سے غیب الغیب خُدا بھی پوشیدہ نہ رہا۔ تو جس آنکھ سے غیب الغیب پنہاں نہ رہا۔ اس آنکھ سے خُدائی بھر کا کون سا ایسا غیب ہے جو پوشیدہ رہ سکتا ہے۔امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا :

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چُھپا تم پہ کروروں درود

اَلْحَلِيْمُ: بُردبار

حلم کے معنی ہیں آہستگی و بردباری، یعنی رب تعالیٰ مستحق سزا کو جلدی نہیں پکڑنا، توبہ کی مہلت دیتا ہے یا دنیا میں بُروں پر بھی کرم ومہربانی فرماتا ہے۔ انتقام لینے میں جلدی نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ساتھ قادروتوانا ہونے کے باوجود رحمت ورافت کا برتاؤ کرتا ہے وہ غلط کاروں کو فوراً انتقام کی چکّی میں پیس نہیں دیتا بلکہ ان کے ساتھ بڑے تحمّل اور حلم کا سلوک کرتا ہے تمام عمر سرکشی اختیار کرنے والا جب بھی اُس کے در رحمت پر آکر گر پڑتا ہے تو وہ اُس کو اپنے دامن رحمت میں ضرور جگہ دے دیتا ہے۔

امام بونی کا قول ہے کہ حلیم وہ ذات ہے جو اپنے سامنے نافرمانی ہوتی ہوئی دیکھ کر سزا میں جلدی نہیں کرتی اور نہ ہی نافرمانوں کو غصے کی بناء پر عتاب کا نشانہ بناتی ہے یہ خاص صفت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔

ایک اور عالم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعتبار سے حلیم ہے وہ انتقام کے لئے جلدی نہیں کرتا اور گناہوں کی سزا میں رزق بند نہیں کرتا۔ اس لئے جو شخص اُسے اس صفت کے ذریعے پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں بھی حلم پیدا فرما دیتا ہے۔

بداخلاقی کا علاج:

وہ بچہ جو بداخلاق ہو، اسے چھوٹے بڑے کی تمیز نہ ہو۔ گھر میں والدین کے ساتھ گستاخانہ رویہ رکھتا ہو اور ماں باپ اس کے اخلاقی رویے سے تنگ ہوں تو گھر کے کسی فرد کو چاہئے کہ اس اسم کو گیارہ دن تک ۸۸۰۰ مرتبہ پڑھے اور پانی دم کرکے اسے پلائیں ان شآء اللہ چند دنوں میں اس کی طبیعت میں نرمی آجائے گی اور اس کا اخلاق درست ہونے لگے گا۔

ندامت سے بچنے کا عمل:

بعض اوقات وعدہ کرکے پورا نہیں ہوتا اور وعدہ کرنے والے کو نادم ہونا پڑتا ہے یا

کسی کا قرض دینا ہو اور اس کا وعدہ پورا ہو گیا ہو اور مانگنے والا سر پر ہو، غرضیکہ جس کام میں بھی شرمندہ ہونے کا ڈر ہو تو اس اسم کو ملاقات سے پہلے پڑھنا شروع کر دیں ان شآء اللہ، اللہ تعالیٰ کوئی ایسی صورت پیدا کر دے گا کہ شرمندگی نہیں ہوگی۔ ایک قول کے مطابق جو کوئی اس اسم کو نماز ظہر کے بعد نو مرتبہ ہمیشہ پڑھنے کا معمول بنالے، وہ لوگوں کے سامنے نہ کبھی ذلیل ہوگا اور نہ نادم ہوگا۔

ہر شخص گرویدہ بن جائے: جو شخص اس اسم کو روزانہ ۳۵۲ مرتبہ پڑھنے لگے اور تقریباً ایک سال تک پڑھتا رہے تو لوگ اس کے گرویدہ ہونے لگیں گے۔ ہر کوئی اس سے پیار و محبت سے پیش آئے گا۔ وہ بذات خود بھی بڑا نرم دل ہوگا اور اس میں غصہ بہت ہی کم ہو جائے گا۔

ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد رہے: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور توفیق کے بغیر کوئی کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا لہذا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے ہر کام میں برکت رہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہے تو اُسے چاہئے کہ اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور پانی کو کام کے مقام پر دیواروں اور دروازوں پر چھڑکے ان شآء اللہ، اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہے گی اور کام پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔

مرض کی شدت میں کمی: اس اسم کی برکت سے مرض کی شدت میں کمی ہو جاتی ہے اگر بیمار کے سرہانے کی طرف بیٹھ کر اس اسم کو ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے مریض کو پلایا جائے تو مریض کے مرض کی شدت میں کمی ہو جائے گی اور آخر مریض صحت یاب ہوگا اگر اس سے پہلے **'یا سلام'** کا اضافہ کر لیا جائے تو نتیجہ زیادہ بہتر ہوگا۔

رحمۃ للعالمین کا حلم: رحمت دو عالم ﷺ کا حلم جیسا کہ منقول ہے، وہ روز روشن کی طرح عیاں اور دنیا سے نرالا ہے۔ کوئی حلیم اور بردبار ایسا نہ ہوگا جس سے ایسے مواقع پر انتقام کے طور پر کوئی فعل سرزد نہ ہوا ہو اور جواباً اس نے کوئی بات نہ کہی ہو لیکن آپ کی ذات ستودہ صفات ہی ایسی ہے کہ جتنی تکلیف و اذیت بڑھتی گئی اسی قدر صبر

اور برداشت میں اضافہ ہوتا چلا گیا حالانکہ آپ پرظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے گئے' جہلا نے زیادتی اور ایذارسانی میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہ کیا لیکن آپ نے صبر اور برداشت کے دامن کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہ چھوڑا خندہ پیشانی سے سب کچھ برداشت کرتے رہے۔

اس پیکر رحمت نے کبھی اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ کی متعین فرمودہ کسی حد کو توڑا جاتا تو اس پر ضرور حد قائم فرمائی جاتی تھی۔ روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز جب رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ انور زخمی ہوا تو صحابہ کرام کو اس واقعہ سے بہت ہی صدمہ پہنچا اور وہ بارگاہ رسالت میں بصد عجز و نیاز عرض گذار ہوئے کہ کفار کی تباہی اور بربادی کے لئے دُعا فرمادی جائے۔ (قربان جائیں) اس وقت بھی اس سراپا رافت و جان رحمت نے یہی فرمایا کہ مجھے تو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ مخلوق خدا کو حق کی دعوت دوں' میں ان پر عذاب لانے کے لئے تو نہیں بھیجا گیا اور بارگاہ خداوندی میں دُعا کی کہ اے اللہ! میری قوم کو دولت ہدایت سے مالا مال کردے یہ لوگ مجھے پہچانتے نہیں ہیں **اللهم اهد قومی فانهم لایعلمون**

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس موقع پر بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان' ایسے موقع پر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے کہا تھا: ﴿**رَبِّ لَاتَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا**﴾ اے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

اگر آپ بھی اپنی قوم کے لئے ایسی ہی دُعا فرمادیتے تو کوئی ایک بھی بچنے نہ پاتا حالانکہ انہوں نے آپ کو زخمی کیا۔ آپ کا روئے انور خون آلودہ کیا اور دندان مبارک شہید کردیئے گئے اس کے باوجود آپ نے ان کے لئے ہلاکت کی دُعا مانگنے سے (انکار فرمایا' بلکہ قوم کی بھلائی کے لئے بارگاہ خداوندی سے یوں طلبگار رہوئے: **اللهم اهد قومی فانهم لایعلمون** اے اللہ! میری قوم کو معاف فرمادے کیونکہ یہ لوگ میرے منصب کو پہچانتے نہیں ہیں۔

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس موقع پر آپ نے جس عظیم الشان فضل

غایت درجہ احسان و بے حساب کریم النفسی اور انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ملاحظہ تو فرمایئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے جانثاروں، شمع رسالت کے پروانوں کے جواب میں سکوت پر بھی اکتفا نہ فرمایا، بلکہ زبان مبارک سے معافی کا اعلان فرمادیا، مزید برآں یہ احسان فرمایا کہ بارگاہ رب العزت سے ان کے لئے معافی اور ہدایت مانگی، ساتھ ہی اس شفقت رحمت کا سبب بھی بارگاہ خداوندی میں لفظ قومی کے ذریعے پیش کردیا اور **فانهم لايعلمون** کے ذریعہ اُن کی نامعقول حرکتوں کا بارگاہ خداوندی میں عذر بھی پیش کردیا۔

جب ایک شخص (ذوالخویصرہ) نے تقسیم غنائم کے وقت آپ پر اعتراض کیا اور کہا کہ عدل کیجئے کیونکہ آپ کی تقسیم رضائے الٰہی کے مطابق نہیں ہے۔ اس کا جواب آپ نے ایسے الفاظ میں دیا کہ اس کی جہالت بھی واضح ہوگئی اور نصیحت بھی فرمادی چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ افسوس! اگر میں بھی انصاف نہیں کرتا تو اور کون انصاف کرے گا؟ بعض صحابہ کرام نے اُسے قتل کرنا چاہا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمادیا۔

ایک غزوہ میں آپ کسی درخت کے نیچے بوقت دوپہر تنہا قیلولہ فرمارہے تھے کہ اچانک غورث بن حارث ارادہ قتل سے آپ کے پاس آپہنچا۔ صحابہ کرام ادھر ادھر آرام کررہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ایک آدمی ہاتھ میں ننگی تلوار لئے کھڑا ہے۔ غورث نے کہا، بتاؤ اب میرے وار سے تمہیں کون بچائیگا؟ رسول اللہ ﷺ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔ اتنا سنتے ہی اس کے ہاتھ سے تلوار گرگئی۔ نبی کریم ﷺ نے وہ تلوار اٹھالی اور فرمایا کہ اب تو بتا کہ تجھے کون بچائے گا؟۔ وہ بولا۔ آپ بہتر قابو پانے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا قصور معاف کردیا اور اُسے جانے کی اجازت رحمت فرمادی۔ غورث جب اپنی قوم میں واپس لوٹا تو کہنے لگا کہ میں بہترین انسان کے پاس سے آرہا ہوں اور سارا واقعہ سنایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا اور آپ نے موٹے کناروں والی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ایک اعرابی نے اپ کی اس چادر

کو زور سے کھینچا جس کے باعث گردن مبارک پر نشان پڑ گیا۔اس کے بعد اعرابی کہنے لگا کہ اے محمد! میرے ان دونوں اونٹوں کو مال سے لاد دو۔تم کچھ اپنے باپ کے مال سے تو نہیں دوگے۔رسول اللہ ﷺ خاموش ہی رہے اور صرف یہی فرمایا کہ واقعی مال تو اللہ تعالیٰ کا ہے اور میں اس کا بندہ ہوں۔پھر فرمایا کہ اے اعرابی! آپ سے اس زیادتی کا بدلہ لیا جائے گا۔اس نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ آپ برائی کا برائی کے ساتھ بدلہ نہیں دیا کرتے۔نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور حکم دیا کہ اس کے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دو۔

ایک دفعہ آپ کی بارگاہ میں ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جو آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ڈرو مت' اگر تم اپنے ارادے پر قائم بھی رہتے تب بھی میرے قتل پر قادر نہیں ہوسکتے تھے۔ اسلام لانے سے پہلے زید بن سعنہ آپ سے قرض مانگنے آیا اور سخت کلامی سے پیش آتے ہوئے کہنے لگا کہ اے عبدالمطلب کی اولاد! تم بڑے نادہندہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کی لیکن رسول اللہ ﷺ تبسم فرمارہے تھے۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔اے عمر! یہ اور میں تو کسی اور ہی بات کے حاجت مند تھے۔تم مجھ سے اچھی طرح ادا کرنے اور اُس سے حسن تقاضا کے لئے کہتے۔ پھر آپ نے زید بن سعنہ سے فرمایا کہ ابھی تو وعدہ میں تین دن باقی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کا قرضہ ادا کرو اور بیس صاع اُسے زیادہ دو کیونکہ تم نے اسے ڈرایا دھمکایا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے حلم کو دیکھ کر زید بن سعنہ مسلمان ہوگئے۔

زید بن سعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی تمام نشانیاں دیکھ لی تھیں لیکن صرف دو امور دیکھنے باقی رہ گئے تھے۔ایک یہ کہ اس نبی کے علم پر جہل غالب نہیں آسکتا اور دوسری بات یہ کہ اُن کے ساتھ جتنا جاہلانہ سلوک ہوگا اتنا ہی اُن کے حلم میں اضافہ ہوگا۔پس میں نے یہ نازیبا سلوک کر کے آپ کو اُن دونوں باتوں میں آزمایا تھا جن میں آپ پورے اُترے۔(شفا شریف)

زمانہ جاہلیت میں قریش نے آپ کی ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی لیکن آپ

نے ان حوصلہ شکن تکالیف کے مقابلے میں پورے صبر وتحمل ہی سے کام لیا' یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے ان کے مقابلے میں آپ کو فتح وظفر سے نوازا اور وہ آپ کے زیر فرمان آ گئے حالانکہ وہ اپنی قوت وشوکت کے ٹوٹنے اور اپنی چہل پہل کی بربادی کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کامیاب ہونے پر آپ نے بانیان ظلم وستم کے ساتھ عفو ودرگزر ہی سے کام لیا اور انہیں مخاطب کر کے دریافت فرمایا کہ بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ انہوں نے گردنیں جھکا کر جواب دیا کہ ہمیں آپ سے بھلائی کی امید ہے کیونکہ آپ ایک شریف انسان اور ایک شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم سے وہی کہتا ہوں جو ایسے موقع پر میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام (نے اپنے بھائیوں سے) کہا تھا کہ ﴿لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمِ ؕ یَغْفِرُاللّٰهُ لَکُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ﴾ (یوسف/۹۲)
آج تم پر کچھ ملامت نہیں' اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

اور آپ نے اُن سے مزید فرمایا **اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ** جاؤ تم سب آزاد ہو۔ (شفا شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تنعیم سے ۸۰ آدمی آئے تا کہ صبح کی نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیں۔ وہ سارے کے سارے پکڑے گئے اور جب بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اُن سب کو چھوڑ دیا۔ اسی وقت پر اللہ جل مجدہ نے آیہ کریمہ نازل فرمائی تھی ﴿هُوَالَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْهِمْ وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴾ (الفتح/۲۴)
اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دیدیا تھا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھتا ہے۔

وہ ابوسفیان جو بار ہا لشکر جرار لے کر آپ پر حملہ ہوتا رہا' آپ کے محترم چچا (سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور کتنے ہی صحابہ کرام کو شہید کروا چکا تھا اور شہادت کے بعد ان کا مثلہ کروایا تھا' جب وہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کا قصور بھی معاف کر دیا اور

بڑی نرمی اور شفقت سے گفتگو کرتے ہوئے اُس سے فرمایا ابوسفیان! کیا تجھ پر ابھی واضح نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے' تجھ پر افسوس ہے۔ ابوسفیان عرض گذار ہوئے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ تو بڑے حلیم وکریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ لوگوں کے برعکس رسول اللہ ﷺ شاذونادر ہی غصہ میں آتے تھے اور اگر کبھی غصہ آ بھی جاتا تو بہت جلد راضی ہو جاتے تھے۔ (صلے اللہ علیک یا رسول اللہ)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے حق کے لئے کبھی انتقام نہ لیا۔ ہاں جب آپ کسی حرمت اللہ کی بے حرمتی دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کے واسطے اُس کا انتقام لیتے۔ (صحیح بخاری)

نبوت کے دسویں سال آنحضرت ﷺ قبیلہ ثقیف کو دعوت اسلام دینے کے لئے طائف تشریف لے گئے۔ مگر بجائے رو براہ ہونے کے انہوں نے آپ کو اس قدر اذیت دی کہ نعلین مبارک خون آلودہ ہو گئے۔ جب آپ وہاں سے واپس ہوئے تو راستے میں پہاڑوں کے فرشتے نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ جو چاہیں حکم دیں' اگر اجازت ہو تو اخشبین کو اُن پر اُلٹ دوں۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ ہلاک ہو جائیں بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے بندے پیدا کرے گا جو صرف خدا کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ (مشکوٰۃ)

ہجرت سے پہلے مکہ میں کفار نے مسلمانوں کو اس قدر اذیت دی کہ ان کا پیمانہ صبر گریز ہو گیا۔ چنانچہ حضرت خباب بن الارث بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مشرکین سے شدت وسختی پہنچی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سر مبارک کے نیچے چادر رکھ کر کعبہ کے سائے میں لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا' آپ مشرکین پر بددُعا کیوں نہیں کرتے؟ یہ سُن کر آپ اُٹھ بیٹھے' چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تھا۔ فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں اُن پر لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتیں جس سے گوشت پوست سب علحدہ ہو جاتا اور اُن کے سر پر آرے رکھے جاتے اور چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے' مگر یہ اذیتیں اُن کو

دین سے برگشتہ نہ کرسکتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو کمال تک پہنچائے گا۔ یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا اور اُسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ (صحیح بخاری)

جب رسول اللہ ﷺ محاصرہ طائف (شوال ۸ ھ) سے واپس آنے لگے تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ ثقیف پر بددُعا فرمائیں۔ مگر آپ نے یوں دُعا فرمائی **اللھم اھد ثقیفاً**۔ (خدایا ثقیف کو ہدایت دے) چنانچہ وہ دُعا قبول ہوئی اور ثقیف ۹/ ہجری میں ایمان لائے۔

عکرمہ بن ابی جہل قرشی مخزومی اپنے باپ کی طرح رسول اللہ ﷺ کے سخت دشمن تھے۔ فتح مکہ کے دن وہ بھاگ کر یمن چلے گئے۔ اُن کی بیوی جو مسلمان ہوچکی تھی وہاں پہنچی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر صلہ رحم اور احسان کرنے والے ہیں' غرض وہ عکرمہ کو بارگاہ رسالت میں لائی۔ عکرمہ نے آپ کو سلام کہا۔ رسول اللہ ﷺ اُن کو دیکھتے ہی کھڑے ہوگئے اور ایسی جلدی سے اُن کی طرف بڑھے کہ چادر مبارک گر پڑی اور فرمایا: **مرحبا بالرّاکب المھاجر** ہجرت کرنے والے سوار کو آنا مبارک ہو (اصابہ۔ سیرت حلبیہ)

ہند بنت عتبہ (زوجہ ابوسفیان بن حرب) جو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلیجہ چبا گئی تھیں فتح مکہ کے دن نقاب پوش ہوکر ایمان لائیں تاکہ آنحضرت ﷺ پہچان نہ لیں۔ بیعت کے موقع پر بھی گستاخی سے باز نہ رہیں۔ ایمان لاکر نقاب اُٹھا دیا اور کہنے لگیں کہ میں ہند بنت عتبہ ہوں مگر حضور رحمتہ للعالمین ﷺ نے کسی امر کا ذکر تک نہ کیا۔ یہ دیکھ کر ہند نے کہا 'یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی اہل خیمہ میری نگاہ میں آپ کے اہل خیمہ سے زیادہ مبغوض نہ تھے لیکن آج میری نگاہ میں روئے زمین پر کوئی اہل خیمہ آپ کے اہل خیمہ سے زیاددہ محبوب نہیں رہے'۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں پیشاب کردیا۔ لوگ اسے مار پیٹ کرنے کے لئے اٹھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'اسے جانے دو اور اس

کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔ کیونکہ تم نرم گیر بنا کر بھیجے گئے ہو۔سخت گیر بنا کر نہیں بھیجے گئے۔'(صحیح بخاری)

الغرض اس طرح کے نبی رحمت کی حیات طیبہ میں ہزاروں واقعات ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ حلم وعفو یعنی ایذاؤں کا برداشت کرنا اور مجرموں کو قدرت کے باوجود بغیر انتقام کے چھوڑ دینا اور معاف کر دینا آپ کی یہ عادت کریمہ بھی آپ کے اخلاق حسنہ کا وہ عظیم شاہکار ہے جو ساری دنیا میں عدیم المثال ہے۔ (سیرت رسول عربی)

اَلْعَظِیْمُ : بزرگ

عظیم عظمت سے بنا بمعنی بڑائی، بڑائی جسمانی بھی ہوتی ہے اور رتبے وعزت کی بھی، یہاں عظمت وعزت کی بڑائی مراد ہے یعنی ایسی عظمت والا کہ کسی کا گمان و وہم وہاں کام نہ کر سکے۔

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا　　پہچان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو بھی عظمت دی ہے حضور ﷺ تمام مخلوق سے عظیم ہیں۔ شیخ، مریدین سے عظیم اور بادشاہ، رعایا سے عظیم ہے۔(روح البیان)

اللہ تعالیٰ اپنی شان میں ہر لحاظ سے بلند و بالا ہے۔ اس کی عظمت اور غلبہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس کی عظمت اور کبریائی منفرد نوعیت کی ہے اور جو چیزیں اس کی ہیں وہ بھی عظیم ہیں۔ اُس کا ہر کام عظمت والا ہے، ارض وسما کا مالک ہونے میں اللہ عظیم ہے، مخلوق کو رزق دینے میں اللہ عظیم ہے، سب سے زیادہ پاک اور منزہ ہونے میں اللہ عظیم ہے۔ عزت اور غلبے میں اللہ عظیم ہے، جبار اور قہار ہونے میں اللہ عظیم ہے۔ گناہوں کے معاف کرنے میں اللہ عظیم ہے۔اپنی رحمت نازل کرنے میں اللہ عظیم ہے۔علم اور حلم میں اللہ عظیم ہے، عدل وانصاف میں اللہ عظیم ہے کیونکہ اس جیسا انصاف کوئی نہیں کر سکتا۔حسن تدبیر میں، اللہ عظیم ہے ہر چیز پر اختیار رکھنے میں، اللہ عظیم ہے۔اپنے کرم میں اللہ عظیم ہے۔ اپنے حسن میں اللہ عظیم ہے گویا کہ وہ سب سے زیادہ جمیل ہے اس لئے وہ اپنی صفت کی بنا پر کائنات کے ذرے سے لے کر سب

سے بڑی چیز سے بھی عظیم ہے۔ جو شخص اسے اُس صفت سے پکارتا ہے وہ اُسے بھی عظیم کردیتا ہے۔ **یا عظیم** یہ اسم جمالی ہے اوراس کے اعداد ۱۲۰ ہیں۔

☆ عزت، دولت صحت کے لئے اور آفتوں سے نجات اور بیماری سے شفا کے لئے **یا عظیم** بارہ مرتبہ کسی بھی نماز کے بعد پڑھیں اور ایک ہفتہ تک **وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ** کا وِرد بھی رکھیں۔

ہرایک کی نظر میں قابل تعظیم بننا:

جو شخص **یا عظیم** کو گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ تین سال تک پڑھے وہ ہرایک کی نظر میں قابل تعظیم بن جائے گا اور ہر ملنے والا اس سے عزت سے پیش آئے گا کیونکہ اس اسم کی بدولت اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو دائمی عزت سے نوازتا ہے اور وہ شخص لوگوں کی نظر میں بزرگ ہوجاتا ہے کیونکہ اس اسم میں عظمت کے اثرات بہت زیادہ ہیں اس لیئے اس کا ذاکر ہمیشہ کے لئے عظیم لوگوں میں سے ہوجاتا ہے۔

فضل دارین کا حصول:

جو شخص **یا عظیم** چالیس روز تک ۴۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اُسے دین ودنیا کی نعمتوں سے نوازے گا، دور دور تک اس کی شہرت پھیلے گی، بے پناہ مال و دولت اسے حاصل ہوگی اور اُسے ہمیشہ پڑھنے والا کبھی مفلس اور قلاش نہ ہوگا۔

مال سے متعلق ہر مشکل کا حل:

ایسی مشکلات جن کا تعلق مال سے ہو یعنی غربت، افلاس، تنگی رزق یا بے روزگاری ہو اور مال کے حصول میں رکاوٹ آتی ہو تو ایسے شخص کو چاہئے کہ ۴۰ روز تک **یا عظیم** روزانہ ۱۲۰۰۰ مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ اُس کی مشکلات حل ہوجائیں گی۔ جو لوگ بوجہ مال کی کمی کے حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے وہ عزت کرنے لگیں گے۔ اگر کسی کو اپنی قابلیت کے مطابق عہدہ نہ ملا ہو تو ان شآء اللہ اس اسم کی بدولت اسے ملازمت مل جائے گی۔

ہمیشہ صاحب اقتدار رہنے کا عمل :

اگر آپ زندگی کے ہر شعبے میں صاحب اقتدار رہنا چاہتے ہوں یعنی گھر والے عزت کریں۔ جہاں کام کاج ہو وہاں اختیار وسیع ہوں۔ دوسرے لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھیں' عہدہ اور ملازمت میں ترقی ہوتی رہے اس کے لئے اس وظیفہ کو ۱۱۰ دن تک ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شآء اللہ ہر لحاظ سے اقتدار حاصل ہوگا۔

وظیفہ یہ ہے: **یَاعَظِیْمُ ذَالثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْکِبْرِیَآءِ فَلَا یُنَزِّلُ عِزُّہٗ یَاعَظِیْمُ**

غم اور بے چینی سے نجات :

بخاری' مسلم' ترمذی' نسائی کی صحیح احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی غم یا بے چینی یا مہم کام پیش آئے اس کو چاہئے کہ یہ کلمات پڑھے' سب مشکلات آسان ہو جائیں گی وہ کلمات یہ ہیں: **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ ' لَآاِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ رَبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمُ**

حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت : حضور سید المرسلین ﷺ کی عظمت و رفعت کا کیا کہنا۔ حضور ﷺ مجسمہ اخلاق وحسنات کے عظیم مقام پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی صفات و خصائل کو اخلاق کا مجموعہ قرار دیا جس کا ذکر سورہ قلم میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ﴿ **وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ** ﴾ اور یقیناً آپ تو اعلیٰ اخلاق کے پیکر ہیں۔

قرآن حکیم حضور ﷺ کی اخلاقیات کی بڑی واضح اور ہر قسم کے عیب سے پاک کتاب ہے حضور ﷺ کی ذات اقدس اخلاقیات کے ان ابواب کی تشریح وتوضیح ہے۔ اخلاقیات ہوں یا عبادات' معاشیات ہوں یا معاملات' ہمارے تمام اُلجھے ہوئے مسائل کا حل صاحب خلق عظیم کی اطاعت ومحبت میں ہے لیکن جب ہم اپنے گردو پیش روز رونما ہونے والے

واقعات کو دیکھتے ہیں جنہوں نے معاشرتی امن وامان کے پرخچے اڑا دیئے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ اخلاق محمدی ﷺ کے اخلاق کو اپنانے کی بجائے مغرب کی تقلید کو اپنا کر عزت و وقار حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی عظمتوں رفعتوں کے اقرار کی بجائے یورپ کے کمالات کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں جس کے نتیجے میں تو آج ہم مکمل طور پر مغرب کی غلامی واطاعت میں آ چکے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی بجائے مغرب کو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی عزت ناموس پر کٹ مرنے والے صحابہ کرام نے اتنا اونچا مقام کس طرح پالیا۔ آج دنیا ان کے نقوش قدم کو سرمہ طور کیوں سمجھتی ہے؟

اگر ہم اس بات پر غور کر لیں تو ہمارا معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے آج کے انسان کو وہی عظمت، وہی عزت، وہی قدر و منزلت مل سکتی ہے جو آج سے ۱۴ سو سال پہلے حاصل کی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی عظمت و اخلاقیات کے ترانے، آپ کے خصائل کے تذکرے سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی پائے جاتے تھے اور قرآن حکیم تو حضور ﷺ کی عظمت پر بہت بڑی گواہ کتاب ہے۔

ہماری کامیابی وکامرانی کا راز اسی بات میں مضمر ہے کہ ہم حضور ﷺ کی عظمت و رفعتوں کے سامنے جبین نیاز خم کر دیں جس طرح صحابہ نے حضور ﷺ کی عظمت و رفعت کا جہاں اعتراف کیا وہاں ان لوگوں نے اس بات کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔

قریش مکہ عروہ بن مسعود ثقفی کو صلح حدیبیہ کے موقع پر جب اپنا سفیر بنا کر حضور ﷺ کے پاس بھیجا تو اُس نے عظمت مصطفیٰ ﷺ کا اعتراف یوں کیا۔ قوم کے پاس واپس آ کر کہنے لگا۔ اے میری قوم۔ اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا۔ میں قیصرو کسریٰ کے دربار میں گیا **واللہ انی رایت ملکا قط یعظمہ اصحابہ مایعظم اصحاب محمدٍ**(ﷺ) **محمداً**(ﷺ) اللہ کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جس طرح محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ **واللہ ان تنخم نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منھم**

اللہ کی قسم' اگر وہ تھوکتے ہیں تو اُن کا تھوک کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ پر پڑتا ہے **فذلك بها وجهه وجلده** جسے وہ اپنے چہرے اور جلد پر مل لیتا ہے **واذا امرهم ابتدروها** اور جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ اُس کی تعمیل کرتے ہیں **واذا توضا كادوا يقتلون على وضوءه** اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ وہ وضو کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لئے جھگڑ پڑیں گے **واذا تكلموا خفضوا اصواتهم عنده** اور جب اُن کے پاس کوئی بات کرتے ہیں تو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں **وما يحدون اليه النظر تعظيما له** اور تعظیم کی خاطر اُن کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھتے بھی نہیں (صحیح بخاری)

ایمان کی روح کو اسی صورت میں پایا جا سکتا ہے جب ہمارے دلوں میں حضور ﷺ کی محبت کا ایسا چراغ جلے جو بجھنے نہ پائے۔صحابہ کرام کو یہ مقام اسی لئے ملا کہ انہوں نے بارگاہ رسالت ﷺ کی تعظیم کو مقدم جانا اور حضور ﷺ نے بھی ان لوگوں کو ایسی شفقت اور محبت عطا فرمائی جس کی مثال دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی نہیں پیش کر سکتا۔

اَلْغَفُوْرُ : گناہ مٹانے والا

غفار کے معنی بھی ہیں بخشنے والا' اور غفور کے معنی بھی ہیں بخشنے والا' بہت سے گناہوں کو بخشنے والا غفار' ہمیشہ بڑے گناہوں کو بخشنے والا غفور' یعنی غفار میں مقدار کا مبالغہ ہے اور غفور میں کیفیت کا مبالغہ

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا   مگر اے غفور ترے عفو کا حساب ہے نہ شمار ہے

اللہ تعالیٰ مجرموں اور نافرمانوں کو فوراً سزا نہیں دیتا' وہ سالہا سال علم بغاوت بلند رکھتے ہیں اور دندناتے پھرتے ہیں۔اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ انہیں سزاء نہیں دے سکتا' یا یہ لوگ زیادہ طاقتور ہیں اور اس کے قابو سے باہر ہیں بلکہ یہ اُس کی شان رحیمی ہے کہ وہ وقادر مطلق ہونے کے باوجود انہیں مہلت دے رہا ہے اور جب بھی کوئی اپنے پر شرمسار ہوتا ہے تو وہ اپنی مغفرت اور بخشش کے دامن میں اسے پناہ دے دیتا ہے۔

غفور جس کی عادت ہو بخشنا اور بہت بخشنا' بہت طرح بخشنا۔ اسی لئے رب تعالیٰ نے بخشش کے ہزار ہا ذریعہ بنا دیئے ہیں جن میں چند ذریعہ بہت مشہور ہیں (۱) ایمان لانا' جس سے زمانہ کفر کے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں (۲) توبہ کرنا' حج و جہاد (۳) بڑے گناہوں سے بچنا کہ یہ ذریعہ ہے چھوٹے گناہوں کی بخشش کا۔ فرماتا ہے ﴿ **ان تجتنبوا کبائر ماتهون عنه فكفرعنكم سياتكم** ﴾ (۴) گناہ کرنے کے موقع پر خوف خدا سے گناہ سے بچ جانا فرماتا ہے ﴿ **ولمن خاف مقام ربه جنّٰن** ﴾ (۵) آخری رات میں بعد نماز تہجد اپنے گناہوں پر رونا یہ سب گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں اور شان غفوری کے مظہر۔

☆ سید الاستغفار کا وِرد خاتمہ بالخیر کے لئے' مال و اولاد میں برکت کے لئے' تجارت میں ترقی کے لئے بے حد مجرب ہے۔ اگر سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے باغ کے تمام پودوں میں چھڑک دیا جائے تو درخت پھلوں سے بھر جائیں گے۔ (سید الاستغفار اور استغفار کے فضائل' مسائل و برکات کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'توبہ و استغفار')

☆ ﴿ **اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ** ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

☆ ﴿ **اِنَّهٗ هُوَالۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ** ﴾ بے شک وہی بخشنے والا مہربانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مخصوص بندوں کے علاوہ عام انسانوں سے اطاعت الٰہی میں خطائیں اور گناہ سرزد ہو جاتے ہیں کیونکہ کچھ گناہ انسان دانستہ اور کچھ نادانستہ طور پر کر لیتا ہے تو ان دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں پر معافی اور مغفرت مانگنا ضروری ہے۔

☆ ﴿ **وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ** ﴾ (البقرہ) اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے ولا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

☆ ﴿ **وَاعۡلَمُوا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ** ﴾ (البقرہ) جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا حلم والا ہے۔

☆ ﴿ **ان ربك لذو مغفرة وذوعقاب** ﴾ (حٰم) بے شک آپ کا پروردگار اہل ایمان کے لئے بہت بخشنے والا اور منکرین کے لئے دردناک عذاب دینے والا ہے۔

☆ ﴿واستغفرالله ان الله کان غفورا رحیما ﴾(النساء) اورمغفرت طلب کیجئے اللہ سے' بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

☆ ﴿ان اللہ لایغفر ان یشرك به ویغفر مادون ذلك لمن یشاء (النساء) بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس جرم عظیم کو کہ شریک ٹھہرایا جائے اس کے ساتھ اور بخش دیتا ہے اس کے ماسوا جتنے جرائم ہوں جس کے لئے چاہتا ہے۔

☆ ﴿یغفرلمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ غفور رحیم﴾ (ال عمران) بخش دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور سزا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

☆ ﴿الا ان اللہ ھو الغفور رحیم ﴾(الشوری) سن لو' یقیناً اللہ ہی بہت بخشنے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے (اس کی شان مغفرت اور اس کی رحمت بے پایاں کے باعث نظام کائنات قائم ہے)

☆ ﴿وھوالرحیم الغفور﴾(سبا) اور وہی ہمیشہ رحم فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے۔

☆ ﴿ان اللہ عزیز غفور﴾(فاطر) بیشک اللہ تعالیٰ سب پر غالب' بہت بخشنے والا ہے۔

☆ ﴿ان اللہ غفور شکور﴾(الشوری) بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات بے انتہا اور اس کے احسانات لامحدود ہیں وہ اپنے بندوں کے بے شمار گناہوں کو بخشنے والا ہے اور ان کی قلیل اور ناقص نیکیوں کو قبول فرمانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ غفور بھی ہے رحیم بھی۔ گذشتہ گناہوں سے توبہ کی توفیق دینا رحمت ہے۔ گذشتہ گناہ معاف کردینا مغفرت' نیکیاں قبول فرمالینا رحمت ہے گناہوں پر سزاء نہ دینا مغفرت ہے۔ نیکیوں پر ثواب بھی دینا انعام واکرام بھی دنیا رحمت ہے جس کا ظہور دنیا میں بھی ہورہا ہے اور قیامت میں بھی ہوگا ہم جس عذاب کے مستحق تھے اس سے بچالینا مغفرت ہے اور جس کرم کے ہم مستحق نہ تھے وہ عطا کردینا رحمت ہے۔

اللہ تعالیٰ غفور بھی ہے رحیم بھی ہے۔ غفور کے معنی ہیں وہ ذات جس کو بخشنے کی عادت قدیم ہے اور رحیم کے معنی وہ جس کو رحم کرنے کی قدیم عادت ہے یعنی اے بندو تم کو تو گناہ کرنے کی

چند سال کی عادت ہے مجھے بخشنے کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ گناہ پر سزا ءنہ دینا مغفرت ہے گناہ کو نیکی میں تبدیل کر دینا رحمت ﴿**فاولئك يبدل الله سياتهم حسنات**﴾

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خطائیں معاف کرنے والا ہے اس کی ذات غفور (مغفرت کرنے والی) اور رحیم (رحم کرنے والی) ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحم کی التجا ضروری ہے یہ بندگی کا تقاضہ ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں پر بخشش اور معافی کے لئے ان قرآنی آیات کا ورد بہت اکسیر ہے ان دُعاؤں کو کثرت سے نہ پڑھ سکیں تو ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ضرور پڑھیں اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو صبح شام گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لینا چاہئے۔

ان آیات کو شب براءت اور شب قدر میں پڑھنا بہت زیادہ مفید ہے کیونکہ جو شخص اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے گناہ معاف کر دے گا۔ ان آیات کے پڑھنے سے دنیاوی نعمتیں بھی حاصل ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہو تو ختم کی صورت میں سوا لاکھ مرتبہ ان میں سے کسی آیت کا ورد کرے ان شآء اللہ اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

گناہوں کی بخشش کا عمل:

یـا غـفـور گناہوں کی معافی کے لیئے بہت اکسیر ہے۔ انسانی کوتاہیوں کی بناء پر ہم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کی بخشش نہ کرے تو وہ پہاڑوں کی مانند بن جائیں۔ مگر جونہی انسان '**یـا غـفـور**' کی صفت سے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اس لئے جو بندہ صبح اس اسم کو ایک سو مرتبہ اور ایک سو مرتبہ شام پڑھنے کا معمول بنا لئے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرماتا رہے گا۔

بیماری سے نجات کا عمل:

اگر کوئی طویل عرصے سے بیمار ہو تو اسے یا اس کے کسی رشتہ دار کو چاہئے کہ **یا غفور** کو ۵۰۴۴ مرتبہ روزانہ اکیس دن تک پڑھے اور پانی دم کر کے بیمار پیئے ان شآء اللہ شفایابی کا اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ذریعہ بنا دے گا۔

غم اور صدمے کا علاج : اگر کسی مرد یا عورت کے دل پر کوئی غم بیٹھ چکا ہو اور اُسے اندر سے کھائے جا رہا ہو تو اسے چاہئے کہ گیارہ دن تک بعد نماز مغرب ۱۲۸۶ مرتبہ روزانہ **یا غفور** پڑھے ان شآء اللہ غم کو بھول جائے گا اور دل اپنے ٹھکانے پر لگ جائے گا اور اسے پڑھنے سے دل کی سیاہی دور ہو جائے گی۔

مالی تنگی کا حل : اکثر اوقات اپنے اعمال اور کوتاہیوں کی بناء پر مالی وسائل میں تنگی آجاتی ہے۔اس تنگی کو دور کرنے کے لئے **یـــا غــفــور** بہت موثر ہے لہذا اگر کوئی شخص روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ **یا غفور** پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کی تنگی دور ہو جائے گی اور مالی وسائل کے ذرائع کھل جائیں گے۔اس کے علاوہ رمضان المبارک میں اسے پڑھنا بہت مفید ہے۔اگر یکدم کوئی مالی مشکل درپیش آجائے تو چند آدمی مل کر اسے تین دن میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

ہر حاجت پوری ہو:

مالی تنگی دور کرنے' طویل بیماری سے نجات کے لئے' کوئی شدید قسم کا صدمہ دور کرنے اور لوگوں کو توبہ اور استغفار کی طرف مائل کرنے کے لئے **یا غفور** بہت مؤثر ہے

علی مرتضٰی اور خلفائے راشدین : حضرت محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ نے اسلام کے نظامِ سیاست پر بحث کی ہے۔کتاب میں ایسے واقعات بھی ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' خلفائے ثلاثہ کے معتمد علیہ مشیر اور اُن کی مجلسِ مشاورت کے رکن رکین رہے۔اس کے علاوہ آپ کو اقوالِ علی سے ایسے نمونے بھی ملیں گے جن سے حضرات ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دل میں غایت احترام وعقیدت کا پتہ چلے گا۔

امام حسین اور یزید: حضرت محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ کے قلم کا شاہکار۔۔حامیان یزید کے سامنے یزید کا حقیقی چہرہ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ یزیدی فتنہ کے خلاف مبارک قلمی جہاد۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدر آباد

اَلشَکُورُ : صلہ دینے والا

شکور کے معنیٰ : صلہ دینے والا' قدر دان' قدر کرنے والا ۔۔اللہ تعالیٰ شکور ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں کے کام کو قبول کر کے اس پر راضی ہو جاتا ہے یعنی وہ شکور ہے کہ وہ اپنے بندوں کو عبادت کی توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ شکور ہے کیوکنہ شکریہ کرنے والوں کا شکریہ قبول فرماتا ہے اور اس لحاظ سے بھی شکور ہے کہ وہ ذرا سے عمل سے کثیر عطا کرنے والا ہے تھوڑے سے شکریے پر راضی ہو کر بے حد انعامات عنایت فرمانے والا ہے اسی صفت کی بنا پر وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے بھی شکریہ ادا کرنے والے ہوں اور وہ اپنے رب کے انعام واکرام اور احسان کرنے پر اس کا شکریہ ادا کریں ۔ یہ صفت بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ بیشتر لوگ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طرح طرح کی نعمتیں کھاتے ہیں اور ان سے مستفید ہوتے ہیں لیکن اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے ۔

شکر جب بندے کی صفت ہو تو اس کے معنی ہیں انعام پا کر منعم کی حمد وثنا بجالانا اور جب رب تعالیٰ کی صفت ہو تو معنی ہوتے ہیں تھوڑے عمل پر بہت فضل فرمانا جس کا ترجمہ قدرداں بہت مناسب ہے کہ وہ کریم نہ بندہ کے لائق جزاء دیتا ہے نہ اس کے کام کے لائق بلکہ اپنی شان کے لائق دیتا ہے ایک نیکی پر ہزاروں جزائیں' ایک نماز پر وضو کرنے کی جزاء علحدہ' مسجد کے ہر قدم کی جزاء علحدہ' پھر مسجد میں آ کر انتظار نماز کی جزاء علحدہ' پھر نماز میں قیام کی جزاء علحدہ' رکوع کی سجود کی قراءت وتسبیح کی جزاء علحدہ' بعد نماز دُعا مانگنے کی جزائیں علحدہ علحدہ' غرض اس کی عطا کا شمار نہیں ۔ ہر عبادت کا یہ ہی حال ہے ۔

اے شکور۔ اس بندہ گنہگار کی یہ محنت قبول فرما اور اُسے صدقہ جاریہ بنا ۔۔آمین بجاہ سید المرسلین

☆ اگر آنکھوں میں روشنی کم ہو گئی ہو تو **یاشکور** اکتالیس مرتبہ پانی پر پڑھ کر آنکھوں پر ملا جائے تو نگاہ ٹھیک ہو جائے گی اگر کسی رنج وغم میں مبتلا ہو یا معاش میں تنگی ہو تو روزانہ اکتالیس مرتبہ نماز فجر کے بعد اکیس روز تک پڑھیں' کامیابی ہو گی ۔

☆ جوشخص اللہ تعالیٰ کو 'یاشکور' پکارے گا وہ صحیح معنوں میں شکریہ ادا کرنے والے صالحین اور عابدین سے بن جائے گا۔

جذبہ شکر کا پیدا ہونا: شکر کرنے کا جذبہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور عنایت کے بغیر نہیں اور جوشخص یہ چاہتا ہو کہ اس میں جذبہ شکر پیدا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس اسم کو صبح کے وقت اور رات کے وقت سونے سے پہلے ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ اس میں ان شآءاللہ جذبہ شکر پیدا ہوجائے گا اور جو شاکر بن جائے اللہ تعالیٰ اس سے بہت راضی ہوتا ہے۔ ایسا شخص کبھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری نہیں کرتا اور اس بناء پر اللہ تعالیٰ اسے دین و دنیا کی نعمتوں سے خوب مالا مال کر دیتا ہے۔

اضافہ رزق اور عزت: جوشخص کھانا کھاتے وقت شروع میں بسم اللہ شریف پڑھ کر اس کے بعد ہر لقمہ کھاتے وقت **یاشکور** پڑھے اور ایسے ہی روزانہ اپنا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔ اس کے رزق میں اضافہ ہوگا اور دن بدن اس کی عزت بڑھے گی اور اسے کبھی مالی تنگی نہ ہوگی۔ اگر کوئی **یاشکور** تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو اُسے دین و دنیا میں بے پناہ عزت اور دولت حاصل ہوگی۔

مستجاب الدعوات بننے کا عمل: جوشخص **یاشکور** ۳۰۰۴ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے وہ کچھ عرصہ کے بعد مستجاب الدعوات بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے اپنے انعامات کے لئے مخصوص کرلے گا اور اس اسم کی بدولت اُسے بے پناہ نیک اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور اُسے دین میں بلند مقام حاصل ہوگا۔

آنکھوں کی بینائی بحال رہنے کا عمل: جوشخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی آنکھوں کی بینائی مرتے دم تک قائم رہے تو اسے چاہیئے کہ اس اسم کو ۵۲۶ مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھے ان شآءاللہ اس کی نظر آخری دم تک قائم دائم رہے گی۔

اَلْعَلِیُّ : بلندی والا

﴿وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم﴾ (البقرہ) اور وُہی ہے سب سے بلند عظمت والا (ضیاءالقرآن)

علی بمعنی بلند۔ اس سے مکانی بلندی مُراد نہیں' بلکہ کمالات میں اعلیٰ ہونا مُراد ہے۔
یعنی اللہ تعالیٰ علم' سلطنت' غلبہ اور صفات میں سب سے اعلیٰ درجہ والا ہے (تفسیر نعیمی)

اللہ تعالیٰ کی یہ صفت علو سے مشق ہے جس کا مطلب بلند مرتبہ اور بزرگ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رتبے میں اتنا بلند ہے کہ دوسرا اس کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتا۔۔ ہر چیز اس کے مقام اور مرتبے سے پست ہے لہذا اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے **علی** ہے کہ وہ سب سے غالب اور طاقتور ہے۔ اس کے علاوہ ارتفاع کا مرتبہ صرف اُسے ہی حاصل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت ہے جو اُسے اس صفت سے پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بھی بلند و برتر کر دیتا ہے اور اپنی مخلوق میں اُسے بے پناہ بڑائی اور بزرگی عطا فرما دیتا ہے۔

علی وہ جس کے صفات تک عقل نہ پہنچ سکے۔۔ **علی** کا مقابل حقیر ہے حق تعالیٰ کا رُتبہ سب سے اونچا' سارے رتبے والے اس سے نیچے۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر اپنی تمام صفات کی تجلّی ڈالی ہے کہ حضور ﷺ کی ذات وصفات ہمارے وہم وگمان سے وراء ہیں۔

اللہ اللہ آپ کا رُتبہ ﷺ پڑھتی ہے دُنیا رُتبے کا خطبہ ﷺ

عزت وحرمت کی بلندی کے لئے:

بچہ کو جلد طاقتور جوان بنانے کے لئے' سفر سے بخیریت واپسی کے لئے' حصول دولت کے لئے' اس کے علاوہ دیگر مقاصد کے لے اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالا جائے۔۔

بیوی کو تابع کرنے کا عمل :

اگر کسی کی بیوی تابعدار نہ ہو اور بات بات پر بے رُخی کا مظاہرہ کرتی ہو تو اُسے چاہیئے کہ اس اسم کو اکیس یوم تک ١١٠٠٠ مرتبہ پڑھے اور آخری روز اللہ تعالیٰ کے حضور بیوی

کے تابع ہونے کی دعا کرے۔۔۔ان شاءاللہ دُعا قبول ہوگی اور بیوی تابعدار ہو جائے گی ۔۔ اور اگر کسی عورت کا خاوند تابعدار نہ ہوتو وہ بھی اسی طرح عمل کرسکتی ہے ۔

شادی کا پیغام آنا :

اگر کسی کو شادی کا پیغام نہ آتا ہوتو اس اسم کو لڑکا یا لڑکی بذاتِ خود ۲۹۷۰ مرتبہ ۴۰ روز تک بعد نماز مغرب خلوت میں بیٹھ کر پڑھے ان شاءاللہ بہتر رشتے کا پیغام آئے گا ۔۔اور جب رشتہ دیکھنے جائیں تو اسی اسم کو پڑھتے رہیں جو رشتہ بھی ہوگا وہ فرمانبردار ہوگا تو شادی ہوگی ورنہ نہیں ۔

ہر ایک پر فوقیت کا عمل :

جو شخص 'یَـاعَـلِـیُّ' فجر کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو وہ خلقت کی نظر میں عزیز ہو جائے گا اور اگر ادنیٰ ہو تو اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوگا۔ اگر غریب ہو تو مالدار ہو جائے گا۔ غریب الوطن ہو تو وطن کی واپسی کا سامان اور ذریعہ بن جائے گا۔ بڑے لوگوں کا تقرب حاصل ہوگا' غرضیکہ اُسے ہر لحاظ سے فوقیت حاصل ہوگی۔

حاکم' ڈاکٹر' وکیل کے لئے بہتر وظیفہ :

یہ وظیفہ ڈاکٹروں اور وکیلوں کے لئے بہت مفید ہے۔ انھیں چاہیے کہ اس اسم کو روزانہ کثرت سے پڑھتے رہا کریں۔ اس وظیفہ کی بدولت ان کے کام میں ترقی ہوگی اور ان کو اپنے پیشہ میں شہرت حاصل ہوگی۔ اگر کوئی حاکم اُسے کثرت سے پڑھے تو اُس کی حاکمیت دیر تک قائم رہے گی۔

درد اور ورم کا علاج :

اگر کسی جگہ درد ہو یا ورم ہو تو اس وظیفہ کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں ان شآءاللہ فوراً آرام آ جائے گا۔ ایک قول کے مطابق خونی بواسیر میں ایک ہزار مرتبہ پانی دم کر کے اُسے پئیں اور سات روز تک یہی عمل کریں تو بواسیر کا خون بند ہو جائے گا۔

اَلْکَبِیْرُ : سب سے عالی مرتبہ

بلندی ذات والا کبیر، کبیر وہ جس کے تصورِ ذات سے ذہن عاجز ہو۔ کبیر کا مقابل صغیر، کبیر وہ ہے جو سب سے بڑا ہو اور ہر چیز اس کے نیچے ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں کبیر ہے یعنی سب سے بڑا ہے اُس کی ذات ہر لحاظ سے مکمل اور جامع ہے ایسے اُس کی صفات متعلقہ صفات میں اکمل اور کامل ہیں اس لئے اس کے برابر کا نہ کوئی ہے اور نہ کوئی ہوسکتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی نہ ہو وہی کبیر ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات کبیر ہے۔

ایک ولی اللہ کا قول ہے کہ کبیر وہ ہے جو کبریائی کی تمام صفات سے متصف ہو۔۔ عزت، عظمت، قدرت اور ہیبت کا مالک ہو، اور یہ صفت صفت اللہ تعالیٰ میں ہے، مخلوق میں نہیں ہوسکتی۔ کبریائی اللہ تعالیٰ ہی کو زیب دیتی ہے کیونکہ اُس کے حضور میں کوئی بھی اس کی رضا کے بغیر کچھ درجہ نہیں رکھ سکتا۔

ساری کبریائی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔تکبر کے معنی ہیں انتہائی بڑائی، یعنی مخلوق کے خیال وگمان سے وراء۔ بندہ متکبر وہ کہلاتا ہے جو بڑا نہ ہو اور اپنے کو بڑا جانے یعنی شیخی خور۔ المتکبر وہ جس کی عظمت و کبریائی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے متکبر ہونا صفت ہے لیکن مخلوق کے لئے یہ مذمت کا سبب ہے علامہ قرطبی لکھتے ہیں: حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو اُن کو اوڑھنے کی کوشش کرے گا میں اس کی کمر توڑ دوں گا اور اُس کو دوزخ میں پھینک دوں گا۔ (بخاری شریف)

ایک حدیث قدسی یہ ہے جس کو ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے **الکبریاء ردائی فمن ناز عنی ردائی قصمته** کبریائی (بڑائی) میری چادر ہے جو اُس میں گھسنے کی کوشش کرے گا میں اُس کی گردن توڑ دوں گا۔

ہر بڑائی درحقیقت اللہ جلّ شانہ کے لئے مخصوص ہے جو کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں اور جو محتاج ہو وہ بڑا نہیں ہوسکتا' اس لئے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے لئے یہ لفظ عیب اور گناہ ہے کیونکہ حقیقت میں بڑائی حاصل نہ ہونے کے باوجود بڑائی کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ ذات جو حقیقت میں سب سے بڑی اور بے نیاز ہے اس کی خاص صفت میں شرکت کا دعویٰ ہے اس لئے متکبر کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے صفتِ کمال ہے اور غیر اللہ کے لئے جھوٹا دعویٰ۔

بندے کا کمال عجز وانکساری ہے۔۔ہاں رب کے شکر کے لئے اس کی نعمتیں ظاہر کرنا تکبر نہیں بلکہ شکر ہے۔ (تفصیل کے لئے ہماری کتاب 'اللہ تعالیٰ کی کبریائی' کا مطالعہ کریں)

☆ جو شخص '**یاکبیر**' کو ہمیشہ بعد نماز سات مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ ہر دشمن سے محفوظ رہے گا ہر بلا اور آفت اُس سے دور ہوگی اگر کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو زہر اثر نہ کرے گا۔

جدا شدہ رشتہ داری کا ملاپ:

اگر کسی شخص کے رشتہ دار یعنی والدین بہن بھائی یا بیوی بچے کسی وجہ سے جدا ہو گئے ہوں یا کسی کی بیوی روٹھ کر اپنے والدین کے گھر میں بیٹھی ہو اور اپنے گھر میں آنے کا نام نہ لیتی ہو یا کوئی شخص ایسے مقام پر چلا گیا ہو کہ جہاں سے واپس آنے کے لئے اُسے دشواری محسوس ہو رہی ہو تو اُسے چاہئے کہ **یاکبیر** گیارہ دن تک ۱۴۸۴۸ مرتبہ پڑھے ان شآءاللہ جدا شدہ رشتوں میں ملاپ ہو جائے گا۔

تنگی اور ذلت کا علاج:

اگر کوئی تنگی اور ذلت کی زندگی بسر کر رہا ہو' محنت اور کوشش کے باوجود حالات درست نہ ہوتے ہوں۔لوگوں کی نظر میں بے عزتی ہوتی ہو تو اُسے چاہئے کہ **یاکبیر** روزانہ ۹۲۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور تین سال تک **یاکبیر** پڑھے ان شآءاللہ تنگی دور ہوجائے گی اور مال کی فراوانی کے اسباب پیدا ہو جائیں گے اور سب لوگوں کی نظر میں باعزت ہو جائے گا۔

عہدے پر برقرار رہنے کا عمل: جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے عہدے پر زیادہ عرصہ تک برقرار رہے یا جیسا اقتدار اُسے حاصل ہے ہمیشہ اُس میں رہے تو اُسے چاہئے کہ **یــاکبیـر** روزانہ ۵۰۰۰ مرتبہ پڑھے ان شآءاللہ اپنے عہدے پر عزت آبرو کے ساتھ قائم رہے گا۔ اگر کوئی دورانِ عہدہ پریشانی پیش آ بھی جائے تو اس اسم کی برکت سے فوراً دور ہو جائے گی۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص ملازمت یا عہدے سے معزول ہو گیا ہو تو وہ روزہ رکھ کر **یاکبیر** گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور سات دن تک یہ عمل کرے ان شآءاللہ دوبارہ اسی عہدے پر بحال ہو جائے گا۔

یا کبیر کا جامع وظیفہ: اس وظیفہ کے اثرات **یــاکبیر** سے بہت وسیع الاثر اور جامع ہیں۔ یہ وظیفہ قضائے حاجات' ادائے قرض' اقتدار قائم رکھنے' ہمیشہ باعزت رہنے' دوسروں کو مطیع اور فرمانبردار کرنے' عہدے پر برقرار رہنے اور اپنے تسلط کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کے لئے بہت لاجواب ہے۔ جو شخص یہ فوائد حاصل کرنا چاہے تو اُسے چاہے کہ اس وظیفہ کو ۳۱۲۵ مرتبہ چالیس دن تک پڑھے ان شآءاللہ یہ تمام فوائد بڑے احسن طریقے سے حاصل ہوں گے۔ وظیفہ یہ ہے: **يَاكَبِيْرُ اَنْتَ اللّٰهِ الَّذِىْ لَاتَهْتَدِى الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَـظْـمَتِهٖ يَاكَبِيْرُ** (اے کبیر تو وہ ہے کہ تیری عظمت کے اوصاف تک عقل نہیں پہنچ سکتی۔ اے سب سے بزرگی والے)

یا کبیر کا اسم جبروت: **یــاکبیـر** کا اسم جبروت اللہ تعالیٰ کی شانِ کبر کی بے پناہ تاثیر رکھتا ہے' جو شخص اسے خلوص دل سے رمضان المبارک میں کثرت سے پڑھے' اُسے بزرگی اور عظمت حاصل ہوگی۔ اگر کوئی شخص قضائے حاجت کی نیت سے **یــاکبیر** گیارہ سو مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھے تو اس کی دلی مراد پوری ہوگی۔ اگر کوئی اُسے روزانہ صبح اور شام کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو اُسے اس صفت کے تمام فوائد اور خواص حاصل ہوں گے اور بے پناہ فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوگا۔

يَاكَبِرُ تَكَبَّرْتَ بِالْكِبْرِيَآءِ فِىْ كِبْرِيَآءِ كِبْرِيَائِكَ يَاكَبِيْرُ

اَلْحَفِیْظُ

نگہبان' حفاظت فرمانے والا

علامہ پانی پتی نے اس کا معنی لکھا ہے **رقیباً مداخذا علی اعراضھم** ایسا نگہبان جس سے اُس کی روگردانی پر مواخذہ اور باز پرس کی جاسکے۔ تاج العروس میں اس کا یہ مفہوم بتایا گیا ہے **الحفیظ الموکل بالشیئی** حفیظ اُسے کہتے ہیں جسے کسی کا سپردوار بنایا جائے اور اس کی نگہداشت وحفاظت اس کے ذمہ ہو۔ علامہ جوہری نے صحاح میں لکھا ہے **الحفیظ المحافظ** ۔نگہبان ۔ ان تمام تصریحات سے حفیظ کا یہی مفہوم سمجھ میں آتا ہے کہ ایسے نگہبان اور محافظ کو حفیظ کہتے ہیں جو ہر طرح سے کسی کا ذمہ دار ہو اور اس کے افعال کے لئے جواب دہ ہو۔

تمام عالم اور عالم کی چیزوں کا بربادی سے محفوظ رہنا اس کی حفاظت کے باعث ہے ہمارے مزاج میں چار دشمنوں کو جمع فرمادیا پھر ان میں سے ہر ایک محفوظ' یہ ہے اس کی شان حفیظی ۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرما کر یوں ہی بے یارومددگار نہ چھوڑ دیا بلکہ وہ ذرہ ذرہ' قطرہ قطرہ کا حافظ اس کا متولی اس کی نگرانی فرمانے والا ہے کہ ہر وقت ہر چیز اور اس کی ہر ضرورت کی خبر رکھتا ہے (روح المعانی وخازن) ہم اسے بھول جائیں مگر وہ ہم کو نہ بھولتا ہے نہ چھوڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز کی حفاظت کرتا ہے یعنی ہر چیز کو برباد اور تباہ ہونے سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بنایا ہے اور اسے قائم ودائم رکھنے کا ذمہ بھی خود ہی لیا ہے اس لئے وہ اپنی ہر بنائی ہوئی چیز کا محافظ ہے اس لحاظ سے وہ مخلوق کا حفیظ ہے۔ صوفیاء کے نزدیک انسان کی حفاظت دو طرح کی ہے ایک ظاہر جسم کی حفاظت اور دوسرے ایمان کی حفاظت ۔ ان دونوں طرح کی حفاظت پر اللہ تعالیٰ کو پورا پورا اختیار ہے چونکہ جو بندہ اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم اور ایمان کی حفاظت کرتا ہے

اور یہ چیز اُسے 'یا حفیظ' کہہ کر پکارنے سے حاصل ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ حقیقی نگہبان صرف رب تعالیٰ ہے مجازی نگران بہت بندے ہیں چنانچہ فوج ملک کی نگہبان' پولیس شہر کی نگہبان' فرشتے ہمارے نگہبان **'ویرسل علیکم حفظه'**

اگر چہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا محافظ و وکیل ہے مگر اس کے باوجود ہم کو بھی اپنی حفاظت وغیرہ کا حکم ہے **خذوا حذرکم** کفار سے بچاؤ کے اسباب اختیار کرو۔ لہذا مصیبت کے وقت حاکم یا حکیم کے پاس جانا یوں ہی ضرورت و حاجت کے وقت حضرات انبیاء و اولیاء کے آستانہ پر حاضری دینا درست ہے حضرات انبیاء و اولیاء ولایت الٰہی کے مظہر ہیں اُن کی مدد درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی مدد ہے۔

آیات حفاظت

﴿**وَلَا يَؤُدُهٗ حِفۡظُهُمَا وَهُوَ الۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمِ**﴾ (البقرہ/۲۵۵) اور اُن کی حفاظت اُس پر بھاری نہیں اور وہی ہے بہت بلند' بڑی عظمت والا۔

ہر عمل میں اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ سفر پر روانہ ہوتے وقت اس آیت کو تین مرتبہ پڑھکر اپنے سینے پر دَم کر لیں اور ایک مرتبہ یہ دُعا پڑھیں **بِسۡمِ اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ**۔ اس آیت کو ۴۰ مرتبہ پڑھکر دم کرنے سے جنات اور آسیبی اثرات سے نجات مل جاتی ہے۔

﴿**فَاللّٰهُ خَيۡرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ**﴾ (یوسف/۶۴) اللہ ہی سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ اس آیت کو پڑھیں اور اپنے سینے پر دَم کریں۔ رات کو سوتے وقت سات مرتبہ اپنے گھر کے دروازے پر دم کر دیں ان شآء اللہ چوری' آسیب' طاعون' زہریلے جانوروں وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔

﴿**وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ مَّارِدٍ**﴾ (الصفت/۷) اور (اُسے) ہر سرکش شیطان سے محفوظ رکھنے کے لئے (بھی مزین فرمایا)۔

شیطانی وساوس سے بطور خاص حفاظت اور وہم سے نجات کے لئے اس آیت کو صبح وشام پڑھتے رہیں۔

﴿وَحِفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ﴾ (الحجر/۱۷) اور ہم نے اُس کی حفاظت کی ہر شیطان مردود سے۔

سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ پڑھکر اپنے سینے پر دم کریں ان شآء اللہ شیطانی چالوں سے محفوظ رہیں گے۔

﴿وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ﴾ (حٰم السجدہ/۱۲) اور اُسے محفوظ کردیا' یہ اندازہ مقرر کیا ہوا ہے بڑے زبردست' بہت علم والے کا۔

۱۰۰ مرتبہ پڑھکر پانی پر دَم کریں اور اپنے بچوں کو صبح وشام پلائیں ان شآء اللہ شیطانی اثرات سے' ماں باپ کی نافرمانی سے' بڑوں کی بے ادبی سے محفوظ رہیں گے اور اپنی تعلیم کو دِل لگا کر جاری رکھیں گے۔

﴿اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَفِيْظٌ﴾ (ھود/ ۵۷) بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے

پانی پر سو مرتبہ **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ** پڑھیں' پھر دو سو مرتبہ اس آیت کو پڑھکر پانی پر دم کریں اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پانی کو گھر کے مختلف حصوں میں چھڑک دیں ان شآء اللہ ہر طرح کے اثرات سے حفاظت رہے گی۔

﴿وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَفِيْظٌ﴾ (سبا/۲۱) اور آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اس آیت کو سو مرتبہ پڑھا کریں ان شآء اللہ کاروبار نظرِ بد سے محفوظ رہے گا۔

اللہ کی حفاظت میں رہنے کا عمل:

اس اسم کو روزانہ صبح وشام کثرت سے پڑھنے والا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے شیطان اور دشمن کے حملوں سے محفوظ اور مامون رہتا ہے۔ اگر کسی مکان یا دکان میں 'یاحفیظ' ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے کونوں میں چھڑک دیں تو ان شآء اللہ مکان یا دکان ہمیشہ محفوظ رہے گی اور کسی قسم کا ڈر اور خوف نہیں رہے گا۔ اگر کسی جنگل میں جا رہے

ہوں تو یہ اسم پڑھتے جائیں ان شآءاللہ موذی جانور کبھی قریب نہ آئے گا اور نہ کسی قسم کا نقصان پہنچا سکے گا۔

حادثات سے محفوظ رہنے کا عمل: یہ اسم حادثات سے محفوظ رہنے کے لئے بہت موٴثر ہے اس لئے جب بھی بس، ریل، کار، جہاز یا بحری جہاز میں جائیں تو اس اسم کو پڑھتے جائیں ان شآءاللہ بحفاظت منزل مقصود پہنچیں گے۔ خاص کر ڈرائیور حضرات کو چاہئے کہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے یہ اسم پڑھتے رہنا چاہئے ان شآءاللہ، اللہ تعالیٰ انہیں حفاظت میں رکھے گا۔

مال واسباب کو گم ہونے سے بچانا: اگر کسی کو مال گم ہونے کا ڈر ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو ۹۹۸ مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کرے اور اسے اسباب پر چھڑک دے ان شآءاللہ وہ مال خواہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جارہا ہو محفوظ رہے گا اور گم نہ ہوگا۔

بچے کو نظر لگنے کا علاج: اگر کسی بچے یا بچی کو کسی کی نظر لگ گئی ہو جس سے والدین کو بیحد پریشانی لاحق ہو تو اس اسم کو ماں یا والد ۱۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے بچے کو پلائیں اور تین روز تک اسی طرح کرے ان شآءاللہ نظر بد کا اثر ختم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی اس کا تعویذ اس کے گلے میں ڈال دیں ان شآءاللہ بچہ ہمیشہ نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

وبائی امراض سے بچنے کا عمل:

اگر کوئی شخص وبا پھوٹنے کے دور میں '**یاحفیظ**' ۳۹۹۲ مرتبہ روزانہ پڑھنا شروع کر دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وبائی امراض سے محفوظ رہے۔

☆ جو شخص '**یاحفیظ**' بکثرت وظیفہ کرے تو پوری زندگی بے خوف رہے گا اگرچہ وہ دَرندوں کے درمیان ہو، یا آگ میں گھیر گیا ہو، یہاں تک کہ آسیب وجنات کا بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

اَلمُقِيتُ : روزی دینے والا

مقیت قوت سے بنا بمعنی روزی یعنی جسمانی جنانی روحانی روزیاں پیدا فرمانے والا اور ہر ایک کو اس کے لائق روزی دینے والا کہ چیونٹی کو کن' ہاتھی کو من دیتا ہے۔ رزق و قوت میں فرق ہے اس طرح رزاق اور مقیت میں فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو روزی دے کر ان کے جسم میں قوت اور توانائی پیدا کرتا ہے جس سے اُن کی جسمانی قوت برقرار رہتی ہے اور پھر انسانوں کے لئے ایسی خصوصیات میں قوت پیدا کر دیتا ہے جس سے روح میں قوت پیدا ہو جاتی ہے جیسے ہدایت زہد وتقویٰ اور علم وغیرہ۔ یہ تمام ایسی عبادات ہیں کہ جن سے انسانی روح میں توانائی پیدا ہوتی ہے اور پھر وہ اس لحاظ سے مقیت ہے کہ وہ ہماری روح میں تازگی پیدا کرتا ہے پھر وہ اس لحاظ سے مقیت ہے کہ وہ جمادات اور نباتات کو ان کی بناوٹ اور ساخت کے لحاظ سے قوت دے کر ان کی نشو ونما کرتا ہے لہذا جو شخص اس اسم 'یامقیت' کا ذاکر بنتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روحانی اور جسمانی قوت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

بچوں کی ضد کا علاج : یہ اسم بچوں کی ضد کو ختم کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے۔ اس لئے اگر کسی کا بچہ ضد کرتا ہو اور روتا ہو تو اُسے چاہئے کہ ایک پیالہ لے کر اس میں پانی ڈال کر اس پر 'یامقیت' ۵۵۰ مرتبہ پڑھے اور بچے کو پلائے۔ سات روز تک اسی طرح کرے ان شآء اللہ بچہ ضد چھوڑ دے گا اور خوش وخرم رہنے لگے گا۔

جسمانی کمزوری کا علاج : ایسے لوگ جنہیں بھوک کم لگتی ہو اور جسم نہایت ہی کمزور اور دبلا پتلا ہو یا ایسے بچے جن کو خوراک نہ لگتی ہو اور دیکھنے میں بڑے کمزور نظر آتے ہوں ان کے لئے اس اسم کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور گیارہ روز تک ایسے ہی کر کے انہیں پانی پلائیں ان شآء اللہ اس اسم کی برکت سے جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی اور جو خوراک بھی وہ کھائے گا اس کا صالح خون بنے گا۔

گیس کا علاج: یہ اسم گیس کے مرض کو دور کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے جس شخص کی خوراک اچھی طرح ہضم نہ ہوتی ہو' اگر خوراک کھاتا بھی ہو تو گیس بن کر تنگ کرتی ہو تو اسے چاہئے کہ روزانہ روٹی کھانے سے پہلے اس اسم کو چند بار پڑھے۔ پھر کھاتے وقت بھی دل میں پڑھتا رہے۔ کھانا ختم کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرے کہ یا الٰہی جو کھانا تو نے میرے جسم میں پہنچایا ہے اسے اپنی صفت مقیت کی بناء پر ہضم کر کے جسم میں قوت پیدا کر دے ان شآء اللہ اس کی رحمت سے گیس کی مرض سے نجات پائے گا۔

جانوروں کے چارہ نہ کھانے کا علاج: جو جانور چارہ نہ کھائے اور مالک کو تنگ کرے تو مالک کو چاہئے کہ اس اسم کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر چارہ پر پھونک لگا دے اس کے بعد چارہ جانور کے سامنے ڈالے ان شآء اللہ جانور فوراً کھانے لگے گا۔

روح کی غذا: حضرت امام بونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ ذکر صالحین اہل وصال کا ہے وہ اس اسم کا اس حد تک ذکر کرتے کہ ان پر حال غالب ہو جاتا اور ان کو بھوک محسوس نہ ہوتی۔ کیونکہ اس ذکر کی بدولت اللہ تعالیٰ روحوں کو سیر کر دیتا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بھی اسم مقیت کے ذاکر کو جو چاہے حاصل ہو جاتا ہے اس کی ہر جائز مراد پوری ہوتی ہے۔

☆ اگر روزہ دار پر روزہ ناقابل برداشت ہو تو اس اسم کو مٹی پر لکھ کر سونگھا جائے تو قوت غذائیت حاصل ہو گی' دوران سفر پانی پر دم کر کے پئیں تو پیاس ختم ہو جائے گی۔

صحیح طریقہ غسل: طہارت کے بغیر اسلامی شریعت میں کوئی عبادت قابل قبول نہیں

طہارت نصف ایمان ہے ...... طہارت اسلامی عبادات کا پہلا درس ہے

دُنیا کے تمام مذاہب' اسلام کے جامع نظامِ طہارت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں

احکامِ طہارت (استنجاء' وضو و تیمّم' پانی کے اقسام و احکام' نجاست کے احکام' غسل کی حکمتیں اور فرضیت کے اسباب' حیض و نفاس اور استحاضہ) سے متعلق تقریباً ایک ہزار مسائل کا منفرد مجموعہ

کتاب میں طہارت و غسل سے متعلق پیچیدہ و جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد تالیف : خطیبِ ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

اَلْحَسِيْبُ : کفایت کرنے والا

حسیب بمعنی کافی بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر بندے کو ہر طرح کافی بھی ہے اس واسطے بندے کہتے ہیں **حسبی اللہ**' رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ**﴾' یا بمعنی حساب لینے والا کہ ساری خلق کا حساب چار گھنٹے میں لے لوں گا ﴿**اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابُ**﴾ یا دُنیا میں ہر بندے کوحساب سے روزی دے رہا ہے۔

جوشخص اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے وہ اس کا ذمہ دار ہو جاتا ہے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ توکل کا معنی عمل سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور اسباب سے قطع نظر کرنا ہے توکل کا یہ مقصد نہیں بلکہ اس کا یہ مقصد ہے کہ اسباب بجالائے لیکن نتائج کے ظہور کے لئے اسباب پر اعتماد نہ کرے۔ صرف اپنے رب پر بھروسہ کرے۔ بے عملی اور جدوجہد سے بیزاری کا اسلام کے نظریہ توکل سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

توکل کا دعویٰ کرتا ہے تو پہلے کام میں مشغول ہو جا۔ پہلے تخم ریزی کر' پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر (سنت کے مطابق پہلے نکاح کر پھر اللہ تعالیٰ سے اولاد طلب کر)

حدیث میں ہے کہ کسب کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے' توکل کی وجہ سے اسباب کے فراہم کرنے میں سستی مت کر۔ سلف صالحین تو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کاروبار کرو اور رزق حلال کماؤ کیونکہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جب کوئی شخص محتاج ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے وہ اپنی متاع دین وایمان کو بیچنا شروع کر دیتا ہے۔

☆ رات میں سوتے وقت روزانہ **یاحسیب** ستر مرتبہ پڑھا جائے تو دشمنوں کی دشمنی' چوروں کے خوف' ہمسایہ کی بدی یہ تمام مقاصد سات دن کے وظیفہ سے حاصل ہو جائیں گے۔ یہ وظیفہ جمعرات کوشروع کیا جائے اس دوران **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ** اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے پڑھتے رہیں ہر مشکل سے نجات ہوگی۔

☆ **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ** ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے کام بنانے والا ہے اور جو انسان صدق دل سے اس پر بھروسہ کر لیتا ہے وہ اس کا ہر کام سنوار دیتا ہے' کیونکہ وہ ہر ایک کا کارساز ہے اور تمام مخلوقات کی کفالت کرنے والا ہے لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس نام کے ذریعہ پکارے گا اس کی ہر مراد پوری ہوگی۔
اگر کوئی شخص اس آیت کو جنگل میں درندوں کے خوف کے وقت پڑھے تو خوف دور ہو جائے گا۔
زلزلہ' آسمانی بجلی کے وقت اس دُعا کو پڑھا جائے تو پڑھنے سے آفات سے محفوظ رہے گا۔
جو شخص اس دُعا کو روزانہ ۶۶ مرتبہ پڑھے وہ ان شآءاللہ ہر قسم کی وباؤں سے محفوظ رہے گا۔
جو شخص حالتِ سفر میں اس دُعا کو کثرت سے پڑھے وہ بخیریت واپس آئے گا جو شخص مقروض ہو اور قرضہ ادا کرنے کا ذریعہ بنتا ہوا نظر نہ آئے تو اسے چاہئے کہ اس دُعا کو روزانہ صبح ۱۱۰۰ مرتبہ اور شام ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھے ان شآءاللہ قرضہ ادا ہونے کا ذریعہ بن جائے گا۔

اگر اس دُعا کو روزانہ بعد نماز عصر ۷ مرتبہ پڑھا جائے تو پڑھنے والا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دامن حفاظت میں رہے گا۔

وظیفہ: ﴿**حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**﴾۔
میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود ہونے لائق نہیں۔ اس پر میں نے بھروسہ کر لیا اور وہ عرش آعظم کا مالک ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ ﴿**حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**﴾ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دُنیا اور آخرت کے ہر غم کے لئے کافی ہو جائے گا (روح المعانی)۔

اس آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کے ہموم کے لئے کیوں کافی ہو جاتا ہے؟ فرماتا ہے ﴿**وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**﴾ وہ رب ہے عرش عظیم کا۔ اور عرشِ عظیم مرکز نظام کائنات ہے جہاں سے دونوں جہاں کے فیصلے صادر ہوتے ہیں۔ پس جب بندہ نے اپنا رابطہ رب عرش عظیم سے قائم کر لیا تو مرکز نظام کائنات کے رب کی پناہ میں آ گیا پھر غموم و ہموم کہاں باقی رہ سکتے ہیں۔

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت نقل کی کہ جو شخص صبح کو سات مرتبہ ﴿حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَھُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡم﴾ پڑھ لے گا۔۔۔۔۔نہیں پہنچے گی اس کو اس دن اور رات میں کوئی بے چینی اور نہ کوئی مصیبت، اور نہ وہ ڈوبے گا۔ (روح المعانی)

حضرت محمد ابن کعب سے روایت ہے کہ ایک سریہ روم کی طرف روانہ ہوا، اُن میں سے ایک شخص گر گیا اور اس کی ہڈی ٹوٹ گی۔ پس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ اُس کو اٹھا کر لے جائیں۔ انھوں نے اس کا گھوڑا پاس باندھ دیا اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں سامان بھی پاس رکھ دیا اور آگے بڑھ گئے۔۔۔ایک مرد غیبی آیا ور پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔کہا کہ میری ران کی ہڈی ٹوٹ گئی اور میرے ساتھیوں نے مجھے چھوڑ دیا۔اُس مرد غیبی نے کہا کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تکلیف محسوس کر رہے ہو اور پڑھو ﴿فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَھُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡم﴾ ۔۔ پس انھوں نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا اور یہ آیت پڑھی اور صحت یاب ہو گئے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں میں جا پہنچے (روح المعانی)

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ یہ آیت ﴿حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَھُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡم﴾ اس فقیر کے معمولات سے ہے۔ برسوں سے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس آیت کی برکت سے ہم کو خیر کی توفیق بخشیں اور حق تعالیٰ شانہٗ خیر الموفقین ہیں۔

فائدہ : اس ورد کے بعد دُعا بھی کرے کہ اے اللہ تعالیٰ بہ برکت بشارت حضور نبی کریم ﷺ اس آیت کریمہ کے ورد کے وسیلہ سے ہماری دنیا وآخرت کی تمام فکروں کے لئے آپ کافی ہو جایئے۔

امام حسین اور یزید: حضرت محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ کے قلم کا شاہکار۔۔حامیان یزید کے سامنے یزید کا حقیقی چہرہ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ یزیدی فتنہ کے خلاف مبارک قلمی جہاد۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

اَلۡجَلِیۡلُ : بزرگی والا

جلیل کے معنی ہیں بزرگی والا۔ جلالت والا' جلال و جمال والا صفات جلالیہ سے موصوف یعنی بزرگی و قدر والا' امام غزالی نے فرمایا کبیر کمال ذاتی اور جلیل کمال صفاتی پر دال ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شان اپنے ذاتی کمالات کی بناء پر جامع اور اکمل ہےاور اپنی صفات میں ہرلحاظ سے کامل اور عظیم ہے اس میں جمال اور جلال کی خوبیاں بیک وقت موجود ہیں اس لئے اسے جلیل کہا جا تا ہے اللہ تعالیٰ اپنی صفت جلال کی بناء پرمخلوق کے افعال کوسیدھے راستے پر قائم رکھتا ہےاورصفت جمال کی بناء پران پر رحمت اورکرم کرتا ہےاورانہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے کسی مخلوق کواس کے حضور میں دم مارنے کی جراءت نہیں۔ اگرکوئی اس کے حضور میں اکڑنے کی کوشش کرے تو وہ اس کی گرفت میں آ جاتا ہے اس لئے اس کے جلال اورعظمت سے ڈرنا چاہئے اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم اورسختی کی بناء پرجلیل ہے۔

☆ جوشخص نماز کے بعد **یا جلیل** بکثرت پڑھتارہےتولوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہوگی اورلوگوں میں صاحب عزت ہوگا۔

آسیب زدہ بچے کا علاج : اگرکوئی بچہ آسیب زدہ ہوتو اس اسم کو۷۰۰۰ مرتبہ پڑھیں۔اس کے بعد ایک کاغذ پر یہ اسم لکھیں اوراس کے اردگرد آیۃ الکرسی لکھ دیں اور اسے بچے کے گلے میں ڈال دیں ان شآءاللہ بچہ درست ہوجائے گا اور ہرطرح کی تکلیف دورہوجائے گی۔ جب تک اس کے گلے میں تعویذ رہے گا اسے کوئی ڈرمحسوس نہیں ہوگا۔

ہرمقصد پورا ہو :

اگرکوئی شخص اس اسم کوسولہ ہزار مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھےاور جومقصد دل میں رکھےان شآءاللہ پورا ہوگا اورکوئی ضروری حاجت جو پوری نہ ہوتی وہ بھی ان شآءاللہ پوری ہوگی۔اسی تعداد میں پڑھنے سے برائیوں سےبھی نجات ملتی ہے۔

یا جلیل کا مفصل وظیفہ :

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی دونوں جہاں کی مرادیں پوری ہوں اور ہر جائز کام ہوتا رہے۔ضرورت کے مطابق دولت حاصل ہوتی رہے لہذا ان امور کو پیش نظر رکھ کر جو شخص ۴۰ دن تک اس وظیفے کو پڑھے گا ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اس کی دلی مرادیں پوری کرے گا۔ اس کے علاوہ اس کو پڑھنے سے ہمیشہ با عزت رہے گا اور ہر دوست اور دشمن پر غالب رہے گا۔وظیفہ یہ ہے: **' یَاجَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُہٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُہٗ یَاجَلِیْلُ '**

(ہر چیز سے بڑھ کر جلال و جمال والے۔پس اس کا حکم عدل پر مبنی ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے۔اے جلیل)

حضور ﷺ کی جلالت : اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے۔جلیل کے معنی عظیم کے ہیں جس کی صفتیں کمال کو پہنچ گئی۔ حضور آقائے دو جہاں ﷺ کی صفات کا کیا کہنا جس کی صفات کو 'خلق عظیم' کہا گیا تو تو یقیناً وہ ہستی حد کمال کو پہنچی ہوئی ہے جس کا جلال ایسا کہ بڑے بڑے لوگوں پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص کھڑا تھر تھر کانپ رہا تھا' بالآخر حضور ﷺ نے فرمایا کیوں کانپ رہے ہو' میں کوئی بادشاہ تو نہیں۔

سبحان اللہ۔ حضور ﷺ کو وہ مقام حاصل ہوا کہ خود رب کریم ان کی عظمت بیان فرما رہا ہے اور اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ کی عظمت کا یوں اعلان کیا کہ فرمایا اے دنیا والو ! میرا محبوب بہت بڑی عظمت کا حامل ہے۔اس کی بارگاہ میں آتے ہو تو ایک دوسرے کی طرح نہ سمجھا کرو بلکہ اونچا بولا بھی نہ کرو **﴿وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ﴾** اور اس طرح مت پکارا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو **﴿اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾** کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر تک بھی نہ ہو۔

مقام مصطفوی کی یہ عظمت و رفعت ہے کہ کافر بھی آپ کی عظمت و بزرگی کے گواہ ہیں۔ اتنا عظیم رسول جلیل ہے تو پیکر جلال بھی ہے اگر چہرۂ اقدس پر جمال آتا ہے تو چہرۂ انور کے کھلنے والے نور سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گمشدہ سوئی مل جاتی ہے۔ جب جلال آتا ہے تو ہلتا ہوا احد پہاڑ بھی پاؤں کی ٹھوکر سے رک جاتا ہے۔ بزرگی کا عروج اس قدر کہ جس پتھر کو صحابہ باری باری توڑنے کی کوشش کرتے ہیں تو ٹوٹتا نہیں، حضور ﷺ کے کدال کی ایک ضرب سے دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

سید عالم حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت و رفعت کے سامنے کس نے سر نہیں جھکایا؟ شاہ کسریٰ نے حضور ﷺ کا نامہ مبارک پھاڑا تھا، تب حضور ﷺ نے فرمایا، اُس نے میرا خط نہیں پھاڑا بلکہ اپنی حکومت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ چند دنوں کے بعد اُس کے بیٹے شیرویہ نے اس کو قتل کر ڈالا۔

وہ ہستی جس کی صفات حد کمال کو چھو رہی ہیں جب کرم پر آتے ہیں تو رحمت کے دریا بن جاتے ہیں، جب چہرہ پر جلال ہوتا ہے بڑے بڑے ہیبت کے مالک دم نہیں مارتے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ سے چند چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ حضور ﷺ نے انہیں اچھا نہ سمجھا، جب آپ ﷺ سے سوالات کی کثرت ہوگئی تو حضور ﷺ کا چہرہ جلال سے بھر گیا تو فرمایا، **سلونی عما شئتم** (بخاری) جو چاہتے ہو پوچھ لو۔ ایک شخص اُٹھا، اُس نے عرض کیا۔۔ میرا باپ کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے جو شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چہرہ انور پر جلال دیکھا تو عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔

دراصل منافقین نے حضور ﷺ کے علم مبارک پر اعراض کیا تھا کہ محمد کہتے ہیں وہ مومنوں اور کافروں کو جانتے ہیں اور ابھی تک جو پیدا نہیں ہوئے انہیں بھی جانتے ہیں اور ہم تو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں ہمارا پتا ہی نہیں کہ ہم منکر ہے۔ جب حضور ﷺ کو یہ

بات پہنچی تو آپ ﷺ کو بہت غصہ آیا اور جلال سے چہرہ انور متغیر ہو گیا تو اسی عالم میں منبر پر چڑھ کر فرمایا **سلونی عما شئتم** جو چاہو پوچھو۔ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو میرے علم پر اعتراض کرتے ہیں (یعنی انہیں کیا خبر نبی کتنی عظمت و بزرگی کا مالک ہوتا ہے) اسی اثناء میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ گئے آج عظمت و جلال کے پیکر نے منافقین کو چیلنج کیا ہے تو آپ فی الفور اُٹھے اور بارگاہ مصطفوی ﷺ میں دوزانو بیٹھ گئے اور سب کی طرف سے توبہ کی' کیونکہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایسے حالات کے پیش نظر کسی کی جراُت نہ ہوتی وہ آقا ﷺ کی بارگاہ میں کچھ بولے۔

اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں اس پیکر قدر و جلالت کی وجہ سے ہی منع فرمایا کہ نہ میرے محبوب کی بارگاہ میں حد سے بڑھو نہ اونچی بولو۔ نہ حجروں سے باہر کھڑے ہو کر آواز دو' نہ اپنے جیسا سمجھو جس طرح تم ایک دوسرے کو سمجھتے ہو۔ تم ہر حال میں ان کا ادب احترام کرو کیونکہ ان کی عظمت جلال و بزرگی کو جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

اَلْکَرِیْمُ : کرم کرنے والا

کریم وہ ہے جو مجرم پر قادر ہو کر معافی دیدے' وعدہ کر کے پورا کرے اور امید سے زیادہ دے اور اپنے پناہ لینے والے کو ضائع نہ کرے' تمام وسیلوں سے بے نیاز ہو' غرض کہ ایک لفظ کریم محامد کا مجموعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کریم ہے کیونکہ اس سے جو مانگتا ہے اسے عطا کر دیتا ہے جتنا مانگتا ہے اتنا ہی دے دیتا ہے مانگنے سے بھی دیتا ہے اور محروم نہیں رکھتا۔ اس کی عطا کے خزانے بھرپور ہیں مخلوق کی کوتاہیوں کو دیکھتے ہوئے بھی درگزر کر دیتا ہے گویا کہ اس کے کرم کی کوئی حد نہیں۔ اس لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ سے کرم کی التجا کرتے رہنا ضروری ہے' جو شخص **'یا کریم'** کثرت سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کریم النفس کر دیتا ہے نیک اخلاق اور نیک مزاج کر دیتا ہے۔

☆ عزت وکرامت کے لئے یہ اسم یـا کـریـم بے حد مجرب ہے۔ سوتے وقت اس کو پڑھتے پڑھتے سو جائیں بہت جلد اثر ہو گا۔بعض صوفیا نے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس اسم کے عامل تھے اس وجہ سے اُن کو کرم اللہ وجہہ کا خطاب ملا۔

ہر حاجت پوری ہو:

اگر کسی شخص کو کوئی ایسی حاجت درپیش ہو جو پوری ہوتی نظر نہ آئے اسے چاہئے کہ اس وظیفہ کو روزانہ ۱۰۰۰۰ مرتبہ پڑھنا شروع کرے اور سات ماہ تک یہ عمل جاری رکھے ان شآء اللہ اس کی جو بھی حاجت ہو گی وہ پوری ہو گی بشرطیکہ یقین کامل ہو۔

مستجاب الدعوات : جو شخص اس وظیفہ کو صبح شام کثرت سے پڑھنے کا معمول بنا لے اللہ تعالیٰ اس کی زبان میں مستجاب الدعوات کی تاثیر پیدا کر دیتا ہے اور اس کی دُعائیں قبول ہونے لگتی ہیں۔جس چیز کی وہ دُعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اسے اپنی رحمت اور کرم کا مظہر بنا دیتا ہے۔

تنگ دستی اور افلاس کا خاتمہ: اگر کوئی شخص تنگ دست اور مفلوک الحال رہتا ہو تو اسے چاہئے کہ یقین محکم کے ساتھ صبح اٹھ کر نماز فجر پڑھے اور ایک گھنٹہ تک اس وظیفہ کا ورد کرے اور پھر رات کو سوتے وقت عشاء کی نماز پڑھے اور اس کا ورد کرے ان شآء اللہ بفضل خدا اس کے رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور وہ ہر طرح سے مالا مال ہو جائے گا اور دنیا کی حسد بھری نظروں سے محفوظ رہے گا۔

علاج بخل: بعض لوگوں میں پیدائشی طور پر بخل کی عادت ہوتی ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کا نام ہی نہیں لیتے۔ یہ اسم اس قسم کی عادت ختم کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے۔اس لئے اگر کسی کی عادت بخل درست کرنی ہو تو اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے اسے پلائیں۔ تین دن تک اسی طرح کریں ان شآء اللہ بخل کی عادت ختم ہو کر سخاوت کی صفت پیدا ہو جائے گی۔

یا کریم کا جامع وظیفہ: یہ وظیفہ گناہوں سے معافی کے لئے بہت موثر ہے لہذا روزانہ ۱۰۵ دن تک بلا ناغہ پڑھے اس کی آخرت میں نجات ہوگی۔ عذاب قبر سے بچ جائے گا۔ نقصان پہنچانے کے درپے ہوتو اس وظیفہ کو ۴۰ دن تک ۲۰۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شآء اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں گے اور دشمن ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

یَاکَرِیْمَ الْعَفْوِ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَاَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُہٗ یَاکَرِیْمُ

(اے درگزر کرنے والے کریم! اے عدل والے! تو نے ہر چیز کو اپنے عدل سے بھر دیا ہے اے کرم والے)

حضور ﷺ کا کرم ھی کرم: حضور سید المرسلین ﷺ **تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ** کا عکس جمیل ہیں۔ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ﴿**اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ**﴾ بے شک یہ (قرآن) رسول کریم کا قول ہے۔

یہی وجہ ہے جب بھی حضور ﷺ اپنی عنایات جلیلہ کے دروازے کھولتے تو کرم کے دریا بہا دیتے، کسی اور کا محتاج نہ رہنے دیتے۔ عثمان بن طلحہ کلید بردار کعبہ کا ایمان افروز واقعہ کہ حضور ﷺ نے اُن پر کیسے کرم فرمایا: کہتے ہیں حضور ﷺ کے ہجرت فرمانے سے پہلے ایک دن آپ سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ نے مجھے اسلام لانے کی دعوت دی۔ میں نے کہا اے محمد ﷺ۔ آپ کیسی عجیب وغریب باتیں کرتے ہیں۔ آپ مجھ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ میں آپ کا پیروکار بن جاؤں گا حالانکہ آپ نے اپنی قوم کے دین کو ترک کر دیا ہے اور ایک نئے دین کا اعلان کیا ہے عثمان بن طلحہ نے کہا کہ وہ کعبہ کا متولی تھا۔ پیر اور جمعرات کے روز کعبہ کا دروازہ کھولا کرتے تھے' ایک دن کعبہ کا دروازہ کھولا تو حضور ﷺ دوسرے لوگوں کے ساتھ کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ میں نے آپ کے ساتھ بڑی بدخلق کا مظاہرہ کیا لیکن آپ نے کسی جوابی کاروائی کا مظاہرہ نہ کیا بلکہ بڑی حلم و بردباری سے میری بداخلاقی کو برداشت کیا اور فرمایا اے عثمان **لعلك ستری هذا المفتاح یوما بیدی اضعه حیت شیئت** یاد رکھو۔ وہ دن آنے والا ہے جب تو دیکھ لے گا یہ کعبہ کی کنجی

میرے ہاتھ میں ہوگی اور جس کو چاہوں گا دے دوں گا۔۔۔عثمان بن طلحہ کہتے ہیں میں آپ کے یہ الفاظ سن کر بوکھلا گیا اور میں نے کہا کہ یہ کام تو اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب قریش کی عزت وآبرو خاک میں مل چکی ہوگی۔حضور ﷺ نے فرمایا اے عثمان۔جس دن چابی میرے ہاتھ میں ہوگی اس روز قریش ذلیل وخوار نہیں بلکہ ان کی عزت وشان کا سورج دوپہر کے سورج کی طرف چمک رہا ہوگا۔

عثمان بن طلحہ کہتے ہیں' میں نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر یقین کرلیا کیونکہ ان کی زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ کن کی کنجی ہے میں نے سوچا کہ میں مسلمان ہو جاؤں لیکن میری قوم کو میرے اس ارادہ سے بڑی مایوسی ہوئی بلکہ مجھے سختی سے جھڑکا' بہرحال میں نے ایمان لانے کا ارادہ ترک کردیا۔

جب حضور ﷺ مکہ کے فاتح بن کر آئے تو آپ نے مجھے فرمایا لاؤ کعبہ کی چابی مجھے دو۔میری کیا مجال تھی میں حکم نبوی کے آگے چوں وچراں کرتا۔میں فوراً گھر گیا اور چابی لاکر آپ کے ہاتھ پر رکھ دی۔ حضور ﷺ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا اے عثمان۔اس وقت کو یاد کرو جب میں نے تمہیں کہا تھا ایک روز یہ کعبہ کی چابی میرے ہاتھ میں ہوگی جس کو چاہوں گا عطا کردوں گا۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ بالکل سچ فرمارہے ہیں ایسے ہی کہا تھا۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں جب میں نے اسلام قبول کرلیا تو مجھے کیا خبر کہ یہ کرم اب ہمیشہ کے لئے مجھ پر ہونے والا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے عثمان ہاتھ بڑھاؤ' میں نے ہاتھ آگے کیا تو فرمایا **خذوھا خالدۃ تالدۃ لاینزعھا منکم الا ظالم** چابی پکڑلو اور اب میں تم کو ہمیشہ کے لئے دے رہا ہوں جو تم سے یہ چابی چھینے گا وہ ظالم ہوگا۔

اللہ اللہ۔چودہ سو سال گزر گئے جب چابی حضور ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو دی وہ آج بھی عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے ہاتھ میں ہے۔ (ضیاء النبی)

حضور نبی کریم ﷺ کے اس وصف باکمال سے ہزاروں نہیں لاکھوں کروڑوں انسان ہیں جو آپ کے کرم کی خیرات پر پل رہے ہیں۔

تاریخ ابن کثیر میں ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبول اسلام سے قبل سمندر کے راستے کشتی پر سوار ہوئے' انہیں طوفان نے گھیر لیا۔ کشتی والوں نے کہا اللہ تعالیٰ سے مخلص ہو کر دُعا مانگو کیونکہ اس جگہ تمہارے جھوٹے خدا کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ عکرمہ نے کہا اللہ کی قسم اگر سمندر میں سوائے اخلاص کے نجات نہیں مل سکتی تو خشکی میں بھی سوائے اخلاص کے چارہ نہیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں اے اللہ۔ اگر تو نے مجھے اس مصیبت سے بچا لیا جس میں' میں اس وقت پھنسا ہوا ہوں تو پھر تیرے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں جا کر اپنے ہاتھ ان کے مبارک ہاتھوں میں دوں گا اور دامن اسلام میں آ جاؤں گا اور ان کو ضرور معافی دینے والا کریم پاؤں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عکرمہ کو طوفان سے نجات دی اور وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر مشرف با سلام ہوئے۔ امام زہری فرماتے ہیں جب عکرمہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے حضور ﷺ فرط محبت سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور اپنی چادر اتار کر ان پر ڈال دی اور فرمایا **مرحبا بمن جاء مومنا مهاجرا** ۔ میں اس شخص کو مرحبا کہتا ہوں جو ایمان لایا اور ہجرت کر کے میرے پاس آیا۔ پھر آقا کا دریائے رحمت جوش میں آئے۔ فرمایا اے عکرمہ مانگو جو مانگنا ہے میں تم کو عطا کروں۔ عرض کی یا نبی اللہ ﷺ مجھے میری ساری خطائیں معاف فرما دیں۔ حضور ﷺ نے دست دُعا اٹھائے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ۔ عکرمہ کی ساری خطائیں معاف فرما۔

اَلرَّقِيْبُ : نگہبان

رقیب وہ حافظ جس کی حفاظت سے کوئی چیز ایک لمحہ کے لئے باہر نہ ہو سکے۔ رقاب میں علم وحفظ ہے لزوم ہے۔

حفاظت کی غرض سے نگہبانی اور نگرانی کرنے والے کو رقیب کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ رقیب ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوق کی ہر چیز کا نگہبان اور محافظ ہے ہر ادنیٰ اور پوشیدہ چیز کی نگہبانی کرتا ہے کوئی چیز کسی وقت بھی اس کی نظر سے اوجھل نہیں۔

جو شخص اس اسم 'یــا رقیب' کی مداومت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے نفس کی نگہبانی کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

☆ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِيْبًا﴾ اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ایک صورت نگہبانی ہے لہٰذا جو انسان یا چیز اللہ تعالیٰ کی نگہبانی میں آ جائے تو وہ شیطانی شر سے محفوظ ہو جاتی ہے اور اسے نقصان یا تکلیف پہنچنے کا گمان ختم ہو جاتا ہے لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نگہبانی میں رہے تو اسے چاہئے کہ اس آیت کو صبح اٹھتے ہی پانچ مرتبہ اور سوتے وقت پانچ مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ وہ ہر طرح کے شیطانی حملوں سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی شخص کا مکان یا کوئی جائیداد ایسی جگہ پر ہو جہاں چوری وغیرہ کا خطرہ ہو تو روزانہ شام کے بعد سات مرتبہ پڑھ کر اس جائیداد کی حفاظت کی دُعا کرے ان شآء اللہ مال و دولت چوری سے محفوظ رہے گا۔

جب کوئی شخص سفر پر جائے تو گیارہ مرتبہ یہ دُعا پڑھ لے ان شآء اللہ حادثات سے محفوظ رہے گا اور خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچے گا۔

والدین جب اپنے بچوں کو اسکول سے باہر کہیں بھیجیں تو اُن کی حفاظت کے لئے یہ دُعا پڑھ کر انہیں رخصت کریں ان شآء اللہ وہ بحفاظت گھر واپس آئیں گے۔

☆ **یــا رقیب** کا ورد خاص کر حفاظت حل کے لئے ہے۔ مال و اولاد کی حفاظت کے لئے بھی مجرب ہے، دشمنوں اور چوروں کے خطرات سے بھی محفوظ رہے گا۔

سچے مریدین کا ساتھی وظیفہ:

یہ وظیفہ راہ سلوک کے طالبوں کے لئے بہت مفید ہے اگر وہ اسے روزانہ وظیفہ کے طور پر ۳۱۲ مرتبہ پڑھتے رہیں تو انہیں اس اسم کی بدولت راہ سلوک میں استقامت حاصل ہوگی۔ ان کا ظاہر اور باطن اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور ان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف مائل رہے گا اور عبادت میں خوب دلجمعی پیدا ہوگی۔

جادو سے محفوظ رہنے کا عمل :

اس اسم کے ورد میں طلسم یعنی جادو کو باطل کرنے کی قوت بہت زیادہ ہے اس لئے اگر کسی مرد یا عورت کو یہ گمان ہو کہ اس کے خلاف گھر یا باہر کا کوئی فرد کالے علم یعنی جادو وغیرہ کے تعویذات ڈالتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو ۴۰ دن تک ۱۲۴۸ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد اسے روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھتا رہے ان شآء اللہ ہر قسم کے جادو کا اثر باطل ہو جائے گا اور پڑھنے والے پر کالے علم کا کبھی اثر نہ ہوگا اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا۔

اہل وعیال کو اللہ کی حفاظت میں رکھنا :

اگر کوئی شخص سفر میں جائے اور وہ ۱۱۱ مرتبہ **یارقیب** پڑھ کر پانی دم کر کے اپنے تمام بچوں اور بیوی کو پلا جائے اور تھوڑا سا پانی اپنے مکان کے چاروں کونوں پر چھڑک دے تو اس کی واپسی تک اُس کے اہل وعیال اور مکان' اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا' اگر ایسا نہ کر سکے تو چلتے ہوئے چند بار **یارقیب** کا ورد کرے ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اُس کی ہر طرح سے حفاظت کرے گا۔

حمل کی حفاظت کا عمل :

یارقیب حمل کی حفاظت کے لئے بہت مفید ہے اس لئے اگر کسی عورت کا حمل ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو **یارقیب** گیارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر سبز الائچی دم کر کے دے دیں اور وہ الائچی اُسے کھلا دیں' سات دن تک یہی عمل کریں ان شآء اللہ حمل حفاظت سے رہے گا۔

سفر میں گمشدگی کی پریشانی سے بچنے کا عمل :

سفر میں روانہ ہوتے وقت اپنے سامان اور بچوں پر اس اسم کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پھونک مار دیں ان شآء اللہ کوئی چیز سفر میں گم نہ ہوگی اور اگر کوئی چیز خدانخواستہ گم ہو ہی جائے تو اس اسم کو کثرت سے پڑھنا شروع کر دیں ان شآء اللہ چیز مل جائے گی یا اس کا نعم البدل مل جائے گا۔

اَلْمُجِیْبُ : قبول کرنے والا

مجیب کے معنی ہیں پکارنے والے کو جواب دینے والا یا مانگنے والوں کی دُعائیں' آرزوئیں پوری کرنے والا بلکہ ہماری پیدائش سے پہلے ہماری ضروریات پوری فرمانے والا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی دُعاؤں کو سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے اس لئے اسے مجیب کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ہر سائل کے سوال کا جواب دیتا ہے اور ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا خود ارشاد ہے کہ وہ کون ہے جو پکارنے والے کی اضطرابی پکار کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجیب ہے کہ وہ مظلوموں کی پُکار کو سن کر اُن کے ظلم کا تدارک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجیب ہے کہ وہ دکھیوں کی صدا کو سن کر ان کے دکھ کا ازالہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مجیب ہے کہ جب کوئی پریشان حال اسے مدد کے لئے بلاتا ہے تو وہ اس کی مدد فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجیب ہے کہ وہ اپنے ولیوں کو اپنا بنا کر ان کی ہر صدا پر لطف وکرم کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجیب ہے کہ وہ اپنے فقیروں کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا ہے اللہ تعالیٰ مجیب ہے کہ وہ اس کی بھی سنتا ہے کہ جو اسے مانتا ہے اور اس کی بھی سنتا ہے جو اسے نہیں مانتا۔ اس لئے پہلے اسے 'مجیب' کہہ کر پکارو اور اپنے دل کی التجا کرو ان شآءاللہ قبول ہوگی۔

شادی کی دُعا قبول ہو: اگر کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اور عمر میں زیادتی ہو رہی ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو گیارہ دن تک ۵۵۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی شادی کے لئے دُعا کرے ان شآءاللہ قبول ہوگی اور جلد رشتہ طے پا جائیگا۔

ہر دُعا قبول ہونے کا عمل : اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہوں کہ اس کی ہر جائز دُعا قبول ہو تو اُسے چاہئے کہ **یامجیب** ۲۲۰ مرتبہ روزانہ سوتے وقت پڑھنے کا معمول بنا لے ان شآءاللہ اس کی ہر جائز دُعا قبول ہوگی۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ دُعا کے آغاز میں **یامجیب** گیارہ مرتبہ پڑھیں اُس کے بعد جو دُعا مانگنی ہو مانگیں' آخر میں پھر گیارہ مرتبہ یہی اسم پڑھیں ان شآءاللہ دُعا قبول ہوگی۔

قید سے رہائی کا عمل : اگر کوئی ناجائز طور پر اپنے بال بچوں سے جدا ہو کر قید میں مبتلا ہو گیا ہو یا کسی کا پتہ نہ چلتا ہو تو چند آدمی اکھٹے ہوں اور گن کر اس اسم کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں اور قید سے رہائی کے لئے دُعا کریں۔ اس طرح سات روز تک ہی عمل کریں ان شآء اللہ قید سے خلاصی ہو گی اور قیدی بحفاظت اپنے بال بچوں میں آجائے گا۔

ناراض بیوی کو واپس لانے کا عمل : اگر کسی شخص کی بیوی ناراض ہو کر میکے چلی گئی تو خاوند کو چاہئے کہ اس اسم کو گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور پڑھنے کے بعد پانی پر پھونک لگا کر پانی کو اس طرف منہ کر کے پاکیزہ جگہ پر پھینکے جس طرف وہ رہتی ہو۔ اس طرح گیارہ روز کرے ان شآء اللہ بیوی واپس آنے کے فوراً آثار پیدا ہوں گے۔

مرشد کامل ملنے کا عمل : جس شخص کو مرشد کامل نہ ملتا ہو یا کوئی عارف کامل کسی کو مرید بنانا قبول نہ کرتا ہو تو اس اسم کو دس دن تک بعد نماز مغرب ۱۲۵۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شآء اللہ حسب خواہش اللہ تعالیٰ کا بندہ مل جائے گا۔

☆ جو شخص اس کو پڑھتا رہے تو گم شدہ چیز واپس مل جائے گی اگر حمل ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو عورت سات روز تک اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ بچے ضائع نہ ہوں گے۔ اگر مسافر کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھا جائے تو دوران سفر محفوظ رہے گا۔ دُعا کی قبولیت کے لئے بھی اس کا ورد کیا جائے۔

اَلْوَاسِعُ : وسعت دینے والا

واسع وسعت سے بنا بمعنی فراخی یا احاطہ، رب تعالیٰ ایسا واسع ہے کہ اس کی قدرت، رحمت، حکمت اس کی عطا فرش کو گھیرے ہے ﴿وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾۔

واسع کا مطلب وسعت اور کشادگی والا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں، اس لئے اسے واسع کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا علم وسیع ہے اس کی بادشاہت لامحدود ہے اس

کے غنا کی کوئی حد نہیں۔اس کی ذات کے پاس سب کچھ ہے اس کی حکومت لازوال ہے اس کی نعمتیں بے پناہ ہیں اس کے انعام واکرام لاتعداد ہیں اس کا احسان سب احسانوں سے عظیم ہے اس کی عطا ہرایک کے لئے یکساں ہے اس کے وجود کی کوئی انتہا نہیں۔اس کا غلبہ سب پر غالب ہے وہ اپنے حسن و جمال میں یکتا ہے وہ اپنے جلال میں سب سے بڑھ کر ہے اس کی بزرگی سب سے اعلیٰ ہے وہ اپنے کمالات قدرت میں اتنا وسیع ہے کہ اس کا کوئی کنارہ نہیں۔ وہ اپنے نور میں اتنی وسعت رکھتا ہے کہ انسانی عقل وہاں تک پہنچ نہیں سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنی ذات اور صفات میں ہر لحاظ سے بے پناہ وسعت کا حامل ہے اس لئے وہ اپنی اس صفت کی بناء پر 'واسع' کہلاتا ہے۔

فراخی رزق کا وظیفہ :

'**یا واسع**' فراخی رزق کے لئے بہت اکسیر ہے لہذا فراخیِ رزق کی نیت سے اُسے گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ تین سال تک پڑھیں رزق اور دولت میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔ اُسے پڑھنے والا دینی اور دنیاوی دولت سے مالا مال ہو جائے گا کبھی تنگ دست اور محتاج نہ ہوگا۔

مجموعی فیوض کے حصول کا عمل :

امام بونی نے شمس المعارف میں لکھا ہے کہ **یا واسع** کثرت سے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ خوب رزق عطا کرتا ہے' علم میں اضافہ کرتا ہے' عمر میں درازی کرتا ہے اس کے ہر کام میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے بے پناہ عزت حاصل ہوتی ہے ہر خاص و عام میں عزت پاتا ہے۔ اگر اس اسم کا ذاکر صاحب اقتدار بن جائے تو ہر کوئی دل و جان سے اس کی عزت کرے گا۔

کاروبار کی ترقی کا عمل :

اگر کوئی شخص اپنے کاروبار بڑھانا چاہے تو اُسے چاہئے کہ بعد نماز جمعہ چند آدمی اکٹھے کرے اور ۳۱۲۵۰ مرتبہ مل کر پڑھیں اور چار جمعے تک اسی طرح پڑھائی کروائیں' اس کے بعد کاروبار کو بڑھانے کے لئے جدوجہد کریں ان شآءاللہ کاروبار میں ترقی ہوگی۔

حصول علم میں آسانی :

اگر کوئی طالب علم حصول علم کی جدو جہد کو جاری رکھنا چاہتا ہے لیکن اس میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ ۱۳۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شآء اللہ اس کا کوئی ذریعہ بن جائے گا اور وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھے سکے گا۔ اگر کسی بچے کا ذہن پڑھائی میں نہ لگتا ہو تو اس اسم کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں ان شآء اللہ اس کا ذہن تیز ہو جائے گا۔

اضافہ رزق کا مجرب وظیفہ:

یہ وظیفہ اضافہ رزق کے لئے بہت مجرب ہے جس شخص نے بھی اسے پڑھنے کا معمول بنایا اللہ تعالی نے اس کے رزق میں اضافہ کر دیا' اس لئے اکثر کاملین اور عاملین نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ اسے ہمیشہ پڑھنے والا کبھی تنگی رزق کا شکار نہ ہوگا۔ ۴۰ دن تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھنے سے روزی کے اسباب پیدا ہو جائیں گے لہذا ایسا شخص جس کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو اگر وہ اسے پڑھے تو ان شآ اللہ اس کا ذریعہ روزگار بہت جلد بن جائے گا ﴿**اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعُ الرَّزَّاقْ**﴾ بے شک اللہ تعالی رزق میں وسعت دینے والا ہے۔

یا واسع کا مفصل وظیفہ:

یا واسع کثرت سے پڑھنا اضافہ رزق کا باعث بنتا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ خاص کر یہ وظیفہ کسی مالی حاجت سے اور مقصد کے لئے بہت موثر ہے اس کے لئے چند آدمیوں کو اپنے گھر یا مسجد میں اکھٹا کر کے شماروں پر ۲۱۰۰۰ مرتبہ پڑھائیں اور تین دن تک ایسا کریں بعد میں شیرینی تقسیم کریں ان شآء اللہ تعالی مالی مشکل حل ہوگی اور رزق کا وقتی بحران دور ہو جائے گا۔ اسے روزانہ فجر کی نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے گھر میں اور روزی کے ذرائع میں خیر و برکت پیدا ہوتی ہے۔ **یَا کَافِی الْمُوْسِعُ لِمَا خُلِقَ لَہٗ مِنْ عَطَایَا فَضْلِہٖ** اے کشادگی میں کفایت کرنے والے اس کے لئے پیدا ہوا ہے عطا اور فضل سے۔

اَلْحَكِيْمُ: حکمت والا

حکیم حکم سے ہے یا حکمت سے یعنی ہر چیز پر اعلیٰ حاکم کہ اس کے فیصلہ پر کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں یا اس کا ہر کام حکمت سے ہے کوئی چیز عبث نہیں بنائی۔ اللہ تعالیٰ کا ہر ارشاد' ہر کام اور اس کی شریعت کا ہر قانون بلکہ قضاوقدر کے سارے فیصلے اس کی
حکمت ودانائی کے آئینہ دار ہیں۔

اس کا کوئی کام' اس کا کوئی حکم' اس کا کوئی فیصلہ حکمت کے بغیر نہیں اور اس میں اس گلشن کائنات کی بقاء اور پر بہار ہونے کا راز مضمر ہے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ قادر اور توانا ہونے کے باوجود' رحمت ورافت کا برتاؤ کرتا ہے وہ غلط کاروں کو فوراً انتقام کی چکی میں پیس نہیں دیتا بلکہ ان کے ساتھ بڑے تحمل اور حلم کا سلوک کرتا ہے۔ تمام عمر سرکشی اختیار کرنے والا جب بھی اس کے در رحمت پر آ کر گر پڑتا ہے تو وہ اس کو اپنے دامن رحمت میں ضرور جگہ دے دیتا ہے۔

حکیم وہ ہوتا ہے جس کے حکم میں سراسر حکمت ہو' اعمال میں افضلیت ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم جو وہ اپنی مخلوق کے لئے جاری کرتا ہے اس میں سراسر مخلوق کی بھلائی مقصود ہوتی ہے اگرچہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے احکامات بظاہر سمجھ سے باہر ہوتے ہیں لیکن ان میں انسانی بہتری کے لئے بے شمار اچھائیاں ہوتی ہیں۔ انسان کی عقل اور فکر محدود ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی ہر حکمت کو نہیں سمجھ سکتا مگر اس کے باوجود جسے اللہ تعالیٰ کسی حد تک علم کی باریکی عطا فرماتا ہے وہ حکیم کہلاتا ہے مگر انسان کی حکمت ایک حد تک محدود ہوتی ہے اس لئے انسان اپنی حکمت میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ انسانی حکمت زوال پذیر ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت کو کبھی زوال نہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے حکمت عطا فرماتا ہے اسے دنیا میں دوسروں سے برتر و بلند کر دیتا ہے۔

حکمت اور مصلحت:

حکمت سے مُراد وہ پختہ اور یقینی دلائل ہیں جو حق کو روز روشن کی طرح عیاں کر دیں اور شک وشبہ کی تاریکیوں کو نور یقین سے بدل دینے کی قوت رکھتے ہوں **هو الدليل الموضح للحق المزيح للشبهات** حکمت کا مفہوم سمجھنے سے ایک بہت بڑے فتنے کا اصولی رد ہو جائے گا۔ حکمت کہتے ہیں **وضع الاشياء علىٰ مواضعها** ہر چیز کو اپنے محل اور موقع پر رکھنا۔ حضور نبی کریم ﷺ معلم قرآن و حکمت ہیں ﴿**وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ**﴾ (البقرۃ) اور سکھائے انھیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں ---یہاں ﴿**الْحِكْمَةَ**﴾ سے مُراد احکام قرآنی کی ایسی تفصیل اور ان کا ایسا بیان ہے جسے جاننے کے بعد انسان ان احکام کی ایسی تعمیل کر سکے جیسے اللہ تعالیٰ کا منشأ ہے۔ نبی کے فرائض میں صرف یہی نہیں کہ قرآن سکھا دے بلکہ ان کا صحیح بیان اور تفصیل بھی سکھائے تا کہ قرآن پر اللہ تعالیٰ کے منشأ کے مطابق عمل ہو سکے اور اسی حکمت یعنی بیان قرآنی کو سُنت نبوی کہا جاتا ہے۔ ﴿**يُؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ**﴾ (البقرۃ) عطا فرماتا ہے دانائی جسے چاہتا ہے ۔ حکمت سے مُراد قرآنی

اسرار، علم باطن، تدبر، دانائی، علم نافع، رب کی معرفت، قلبی نور جو الہام اور وسوسہ میں فرق کر دے، الہام، توفیق خیر، خوف الٰہی، فہم وعلم، خیر کثیر............ ہیں۔ حکمت وہ علم صحیح ہے جو اتنا پختہ اور طاقت ور ہو کہ وہ انسانی ارادہ کو حکماً عمل خیر کی طرف متوجہ کر دے، حکمت کے معنے ہیں واقعی چیزوں کو صحیح طور پر جاننا ہے۔ وہمی باتوں کا جاننا حکمت نہیں، یوں ہی غلط تحقیق علم نہیں جہالت ہے۔

دوسری متعدد آیات میں اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ حکمتِ قرآن یعنی اس کا بیان نبی کا ذاتی اجتہاد نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جاتی ہے۔ مثلاً ارشاد ہے ﴿**وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ**﴾ اللہ تعالیٰ نے آپ پر (اے نبی ﷺ) کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جیسے قرآن کی

اطاعت فرض ہے اُسی طرح صاحبِ قرآن کی سُنّت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس سے ان لوگوں کی غلط فہمی کا ازالہ بھی ہو گیا جو سُنّت کو نبی کریم ﷺ کی ذاتی رائے خیال کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنا ضروری یقین نہیں کرتے۔

عقائد ونظریات اور اسلامی تعلیمات کو بدعقیدگی کی آمیزش سے محفوظ رکھنا حکمت ہے اور آمیزش وامتزاج کو قبول کرنا مصلحت نہیں بلکہ جہالت ہے۔ وقت ضرورت ہاتھ میں قلم وتلوار اٹھانا بھی عین اخلاق ہے اور یہی حکمت ہے۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام دشمن خارجی فتنوں کو محسوس کرنے کے باوجود بھی منکرین زکوٰۃ کے خلاف اعلان جہاد فرمایا۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عمل مصلحت پسند عناصر کی دانست اور فہم سے یقیناً دور اور اصول مصلحت کے خلاف ہوگا لیکن یہی عین حکمت ہے۔ فتنوں کو بروقت ختم کرنا' امیزش اور امتزاج کو برداشت نہ کرنا اسلامی تعلیمات کو ترمیم وتغیر سے محفوظ رکھنا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' تابعین کرام' تبع تابعین' ائمہ دین فقہاء محدثین مفسرین اور اسلاف صالحین سب نے اپنی حکمت سے دین اسلام کی تعلیمات کو صحیح وخالص حالت میں قائم رکھا اور باطل عقائد وفتنوں کی آمیزش وامتزاج سے محفوظ رکھا۔ مصلحت پسند رجحان اختیار کیا جائے تو اسلامی قوانین کی حیثیت واہمیت ختم ہو کر تبدیلی واقع ہو جائیگی اور اسلامی قوانین کا تشخص باقی نہیں رہے گا۔ یکساں سیول کوڈ نافذ ہو جائے گا ۔۔۔اسلام دین حکمت ہے دین مصلحت نہیں ۔۔۔مصلحت پسند رویہ اختیار کرتے ہوئے تقیہ کرنا ہی بہت بڑا نفاق ہے۔

☆ علم کی زیادتی اور حکمت کے دروازے کھولنے کے لئے آدھی رات میں یہ اسم ایک سو اکیس مرتبہ اکیس دن تک پڑھا جائے ان شآء اللہ کامیابی ہوگی اور ہر مصیبت سے بھی نجات ملے گی۔

☆ ﴿اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا' حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ جسے حکمت یعنی دانائی عطا فرمادے' سمجھئے کہ اُسے بہت کچھ مل گیا' کیونکہ دانائی کی عطا' اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات میں سے ہے اسی لئے قرآن حکیم میں حکمت کو خیرکثیر کہا گیا ہے لہذا جوشخص یہ چاہے کہ اسے حکمت ملے تو اُسے چاہئے کہ اس آیت کا ورد کرے' کیونکہ جوشخص اللہ تعالیٰ کو '**علیم حکیم**' کہہ کر پکارے گا اللہ تعالیٰ اُسے حکمت سے نوازے گا' قابلیت میں اضافہ ہوگا۔

جسے کوئی مشکل درپیش ہو اور وہ حل نہ ہو رہی ہو تو اُسے نماز ظہر کے بعد ۹ مرتبہ یہ آیت پڑھنی چاہئے ان شآء اللہ اس کی شکل حل ہو جائے گی اور جوشخص اسے کثرت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ علم وحکمت کے دروازے کھول دے گا اس آیت کا پڑھنے والا مسئلے کا ایسا حل پیش کردے گا جو بڑے بڑے مفکر اور اہل دانش نہ نکال سکے ہوں لہذا اس کا پڑھنا ہر لحاظ سے مفید ہے۔

انوار واسرار کی کنجی: **یاحکیم** انوار واسرار کی کنجی ہے جوشخص **یاحکیم** ۸۰۰ ۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور عرصہ تین سال تک **یاحکیم** پر مدامت کرتا رہے گا تو اس پر انوار واسرار کھلنے لگیں گے اور اس پر مواہب الہیہ کھول دیئے جاتے ہیں۔

حکمت اور دانائی عمل: جوشخص **یاحکیم** روزانہ ۷۸ مرتبہ سوتے وقت پڑھنے لگے تو اس پر حکمت اور دانائی کی راہیں کھل جائیں گی۔ اس کے فہم وفراست میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔ اس پر حکمت و دانائی اور علم و دانش کے راستے کشادہ ہو جاتے ہیں۔ اس اسم کے ذاکر میں تخلیق' تدبیر' فرمانروائی کے اوصاف بدرجہ اتم پیدا ہو جاتے ہیں۔

مشکلات کا حل ہونے کا عمل: اگر کسی شخص کو کوئی مہم یا مشکل درپیش ہو اور اسے اس کا کوئی خاطرخواہ حل نظر نہ آتا ہو تو اسے چاہئے کہ **یاحکیم** ۷۰۰۰ مرتبہ روزانہ اکیس دن تک پڑھے اور ہر روز پڑھائی کے مکمل ہونے پر دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اپنی مشکل کے حل کی التجا کرے ان شآء اللہ حل ہو جائے گی۔

میاں بیوی میں نا اتفاقی کا حل:

اگر میاں بیوی میں نا اتفاقی ہو اور لڑائی جھگڑا رہتا ہو اور عورت چاہتی ہو کہ میاں سے اتفاق ہو جائے یا مرد چاہتا ہو کہ بیوی سے صلح صفائی ہو جائے تو اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور شیرینی پر دم کر کے دونوں کو کھلائیں یا دونوں میں جس کی زیادتی ہو اسے کھلائیں ان شآ ءاللہ اتفاق ہو جائے گا اور میاں بیوی میں محبت پیدا ہو جائے گی۔

حکیموں کے لئے مفید عمل:

حکماء اور ڈاکٹروں کے لئے مندرجہ ذیل وظیفہ بہت مفید ہے جو حکیم یا ڈاکٹر اس وظیفہ کو گیارہ سو مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھے گا اس میں امراض کو سمجھنے کی صلاحیت میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا اور اس کا تجویز کردہ علاج کامیاب ہوگا۔ اس کے علاوہ اسے پڑھنے سے خلاصی قید ہوگی۔ غربت اور تنگی دور ہو جائے گی۔

'یَاحَکِیْمُ تَحَکَّمْتَ بِالْحِکْمَةِ وَالْحِکْمَةُ فِیْ حِکْمَتِ حِکْمَتِكَ یَاحَکِیْمُ'

اَلْوَدُوْدُ : دوستی کرنے والا

صحیح محبت یعنی اپنے دوستوں سے اُن کے اچھے اعمال سے محبت فرمانے والا' اپنے محبوب ﷺ کی ہر ادا کو پسند فرمانے والا۔ بہت محبت فرمانے والا ۔

اللہ تعالیٰ وَدُوْدُ ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کر کے پھر اُن سے محبت کرتا ہے۔ عام طور پر محبت اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے محبوب اپنے محبّ پر تھوڑا سا مہربان ہوتا ہے جس سے محبّ محبوب سے محبت کرنے لگتا ہے اگر محبوب محبّ کی محبت کا جواب محبت میں دے تو محبت میں گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر مہربان ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے دراصل یہ بندے کی محبت نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ ہی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے

نیک بندوں کے لئے مخصوص ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ **ودود** دراصل اللہ تعالیٰ کی رحمت کے معنوں میں ہے چنانچہ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے مالا مال کر دیتا ہے اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس اسم کے ذریعے **'یا ودود'** پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے دنیا کی محبت کا مرکز بنا دیتا ہے۔

☆ ﴿**وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ**﴾ اور وہ بخشنے والا' محبت کرنے والا ہے۔

یہ صالحین کا پسندیدہ وظیفہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان بندوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے جو روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ اس آیت کا ورد کرتے ہیں اور جن لوگوں میں وہ رہتا ہوگا تمام لوگ اُسے چاہنے لگیں گے اور اُسے عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

دنیا کی برائیاں مثلاً زنا' شراب' جھوٹ اور ظلم کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہونے کے لئے بھی یہ وظیفہ بہت اچھا ہے جو شخص ان برائیوں کو چھوڑنا چاہے تو وہ روزانہ بعد نماز فجر اور عشاء سو مرتبہ اس آیت کو پڑھے ان شآء اللہ دنیا کی لغویات سے جلد ہی اس کا دل بھر جائے گا اور سب برائیاں اس سے ختم ہو جائیں گی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہو جائے گا۔

جس شخص کی روزی تنگ ہو اور وہ اپنے رزق یعنی مال و دولت میں اضافہ چاہتا ہو یا اولاد کی تمنا ہو تو اسے چاہئے کہ تہجد کے وقت اٹھ کر خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ آیت پڑھ کر توبہ کرے اور نیت کرے کہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے حضور جو دُعا مانگے وہ قبول ہوگی اگر اولاد کی تمنا کرے تو اسے نیک اور صالح اولاد ملے گی اس ورد سے اس کی روزی میں بہی اضافہ ہوگا۔

جو شخص نماز جمعہ کے بعد اسے سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص بیماری کی حالت میں سجدہ ریز ہو کر اس کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی اور بیماری سے نجات پائے گا۔

جس شخص کی اولاد تابعدار نہ ہو' اگر وہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی' چینی یا مٹھائی پر دم کر کے اسے کھلا دے تو ان شآء اللہ اس کی اولاد راہ راست پر آ جائے گی اور تابعدار ہو جائے گی۔

☆ یہ اسم اگر ایک ہزار مرتبہ کھانے پر پڑھ کر بیوی کے ساتھ کھانا کھائے تو میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہوگی اور ساتھ ہی اللہ و رسول کی محبت سے دل سرشار ہوگا محبت الٰہی کے لئے ضرور اس کا ورد کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کا وظیفہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بننے کا طالب ہو' اسے چاہئے کہ اس وظیفہ کو بہت کثرت سے پڑھے ان شآء اللہ اس کے دل سے دنیا کی محبت نکل جائے گی اور اللہ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ سنت اعتکاف میں اس اسم کا ورد رضائے الٰہی اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے بہت موثر ہے لہذا جو شخص اس اسم کو رمضان المبارک میں اعتکاف کے دوران اکتالیس ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے گا ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہوگا اور اس کے بعد اس وظیفہ کو روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ جاری رکھے اس پر ہر طرح کی نعمتوں کی بارش ہوگی اور عنایات خداوندی سے مالا مال ہوگا۔

رشتہ داروں میں محبت پیدا کرنا: بعض رشتے اس امر کا تقاضہ کرتے ہیں کہ ان میں محبت ہو' ایک دوسرے کی نافرمانی نہ ہو۔ جیسے اولاد میں ماں باپ کی فرمانبرداری' بیوی میں شوہر کی اطاعت اور تابعداری بہن بھائیوں میں خونی رشتے کے تقاضے سے آپس کی ہمدردی کا ہونا ضروری ہے اگر ان رشتوں میں آپس کی محبت یا الفت نہ ہو تو ایک رشتہ دوسرے کا جائز حق ادا نہ کرتا ہو تو اس اسم کو ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھ کر دُعا کریں ان شآء اللہ حسب ضرورت آپس میں محبت پیدا ہو جائے گی۔ اگر پانی دم کر کے پلا دیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

گناہ اور عذابِ الٰہی : گناہ کیا ہے؟ حقوق اللہ اور حقوق العباد' گناہ کے نقصانات' گناہ کے اثرات' گناہ کے اسباب' گناہوں سے دنیوی نقصان' گناہ کے معاشرتی اور اخلاقی نقصانات' ہر گناہ کی دس بُرائیاں' گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ' گناہِ کبیرہ کا مرتکب کافر نہیں' گناہوں کا علاج ...... ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کے لئے اس اصلاحی کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد

اَلْمَجِیْدُ : عزت و بزرگی والا

مجید مجد سے بنا بمعنی بزرگی، عالی مرتبت یعنی ایسی بزرگی والا کہ اس کی بزرگی تک کسی کے وہم کی رسائی نہیں یا ہر طرح بزرگ کہ اس کے ذات وصفات وافعال سب بزرگ، اللہ تعالیٰ اپنے مرتبے اور مقام کے لحاظ سے سب سے بلند پایہ ہے اور اپنے شرف کے کے لحاظ سے بھی سب سے اعلیٰ ہے اس لئے اسے مجید کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں مجید کا لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے آیا ہے اس کے علاوہ قرآن پاک کے لئے استعمال ہوا ہے کہ قرآن بلند شان والا ہے پھر عرش عظیم کو عرش مجید کہا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تینوں برتر وعالی ہیں اس لئے ان کے مقام کو ظاہر کرنے کے لئے مجید کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ بعض علماء لغت کا کہنا ہے کہ مجید کے معنوں پر اگر غور کیا جائے تو یہ اس اپنے مفہوم میں جلیل، وہاب اور کریم کے اسماء کا جامع ہے۔

صاحب عزت بزرگ بننے کا عمل:

جو شخص اس اسم **یـامجید** کو روزانہ ۵۷۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور عرصہ تین سال تک پڑھتا رہے اللہ اسے بزرگی عطا فرمائے گا اس کا مرتبہ بلند فرمائے گا اور ہر کوئی عزت سے پیش آئے گا۔ اس کی زبان میں اتنی تاثیر پیدا ہوجائے گی کہ جو وہ کہے گا اللہ اپنی رحمت سے پورا فرمائے گا۔ اس اسم کو پڑھنے والا کبھی ذلیل اور رسوا نہیں ہوتا۔

ہر کام آسانی سے سرانجام پائے: جو شخص **یـامجید** روزانہ ۳۰۰ مرتبہ پڑھتا رہے اس کا ہر کام ان شآء اللہ آسانی سے سرانجام پائے گا۔ اگر لڑکے یا لڑکی کی شادی کرنا تھی مگر کسی وجہ سے رُک گئی ہو تو اس اسم کی برکت سے ہوجائے گی۔ اگر کسی کی ملازمت چھوٹ گئی ہو اور روزی کمانے کا نیا ذریعہ نہ بن رہا ہو تو اس اسم کی برکت سے کمائی کا کوئی نہ کوئی ذریعہ بن جائے گا گویا اس اسم کو ہمیشہ پڑھنے والے کا کوئی کام نہیں رُکتا۔

متقی اور پرہیزگار رہنے کا عمل: **یـامجید** پڑھنے سے تقویٰ اور پرہیزگاری کے خصائل پیدا ہوتے ہیں لہذا جو شخص اُسے بعد نماز فجر سو مرتبہ اور بعد نماز عشاء سو مرتبہ پڑھنے

کا معمول بنالے تو وہ ہمیشہ کے لئے نیک خصلت اور نیک سیرت ہو جائے گا۔ اس لئے صوفیاء کا قول ہے کہ یہ اسم اللہ تعالیٰ کے راستے کو پانے کے لئے بہت مجرب ہے۔ اگر کوئی بلا ناغہ نہ پڑھ سکے تو جب یاد آئے اس وقت چند بار پڑھ لے ان شآءاللہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل رہے گی۔

بواسیر کا رُوحانی علاج:

ایک عالم کا قول ہے کہ **یامجید** بواسیر کے علاج کے لئے بہت بے نظیر ہے لہذا جو اس مرض میں مبتلا ہو اسے چاہئے کہ تیرہ، چودہ اور پندرہ چاند ماہ کو روزہ رکھے اور افطار کے وقت اس اسم کو کثرت سے پڑھے ان شآءاللہ بواسیر سے نجات کا کوئی نہ کوئی ذریعہ بن جائے گا۔

جذام کا رُوحانی علاج: اگر کسی شخص کو جذام (کوڑھ) ہو جائے تو وہ ایام بیض چاند کی ۱۳۔۱۴۔۱۵ کو روزے رکھے اور افطار کے بعد مسلسل **یامجید** کو نماز عشاء تک پڑھتا رہے ان شآءاللہ تین دن میں اس کا اثر دیکھ لے گا۔

پسلی کے درد کا علاج: جس شخص کی پسلی میں درد ہوتا ہو، ایک ہزار مرتبہ **یامجید** کو پڑھ کر روٹی کے اوپر دم کر کے روٹی درد والی جگہ پر باندھیں ان شآءاللہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے درد ختم ہو جائے گا اور مریض کو فائدہ ہوگا۔

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحیٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

اللہ تعالیٰ کی کبریائی: ساری بڑائی و کبریائی اللہ جل شانہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ عظمتِ کبریائی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے جو مخلوق کے خیال و گمان سے وراء ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے متکبر ہونا صفت ہے لیکن مخلوق کے لئے یہ عیب، گناہ اور مذمت کا سبب ہے کیونکہ حقیقت میں بڑائی حاصل نہ ہونے کے باوجود بڑائی کا دعویٰ جھوٹا ہوتا ہے اور وہ ذات جو حقیقت میں سب سے بڑی اور بے نیاز ہے اس کی خاص صفت میں شرکت کا دعویٰ ہے۔ یہ کتاب خصوصیت سے متکبرین (حماقت خور اور شیخی خور) کو تحفہ میں دیا کریں۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 6/75-2-23 مغلپورہ۔ حیدرآباد

اَلْبَاعِثُ: قبر سے اٹھانے والا

باعث بعث سے بنا بمعنی اٹھانا، یعنی سوتوں کو نیند سے، مردوں کو قبروں سے مُردہ دلوں کو علم سے اٹھانے والا۔ غرض کہ باعث میں بہت وسعت ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اس صفت سے **یاباعث** پکارنے والا زندہ دل ہوجاتا ہے۔ اُس کا دل حقیقت کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور نیک کاموں کی طرف سے جو شیطان غفلت پیدا کرتا ہے اس اسم کی بدولت سستی اور غفلت دور ہوجاتی ہے۔ اس لفظ کا مطلب مبعوث فرمانے والا ہے مگر بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کا مطلب مردوں کو قبروں سے اٹھانے والا ہے۔

یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی شان قدرت کا مظہر ہے اس لئے اُسے پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے ہر اس راز سے آگاہ ہوجاتا ہے جس کا کسی چیز کو دوبارہ قائم کرنے سے تعلق ہے۔

دل کا زندہ ہونا:

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا دل زندہ ہوجائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے انوار اور تجلیات کا مقام بن جائے تو اُسے چاہیے کہ سوتے وقت اپنے بستر پر بیٹھ کر یا لیٹ کر **یاباعث ۵۷۳** مرتبہ روزانہ پڑھے اور ایک سال تک اس کا معمول جاری رکھے ان شآء اللہ، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو زندہ کردے گا۔ شہوت، غفلت، حرص اور بخل جیسے امراض ختم ہوجائیں گے۔

گمشدہ فرد کی واپسی : اگر کسی کا کوئی بچہ گم ہوجائے تو اس صورت میں **یاباعث** سوا لاکھ مرتبہ گن کر پڑھیں ان شآء اللہ گمشدہ لڑکے یا لڑکی کا پتہ چل جائے گا اور وہ بخیریت اپنے گھر کسی ذریعہ سے آجائے گا اور اس وقت تک پڑھتا رہے جب تک کہ گمشدہ مل نہ جائے۔

پریشانی اور بے چینی کا حل : یہ وظیفہ پریشانی اور بے چینی دور کرنے کے لئے بھی بڑا اکسیر ہے۔ جو شخص اسے کسی پریشانی اور سختی میں روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور چالیس دن تک عمل جاری رکھے ان شآء اللہ اس کی پریشانی ختم ہوجائے گی۔

پست ہمتی کا علاج : یہ وظیفہ پست ہمتی کا بہترین علاج ہے اگر پست ہمت اس وظیفہ کو روزانہ ۳۳ رتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو ان شآء اللہ جلد ہی وہ قوی ہمت بن جائے گا اور بحالی صحت کے لئے بھی اچھے اثرات مرتب ہوں گے لہذا جو شخص روزانہ وظائف پڑھنے کا عادی ہو اسے چاہئے کہ وہ اس وظیفہ کو اپنے معمول میں شامل کرلے اس وظیفہ سے قبل اگر لفظ اللہ کا اضافہ کرلیا جائے یعنی **'یا اللہ یا باعث'** پڑھے تو مندرجہ بالا فوائد بہت جلد اور قوی طریقے سے حاصل ہوں گے۔

اَلشَّہِیۡــــــدُ

موجود' حاضر' مشاہدہ کرنے والا

شہید شہادت یا شہود سے بنا ۔۔ یعنی رب تعالیٰ بندے کے ہر عمل کا گواہ ہے کہ وہ ہر وقت ہر عمل کو مشاہدہ کررہا ہے یا ہر جگہ حاضر ہے۔ مومنوں کے ایمان میں حاضر' عارفوں کی جان میں حاضر' خیال رہے کہ رب تعالیٰ کا نام شہید ہے حاضر نہیں۔ کیونکہ رب کی ذات جسمانی یا مکانی حضور سے پاک ہے اور علم وقدرت ورحمت ہر جگہ موجود ہے۔ حضور وشہود میں بڑا فرق ہے۔ رب تعالیٰ کی ذات ہر جگہ میں نہیں کہ مکان سے پاک ومنزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے شہید ہونے کے متعلق خود فرمایا ہے ﴿**شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ**﴾ (ال عمران/ ۱۸) شہادت دی اللہ تعالیٰ نے (اس بات کی کہ) بیشک نہیں کوئی خدا سوائے اُس کے اور (یہی گواہی دی) فرشتوں نے اور اہل علم نے (ان سب نے یہ بھی گواہی دی کہ وہ) قائم فرمانے والا ہے عدل وانصاف کو۔ نہیں کوئی معبود سوائے اُس کے جو عزت والا حکمت والا ہے ۔۔۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا گواہ ہے کیونکہ دنیا کی کوئی چیز کوئی سکوت' کوئی حرکت اس کی شہادت کے باہر نہیں۔ اس لئے وہ شہید ہے بعض علماء کا کہنا ہے کہ

شہادت غیب کی ضد ہے کیونکہ ہر پوشیدہ چیز کے لئے غیب کا لفظ استعمال ہوتا ہے جبکہ سامنے موجود چیزوں کے لئے شہادت کا لفظ بولا جاتا ہے اللہ چونکہ ہمارے ظاہری امور سے اچھی طرح واقف ہے اس لئے اسے شہید کہا جاتا ہے۔

گواہوں کو اپنے حق میں کرنے کا عمل:

اگر کوئی شخص کسی جھگڑے میں سچا ہو مگر مخالف فریق جھوٹی گواہیوں کے ذریعے اسے نیچا دکھانا چاہے تو اس شخص کو چاہئے کہ جس دن جھوٹے گواہوں نے اس کے خلاف پیش ہونا ہو اس سے سات روز قبل اس اسم کو ۵۱۰۰ مرتبہ پڑھے اور جب مخالف گواہ پیش ہوں اس وقت بھی اس اسم کو دل میں پڑھتا رہے۔ اللہ اپنی اس صفت کی بنا پر ان کے دل پر خوف طاری کر کے ان کے منہ سے سچی بات نکلوا دیگا جو آپ کے حق میں ہوگی۔

مقدمہ میں کامیابی کا عمل: یہ اسم مقدمہ میں کامیابی کے لئے بھی مؤثر ہے بشرطیکہ اسے پڑھنے والا اپنے موقف میں سچا ہو' لہٰذا مقدمے میں کامیابی کے لئے **'یا شھید یـا اللہ'** چالیس دن تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اس کے بعد مقدمے کی تاریخ پر پیشی کے وقت اسے خوب کثرت سے پڑھیں' ان شآءاللہ مقدمہ میں کامیابی ہوگی۔

تہمت میں بری ثابت ہونیکا عمل:

اگر کسی شخص نے کسی شخص پر جھوٹا الزام یا تہمت لگا دی ہو تو اس سے اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے اس اسم **'یـا شھید یـا اللہ'** کو گیارہ دن تک بعد نماز عصر گیارہ سو مرتبہ پڑھیں ان شآءاللہ سچا ثابت ہوگا اور جھوٹی تہمت لگانے والا ذلیل ہوگا۔

نافرمان اولاد کو تابع کرنا:

جس شخص کی اولاد نافرمان ہو تو اُسے چاہئے کہ اپنے نافرمان بیٹے یا بیٹی کے ماتھے پر بعد نماز فجر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو ۳۱۹ مرتبہ سات دن تک پڑھے ان شآءاللہ نافرمان بیٹا یا بیٹی فرمانبردار ہو جائے گا اور ضد کو ترک کردے گا جو بات آپ کہیں گے وہی مانے لگا۔

شدت مرض میں بیہوشی کا علاج:

اگر کوئی شدت مرض کی وجہ سے بیہوش ہوگیا ہے تو اُس کے سرہانے اس اسم کو ایک سو مرتبہ پڑھیں اور پانی دم کر کے اس پر چھینٹے لگائیں ان شآءاللہ مریض ہوش میں آجائے گا۔

مرتبہ شہادت پانے کا عمل: اگر کوئی اپنی زندگی کا خاتمہ شہادت پر چاہتا ہوتو اسے چاہئے کہ اس اسم 'یا شھید یا اللہ' کو ۳۳ مرتبہ بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب پڑھنے کا معمول بنالے ان شآءاللہ اس کا خاتمہ بالایمان شہادت کے ذریعہ ہوگا۔

بُرے خصائل سے بچنے کا عمل: جو شخص اس اسم 'یا شھید یا اللہ' کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ ہمیشہ برے خصائل سے بچا رہے گا اور اگر بری خصلت ہوتو وہ دور ہوجائے گی شیطانی وساوس ختم ہوجائیں گے۔

حضور ﷺ حاضر وناظر ھیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ صفاتی نام 'شھید' بھی عطا فرماتا ہے ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا﴾ (الاحزاب) اے غیب کی خبریں بتانے والے بیشک ہم نے تم کو بھیجا حاظر وناظر خوش خبری دیتا اور ڈر سُناتا اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بُلانے والا اور چمکانے والا چراغ۔ (کنزالایمان)

اے میرے نبی! ہم نے تجھے شاہد بنایا ہے۔ شاہد مشاہدہ سے ہے یا شہود سے یا شہادۃ سے' یعنی ہم نے تمہیں دونوں جہان کا مشاہدہ کرنے والا بنا کر بھیجا یا تمام جگہ میں حاضر بنا کر بھیجا کہ ہر جگہ تمہارا علم وتصرف جاری ہے۔ شاہد کا معنیٰ گواہ ہے اور گواہ کے لئے ضروری ہے کہ جس واقعہ کی وہ گواہی دے رہا ہے وہ وہاں موجود بھی ہو اور اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھے بھی۔ علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی اُمت کے نیک اعمال اور بُرے اعمال پر گواہ ہیں **شاھداً علیھم باعمالھم من طاعه ومعصیة شاھدًا علیھم یوم القیامة فھو شاھد افعالھم الیوم والشھید علیھم یوم القیامة** (قرطبی)

یعنی حضور سرورِ عالم ﷺ اس دنیا میں اپنی اُمت کے نیک و بد اعمال کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور قیامت کے دن ان پر گواہی دیں گے۔ علامہ زمخشری لکھتے ہیں **تشهد علی امتك کقوله تعالیٰ ويكو ن الرسول عليكم شهيدا** (کشاف) یعنی حضور اپنی امت کے بارے میں گواہی دیں گے جس طرح ارشاد ہے ﴿وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ علامہ خازن لکھتے ہیں **ای شاهدا علی اعمال امته** : اپنی امت کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ علامہ راغب اصفہانی نے مفردات میں لکھا ہے: **الشهادة والشهود الحضور مع المشاهدة اما بالبصر او البصيرة**۔ یعنی شہادت وہ ہوتی ہے کہ انسان وہاں موجود بھی ہو اور وہ اسے دیکھے بھی خواہ آنکھوں کی بینائی سے یا بصیرت کے نُور سے۔ یہاں ایک چیز غور طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو فرمایا کہ ہم نے تجھے شاہد بنایا لیکن جس چیز پر شاہد بنایا' اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی ایک چیز ذکر کر دی جاتی تو شہادتِ نبوت وہاں محصور ہو کر رہ جاتی۔ یہاں اس شہادت کو کسی ایک امر پر محصور کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کی وسعت کا اظہار مطلوب ہے۔ یعنی حضور گواہ ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی تمام صفات کمالیہ پر' کیونکہ جب ایسی باکمال ہستی اور ہمہ صفت موصوف ہستی یہ گواہی دے رہے ہو کہ **لااله الا الله**' تو کسی کو اس دعوت کے حق ہونے میں شک نہیں رہتا۔ دولت' حکومت' شخصی وجاہت' علم اور فضل وکمال یہ ایسے حجابات ہیں جن میں لوگ کھو جاتے ہیں اور اپنے خالق کریم کی ہستی سے غافل ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ کی شہادت سے وہ سارے حجاب تار تار ہو گئے اور اس جلیل المرتبت نبی کی شہادتِ توحید کے بعد کوئی سلیم الطبع آدمی اس کو تسلیم کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرے گا۔ نیز حضور ﷺ' اس کے عقائد' اس کے نظام عبادت واخلاق اور اس کے سارے قوانین کی حقانیت کے بھی گواہ ہیں۔ اسی کے اتباع میں فلاح دارین کا راز مضمر ہے۔ اسی آئین کے نفاذ سے اس گلشن ہستی میں بہار جاوداں آ سکتی ہے اور جب قیامت کے روز سابقہ امتیں اپنے انبیاء کی دعوت کا انکار کر دیں گی کہ نہ ان کے پاس کوئی نبی آیا اور نہ کسی نے ان کو دعوت توحید دی اور نہ کسی نے

انہیں گناہوں سے روکا۔ اس وقت بھرے مجمع میں اللہ تعالیٰ کا یہ رسول انبیاء کی صداقت کی گواہی دے گا کہ الہٰ العالمین! تیرے نبیوں نے تیرے احکام پہنچائے اور تیری طرف بُلانے میں اُنہوں نے کسی کوتاہی کا ثبوت نہیں دیا۔ یہ لوگ جو آج تیرے انبیاء کی دعوت کا سرے سے انکار کررہے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نبیوں پر پتھر برسائے۔ ان کو طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ انہیں جھٹلایا اور بعض نے تو تیرے نبیوں کو تختہ دار پر بھیج دیا۔ اس کے علاوہ حضور ﷺ اپنی اُمت کے اعمال پر گواہی دیں گے کہ فلاں نے کیا کیا اور فلاں سے کیا غلطی سرزد ہوئی۔ چنانچہ علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔**شاهدا علی امتك**' یعنی حضور ﷺ اپنی اُمت پر گواہی دیں گے۔ اپنی تفسیر کی تائید میں انہوں نے یہ روایت پیش کی ہے: **اخرج ابن المبارك عن سعيد بن المسيب قال ليس من يوم الا ويعرض على النبی صلی الله تعالیٰ عليه وآلهٖ وسلم امته غدوة وعشية فيعرفهم بسيماهم ولذلك يشهد عليه** (مظہری) یعنی حضرت عبداللہ بن مبارک نے حضرت سعید بن مسیّب سے روایت کی ہے کہ ہر روز صبح شام حضور کی اُمت حضور پر پیش کی جاتی ہے اور حضور ہر فرد کو اس کے چہرے سے پہچانتے ہیں' اسی لئے حضور ان پر گواہی دیں گے۔

علامہ ابن کثیر اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: **فقوله تعالیٰ: شاهداً علی الله بالوحدانية وانه لااله غيره وعلی الناس باعمالهم يوم القيامة** یعنی حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی توحید کے گواہ ہیں کہ اس کے بغیر کوئی معبود نہیں اور قیامت کے روز لوگوں کے اعمال پر گواہی دیں گے۔

علامہ آلوسی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **شاهداً علیٰ من بعثت اليهم تراقب احوالهم وتشاهد اعمالهم و ..... وتؤديها يوم القيامة اداء مقبولاً فی مالهم وما عليهم** (روح المعانی) یعنی حضور گواہی دیں گے اپنی اُمت پر کیونکہ حضور ان کے احوال کو دیکھ رہے ہیں اور ان کے اعمال کا مشاہدہ فرمارہے ہیں اور روز قیامت ان کے حق میں یا ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

آگے چل کر علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ صوفیاء کرام نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے

کہ **ان اللہ تعالیٰ قد اطّلعه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم على اعمال العباد فنظر اليها لذلك اطلق عليه شاهداً** یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو بندوں کے اعمال پر آگاہ فرما دیا ہے اور حضور ﷺ نے انہیں دیکھا ہے' اسی لئے حضور ﷺ کو شاہد کہا گیا۔ اس قول کی تائید میں علامہ آلوسی نے مولانا جلال الدین رُومی قدس سرہ کا قول نقل کیا ہے کہ بندوں کے مقامات حضور کی نگاہ میں تھے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا اسمِ پاک شاہد رکھا ہے۔

یہ لکھنے کے بعد علامہ موصوف فرماتے ہیں **فتأمل ولا تغفل** کہ اس بیان کردہ حقیقت میں غور وفکر کرو اور غفلت سے کام نہ لو۔

حضور ﷺ محشر میں بھی اُمت کی نسبت گواہی دیں گے کہ خدا کے پیغام کو کس نے کس قدر قبول کیا۔ الغرض وہ تمام اَبدی صداقتیں جنہیں انسان سمجھنے سے قاصر ہے۔ عالم غیب کی وہ حقیقتیں جو عقل وخرد کی رسائی سے ماوراء ہیں ان سب کی سچائی کے آپ گواہ ہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

حضور ﷺ قیامت میں سب کی گواہی دیں گے ﴿**وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا**﴾ نیز تمام انبیاء نے جنت و دوزخ کی گواہی سُن کر دی اور حضور ﷺ نے گواہی معراج میں دیکھ کر دی۔ اسی لئے آپ شاہد حقیقی ہیں۔ عینی گواہی پر تمام سمعی گواہیوں کی تکمیل ہو جاتی ہے کہ پھر کسی گواہی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لئے حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی گواہی آخری گواہی۔۔ رب تعالیٰ نے فرمایا ﴿**اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ**﴾ دین مکمل ہو چکا ہے۔ سورج کی موجودگی میں کسی چراغ کی ضرورت نہیں۔ حضور ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی نبی کی ضرورت نہیں ۔۔ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

دنیا میں ثبوت توحید کا دارومدار حضور ﷺ پر ہے اور آخرت میں تمام خلق کے جنتی دوزخی ہونے کا مدار حضور ﷺ پر ہے۔ وہاں سارے حضور ﷺ ہی کا منہ تکیں گے کیونکہ حضور ﷺ دنیا میں خالق کے گواہ ہیں اور آخرت میں مخلوق کے گواہ۔

گواہ میں بہت صفات ہوتی ہیں مگر تین صفات لازم ہیں:

(۱) گواہ گواہی حاصل کرتے وقت واردات کے موقعہ پر حاضر ہوکر مشاہدہ کرے اور گواہی دیتے وقت حاکم کے روبرو حاضر ہو۔ اسی لئے اُسے شاہد یا شہید کہتے ہیں یعنی حاضر۔

(۲) مدعی کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ گواہ کامیاب ہو' تاکہ مقدمہ کامیاب ہو' مدعیٰ علیہ گواہ کے ناکام کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ہی گواہ پر جرح کرتا ہے وہ ہی گواہ کے علم پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ گواہ بے خبر ہے۔

(۳) گواہ پر اعتراض درپردہ مدعی پر اعتراض ہے اسی لئے گواہ کا دشمن مدعی کا دشمن ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ دُنیا میں خلق کے سامنے خالق کے' جنت ودوزخ کے اور تمام غیبی چیزوں کے گواہ ہیں۔ لہذا دنیا میں تشریف آوری سے پہلے خالق کے قرب خاص میں رہ کر تمام چیزوں کا مشاہدہ فرما کر یہاں تشریف لائے۔ اور آخرت میں خالق کے سامنے مخلوق کے گواہ ہوں گے لہذا ضروری ہے کہ ہر مخلوق کے ہر حال سے باخبر ہوں' ورنہ گواہی کیسی؟ نیز آج جو حضور ﷺ کے علم پر اعتراض کررہے ہیں' سمجھ لو کہ حضور ﷺ کی گواہی اُن کے خلاف ہونے والی ہے اور یہ لوگ مدعیٰ علیہ ہیں' کیونکہ گواہ کے علم کی تنقیص وہ کرے گا جس کے خلاف گواہی ہو۔

نیز حضور ﷺ کے علم اور کمالات کی مخالفت درپردہ رب تعالیٰ کی مخالفت ہے کیونکہ حضور ﷺ رب تعالیٰ کے گواہ ہیں۔ خیال رہے کہ حضور ﷺ کی گواہی چار طرح کی ہے۔ خالق کے گواہ مخلوق کے سامنے' مخلوق کے گواہ خالق کے سامنے' خالق کے گواہ خالق کے پاس' مخلوق کے گواہ مخلوق کے سامنے۔۔۔ جس کے جنتی ہونے کی حضور ﷺ گواہی دیں' وہ یقیناً جنتی ہے جسے اچھا کہدیں' وہ اچھا ہے جسے بُرا کہدیں وہ بُرا ہے' جس چیز کو حلال فرمادیں وہ حلال ہے جسے حرام کہدیں وہ حرام۔ کیوں کہ گواہ مطلق ہیں۔ اس شاہد رب العالمین کے منہ سے جو نکلے وہ حق ہے۔

حضور ﷺ عالم کے ذرّے ذرّے میں حاضر وناظر ہیں۔ آج حکیم کہتے ہیں کہ دوا کی طاقت مرض سے زیادہ ہونا چاہیے تاکہ مرض کو دبا سکے' ورنہ دوا خود مرض سے دب جائے گی۔ شیطان بیماری ہے اور نبی کریم ﷺ علاج' جب شیطان کو یہ قوت دی گئی کہ

﴿اِنَّـهٗ يَـرَاكُمۡ هُوَ وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ﴾ کہ وہ اور اُس کی ذرّیت تم سب کو ہر وقت دیکھتے ہیں اور شیطان سارے عالم پر نگاہ رکھتا ہے کہ جہاں کسی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اُس نے آ کر بہکا دیا۔ اب اگر حضور ﷺ کو بالکل بے خبر رکھا جائے تو رب تعالیٰ پر اعتراض ہوگا کہ اُس نے بیماری قوی پیدا کی اور دوا کمزور ۔۔۔ لہذا ضروری ہے کہ حضور ﷺ کو ہدایت دینے کے لئے ہر وقت ہر ایک کی خبر ہو۔

نکتہ : عربی قاعدہ سے﴿شَـاهِدًا﴾ حال ہے تو معنیٰ یہ ہوئے کہ ہم نے آپ کو بھیجا اس حال میں کہ آپ حاضر و ناظر ہیں' یعنی بھیجنے سے پہلے آپ حاضر و ناظر ہو چکے تھے جیسے کوئی کہے کہ زید ڈاکٹر آیا یعنی آنے سے پہلے وہ ڈاکٹر ہو چکا تھا' تو معنیٰ یہ ہوئے کہ آپ دنیا میں تشریف لانے سے پہلے بھی عالم میں حاضر تھے اور پَردہ فرمانے کے بعد بھی حاضر ہیں۔

روح البیان میں اسی آیت کی تفسیر میں ہے کہ حضور ﷺ تمام عاَلم کے پیدا ہونے سے پہلے رب تعالیٰ کی وحدانیت اور ربوبیت کو مشاہدہ فرماتے تھے اور جو ارواح' نفوس' اجسام' حیوانات' نباتات' جمادات' جِنّ' شیاطین' فرشتے اور انسان پیدا کیے گئے' ان کے پیدا ہونے کو ملاحظہ فرما رہے تھے اسی طرح تمام مخلوقات کے ہر ہر کام اور سزا و جزا' شیطان کا پہلے عابد ہونا پھر بعد میں گمراہ ہونا' حضرت آدم علیہ السلام کا خطا فرمانا بعد میں توبہ قبول ہونا' جنت میں رہنا بعد میں زمین پر آنا' انبیاء کا دنیا میں آنا' اُن کا تبلیغ فرمانا' قوموں کا اُن کے ساتھ اچھا یا بُرا سلوک کرنا' غرضکہ ایک ایک واقعہ حضور ﷺ کے پیش نظر تھا اسی لئے فرمایا گیا **عَلِمۡتُ مَا کَانَ وَمَا سَیَکُوۡنُ** جان لیا ہم نے جو کچھ ہو چکا اور ہوگا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا' جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت کو لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: کیا تو نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ جواب دیں گے' ہاں۔ کافر انکار کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی نبی نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائے گا؟ اپنا گواہ لاؤ۔ وہ عرض کریں گے **محمد** ﷺ **واُمتہٗ فلیشھد انہٗ بلغ**

حضرت محمد ﷺ اور اُن کی اُمت گواہ ہیں؛ پس یہ گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا یہی مطلب ہے جو قرآن میں ہے: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ اور ہم نے تم کو سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ (بخاری کتاب الانبیاء)

حضرت الشیخ عبدالکریم شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **واما (الشهيد) فانه ﷺ متصفاً بهٖ والدليل علىٰ ذٰلك قوله تعالىٰ وارسلنٰك عليهم شهيدا فهو الشهيد المطلق للحق والخلق** آپ کا نام شہید بھی ہے اور آپ صفت شہید کے ساتھ متصف تھے۔ اس کی دلیل کلام باری **وارسلنك۔۔۔** الخ ہے۔ پس آپ حق تعالیٰ اور خلق کے لئے شہید مطلق ہیں **(الكمالات الالهيه فى الصفات المحمديه)**

حضرت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **واقوى الارواح فى ذٰلك روحه ﷺ فانها لم يحجب عنها شيئى من العالم** تمام روحوں سے قوی تر روح محمدی ہے پس اس سے جہان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں (کتاب الابریز)

علامہ ابن حجر قسطلانی فرماتے ہیں: **لافرق بين موتهٖ وحياتهٖ فى مشاهدتهٖ لامتهٖ ومعرفتهٖ باحوالهم ونياتهم وعزائهم وخواطرهم وذٰلك عنده' جلى لاخفابهٖ** آپ کے اپنی امت کو دیکھنے اور اس کے احوال و نیات' عزائم و خواطر جاننے میں آپ کی موت و حیات میں کوئی فرق نہیں۔ یہ سب کچھ ان پر بلا کسی پوشیدگی کے واضح ہے (مواہب الدنیہ) یعنی حضور ﷺ حیات ظاہرہ اور بعد انتقال اپنی اُمّت کے احوال' نیات' ارادے اور قلبی وسواس کے دیکھنے اور پہچاننے میں برابر ہیں اور یہ بات ان کے نزدیک ظاہر ہے پوشیدہ نہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں' تمہارے رسول روز قیامت تم پر گواہ ہیں کہ وہ نور نبوت سے ہر صاحب دین کے رتبہ' درجہ ایمان اور وہ حجاب (جس کی وجہ سے وہ ترقی کرنے سے رُک گیا) کو جانتے ہیں۔ ہر امتی کے گناہوں' اعمال نیک و بد اور خلوص و نفاق سے واقف ہیں۔ لہٰذا آپ کی گواہی امت کے حق میں از روئے شرع مقبول و منظور ہے۔ (تفسیر فتح العزیز)

آیت ﴿وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا' کے تحت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جو کچھ فضائل ومناقب اپنے زمانہ میں موجود لوگوں کے متعلق یا ان کے متعلق' جو آپ کے زمانہ میں نہیں' مثلاً اویس قرنی' امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا منقول دجّال وغیرہ بیان فرمائے ہیں یا اپنے زمانہ میں موجود یا غائب لوگوں کی بُرائیاں بیان فرمائیں تو اس پر اعتقاد رکھنا واجب ہے اس لئے کہ روایات میں آیا ہے کہ ہر نبی کو اس کی اُمت کے اعمال پر مطلع کر دیتے ہیں کہ فلاں نے آج یہ کام کیا ہے اور فلاں نے ایسا کیا۔ تا کہ قیامت کے دن وہ اپنی امت پر گواہی دے سکیں (تفسیر عزیزی)

ومعنى شهادة الرسول عليهم اطلاعه على رتبته كل متدين اورشہادت کے معنی یہ ہیں کہ آپ ہر مسلمان کے رتبہ سے آشنا ہیں (تفسیر روح البیان)

ای شاهدا علی من كفر بالكفر وعلی من نافق بالنفاق وعلی من اٰمن بالايمان آپ کافروں کے کفر' منافقوں کے نفاق اور مسلمانوں کے ایمان کی گواہی دیں گے (تفسیر مدارک)

لان روح النبی شاهدا علی جميع الارواح والقلوب والنفوس بقوله اول ما خلق الله نوری آپ کی روح مبارک تمام روحوں' جانوں اور دلوں کا مشاہدہ کر رہی ہے آپ کا فرمان ہے' اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا' (تفسیر نیشا پوری)

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا ظاہر فرما دی **فانا انظر اليها والی ما هو كائن فيها الی يوم القيامة كانما انظر الی كفی هذه** پس میں اُسے دیکھتا ہوں اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونے والا ہے اُسے دیکھتا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔ (مواہب لدنیہ' طبرانی شریف)

عالَم میں کیا ہے جس کی تجھ کو خبر نہیں ذرّہ ہے کونسا تیری جس پر نظر نہیں

حضرت عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضور ﷺ بیشک وشبہ حیات کے ساتھ باقی ودائم ہیں اور اعمال اُمت پر حاضر وناظر ہیں اور طالبوں اور متوجہ ہونے والوں کو فیض دیتے ہیں اور ان کی تربیت فرماتے ہیں (حاشیہ اخبار الاخیار)۔

مدارج النبوت میں فرماتے ہیں **وما ارسلنٰك الا شاهدًا يعنى عَالِمٌ و حَاضِرٌ** معلوم ہوا کہ شاہد کا ترجمہ **عَلِمٌ** وحاضرو ناظر بالکل درست ہے۔

بیضاوی شریف میں **شاهدا** کے تحت ہے **على من بعثت اليهم بتصديقهم وتكذيبهم ونجاتهم وضلالهم** آپ تصدیق کرنے والوں' انکار کرنے والوں' نجات والوں اور گمراہوں پر گواہ ہیں۔

جلالین شریف میں ہے **شاهدا على من ارسلت اليهم** تمام پر گواہ ہیں جن کی طرف مبعوث ہوئے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **ارسلت الى الخلق كآفةً** (مسلم شریف) میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

قرآن وحدیث کی رو سے آپ تمام مخلوق کے لئے نبی بن کر تشریف لائے۔ لہذا تمام مخلوق پر شاہد ہیں اور تمام مخلوق کو اپنی بصر یا بصیرت مبارکہ سے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

حضور زمان ومکان میں جلوہ گر ہیں۔ اس لئے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث بیان کی ہے **اذا دخل احدكم المسجد فليسلم على النبى** جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم پر سلام کہے (ابن ماجہ' ابو داؤد' سنن کبریٰ) شفاء شریف میں ہے کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو **السلام عليك ايها النبى** کہتا ہوں۔ یہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے 'شرح شفا' میں ہے کہ **لان روحه عليه السلام حاضر فى بيوت اهل الاسلام** اس لئے کہ روح مصطفوی ﷺ اہل اسلام کے گھروں میں جلوہ فرما ہوتی ہے۔ لہذا گھروں میں داخل ہوتے وقت **السلام على النبى** کہا کرو۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا **اِنّی اَرىٰ مَالَا تَرَوْنَ** بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے (ترمذی' مشکوٰۃ) عزرائیل علیہ السلام کی نظروں کے سامنے کائناتِ عالم کے تمام جاندار ہر وقت ہیں' دُنیا بھر میں جس کی موت کا وقت آجاتا ہے فوراً اسکی روح قبض کرتے ہیں ۔۔۔ منکر نکیر کی آنکھیں ساری دُنیا کے مُردوں کو ہر وقت دیکھتی رہتی ہیں اور ہر میت کے پاس پہنچ کر سوالات کرتے ہیں

۔۔۔ میکائیل علیہ السلام تمام دُنیا والوں کی روزی کا بحکم الٰہی انتظام کرتے ہیں۔ مخلوق کے رزق کو ان کی آنکھیں دیکھتی رہتی ہیں ۔۔۔مگر حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ اے آنکھ والو! تمہاری آنکھیں کتنا ہی زیادہ کتنا ہی دور تک دیکھنے والی کیوں نہ ہو' مگر پھر بھی جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔

حضور ﷺ صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں صفات الٰہیہ سے متصف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے **انا جلیس من ذکرنی** جو میرا ذکر کریگا میں اس کا ہمنشین ہوں۔ جو میرا ذکر کرے گا میں اس کے قریب ہوں۔ میں اس کا جلیس ہوں' تو رسول اس کے بھی مظہر۔ **انا جلیس من ذکرنی** جو رسول کا ذکر کرے گا رسول اس کے قریب ہیں۔ چاہے آپ دیکھو' چاہے نہ دیکھو۔ مشاہدہ کرو' نہ کرو۔ بہرحال آپ رسول کے قریب ہیں۔ ہم اپنے کو اُن کی بارگاہ میں حاضر مانتے ہیں۔ ہم حاضر ہیں وہ ناظر ہیں۔ ہم اُن کی بارگاہ میں حاضر ہیں ہم کو دیکھ رہے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ تو سید الانبیاء والمرسلین ہیں' آپ کے غلاموں اور محتاجوں کی یہ شان ہے کہ حضرت غوث الثقلین شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ **وعزتی ربی ان السعدآء والاشقیاء یعرضون علیَّ وان عینی فی اللوح المحفوظ وانا غائصٌ فی بحار علم اللہ** (زبدۃ الاسرار و بہجۃ الاسرار) مجھے رب العزت کی قسم! بیشک سعدا اور اشقیاء مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور میری آنکھ لوح محفوظ میں دیکھتی ہے۔ میں علم الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوں۔

نیز فرمایا: **نظرت الی بلاد اللہ جمعًا کخردلۃٍ علی حکم اتصالی**
میں نے اللہ تعالیٰ کے سارے شہروں کو یوں دیکھا ہے جیسے رائی کا ایک دانہ ہو (قصیدہ غوثیہ)

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لوح محفوظ است پیش اولیاء از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

یعنی لوح محفوظ اولیاء اللہ کے پیش نظر ہوتی ہے اور جو کچھ اس میں محفوظ ہے وہ خطا سے محفوظ ہے

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ السبحانی سرہندی فرماتے ہیں: میں لوح محفوظ میں دیکھتا ہوں (تفسیر مظہری)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر' حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع کبیر' طبری وابونعیم نے حضرت حارث سے روایت کی کہ ایک بار میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار نے مجھے فرمایا کہ اے حارث ! تم نے کس حال میں دن پایا؟ میں نے عرض کیا کہ سچا مومن ہوکر۔ پھر فرمایا' تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: **کانی انظر الی عرش ربی بارذًا وکانی انظر الی اھل الجنة یتزاورون فیھا وکانی انظر الی اھل النار یتضاعون فیھا** میں گویا عرش الٰہی کو ظاہراً دیکھ رہا ہوں اور گویا جنتیوں کوایک دوسرے سے جنت میں ملتے ہوے اور دوزخیوں کو دوزخ میں شور مچاتے دیکھتا ہوں۔

محتاج کا جب یہ عالم ہےتو مختار کا عالم کیا ہوگا؟ جب اس آفتاب عالمتاب کے ذرّوں کی نظر کا یہ حال ہے کہ جنت ودوزخ' عرش وفرش' جنتی ودوزخی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کوئی چیز اُن سے پوشیدہ نہیں تو آفتاب کونین' سراجاً منیرا ﷺ کی نظر کا کیا پوچھنا' کیا ان کی نگاہ نبوت سے کوئی چیز پوشیدہ رہ سکتی ہے؟۔۔۔ہرگز نہیں !

دلِ فرش پر ہے تری نظر' سرعرش پر ہے تری گزر ملکوت وملک میں کوئی شئے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

جماعتِ اہلحدیث کا فریب : جماعتِ اہلحدیث کا نیادِین : اہلحدیث اورشیعہ مذہب

اہلحدیث دورِ جدید کا ایک نہایت ہی پُرفتن بدعقیدہ' دہشت گرد' وحشت ناک اور بدعتی فرقہ ہے۔ اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے انگریزوں نے جاگیر' مناصب اورنوابی دے کر اس باطل فرقے کے ہاتھ میں آزادی مذہب اور عدم تقلید کا جھنڈا تھمادیا تھا۔ اہلحدیث کا بنیادی مقصد اسلامی اقدار نظریات وافکار اورصحابہ کرام' تابعین عظام' محدثین ملت' فقہائے اُمت' اولیاء اللہ' ائمہ دین' مجتہدین ومجددینِ اسلام اوراسلاف صالحین کے خلاف اعلان بغاوت ہے۔ تفسیر بالرائے' احادیث مبارکہ کی من مانی تشریح' خودساختہ عقائد ومسائل' انکار فقہ اورائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بےادبی وبکواس اس فرقہ کا خصوصی وصف ہے
مذہب اہلحدیث کےخصوصی عقائد ومسائل اور پوشیدہ رازوں سے واقفیت کے لئے ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی مندرجہ بالا تینوں کتابوں کا مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

مکتبہ انوارالمصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

اَلْحَق : ثابت کرنے والا

حق باطل کا مقابل ہے باطل بمعنی معدوم ہے تو بمعنی ثابت و موجود، رب تعالیٰ ایسا موجود ہے کہ اس کے وجود کو فنا نہیں اور تمام موجودات اس کے کرم سے موجود ہیں جیسے تمام دھوپیں اور سائے آفتاب کے فیض سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حق ہے اور حق کا مطلب حق ہی ہے یعنی جو ہر لحاظ سے مسیحا ہو اور اس کا وجود ہر لحاظ سے موجود ہو اور اسے ایک لمحہ کے لئے بھی زوال اور عدم نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق ذات صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ وہ ازل تا ابد ہر وقت حقانیت سے بھرپور ہے اور اس کے سامنے کوئی باطل قوت نہیں ٹھہر سکتی۔ حق کو نہ فنا ہے نہ زوال نہ عدم ہے نہ تغیر۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس نام سے 'یا حق' پکارے گا، اللہ تعالیٰ اسے قائم دائم کر دے گا۔

مقدمہ میں کامیابی کا عمل :

بعض مقدمات ایسے ہوتے ہیں جو حق اور سچائی پر مبنی ہوتے ہیں لیکن زمانہ کی عدالت سے حق پر ہونے کے باوجود انصاف ملنے کی امید نہیں ہوتی۔ اس صورت میں اس اسم کا اکتالیس دن تک ۱۲۵۰ مرتبہ ورد کریں اور بعد میں مقدمہ کی تاریخ کے دن اسے گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر پیشی پر جائیں ان شاء اللہ مقدمہ آپ کے حق میں ہوگا۔

قید سے رہائی کا عمل : ایسا شخص جو حق پر ہو مگر اس پر الزام لگا کر اسے قید میں ڈال دیا گیا ہو ایسے قیدی کو چاہئے کہ رات کے وقت اسے روزانہ ۱۰۸۰۰ مرتبہ پڑھنا شروع کرے اور جب تک قید سے رہائی نہ ہو جائے پڑھتا رہے ان شاء اللہ قید سے رہائی ہوگی۔ اسے پڑھنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ قیدی آدھی رات کے وقت سر ننگا کر کے ایک سو ساٹھ مرتبہ اس نام کو پڑھے ان شاء اللہ قید سے رہائی پائے گا۔

چوری شدہ مال کی واپسی کا عمل: چوری شدہ مال واپس حاصل کرنے کا عمل یہ ہے جس شخص کا مال چوری ہو گیا ہو اُسے چاہئے کہ ایک کاغذ لے اور اس کے چاروں کونوں پر 'یاحق' لکھے اور ان کی درمیانی جگہ پر اس مال کی تفصیل لکھے جو چوری ہو گیا ہو اور اس کے بعد یاحق گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر کاغذ کو اپنی ہتھیلی پر رکھ لے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگے ان شآءاللہ چوری شدہ مال واپس ملنے کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

اطاعت الٰہی میں ثابت قدمی: ایسے مریدین جو راہ طریقت میں ابتدائی طور پر داخل ہوئے ہوں تو انہیں چاہئے کہ اس اسم کو پانچ لاکھ مرتبہ ۱۶۰ دن میں پڑھیں جس کی روزانہ کی تعداد ۳۱۲۵ مرتبہ بنتی ہے اس سے ان کے ایمان میں استقامت پیدا ہوگی۔ اطاعت الٰہی میں ثابت قدم رہیں گے روحانی حقائق ان پر منکشف ہوں گے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے میں انہیں آسانی اور استقامت حاصل ہوگی۔

اپیل میں کامیابی: اگر کوئی شخص کسی مقدمہ میں ہار گیا یا اپنا حق پانے سے محروم رہا ہو اور وہ دوبارہ اپیل کرے تو اسے چاہئے کہ 'یاحق' کثرت سے پڑھے ان شآءاللہ اپیل میں کامیابی ہوگی بشرطیکہ وہ حق پر ہو کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کو اس صفت سے پکارے گا اللہ تعالیٰ اس کا حق دلائے گا۔

حضور ﷺ ہدایت کے امین اور دینِ حق کے علمبردار ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ہدایت کا امین اور دین حق کا علمبردار بنایا ہے۔

ظہورِ حق جان کی جان تم ہو عیاں سب میں خدا کی شان تم ہو

﴿اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ﴾ (البقرۃ/ ۱۱۸) بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو (اے حبیب) حق کے ساتھ (رحمت کی) خوشخبری دینے والا (عذاب سے) ڈرانے والا اور آپ سے باز پُرس نہیں ہوگی اُن دوزخیوں کے متعلق۔

﴿هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ﴾ (التوبہ۹/۳۳ ، الصّف۶۱/۹)

وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے بھیجا اپنے رسُول کو (کتاب) ہدایت اور دینِ حق دے کر تا کہ غالب کر دے اُسے تمام دینوں پر' اگر چہ نا گوار گزرے (یہ غلبہ) مُشرکوں کو۔

﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ﴾ (الفتح ۴۸/۲۸)

وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے بھیجا اپنے رسُول کو (کتاب) ہدایت اور دینِ حق دے کر تا کہ غالب کر دے اُسے تمام دینوں پر' اور (رسول کی صداقت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہدایت سے متصف کر کے مضبوط پائیدار نہ مٹنے والا نا قابل نسخ دین دے کر ساری مخلوق کی طرف ہمیشہ کے لئے بھیجا۔ ہدایت سے مُراد قرآن' دینِ حق سے مراد شریعت یا ہدایت سے مراد علم' دین سے مُراد عمل۔۔ایسا دین جو حق ہے۔

اسلام ہی دین حق ہے یعنی نا قابلِ نسخ دین۔۔ باقی تمام نبیوں کے دین قابلِ نسخ تھے منسوخ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری دُنیا کی رہبری کے لئے رسول بھیجا۔ اس کو نور ہدایت کا امین اور حق کا علمبردار بنایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا دین عمدہ اور خوش گوار ہے' یہ ایک اہم حقیقت کا اظہار ہے' دین حق انسان کے لئے فی الواقع کوئی مصیبت اور ناخوش گوار بوجھ بن کر نہیں اُترا ہے۔ وہ تو انسان کی ایک طلب اور ضرورت ہے۔ وہ اس کے لئے ایک مطلوب شئے ہے' وہ ایک لذت بخش نعمت ہے۔ صحیح معنیٰ میں اس دین کا حامل وہی شخص ہے جسے دین بطور نعمت کے حاصل ہو۔ ہمارا دین تاریکی کے مقابلہ میں روشنی ہے' جہل کے مقابلہ میں علم وبصیرت اور حکمت ہے' موت کے مقابلہ میں زندگی' حیات اور روح ہے۔ اندھے پن کے مقابلہ میں بینائی اور بصارت ہے۔ ذہن وروح کی پراگندگی اور پریشانی کے مقابلہ میں اطمینان وسکون' راحت اور یکسوئی ہے۔گمراہی کے مقابلہ میں رشد وہدایت اور صراط مستقیم ہے۔ بگاڑ اور فساد کے مقابلہ میں بناؤ اور اصلاح ہے۔ گراوٹ اور پستی کے مقابلہ میں رفعت اور بلندی ہے۔ بے کرداری کے مقابلہ میں اعلیٰ کردار وعمل اور اخلاق کی بلندی ہے۔جو دین ہمیں عطا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بہترین عطا اور نعمت ہے۔

اَلْوَکِیْلُ : کارساز، نگہبان

وکیل بنا ہے وکل سے بمعنی سپرد کرنا یا کسی کا والی وارث متول ہونا۔

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرما کر یوں ہی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ دیا بلکہ وہ ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ کا حافظ اس کا متولی اس کی نگرانی فرمانے والا ہے کہ ہر وقت ہر چیز اور اس کی ہر ضرورت کی خبر رکھتا ہے (روح المعانی وخازن) ہم اسے بھول جائیں مگر وہ ہم کو نہ بھولتا ہے نہ چھوڑتا ہے۔ خیال رہے کہ حقیقی نگہبان صرف رب تعالیٰ ہے، مجازی نگران بہت سے بندے ہیں چنانچہ فوج ملک کی نگہبان، پولیس شہر کی نگہبان، فرشتے ہمارے نگہبان ﴿**ویرسل علیکم حفظه**﴾

اگر چہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حافظ و وکیل ہے مگر اس کے باوجود ہم کو بھی اپنی حفاظت وغیرہ کا حکم ہے چنانچہ ہم کو حکم ہے ﴿**خذوا حذرکم**﴾ کفار سے بچاؤ کے اسباب اختیار کرو لہذا مصیبت کے وقت حاکم یا حکیم کے پاس جانا، یوں ہی ضرورت و حاجت کے وقت حضرات انبیاء واولیاء کے آستانہ پر حاضری دینا اللہ تعالیٰ کے وکیل ہونے کے خلاف نہیں، حضرات انبیاء واولیاء ولایت الٰہی کے مظہر ہیں ان کی مدد درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی مدد ہے خلاف توکل نہیں۔

ہر خوف سے محفوظ رہنے کا عمل : یہ اسم خوف میں کفایت کے لئے بہت موثر ہے کیونکہ مقام خوف پر یہ اسم پڑھنے سے خوف جاتا رہتا ہے۔ اگر آپ جنگل میں جا رہے ہوں اور اس وظیفہ کو پڑھتے جائیں ان شآء اللہ آپ کے پاس کوئی نقصان پہنچانے والا جانور نہیں آئے گا۔ ایسے ہی اگر کسی مکان کو آگ لگنے کا اندیشہ ہو تو اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ مکان محفوظ رہے گا۔ زلزلے میں بھی اگر اسے پڑھا جائے تو خوف ختم ہو جائے گا۔

حصول حاجات کا عمل : یہ اسم حصول حاجات کے لئے بھی بہت موثر ہے اس لئے جس شخص کی کوئی حاجت ہو تو سے چاہئے کہ بعد نماز عشاء اکتالیس مرتبہ الحمد شریف

پڑھے‘اس کے بعد اس اسم کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے‘ پھر بعد میں دوبارہ ۴۱ مرتبہ الحمد شریف پڑھے اس طرح مسلسل ۲۱ دن تک کرے اور جو حاجت یا مُراد دل میں ہو اُسے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرے ان شآءاللہ جائز خواہش پوری ہوگی۔

وسعت رزق کا عمل : امام بونی کا قول ہے کہ اسم وکیل کو کثرت سے پڑھنے والے کے اسباب رزق میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرما دیتا ہے جس شخص کا نام محمد سے شروع ہوتا ہے اس کے لئے اس اسم کا ذکر بہت مفید رہتا ہے۔ایک نیک انسان کا قول ہے کہ اگر کوئی اس اسم کے ساتھ کفیل کا لفظ ملا کر پڑھے تو اس کے اثرات قوی ہو جائیں گے۔ جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق اور بھلائی کے دروازے کھول دے گا۔

رزق کی کشادگی کے لئے ہے اور اگر آندھی طوفان میں کوئی پھنس جائے تو بکثرت اس کا ورد کرے ساتھ ہی **حسبی الله و نعم الوکیل** بھی پڑھے۔

بگڑے ہوئے کام کا ہونا: اگر کسی شخص کا کوئی کام بگڑ گیا ہو تو اسے چاہئے کہ ۴۰ دن تک اس اسم کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھے اور ہر روز پڑھائی مکمل کرنے کے بعد ایک سو مرتبہ لفظ اللہ کا ورد کرے ان شآءاللہ بگڑا ہوا کام درست ہو جائے گا۔

متفرق فوائد کا حصول : مسافر اگر اس اسم کا ذکر کرتا جائے تو اس کا سفر اچھا گزرے گا اور اگر سفر میں خرچہ کم ہو جائے تو اس اسم کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ذریعہ بنا دے گا۔اگر کوئی شخص قید میں ہو تو اسے پڑھنے سے اسے قید سے رہائی مل جائے گی۔ایسے ہی اگر کوئی مقروض ہو تو اس اسم کو پڑھنے کی بدولت اس کا قرضہ اتر جائے گا۔

حقیقتِ توحید : اسلام کے بُنیادی عقیدۂ توحید کو قرآن وحدیث اور علماءِ اُمّت کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ دلائلِ توحید‘ توحید اور شفاعت‘ شانِ کبریائی اور منصبِ رسالت‘ ربوبیت عامہ اور خاصہ‘ صفاتِ الٰہی‘ عقیدۂ توحید اور جشن میلادالنبی ﷺ‘ عبادت اور تعظیم‘ عبادت اور استعانت‘ وحدت و توحید‘ بشریت و عبدیت مصطفیٰ ﷺ ......اس کتاب کے موضوعات ہیں

اَلْقَوِیُّ: طاقتور

اللہ تعالیٰ ساری قوتوں کا مالک ہے:

﴿اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾(البقرۃ/۱۶۵) ساری قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾(انفال/۵۲) بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا سخت عذاب دینے والا ہے۔

﴿اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِيْزُ﴾(۶۲/ہود) بے شک (اے محبوب) تیرا رب ہی بہت قوت والا بہت عزت والا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِيْزٌ﴾(الحج/۴۰) یقیناً اللہ تعالیٰ قوت والا (اور) سب پر غالب ہے

﴿وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾(الاحزاب/۲۵) اور اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور، ہر چیز پر غالب ہے

﴿اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾(المومن/۲۲) بے شک وہ بڑا طاقتور، سخت سزا دینے والا ہے

﴿وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِيْزُ﴾(الشوریٰ/۱۹) اور وہی قوی (اور) زبردست ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾(الزاریات/۵۸) بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہی (سب کو) روزی دینے والا، قوت والا (اور) زور والا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِيْزٌ﴾(الحدید/۲۵) یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا زور آور، سب پر غالب ہے۔

قدرت الٰہی : رب تعالیٰ فرماتا ہے﴿ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ یعنی وہ مضبوط قدرت وطاقت والا ہے۔ حول، قوت، قدرت میں بڑا فرق ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قوت کے معنیٰ ہیں، کامل قدرت اور متانت۔

اللہ تعالیٰ قوی ہے کیونکہ اس کی طاقت سب سے برتر اور مضبوط ہے یعنی اس کی ذات اور صفات میں کوئی ضعف اور کمزوری نہیں، وہ اپنے افعال اور اختیارات میں ہر لحاظ سے قوت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قوت ہمیشہ ایک سی رہتی ہے کبھی کم نہیں ہوتی اور ہر کسی پر حاوی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شئے ضعیف اور ناتواں ہے' اس لئے صرف اللہ تعالیٰ ہی قوی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو قوت مخلوق کو عطا کر رکھی ہے وہ عارضی اور فانی ہے کیونکہ وہ جب چاہے جس سے چاہے اس سے اپنی عطا کردہ قوت چھین سکتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ قوی ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ﴾ (آل عمران/٦) (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جو تمہاری تصویریں بناتا ہے (ماؤں کے) رحموں میں جس طرح چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسی قدرت والا ہے کہ تمھیں تمھاری ماؤں کے تاریک رحموں میں جیسی چاہتا ہے صورت بخشتا ہے۔ کسی کو لڑکا بناتا ہے کسی کو لڑکی۔۔ کوئی کالا' کوئی گورا' کوئی خوبصورت' کوئی بدصورت' کوئی کامل' کوئی ناقص' نیز کوئی صفراوی کوئی بلغمی' کوئی اندھا کوئی انکھیارا' کوئی گونگا کوئی نہایت تیز بولنے والا' کوئی بدنصیب کوئی نصیبہ ور ۔۔ غرضکہ تخم ایک مگر پھل مختلف یا یوں سمجھو کہ مادہ ایک سانچہ ہے مگر اس میں ڈھلنے والے بندے مختلف ۔۔ دیگر چیزوں میں دکھایا گیا ہے کہ جیسا بیج ویسا ہی اس کا پھل ۔۔۔ ویسی ہی اس کی لذت' ویسی ہی رنگ و بو' ویسے ہی خاصیت ۔ مگر حضرت انسان قدرت الٰہی کا مظہر ہے کہ ایک ہی ماں کے چند بچے اُن میں سے کوئی کافر' کوئی ولی' کسی کا مزاج بلغمی' کسی کا صفراوی۔ کوئی گونگا کوئی تیز زبان' کوئی پیدا ہوتے ہی مر گیا۔ کوئی سو سال جیا' کوئی کچا ہی گر گیا۔ ان کمالات قدرت کو دیکھ کر کہنا پڑے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب بھی ہے' اور حکم والا بھی' جو چاہے جس طرح چاہے' جب چاہے جیسے چاہے بنائے۔ جو رب' نطفہ میں اتنے کرشمے دکھا سکتا ہے وہ بغیر نطفہ کے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی پیدا فرما سکتا ہے۔ جب یہ سمجھ چکے تو سمجھ لو کہ رب تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' معبود وہ جو اِن صفات سے موصوف ہو۔ وہ ہی سب پر غالب ہے اور حکمت والا ہے کہ اس کا کوئی کام حکمت و راز سے خالی نہیں۔ اس کی غالبیت و حکمت اسی کی ہستی کی دلیل ہے۔

نکتہ : کسی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ موجد شطرنج کا کمال تو دیکھو کہ اس نے گز بھر کپڑے پر چونسٹھ خانے بنائے مگر جب کھیلو تب اس کی نئی چال ہے۔

آپ نے فرمایا کہ خالق کا کمال تو دیکھو کہ اس نے بالشت بھر چہرہ میں پانچ سوراخ کیے۔ دو آنکھوں کے دو ناک کے ایک منہ کا۔ مگر اس پر کروڑوں نقشے کھینچ دیئے ان میں کوئی دوسرے سے نہیں ملتا۔ گویا آپ کا یہ کلام **کیف یشآء** کی تفسیر ہے۔

سلم و بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا نطفہ چالیس روز تک رحم میں اسی رنگ پر رہتا ہے پھر چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی شکل میں، پھر چالیس دن تک پارہ گوشت کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر رب تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی تمام کیفیت لکھ جاتا ہے کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ بدبخت ہے یا نصیبہ ور۔ اُسے کیسا رزق ملے گا، کب مرے گا، کیسے کام کرے گا۔ یہ تمام کچھ ایک صحیفہ میں لکھ کر اس بچے کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا﴿**وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ فِىْ عُنُقِهٖ طٰۤئِرَهٗ**﴾بعض بدنصیب جنت کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اچانک اس کی تقدیر غالب آتی ہے اور وہ پلٹا کھا کر دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اچانک اس کی تقدیر اس پر سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدل جاتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے۔ اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ داخل جنت ہوتا ہے (خزائن و خازن و روح البیان) انسان کو چاہیے کہ رب تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرے، اپنے ظاہری اعمال پر گھمنڈ نہ کرے اور یہ دُعا کرتا رہے:

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا　　تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

اللہ تعالیٰ قوت والا سخت عذاب دینے والا ہے۔ ذات الٰہی ظلم و ستم سے پاک اور بالا تر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے بس اور کمزور نہیں کہ کوئی اس کی نافرمانی کرتا رہے اس کے رسولوں کو ستاتا رہے تو وہ کچھ نہ کر سکے بلکہ اگر اس کی رحمت کسی کو ڈھیل دیئے رکھے تو اس کی مہربانی اور اگر وہ ناراض ہو کر پکڑ لے تو پھر کوئی فرعون ہو یا نمرود، جمشید ہو یا فریدوں وہ چھٹکارا نہیں پا سکتا اور جب وہ پکڑ کر جھنجھوڑتا ہے تو پھر ماوشما کا تو کیا کہنا رستم و سہراب کا زہرہ آب ہو جاتا ہے۔ کوئی مجرم اپنی طاقت کے ذریعہ اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ دنیا کا بڑے سے بڑا طاقتور اللہ تعالیٰ کے آگے عاجز سے عاجز تر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قوت وغلبہ کا تم نے نظّارہ کیا ہے وہ اپنے بندوں کی اسی طرح چارہ سازی فرماتا ہے اوران کے دشمنوں کواسی طرح ڈھیل ورسوا کرتا ہے دشمنوں کے منصوبوں کواسی طرح ناکام کرتے ہوئے خاک میں ملا دیتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

رزق دینے والا خود اللہ تعالیٰ ہے وہی قوت والا اور مضبوط ہے وہ کسی کا دست نگر نہیں۔ ہر چیز اپنے وجود اور اپنی بقا میں اس کے جُود وکرم کی محتاج ہے۔

اللہ تعالیٰ طاقتور اور سب پر غالب ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ کا دین اور اس کے رسول ہر میدان میں ضرور غالب ہوں گے تیغ وسنان کی جنگ ہو یا حجّت و برہان کا معرکہ کامیابی کا سہرا اہل حق کے سر ہی باندھا جائے گا ان شآءاللہ ہر محاذ پر اہل حق کو کامیابی نصیب ہوگی۔

یَاَ قَوِیُّ : یہ اسم جلالی ہے اس کے اعداد ۱۱۶ ہیں جو شخص اس کو کثرت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے بے پناہ قوت عطا فرمادے گا اس لئے اس کا ورد حصول قوت کے لئے بے نظیر ہے اس کے چند خواص اور فوائد حسب ذیل ہیں:

دشمن پر غالب آنے کا عمل: ایسا دشمن جو بہت تنگ کرتا ہو، کبھی طاقت سے اور کبھی تعویذات سے حملہ کرتا ہو تو اُسے دشمن سے بچنے کے لئے 'یا قوی' کا عمل بہت اکسیر ہے۔ اگر دشمن کے شر کا خوف ہو تو بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ اس کا ورد کرے ان شآءاللہ دشمن کے شر سے محفوظ ہوگا دشمن مغلوب ہوگا۔۔۔ مگر یہ یقین کرنا ضروری ہے کہ دشمن ظالم ہے اور یہ مظلوم ہے۔ اگر ناحق دشمن پر اس کے خلاف یہ عمل کیا تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔

حصُولِ قوّت کا بہترین عمل: جو شخص اس اسم کو روزنہ ۱۱۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور اس کے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ پڑھے تو اس کے ارادے قوی اور دل مضبوط ہو جاتا ہے۔ ایمان میں استقامت پیدا ہو جاتی ہے اور جسمانی صحت قائم رہتی ہے۔ بیماری سے نجات پانے کے بعد جب کمزوری زیادہ ہوگئی ہو تو اس اسم کے پڑھنے سے قوت بحال ہو جائے گی۔

حاملہ کی کمزوری کا علاج: ایسی عورت جو حمل کی وجہ سے کمزور ہوگئی ہو یا بچے کی پیدائش کے بعد اس کے جسم میں طاقت نہ آ رہی ہو تو اسے یہ اسم ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے سات دن تک پلائیں ان شآء اللہ حمل کی کمزوری دور ہو جائے گی اور اس کے جسم کی طاقت بحال ہو جائے گی

مردانہ کمزوری کا علاج : جس شخص کی مردانہ قوت کمزور ہوگئی ہو اُسے چاہئے کہ روزانہ گیارہ باداموں کی گریاں لے اور ہر گری پر ایک سو مرتبہ 'یَا قَوِیّ' پڑھ کر دم کرے اس کے بعد انھیں کھا لے اس طرح چالیس دن تک یہ عمل کرے ان شآء اللہ اس کے جسم کی طاقت بحال ہو جائے گی اور جو خوراک وہ کھائے گا' وہ جسم کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔

باطنی قوّت کا حصُول: اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے بے پناہ قوت حاصل ہوتی ہے اور اس کے بعد ریاضت کے لیے جو طریقہ وہ اختیار کریں گے اس پر استقامت حاصل ہوگی۔

اسلام کا نظریہ الٰہ اور مودودی صاحب : دین اور اقامتِ دین

اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب

تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کی معرکۃ الاراء تصانیف

جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے ایک کتاب 'قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں' تالیف کی ہے جس میں الٰہ' رب' عبادت اور دین کو قرآن کی بنیادی اصطلاحیں قرار دیتے ہوئے اُن کا ایک اور نیا مفہوم پیش فرمایا ہے۔ تفسیر بالرائے کی بنیادی غلطی کرتے ہوئے مودودی صاحب نے تحریف قرآنی کے شیعی عقیدہ کی بنیاد رکھ دی ہے۔ حضور شیخ الاسلام کے مندرجہ بالا تینوں کتابوں کے اندر پیش کردہ اعلیٰ معیارِ تحقیق' شرح وتوضیح کا اچھوتا اور دل پذیر انداز اور مطمئن کردینے والے طریقِ استدلال سے جہاں حضرت مصنف کے تجرِ علم' اسلامی علوم کے مختلف شعبوں پر وسیع وعمیق نظر اور سلف سے کامل طور پر علمی واعتقادی وابستگی کا پتہ چلتا ہے وہیں مودودی صاحب کی اصل حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین پر بے محابا تنقید کرنے والا انسان خود علمی اعتبار سے کتنا کوتاہ قد ہے۔ مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

اَلْمَتِیْنُ : بہت مضبوط

متین کا مطلب قوت والا ہے یعنی طاقت میں اتنا مضبوط ہو کہ اس کے مقابلے میں طاقت میں ہر دوسری چیز کم ہو۔ اس کی مضبوطی کو کوئی روکنے والا نہ ہو اور نہ ہی اس کی قوت کو ضعف آئے۔ یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے کیونکہ ہر صفت میں کمال صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اس لئے وہی ذات متین ہے۔

چلنے کی قوت میں اضافہ کرنا: ایسے بچے جو اپنے بچپن میں چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچ کر پھر بھی نہ چلیں تو انہیں یہ اسم ۳۵۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھ کر گیارہ دن تک پانی دم کر کے پلائیں ان شآء اللہ بچہ چلنے پھرنے لگے گا۔ ایسے ہی اگر کسی بیماری کی وجہ سے اس قدر کمزور ہو گیا ہو کہ اس کے جسم میں چلنے کی طاقت کم ہو تو اسے بھی پانی دم کر کے پلائیں ان شآء اللہ اس کے جسم میں قوت بحال ہو جائے گی۔

ارادے میں مضبوطی حاصل کرنا:

یہ اسم ارادے میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے بہت مؤثر ہے۔ اس لئے جو حضرات دین یا قوم کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ اس اسم کا بکثرت ذکر کریں ان شآء اللہ اُن کے ارادے مضبوط ہو جائیں گے اور کامیابی حاصل ہو گی۔

مشکل کام میں سہولت کا عمل:

امام بونی کا قول ہے کہ کوئی ایسا کام جو بہت مشکل ہو اور اُسے کرنے کی تدابیر کرتے ہوئے ہار گئے ہوں تو اس صورت میں اس اسم کو کثرت سے پڑھنا مشکل کام میں سہولت پیدا ہونے کا ذریعہ بنتا ہے چونکہ اسے پڑھنے سے قوت بحال ہوتی ہے اور کام ہو جاتا ہے۔

کسی کو مہربان کرنا: اگر کسی شخص کو اپنے اُوپر مہربان کرنا ہو تو اس اسم کو ۵۰۰ مرتبہ پڑھ کر میوے یا شیرینی پر دم کر کے دیں۔ جونہی وہ میوہ کھائے گا مہربان ہو گا اور

کھلانے والے کے گن گانے لگے گا۔ کیونکہ اسے پڑھنے سے شخصیت میں رعب اور دبدبہ پید ہوتا ہے اور اسے ملنے والے کے دل میں اس کی ہیبت بیٹھ جاتی ہے۔ ایک قول ہے کہ اتوار کے دن صبح کی نماز کے بعد ۳۶۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھنا ہر ایک مہم کے لئے بہت موثر ہے۔

عورت کا دودھ کم ہونے علاج:

بچہ ہونے کے بعد اگر کسی عورت کو دودھ نہ آئے یا کسی مرحلے پر بچے کو پلانے کے لئے دودھ کم ہو تو اس صورت میں اس اسم کو وہ خود یا کوئی اور پانچ ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائے اور گیارہ روز تک یہ عمل کرے ان شآء اللہ دودھ پورا ہو جائے گا۔

بچے کو دودھ چھڑانا: یہ اسم بچے کو دودھ چھڑانے کے لئے بھی بہت مجرب ہے لہذا جس ماں نے اپنے بچے کو دودھ چھڑانا ہو تو اسے چاہئے کہ دودھ چڑھا کر بھینس کے دودھ پر اس اسم کو ۱۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے بچے کو پلائے ان شآء اللہ بچہ دودھ چھوڑنے سے بالکل نہ روئے گا اور نہ بے صبرا ہو گا۔

اَلْوَلِیُّ : دوست، مددگار

ولی کا معنی ہے وہ شخص جو مستقلاً تمہارے کسی کام کا متولی ہو اور تمہیں وہ مصیبتوں سے بچائے ولی یا تو ولی سے ہے بمعنی قرب یا ولایت سے بمعنی والی ہونا یا مددگار رہنا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی ان کے دشمنوں کے مقابل مدد فرمانے والا ہے یا ان کا والی وارث و متولی امور ہے فرماتا ہے ﴿اَللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ﴾ اور فرماتا ہے ﴿وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ یا اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں سے قریب ہے۔ انبیاء، اولیاء کی امداد در حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی امداد ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ (المائدہ) تمہارا مددگار تو اللہ اور رسول اور وہ مسلمان ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔۔ ولی کا مطلب دوست اور مددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ متقین اور اہل ایمان کا کارساز اور دوست ہے اس لئے اس صفت سے پکارا جاتا ہے۔

اللہ سے دوستی کا عمل: جو بندہ اُسے اس صفت سے 'یاولی' پکارتا ہے وہ اُسے اپنا دوست اور کارساز بنالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دوستی کے لئے یہ اسم نہایت ہی مجرب ہے لہذا جو شخص اس اسم کو روزانہ ۴۶۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ زندگی کے ہر شعبے میں اس کی مدد فرمائے گا اور جس معاملے میں اس کا کوئی کام نہ ہوتا ہو اس اسم کی برکت سے فوراً کام کی تدبیر نکل آئے گی۔امام بونی کا قول ہے کہ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے ولایت نصیب ہوگی۔

کشف القلوب: کشف القلوب سے اس لفظ کا بہت گہرا تعلق ہے۔جو شخص اسے روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھتا رہے اور دو یا تین سال تک اسے مسلسل پڑھے ان شآء اللہ وہ صاحب کشف القلوب بن جائے گا اور جب کوئی بندہ اس کے سامنے آئے گا تو اُسے اس کے دل کا راز معلوم ہو جائیگا۔

سخت مزاج افسروں کو نرم کرنا: ایسے افسر جو اپنے ملازمین کے ساتھ بڑا سخت رویہ رکھتے ہوں انہیں نرم کرنے کے لئے یہ اسم بہت موثر ہے لہذا اگر کسی ملازم کو اس کا افسر بالا بہت تنگ کرتا ہو' بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو گیارہ روز تک ۱۲۵۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے تو ان شآء اللہ سخت سے سخت افسر بھی نرم ہو جائے گا۔

میاں بیوی میں موافقت:

اگر میاں بیوی کے گھریلو حالات اعتدال پر نہ رہتے ہوں بلکہ ہر وقت جھگڑا رہتا ہو اور دونوں میں محبت نہ ہو تو اس اسم کو میاں بیوی روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ روز تک پڑھے ان شآء اللہ دونوں میں محبت پیدا ہو جائے گی اور حالات درست ہو جائیں گے۔

حضور ﷺ مومنوں کے مددگار ھیں: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے باذن اللہ مومنوں کے مددگار بہت ہیں۔

﴿وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْراً﴾

اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے (النساء)

اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے (کنزالایمان)

معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ جس پر مہربان ہوتا ہے اس کے لئے مہربان مقرر فرما دیتا ہے اور جس پر قہر فرماتا ہے اسے بے یارو مددگار چھوڑ دیتا ہے' اسی لئے مددگار بنانے کی دُعا مانگنے کا حکم دیا۔ غیر خدا کی مدد شرک نہیں بلکہ رب کی رحمت ہے۔ دُعا کا مقصد یہ ہے کہ مولیٰ یا تو ہمیں مکہ سے نکال' یا مددگار مجاہدین کو بھیج جو ہمیں کفار کے چنگل سے چھڑائیں۔ اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی۔ غازین اسلام نے مکہ فتح فرمایا۔ ان کمزوروں کو ظالموں سے چھڑایا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں سے دوستی کرنی چاہئے یہی ایمان والوں کے مددگار ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد اور دوستی تمام کے مقابلہ میں کافی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اسلام کی لذت وہ ہی پاسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت کرے یعنی اللہ والوں سے محبت کرے اور دین کے دشمنوں سے علحدہ رہے۔ صحابہ واہل بیت عظام' اولیاء اللہ' مشائخ عظام وعلمائے کرام کی محبت اللہ کی بڑی نعمت ہے کہ یہ حضرات مومن اور مومنوں کے سردار ہیں۔ اسی کو سورہ فاتحہ میں فرمایا گیا ﴿صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ﴾ خدایا ہم کو اُن کے راستہ پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔ اور حقیقت میں مسلمانوں یا اولیائے کرام سے محبت رکھنا حضور ﷺ سے محبت کے لئے ہے' یہ حضرات رسول اللہ ﷺ کو پانے کے دروازے ہیں (شان حبیب الرحمٰن)

قرآن کریم فرماتا ہے: ﴿وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٌ﴾ وہاں کوئی کسی کا نہ ولی ہے نہ مددگار ۔۔ اس آیت میں کفار کا ذکر ہے۔ واقعی کافروں کا نہ کوئی مددگار رہوگا نہ شفیع۔ مومنوں کے لئے سب مددگار اور شفیع ہوں گے۔

اور فرماتا ہے: ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُه' اُمَّهَاتُهُمْ﴾ نبی مسلمانوں سے اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں۔ اگر شہ رَگ کٹ گئی تو موت آگئی اور جان نکل گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اگر اللہ تعالیٰ سے کوئی شخص اپنے کو قریب نہ جانے تو ایمان ختم ہوگیا اور اگر محمد رسول اللہ ﷺ سے اپنے کو قریب نہ جانے تو بھی بے دین ہوا۔ جان نکل کر جسم کو چھوڑ دیتی ہے مگر حضور ﷺ ہم کو مرنے کے بعد بھی نہیں چھوڑتے۔ حضور ﷺ

فرماتے ہیں میری شفاعت گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے بھی ہوگی۔ رب کے مقابلہ کی مدد اور ہے اور اس کی اجازت سے اس کے محبوبوں کی مدد کچھ اور۔

﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار اللہ اور رسول اور وہ مسلمان ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں۔ فرماتا ہے ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْض﴾ دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿نَحْنُ اَوْلِيٰـٓئُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ معلوم ہوا کہ رب تمہارا بھی مددگار اور مسلمان بھی آپس میں ایک دوسرے کے۔ مگر رب تعالیٰ بالذات مددگار اور یہ بالغرض۔۔۔۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی اپنی معرکتہ الآرا کتاب جآء الحق میں تحریر فرماتے ہیں:

'اولیاء اللہ اور انبیائے کرام سے مدد مانگنا جائز ہے جب کہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حقیقی امداد تو رب تعالیٰ کی ہے یہ حضرات اس کے مظہر ہیں اور مسلمان کا یہی عقیدہ ہوتا ہے۔ کوئی جاہل بھی کسی ولی کو خدا نہیں سمجھتا'

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جہاز اُمّت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں　　تم اب چاہے ڈباؤ یا تراؤ یا رسولَ اللہ

وہ خوش نصیب لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اپنا مددگار رفیق و دوست بنایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ﴾ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو اپنا مددگار بناتا ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کی جماعت غالب رہے گی۔

عبادات ہوں یا اخلاقیات' جس خوش نصیب انسان کو یہ نعمت عظمیٰ مل گئی ہے وہ اس جماعت میں شامل ہے جن پر دن رات اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے جن بندوں پر انعام الٰہی ہو چکا ہے وہ کس قدر عظمت والے بندے ہیں کہ رب تعالیٰ اُن کے قرب و معیت کو

اعلیٰ قرب قرار دے رہا ہے اور اپنی جماعت قرار دے رہا ہے۔۔حدیث پاک میں ہے۔

عن ابی هریره رضی الله عنه ان الله اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبه قال فیحبه جبریل ثم ینادی فی السمآء فیقول ان الله یحب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السماء ثم یو ضع له القبول فی الارض (مسلم)

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل امین کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں نے فلاں بندے کے ساتھ محبت کی ہے تو بھی اس سے محبت کر' پھر جبریل اس سے محبت کرتا ہے پھر آسمان پر آواز دیتا ہے کہ فلاں بندہ اللہ کا محبوب ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر زمین پر اس کے لئے قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

جب ایک عام عبد جو مقام محبوبیت پر فائز ہوتا ہے تو یہ اس کا مقام ہے تو محبوب جس کے لئے بزم کائنات کو بنایا گیا اس سے بڑھ کر محبوب کون ہوسکتا ہے ایک اور حدیث ملاحظہ فرمایئے: **عن انس ان رجلا قال یا رسول الله متی الساعة قال و یلك وما اعددت لها قال ما اعددت لها الا انی احب الله ورسوله قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحهم بها** (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ حضور ﷺ نے فرمایا تجھ پر افسوس تو نے تیاری کیا کی ہے؟ عرض کیا۔۔ میں نے اس کے سوائے کوئی تیاری نہیں کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔۔حضور ﷺ نے فرمایا' تو اُس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے مسلمانوں کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا اسلام لانے کے بعد جتنا خوش یہ خوشخبری سن کر ہوئے۔ (بخاری)

یعنی جب تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو پھر تجھے غم کس بات کا ہے۔رب تعالیٰ محبوب کے غلاموں کو قیامت کے دن میں اُن کے جوارِ رحمت میں جگہ دے گا۔

کتنے عظیم لوگ ہیں وہ جو حضور ﷺ کی بارگاہ سے براہ راست فیضاب ہوئے۔ دیکھئے کتنے لطف وکرم کی بات ہے کہ جو کوئی محبوب کے غلاموں کے پاس ہی بیٹھے ہو بھی نامراد نہیں رہتا بلکہ بامراد ہوتا ہے۔حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: **خیار عباد الله الذین اذا رو ذکر الله** (مشکوۃ) اللہ کے بندے وہ ہیں جن کے چہرے دیکھو تو اللہ یاد آئے ۔۔اسی حدیث پاک کا اگلا حصہ ہے کہ اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو پاک لوگوں میں عیب تلاش کرتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ان بندوں کو بارگاہ خداوندی میں ایسا خصوصی تعلق ہوتا ہے جب ان کے چہرے افعال واقوال اورحسن و جمال پر نظر پڑتی ہے تو خدا یاد آتا ہے کیونکہ ان پر عبادت اور اصلاح نفس کے آثار کا کامل ظہور ہوتا ہے۔بعض لوگوں نے اس کا معنی یہ بھی کیا کہ ان کی زیارت کرنے سے ذکر خدا کا ثواب ملتا ہے۔جیسا کہ کہا گیا کہ عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک صالح انسان کے چہرے پر نظر پڑ جاتی ہے تو زیارت کرنے والے کے سینے میں اس طرح نور ایمان سرایت کر جاتا ہے کہ اس کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ **النظر الی وجہ علی عبادۃ** حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (اشعۃ اللمعات)

حقیقت یہ ہے کہ اہل دل نے اپنے آپ کو اقوال وافعال' اعمال وعبادات میں اللہ اور اس کے رسول کے اتنا قریب کر لیا ہوتا ہے کہ جو ان کے پاس بیٹھ جائے وہ بھی اللہ والا بن جاتا ہے ان کے کردار وگفتار میں کوئی تضاد نہیں' اس لئے یہ اچھے اور بہتر مدد ومعاون ثابت ہوتے ہیں اور ان کی قربت ومعیت وتعلق سے ایمان خراب نہیں ہوتا۔۔اس لئے فرمایا ایمان والے ہی اچھے مددگار ہیں۔(تفصیل کے لئے دیکھیں ہماری کتاب' حقیقت شرک')

اَلْحَمِیْدُ : تعریف کیا ہوا

کوئی اس کی تعریف نہ بھی کرے تب بھی وہ سب خوبیوں والا ہے۔ حمید کا معنیٰ علامہ آلوسی نے کیا ہے **المحمود فی جمیع شئونہٖ** جو اپنی تمام شانوں میں تعریف وستائش کا مستحق ہو (روح المعانی)

حمید، حمد سے بنا بمعنی اسم فاعل یا بمعنی اسم مفعول یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی حمد فرماتا ہے اسی لئے اس کا نام حامد ہے اور حضور ﷺ کا نام محمد۔۔ خیال رہے کہ حضور انور ﷺ کا نام محمد ہے یعنی بہت ہی حمد کئے ہوئے اور رب تعالیٰ کا نام ہے محمود یعنی حمد کیا ہوا کیونکہ حضور انور ﷺ تو اللہ کے محمد ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور انور ﷺ کا محمود اور ظاہر ہے کہ اللہ کی حمد بہت اعلیٰ۔۔اس لئے حضور انور ﷺ کی محمودیت بہت اکمل۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو اسمائے گرامی صحیح احادیث سے ثابت ہیں اُن میں **احمد** بھی ہے۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے **قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه واٰله وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی** (مالک، بخاری، مسلم وغیرہا) یعنی حضور ﷺ نے فرمایا میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں الحاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔

صحابہ کرام میں حضور کا یہ اسمِ گرامی '**احمد**' معروف ومستعمل تھا۔ حضرت حسان یہی نام لے کر بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں :

صلی الاله ومن یحف بعرشه　　والطیبون علی المبارك احمد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ، حاملین عرش اور تمام پاکیزہ لوگ اس مبارک ہستی پر درود وسلام بھیجیں جس کا اسمِ گرامی 'احمد' ہے۔

احمد کا معنی ہے **احمد الحامدین لربه**: تمام حمد کرنے والوں سے بڑھ کر اپنے

رب کی حمد کرنے والا ۔ اپنے رب کی حمد کی کثرت کی برکت سے ہی آپ محمد بھی بنے ۔ **فالمحمد هو الذی حمد مرة بعد مرة** یعنی جس کی بار بار حمد کی جا رہی ہو وہ محمد ہے ۔ نہ اپنے رب کی حمد وثنا کرنے میں آپ کا کوئی مثیل ہے‘ کوئی فرشتہ‘ کوئی رسول‘ کوئی نبی اپنے خداوند کی حمد سرائی اور ثنا گستری میں اس مقام پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا یہ پیارا حبیب فائز ہے ۔ اسی طرح مخلوق میں سے جتنی حمد اور جتنی ستائش اس عبدِ محبوب کی ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی‘ کسی اور کو نصیب نہیں ۔ جن وانس اس کے ثنا خوان ہیں‘ حُور وَ ملک اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں اور خود خدا بھی اس کی مدح فرما رہا ہے ۔ صرف اس فانی دنیا ہی میں نہیں بلکہ عالمِ آخرت میں بھی حضور ﷺ کی شان نرالی ہوگی ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس شانِ محمدیت کی تابانیوں کا صحیح اندازہ اس وقت ہوگا جب دستِ مبارک میں لوائے حمد تھامے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ حبیب مقامِ محمود پر جلوہ فرما ہوگا ۔

☆ اگر طبیعت نیکی پر مائل نہ ہو اور برائی کی عادت نہ چھوٹتی ہو تو چالیس دن تک تنہائی میں یہ اسم **یاحمید** پڑھا جائے جلد ہی اخلاق اچھے ہو جائیں گے ۔

بُری عادات چھڑانے کا عمل : یہ عمل بری عادات مثلاً شراب‘ نشہ‘ جوا‘ چوری‘ جھوٹ وغیرہ چڑھانے کے لئے بہت مؤثر ہے ۔ ایسے لوگوں کو ان سے برائی ختم کرنی ہو‘ ان کو یہ اسم **یاحمید** روزانہ ۶۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں اور ۴۱ دن تک یہ عمل کریں ان شآء اللہ وہ برائی کو چھوڑ دیں گے ۔ ایسے ہی شریر‘ بدچلن اور نافرمان اولاد کو راہ ہدایت پر لانے کے لئے انہیں بھی دم شدہ پانی پلائیں وہ درست ہو جائیں گے ۔

اخلاق حمیدہ کا پیدا ہونا : یہ اسم ’ **یاحمید** ‘ اخلاق حمیدہ پیدا کرنے میں بہت قوی اور مؤثر ہے ۔ اسے کثرت سے پڑھنے سے زبان پر سچائی‘ اعمال میں اخلاص‘ کاموں میں نیک نیتی‘ عبادت میں خشوع اور خضوع‘ دل میں نرمی اور کردار میں عظمت پیدا ہوتی ہے اس کی زبان ہمیشہ گالی گلوچ سے پاک صاف رہے گی ۔ لوگ اس کے اخلاق سے

گرویدہ ہوں گے۔ جہاں اس کا ذکر ہوگا اچھے الفاظ سے ہوگا۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد روزانہ ایک سو مرتبہ اس نام کو پڑھے گا لوگ اس سے بہت اچھے اخلاق سے پیش آئیں گے۔ اگر دشمن بھی اس کے سامنے آئے تو نیچی نگاہ کر کے چلا جائے گا اور کبھی برائی سے پیش نہ آئے گا۔

تسخیر خلق اور محبت: **یاحمید** کے ذکر سے حب الٰہی پیدا ہوتی ہے اور حضور ﷺ سے بے پناہ محبت کا جذبہ دل میں جنم لیتا ہے۔ جس شخص کا نام محمود ہو' اُس کے لئے اس اسم کا ورد بہت اچھا ہے وہ لوگوں کی محبت کا مرکز بن جائے گا۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے تسخیر خلق بھی ہوتی ہے اس لئے جو شخص تسخیر کا قائل ہو وہ اسے روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور دو سال تک پڑھتا رہے ان شآء اللہ حسب منشاء تسخیر حاصل ہوگی۔

بزرگ بننے کا وظیفہ: جو شخص یہ وظیفہ کثرت سے پڑھنے کا معمول بنالے اس میں بزرگی کے اوصاف پیدا ہوں گے اس کا دل یاد الٰہی میں مگن رہے گا۔ اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے گا۔ سب لوگ اس کا بیحد احترام کرنے لگیں گے۔ اگر کوئی اسے اذیت پہنچانے کی کوشش کرے گا تو منہ کی کھائے گا۔

یَامَجِیْدُ یَاحَمِیْدُ : اے بزرگی والے' اے حمد والے۔

اللہ تعالیٰ سے دوستی کا وظیفہ: جو شخص اسے اکیس ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اور سات سال تک پڑھائی جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے اس اسم کے ذکر کی بدولت دوست بنالے گا اور اگر کوئی سالک فنا کی منازل عبور کرنے کے بعد اس اسم کو دن رات پڑھنے لگے تو اس کی ولایت ظاہر ہو جائے گی اور اس کے پاس آنے والے بے پناہ فیوض و برکت حاصل کریں گے۔ **یَاوَلِیُّ یَاحَمِیْدُ** : اے دوست' اے حمد والے۔

دولت مند بننے کا وظیفہ: جو شخص **یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ** (اے غنا والے' اے حمد والے) تین سال تک روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھتا رہے ان شآء اللہ وہ دولت مند بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی تمام نعمتوں سے نوازے گا ہر ملنے والے اس سے عزت سے پیش آئے گا

یَاحَمِیْدُ کا جامع وظیفہ: یہ وظیفہ یَاحَمِیْد' کا مفصل اور جامع وظیفہ ہے اور یہ حصول عزت اور سرداری کے لئے بہت مجرب ہے لہذا جو شخص اس وظیفہ کو ۵۰۰۰ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے گا اُسے اس کے تمام فوائد حاصل ہوں گے۔ وظیفہ یہ ہے۔

یَاحَمِیْدُ الْفِعَالُ ذَا الْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِہٖ بِلُطْفِہٖ یَاحَمِیْدُ

(اے اپنے افعال کی حمد والے' اپنی مخلوق پر احسان اور مہربانی کرنے والے' (اے حمد والے)

اَلْمُحْصِیُ : گھیرنے والا

محصی احصاء سے بنا بمعنی شمار کرنا اور گننا یعنی اللہ تعالیٰ ایسا علیم ہے کہ سب کو تفصیلی عدد وار جانتا ہے اور اس کا علم گول مول اجمال نہیں جیسے عظیم الشان مجمع دیکھ کر ہم کو مجمع کا اجمالی علم ہو جاتا ہے کہ دس ہزار آدمی ہیں مگر اُن کی تفصیل نہیں معلوم ہوتی بلکہ اس کا علم تفصیلی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علم نے کائنات کی ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں اور ہر چیز کی حدود' انتہاء' تعداد اور کیفیت اس کے علم میں ہے یہ صفت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں نہیں۔ کیونکہ انسانی علم محدود ہے اللہ تعالیٰ کا علم لامحدود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات نے ہمارے ہر طرف ہر چیز کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔

بعض صوفیاء کا کہنا ہے کہ اصل میں اس صفت کا تعلق چیزوں کو شمار کرنے سے ہے یعنی کائنات میں جو بھی اشیاء ہیں ان کی گنتی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہی جانتا ہے کہ ان کی لمبائی چوڑائی اور کیفیت کیا ہے اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس کی صفت سے پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں عقل کی قوت کو زیادہ کر دیتا ہے۔

قوت حافظہ میں زیادتی کا عمل:

اگر کسی شخص یا کسی بچے کی قوت حافظہ کم ہو۔ اس کے لئے اس اسم کا ورد بہت مفید ہے اس مقصد کے لئے اس کی تعداد ۱۴۸۰ مرتبہ روزانہ ہے اور اکتالیس دن تک ہے جو بچہ خود

نہ پڑھ سکتا ہو اسے خود پانی پر پڑھ کر دم کر کے پلائیں ان شآء اللہ قوت حافظہ میں زیادتی ہوگی اور اگر بچے کو سبق یاد نہ ہوتا ہو تو سبق بڑی آسانی سے یاد ہونے لگے گا۔

روحانی امراض کا علاج:

جس شخص کی طبیعت میں حسد، کبر، بغض، غضب، بخل، خود نمائی اور بات بات پر غصہ آنے کی بری عادات ہوں۔ اسے چاہئے کہ اس اسم کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے اور پھر روزانہ بعد نماز فجر ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شآء اللہ اس کی طبیعت میں مستقل مزاجی پیدا ہو جائے گی اور بری عادات جن کا تعلق روح سے ہے ختم ہو جائیں گی۔اس لحاظ سے یہ اسم روح کی امراض کے علاج کے لئے بہت اکسیر ہے۔

عذاب قبر سے نجات: اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے قبر میں راحت میسر ہوگی، اس کا حساب کتاب بآسانی سرانجام پائے گا۔ یوم حساب کے وقت اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور وہ اہل جنت سے ہوگا۔ **یا محصی** کو شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو اس کے حساب میں عاقبت میں آسانی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کا عمل: جو شخص **یا محصی** صبح کی نماز کے بعد روزانہ دس مرتبہ پڑھے وہ سارا دن اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔یعنی وہ شیطانی حملوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا کیونکہ اس اسم کا تعلق حفاظت سے بھی ہے۔اس لئے اسے کثرت سے پڑھنا حفات کے اثرات کا حامل ہے۔

اَلْمُبْدِئُ: پیدائش کی ابتداء کرنے والا

مبدئ کے معنیٰ پیدائش کی ابتداء کرے والا، اول بار پیدا کرنے والا، شروع کرنے والا۔۔اللہ تبارک تعالیٰ مبدی ہے یعنی اس نے تمام اشیاء کو عدم سے وجود دیا اور پیدا کیا۔ ہر چیز کی ہیت، صورت، بناوٹ اور ساخت جدا جدا ہے اور اول بار جس طرح کا کسی کو اللہ تعالیٰ

نے بنا دیا ہے اس جیسا اسی چیز کو پہلی مرتبہ کوئی نہیں بنا سکتا' جبکہ پہلے اس کا وجود نہ ہو۔ اس لحاظ سے اسے مبدئ کہا جاتا ہے۔ مبدئ کا لفظ ابدا سے بنا ہے جس کا مطلب نئی چیز کو وجود میں لانا ہے چونکہ ہر چیز کی خلقت سے پہلے وجود نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے پہلی مرتبہ وجود دیا اس لئے وہ مبدئ ہے۔ اس اسم کا ذکر انسان میں یہ خاصیت پیدا کرتا ہے کہ اس کا ذاکر جس کام کا بھی آغاز کرے وہ اللہ تعالیٰ کا تصور ذہن میں لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اس لحاظ سے یہ اسم توکل کی خوبی پیدا کرنے کے لئے بہت ہی بے نظیر ہے۔

تعمیری کام میں رکاوٹ دور کرنے کا عمل: جائیداد یعنی مکان یا دکان یا کارخانہ وغیرہ کا تعمیری کام خاصا مشکل ہے چونکہ خواہ مخواہ کوئی رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جس سے تعمیری کام رک جاتا ہے۔ تعمیری کام کو بخوبی سرانجام دینے کے لئے تعمیری کام کے آغاز میں اس اسم کو سات دن تک ۵۶۰۰ مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ وہ کام بغیر رکاوٹ کے سرانجام پا جائے گا۔

حمل کی حفاظت کا عمل: حمل ظاہر ہونے کے بعد جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ایک ہفتہ تک ننانوے مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے تو حمل محفوظ ہوگا اور اگر حمل نو ماہ سے زیادہ ہو جائے تو بھی اس کے ورد سے جلد بچہ صحیح سلامت پیدا ہوگا۔

فرزند صالح پیدا ہونے کا عمل: اگر کسی شخص کی خواہش ہو کہ اس کے ہاں لڑکا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے اس اسم کو ایک سو مرتبہ پڑھے اور بیوی بھی پڑھے اس کے بعد میں بیوی اپنے اُوپر چادر ڈال کر صحبت کریں ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اس اسم کی برکت سے فرزند عطا فرمائے گا۔ اگر حمل کے بعد عوت اس اسم کو بچے کی پیدائش تک پڑھتی رہے تو بچہ بالکل آسانی سے صحیح سلامت پیدا ہوگا۔

روحانی انکشافات کا عمل: ایسا طالب صادق جو اللہ تعالیٰ کے روحانی مشاہدات کو دیکھنا چاہے تو بعد نماز فجر **یا بدیع** گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا شروع کر دے۔ کچھ عرصہ کے بعد اس پر پوشیدہ اسرار ظاہر ہونے لگیں گے اور اس پر بہت سی حکمت کی باتیں ظاہر ہوں گی۔

یــا مبدئ کا مفصل وظیفہ: یہ وظیفہ جمالی ہے اور اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اسے ایک سو بیس مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے ایسے مریض کو پلائیں جو کمزور ہو گیا ہو ان شآء اللہ اس کے جس کی قوت بحال ہو جائے گی۔ اگر کسی شخص پر قتل کا جھوٹا مقدمہ بن گیا ہو تو وہ اس وظیفہ کو روزانہ سات ہزر مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے ان شآء اللہ وہ مقدمہ سے بری ہو گا اور مقدمہ کے فیصلے تک پڑھتا رہے اگر کوئی شخص اسے ۸۵ دن تک چھ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے تو اس پر اسرار حقیقت ظاہر ہونگے۔

یَامُبْدِئُ الْبَرَایَا وَمُعِیْدُھَا بَعْدَ فَنَائِھَا بِقُدْرَتِہٖ یَامُبْدِئُ

اے مخلوق کو شروع میں پیدا کرنے والے اور فنا کے بعد اپنی قدرت سے دوبارہ پیدا کرنے والے' اے مبدئ

اَلْمُعِیْدُ: دوبارہ پیدا کرنے والا

معید وہ ذات ہے جو کسی شیئ کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ اسے پہلے کی طرح زندہ کرنے پر قادر ہو' اللہ تعالیٰ قیامت میں سب کو دوبارہ اٹھائے گا لہٰذا وہ معید ہے یا وہ ہم کو موت دے کر پھر مٹی ہی میں لوٹا دیتا ہے لہذا وہ معید ہے۔ خیال رہے کہ مردہ خواہ دفن ہو یا جلا دیا جائے یا اُسے جانور کھا جائے' آخر کار مٹی ہی ہے کہ جل کر راکھ بنا یا' جانور کے پیٹ میں پاخانہ بنا' پھر وہ راکھ یا پاخانہ مٹی بن گئی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ **مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ** ﴾ بالکل حق ہے۔ معید میں چونکہ دوبارہ واپس لوٹانے کا فلسفہ مضمر ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کو اس صفت سے '**یا معید**' پکارنے سے ہر ایسا کام جس کا تعلق لوٹنے سے ہو گا فوراً ہو گا۔

گمشدہ چیز کے ملنے کا عمل: اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور اس کا پتہ نہ چلتا ہو تو اس وظیفہ '**یا معید**' کو ۱۲۴۰ مرتبہ روزانہ گیارہ دن تک پڑھیں' اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں ان شآء اللہ گم شدہ چیز مل جائے گی یا خواب میں اس کا پتہ چل جائے گا۔

رُکے ہوئے کام یا ٹھیکہ کو جاری کرنا: اگر کوئی شخص دکان، مکان، کارخانہ یا فیکٹری تعمیر کر رہا ہو اور وہ تعمیر ہوتے ہوتے رک جائے یعنی پایہ تکمیل تک نہ پہنچے تو اسے چاہئے کہ سات جمعہ بعد نماز جمعہ چند آدمی اکھٹے کر کے اس اسم کو ۱۸۰۰۰ مرتبہ پڑھائے اور بعد میں کام جاری ہونے کی دُعا کرے ان شآءاللہ کام دوبارہ جاری ہو جائے گا۔ ایسے ہی اگر کسی ٹھیکے دار کا ٹھیکہ رُک گیا ہو یا محکمہ میں کیئے ہوئے کام کی ادائیگی نہ ہوتی ہو تو اسے چاہئے کہ ٹھیکہ کے مقام پر اس اسم کو اکیس دن تک ۵۱۰۰ مرتبہ خود پڑھے یا کسی سے پڑھائے ان شآءاللہ ٹھیکہ کے حالات درست ہو جائیں گے۔

شادی کا دوبارہ ہونا: بعض اوقات پہلی بیوی سے علحدہ ہونے کے بعد یا شوہر سے علحدہ ہونے یا بیوہ ہونے کے بعد دوسری شادی نہیں ہوتی بلکہ اس میں زبردست رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے یا کوئی مناسب رشتہ نہیں ملتا تو اس صورت میں اسے چاہئے کہ **'یا معید'** ۱۲۴۰۰ مرتبہ روزانہ اکتالیس دن تک پڑھے ان شآءاللہ چلّہ پورا ہوتے ہی رشتے کا پیغام مل جائے گا اور شادی کی رکاوٹ دور ہو کر پایہ تکمیل تک پہنچے گی۔

غائب اور بھاگے ہوئے کو واپس لانا:

'یا معید' کا ذکر غائب کو واپس لانے کے لئے بہت مؤثر ہے۔ اگر کسی شخص کا بیٹا یا کوئی عزیز غائب ہو گیا ہو اور اس کا کہیں سے پتہ نہ چلتا ہو تو سات یوم تک اس اسم کو اس مقام یا گھر میں جہاں سے غائب ہوا تھا، عشاء کی نماز کے بعد اس کی چارپائی یا بیٹھنے کی جگہ پر روزانہ سات ہزار مرتبہ پڑھو اور ہر روز وظیفہ ختم کرنے کے بعد یہ کہیں کہ 'یا الٰہی فلاں بن فلاں کو یہاں لا دے' ان شآءاللہ غائب واپس آ جائے گا یا اس کا پتہ چل جائے گا۔

مسان یعنی مرض سوکھے کا علاج: اگر کوئی بچہ یا بڑا آدمی سوکھتا چلا جائے اور بظاہر کوئی مرض نہ ہو تو سمجھئے کہ اسے مسان ہے۔ ایسے مریض کے لئے ۱۳۰۰۰ مرتبہ **'یا معید'** پڑھ کر تیل دم کریں اور اُسے مالش کے لئے دیں ان شآءاللہ تندرست ہو جائے گا۔

پیدائش میں آسانی کا عمل: اگر پیدائش کے وقت بچہ پیدا ہونے میں شدید تکلیف ہو اور دردِ زہ بہت زیادہ ہو تو اس وقت اس اسم 'یا معید' کو پانی پر گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے پلائیں ان شآء اللہ تکلیف رفع ہو جائے گی۔

کھوئے ہوئے مقام کی بحالی: اگر کوئی شخص صاحب مقام ہو یعنی پہلے نیک، زاہد اور عابد ہو یا مالدار ہو اور پھر نیکی چھوٹ گئی ہو، مالداری ختم ہو گئی ہو، تنگدستی اور مفلسی نے گھیر لیا ہو یعنی جو چیز یا مقام پہلے تھا اب نہیں رہا۔ اس کی بحالی کے لئے اس اسم کا ورد بہت اکسیر ہے۔ اس لئے اسے چاہئے کہ 'یا معید' ۴۱ روز تک ۴۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے ان شآء اللہ اس کا پہلے والا مقام بحال ہو جائے گا۔

'یا معید' کا جامع وظیفہ:

یہ 'یا معید' کا جامع وظیفہ ہے اس کے اثرات اس سے جامع اور وسیع ہیں۔ اس وظیفہ کی خاصیت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر سے دور پریشان حال ہو اور حوادث روزگار نے تباہ کر رکھا ہو تو اسے چاہئے کہ اس وظیفہ کو صبح کی نماز کے بعد تین سو ایک مرتبہ بلا ناغہ پڑھنا شروع کر دے ان شآء اللہ ہر طرح کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص دل میں کوئی مراد رکھ کر اس وظیفہ کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ چالیس دن تک پڑھے ان شآء اللہ مراد پوری ہوگی۔ اگر کوئی دشمن ہو گا تو وہ زیر ہو گا اگر کسی کو نفس تنگ کرتا ہو تو اس وظیفہ کو کثرت سے پڑھنے سے نفس تابع ہو جائے گا۔ وظیفہ یہ ہے۔

يَامُعِيْدُ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقِ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ نَخَافَتِهٖ يَامُعِيْدُ۔

(اے فنا کے بعد پیدا کرنے والے! جب خلقت گروہ در گروہ اُسے پکارنے کے لئے نکلے گی۔ اے دوبارہ پیدا کرنے والے)

☆ نسیان یعنی بھول چوک اور بیماری سے شفا کے لئے اس کا ورد بے حد مجرب ہے۔

اَلْمُحْیِیُ : زندہ کرنے والا

جسموں کو جان سے اور جان کو ایمان سے' انسان کو علم و معرفت رحمان سے' زمین کو سبزوں سے زندگی بخشتا ہے۔

اللہ تعالیٰ محیی ہے وہی ہر شئے میں زندگی اور روح پیدکرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں یہ صفت نہیں کہ وہ کسی چیز میں زندگی ڈال دے سوائے اللہ تعالیٰ کے حکم کے۔اس لئے اس اسم کا ذاکر زندہ دل ہو جاتا ہے۔تمام اشیاء جن میں زندگی کی بقا کا ہونا ضروری ہے اس اسم کے پڑھنے سے اس میں زندگی کی توانائی برقرار ہوجاتی ہے اس لئے یہ اسم ایسے امراض کی شفا کے لئے بہت کسیر ہے جن میں کام کرنے والے اعضاء کام چھوڑ دیتے ہیں اس اسم 'یا محیی' کے پرھنے سے ان میں اللہ تعالیٰ نئے سرے سے کام کرنے کی زندگی ڈال دیتا ہے۔

علاج شوگر : شوگر ایک ایسا مرض ہے کہ جس میں انسان اندر ہی سے کھوکھلا ہو جاتا ہے کیونکہ لبلبہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو '**یا محیی**' کی صفت سے پکارنے کی وجہ سے لبلبہ میں اللہ تعالیٰ دوبارہ قوت پیدا کر دیتا ہے اور وہ پھر کام کرنے لگتا ہے لہذا شوگر کے مریضوں کو 'یا محیی' کا ورد بہت اچھا ہے۔شوگر کے مریض کو چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ ۶۲۵۰ مرتبہ ۸۰ دن تک پڑھے۔اللہ بہتر کرے گا۔

علاج یرقان : یرقان کا مرض جگر کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔جگر ہمارے جسم کا ایک اہم حصہ ہے۔یرقان ہونے کی صورت میں ایک تو اس کا طبی علاج کروائیں اور اس کے ساتھ یرقان کے مریض کو روزانہ ۱۰۰ مرتبہ یہ اسم '**یا محیی**' پڑھ کر پانی پر دم کر کے دیں اور گیارہ روز تک پلائیں ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ یرقان کو درست کر دے گا۔

دل کی گھبراہٹ کا علاج : جس عورت کا دل گھبراتا ہواور ہر وقت پریشانی رہتی

ہواوراس پر مردانگی چھائی رہتی ہو اسے چاہئے کہ 'یا محیی' روزانہ ۳۰۰ مرتبہ پڑھے یا اسے کوئی یہ اسم پڑھ کر پانی دم کر کے پلائے اور سات دن تک یہ عمل کریں ان شآء اللہ دل کی گھبراہٹ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔

دل عبادت کی طرف مائل کرنا : جس شخص کا دل عبادت میں نہ لگتا ہو یعنی نیکی کی طرف سے مردہ ہو گیا ہو اسے زندہ کرنے کے لئے گیارہ دن تک 'یا محیی' روزانہ ۱۴۰۰ا مرتبہ پڑھیں اور پانی دم کر کے پلائیں ان شآء اللہ اس کا دل عبادت کی طرف راغب ہو جائیگا خصوصاً نوجوان بچوں کو راہ راست پر لانے کے لئے یہ عمل بہت اچھا ہے۔

قید سے قبل از وقت بچنا : یہ اسم قید سے قبل از وقت بچنے کے لئے بہت مفید ہے جس شخص کو قید ہونے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا شروع کر دے ان شآء اللہ وہ قید نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کسی تدبیر سے اسے قید ہونے سے بچالے گا۔ ایسے ہی اگر کسی کو مفارقت کا خوف ہو تو اسے پڑھنے سے جدائی کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔

حضور ﷺ زندگی بخشتے ہیں : اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اس صفت کا بھی مظہر کامل بنا دیا۔ نبی کریم ﷺ تم کو زندگی بخشتے ہیں۔۔ مُردہ کو' زندہ کے دل کو' جان کو' خیالات کو زندہ فرمانے والے ہیں اور کیوں نہ ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام گھوڑی پر سوار ہو کر غرق فرعون کے گھوڑے کے لئے آگے ہو گئے۔ گھوڑا گھوڑی کے پیچھے لگا اس گھوڑی کی ٹاپ جہاں پڑتی تھی اُس جگہ گھاس اُگ آتی تھی۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص امری نے یہ خاک اُٹھالی اور غرق فرعون کے بعد سونے کا بچھڑا بنا کر اُس کے منہ میں ڈال دی تو اُس سونے کے بچھڑے میں جان پیدا ہو گئی۔ حضرت جبرئیل السلام کا جسم لگا گھوڑی سے' گھوڑی کا خاک سے اور خاک پڑی بے جان بچھڑے کے منہ میں' وہ زندہ ہو گیا' اسی لئے اس کو روح الامین کہتے ہیں کیونکہ اُن سے روح ملتی ہے اور حضور ﷺ کی نظروں میں ہزار ہا جبریلی طاقتیں ہیں تو اُن کے اشارے سے مُردے بھی زندہ کیوں نہ ہوں۔

مدارج النبوۃ میں بہت سے ایسے واقعات لکھے ہیں جن میں حضور ﷺ نے مردوں کو زندہ فرمایا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر حضور ﷺ کی دعوت تھی انہوں نے بکری ذبح کی۔اُن کے بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو ذبح کر دیا اور ذبح کر کے والد کے ڈر سے چھت پر بھاگ گیا۔ وہاں سے پاؤں پھیلا تو وہ بھی گر کر مر گیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے دونوں بچوں کی نعشوں کو چُھپا دیا تا کہ دعوت میں حرج نہ ہو' جب کھانے پر حضور ﷺ نے تشریف رکھا تو فرمایا کہ جابر اپنے بچوں کو بلاؤ۔ ہم اُن کے ساتھ کھانا کھائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارے واقعہ عرض کیا تب حضور ﷺ نے اُن کو زندہ فرمایا اور ساتھ کھانا کھلایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ایک دعوت میں دسترخوان سے حضور ﷺ نے ہاتھ پونچھ لیا۔اس کے بعد جب کبھی وہ دسترخوان میلا ہو جاتا تھا تو اس کو جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیتے تھے وہ اس میں نہ جلتا تھا بلکہ صاف ہو جاتا تھا۔

امام بیہقی نے دلائل النبوت میں روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دعوتِ اسلام دی۔اُس نے جواب دیا کہ میں آپ پر ایمان نہیں لاتا' یہاں تک کہ میری بیٹی زندہ کی جائے۔آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر دکھا۔ اُس نے آپ کو اپنی بیٹی کی قبر دکھائی تو آپ نے اس لڑکی کا نام لے کر پکارا۔لڑکی نے قبر سے نکل کر کہا' **لبيك وسعديك** ۔ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ دُنیا میں پھر آجائے؟ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اللہ کی۔۔میں نے اللہ کو اپنے والدین سے بہتر پایا اور اپنے لئے آخرت کو دُنیا سے اچھا پایا۔

حافظ ابونعیم نے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کا چہرہ متغیر پایا۔ اس لئے وہ اپنی بیوی کے پاس واپس آئے اور کہنے لگے' میں نے نبی ﷺ کا چہرہ متغیر دیکھا ہے۔میرا گمان ہے کہ بھوک کے سبب سے ایسا ہے۔کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے؟ بیوی نے کہا' اللہ کی قسم! ہمارے پاس یہ بکری اور کچھ بچا ہوا توشہ ہے۔پس میں نے بکری کو ذبح کیا' اور اس نے دانے پیس کر روٹی اور گوشت پکایا' پھر ہم نے ایک پیالہ میں ثرید بنایا۔

پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا۔آپ نے فرمایا اے جابر اپنی قوم کو جمع کرلو۔ میں ان کو لے کر آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا' ان کو میرے پاس جدا جدا جماعتیں بنا کر بھیجتے رہو۔اس طرح وہ کھانے لگے۔ جب ایک جماعت سیر ہو جاتی تو وہ نکل جاتی اور دوسری آتی۔ یہاں تک کہ سب کھا چکے اور پیالے میں جتنا پہلے تھا اتنا ہی بچ رہا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔کھاؤ اور ہڈی نہ توڑو۔ پھر آپ نے پیالے کے وسط میں ہڈیوں کو جمع کیا' ان پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا۔ پھر آپ نے کچھ کلام پڑھا۔ جسے میں نے نہیں سنا۔ ناگاہ وہ بکری کان جھاڑتی اُٹھی۔آپ نے مجھ سے فرمایا۔اپنی بکری لے جا۔ پس میں اپنی بیوی کے پاس آیا وہ بولی یہ کیا ہے؟ میں نے کہا' اللہ کی قسم یہ ہماری بکری ہے۔ جسے ہم نے ذبح کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے دُعا مانگی۔ پس اللہ نے اسے زندہ کر دیا۔ یہ سن کر میری بیوی نے کہا' میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

غزوہ خیبر کے بعد سلام بن مشکم یہودی کی زوجہ نے بکری کا زہر آلود گوشت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا۔آپ اس میں سے بازو اٹھا کر کھانے لگے وہ بازو بولا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے۔ وہ یہودیہ طلب کی گئی۔تو اس نے اعتراف کیا کہ میں نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے۔ یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ یہ میت کے ایک جزو کا زندہ کرنا ہے۔حالانکہ اس کا بقیہ جو اس سے مفصل تھا مردہ ہی تھا۔

آنحضرت ﷺ کے والدین کا آپ کی خاطر زندہ کیا جانا اور اُن کا آپ پر ایمان لانا بھی بعض احادیث میں وارد ہے۔علامہ سیوطی نے اس بارے میں کئی رسالے تصنیف کئے ہیں اور دلائل سے اُسے ثابت کیا ہے۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

حضرت اقدس ﷺ کے توسل سے بھی مردے زندہ ہو گئے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک جوان نے وفات پائی۔اس کی ماں اندھی بڑھیا تھی۔ ہم نے اس جوان کو کفنا دیا اور اس کی ماں کو پرسہ دیا۔ ماں نے کہا' کیا میرا بیٹا مر گیا ہے۔ہم نے کہاں۔ ہاں۔ یہ سن کر اس نے یوں دُعا مانگی یا اللہ اگر تجھے معلوم ہے کہ میں نے تیری طرف اور تیرے نبی کی طرف اس امید پر ہجرت کی ہے کہ تو ہر

مشکل میں میری مدد کرے گا تو اس مصیبت کی مجھے تکلیف نہ دے۔ ہم وہیں بیٹھے تھے کہ اس جوان نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا دیا اور کھانا کھایا اور ہم نے بھی اس کے ساتھ کھایا۔
(سیرت رسول عربی۔علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمتہ)

غرض کہ جانوروں کو، انسانوں کو، پتھروں کو، لکڑیوں کو جان بخشی ہے کنکروں کو جان بخش کر کلمہ پڑھوالیا۔لکڑی فراق میں روئی۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف مردہ نسانوں کو زندہ کیا، مگر حضور ﷺ نے ان بے جان چیزوں میں جان بخشی۔

اَلْمُمِیْتُ: مارنے والا

اللہ تعالیٰ کفار کو کفر سے، غافلوں کو غفلت سے موت دیتا ہے۔۔اللہ تعالیٰ کی یہ صفت شانِ قدرت سے تعلق رکھتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی اپنی مخلوق کو زندہ کرتا ہے اور پھر مارتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہ موت دے سکتا ہے اور نہ زندگی عطا کر سکتا ہے۔

نفس امارہ کو مطیع کرنا: یہ اسم سالکوں اور مریدوں کے لئے بہت مفید ہے اس اسم کے ذکر کی برکت سے نفس امارہ برائی کی راہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے تابع ہو جاتا ہے۔اس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص سوتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھ کر ۴۹۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور یہ عمل ۴۱ روز تک کرے ان شآء اللہ اسکا نفس مطیع ہو جائے گا۔

دشمنانِ دین سے بچاؤ: ایسے دشمنان دین جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن ہوں اور بے جا مسلمانوں کو تنگ کرتے ہوں ان سے بچنے کے لئے یا انہیں ہلاک کرنے کے لئے اس کا ورد بہت مؤثر ہے۔جب کسی کو کسی ظالم سے واسطہ پڑ جائے تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو ۴۹۰۰ مرتبہ پڑھے یا کثرت سے پڑھے ان شآء اللہ دشمن مغلوب ہوگا اور دشمن جان کے درپے ہو تو پھر اس اسم کو کثرت سے پڑھ کر دشمن کی ہلاکت کی دُعا کریں۔ان شآ اللہ جو اسے منظور ہوگا وہی ہوگا۔

جادو کا اثر زائل کرنا: اگر کسی نے کسی پر جادو کیا ہو یا کالے علم کے ذریعے تباہی و بربادی کا وار کیا ہو تو اس سے بچنے کے لئے اسم کو سات روز تک سات ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں اور پانی پر پھونک کر خود پئیں یا جادو سے متاثر آدمی کو پلائیں ان شآءاللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا بلکہ الٹا جادو کرنے والے کو اس کا اثر پڑے گا۔ اگر کبھی محسوس کریں کہ کہیں سفلی وار ہونے والا ہے تو پھر بھی اُسے پڑھیں ان شآءاللہ آپ حفاظت سے رہیں گے۔

بچے کو نظر لگنے کا علاج:

اگر کسی بچے کو نظر لگ جاتی ہو تو اس اسم کو پانچ مرتبہ ایک کاغذ پر لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں ان شآءاللہ بچہ درست رہے گا اور معمول سے زیادہ رونا بند ہو جائے گا۔

☆ بغیر حساب جنت میں داخلہ کے لئے ہر نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھ کر اپنے گریبان میں دَم کرے، بُری عادت چھوٹ جائے گی اور عبادت کا ذوق پیدا ہوگا۔

اَلْحَیُّ : زندہ

حیی وہ ذات ہوتی ہے جس میں زندہ رہنے کی قوت بہ نفسِ نفیس موجود ہو۔ اس لئے حیی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کیونکہ وہ ذات ہمیشہ سے زندہ اور ابد تک زندہ رہے گی ہر چیز کی زندگی اسی کی عطا سے ہے چونکہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود حیی ہے اور کائنات کی ہر چیز کو حیات بخشنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے ہر شئے میں حیات ہے موت اور فنا کے نقص سے بہت پاک اور نہایت بلند ہے۔

جو شخص **یا حی** کثرت سے پڑھتا رہے اُس کے ہر مُردہ کام میں زندگی پڑ جائے گی اور اُس کا دل ہمیشہ زندہ رہے گا اور اس کی روح اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ رہے گی۔

ہمیشہ تندرست رہنے کا عمل: تندرستی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے تندرستی ہی کام آتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ

تندرست رہنے کے لئے دُعا مانگتے رہنا چاہئے۔تندرستی قائم رکھنے کے لئے 'یَاحَیُّ' ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھنا بہت مفید ہے۔اس کے علاوہ اگر کوئی شخص اسے بکثرت پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ ہمیشہ صحت مند رہے گا۔اگر کبھی بیمار بھی ہوگا تو فوراً صحت یاب ہوگا۔

حادثہ سے محفوظ رہنے کا عمل: زندگی میں حادثہ کا پیش آجانا عقل سے بعید نہیں۔ اس لئے ایسا کام کرنا جن میں حادثہ ہونے کا خطرہ ہو' جیسے ڈرائیور کی ڈیوٹی دینا یا کسی مشین پر کام کرنا' فوجیوں کی سروس عموماً حادثات سے دوچار ہوتی ہے۔اس لئے فوجی سپاہیوں' دریا میں کشتی چلانے والے ملاحوں' بس' کار' رکشا اور انجن ڈرائیوروں کے لئے اس اسم کا ورد بہت مفید ہے ان شآء اللہ اسے پڑھنے والا ہمیشہ حادثات سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص پہاڑی علاقے میں سفر پر جائے تو راستے میں اسے پڑھتا جائے ان شآء اللہ زندہ اور صحیح سلامت اپنے گھر واپس آئے گا۔اس کا وِرد جانی اور مالی نقصان سے محفوظ رکھتا ہے اس لئے جو شخص اسے روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھتا رہے وہ ہمیشہ پرسکون اور بحفاظت رہے گا۔

علاج فالج:

فالج میں انسانی جسم کا کچھ حصہ بیکار ہوکر کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔یعنی مردہ ہوجاتا ہے اس بیکار حصے کو دوبارہ زندہ کرکے اسے اصل کی طرح کر دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لہذا جو شخص فالج کا مریض ہو اُسے چاہئے کہ طبی علاج کرنے کے ساتھ 'یا حی' کا بہت زیادہ ورد کرے' ان شآء اللہ صحت یاب ہوجائے گا اور پہلے کی طرح صحت بحال ہوجائے گی۔

ہائی بلڈ پریشر کا علاج: یہ اسم ہائی بلڈ پریشر کے مرض کے لئے بہت مفید ہے۔ وظیفہ سات مرتبہ پڑھیں ہائی بلڈ پریشر میں جب پانی پئیں تو مندرجہ ذیل وظیفہ سات مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ ہائی بلڈ پریشر نارمل رہے گا۔

'یَاحَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ یَاحَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ'

یَاحَیُّ کا جامع وظیفہ:

یہ وظیفہ قضائے حاجات' مردہ دل کو زندہ کرنے اور حصول صحت کے لئے بہت مجرب ہے۔ اگر کوئی بیمار شخص ہو اُسے روزانہ ۱۴۱ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے گیارہ روز تک پیئے تو وہ تندرست ہو جائے گا کیونکہ یہ وظیفہ ہر قسم کی بیماری کے لئے بہت اکسیر ہے۔ خاص طور پر شوگر' بلڈ پریشر اور فالج میں اسے تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں یا گیارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر دم کر کے گیارہ دن تک مریض کو پلائیں ان شآء اللہ اس کی طبیعت بہتر رہے گی۔

جو شخص اس وظیفہ کو روزانہ سات ہزار مرتبہ ۷۵ دن تک پڑھے گا وہ اللہ کی عجائبات کا روحانی مشاہدہ کرے گا۔ اس کی تنگدستی دور ہو جائے گی۔ خدا کے فضل سے اس کی عمر دراز ہو گی ہر طرح کا رنج وغم دور ہو گا۔

' یَاحَیُّ حِیۡنَ لَاحَیَّ فِیۡ دَیۡمُوۡمَةِ مُلۡکِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَاحَیُّ '

(اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! تیری بادشاہت میں تیرے سوا کوئی زندہ اور باقی رہنے والا نہیں' اے زندہ!)

حیاۃ النبی ﷺ : اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ صفاتی نام 'الحی' اپنے محبوب ﷺ کو بھی عطا فرمایا ہے یہ بات کس طرح ممکن ہے جو ساری کائنات کو اپنی خیرات بانٹنے والے ہوں یہاں تک کہ مردوں کو زندگی دے دیں اور خود زندہ نہ ہوں وہ اتنی عظمت والے رسول ہیں جو چیز ان کے بدن اقدس سے مس ہو جاتی اسے زندگی مل جاتی۔ پڑھیے صحیح بخاری کی وہ حدیث پاک جس میں ہے کہ حضور ﷺ جب خطبہ کے لئے ایک کھجور کے تنے کے سامنے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اور کئی مرتبہ کافی دیر تک حضور ﷺ کو کھڑا ہونا پڑتا۔ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ۔ میرا بیٹا لکڑی کا کاروبار کرتا ہے کیا میں آپ کے لئے ایک منبر نہ بنوا لاؤں؟ حضور ﷺ نے اجازت دے دی' چنانچہ حضور ﷺ کے لئے منبر بن کر آ گیا تو حضور ﷺ کھجور کے تنے کو چھوڑ کر منبر پر بیٹھ گئے۔ اس پر اس تنے نے رونا شروع کر دیا۔ حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر دست شفقت رکھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کھجور کے تنے نے بچے کی طرح رونا شروع کیا' حضور ﷺ منبر سے اُتر کر اُس تنے کے قریب گئے اور اپنی بغل میں لے لیا جس طرح روتے ہوئے بچے کو چُپ کرایا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے اس تنے کے رونے کی آواز کو سنا' وہ اس طرح رو رہا تھا کوئی اونٹنی اپنے بچے کی جدائی میں روتی ہے حضور ﷺ نے اس پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور وہ خاموش ہو گیا (بخاری)

ذرا غور کیجئے لکڑی خشک اور بے جان تھی مگر حضور ﷺ کے بدن اقدس سے مس ہونے سے اس کو زندہ مل گئی تو جو ہستی بے جان چیزں کو زندگی دے سکتی ہے تو کیا وہ خود مردہ ہے۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ فرشتے اس دن تمہارا درود مجھ پر (تحفہ کے طور پر) پیش کرتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں' میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ظاہری وصال کے بعد بھی؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

میری حیات بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو میں تم سے باتیں کرتا ہوں پھر جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو میری ملاقات بھی تمہارے لئے بہتر ہے مجھ پر تمہارے اعمال پیش ہوں گے اگر اچھے عمل دیکھوں گا تو رب تعالیٰ کا شکر بجالاؤں گا اگر صحیح نہ دیکھوں گا تو تمہارے لئے بخشش کی دُعا کروں گا (القول البدیع)

حضرت سعید بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ جب یزیدی فوج نے کربلا میں کشت و خون کے بعد مدینہ منورہ کا رخ کیا اور مدینہ منورہ میں قتل و غارت کا بازار گرم کیا' مسجد نبوی ﷺ کی بے حرمتی کی' گھوڑے باندھے اور گندگی پھیلائی اور تین دن تک مسجد نبوی ﷺ

میں اذان و امامت نہ ہوئی۔ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘ چھپ گئے تو کہتے ہیں جب نماز کا وقت آتا تو حضور ﷺ کی قبر اطہر سے اذان و اقامت کی آواز آتی تو میں اس کے مطابق نماز پڑھتا۔ (مشکوٰۃ)

خصائص الکبریٰ میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری لحد میں کپڑا بچھا دو کیونکہ زمین کو انبیاء کے جسموں پر مسلط نہیں کیا جاتا۔

مشکواۃ میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کی توجہ اس کی طرف کر دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ایک بزرگ ابراہم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے حضور ﷺ کی قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وعلیک السلام کی آواز سنی (القول البدیع)

ایک اور بزرگ فرماتے ہیں‘ میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا۔۔ یارسول اللہ ﷺ یہ لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام کرتے ہیں۔ کیا آپ اُس کو سمجھتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا‘ ہاں سمجھتا ہوں‘ اُن کے سلام کے جواب دیتا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں ایک فرشتے کو پوری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس وہ فرشتہ میری قبر پر کھڑا ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی پس میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے وہ فرشتہ کہتا ہے اے احمد ﷺ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر سلام بھیجا ہے۔

ہمارا ایمان اور مضبوط عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایسی حیات عطا فرمائی ہے جس کا اندازہ عام انسان نہیں کر سکتا‘ ویسے بھی یہ بات متحقق ہے کہ اگر شہید اپنی قبروں میں زندہ ہیں تو حضور ﷺ سب سے بڑھ کر ارفع و اعلیٰ ہیں تو آپ کی حیات طیبہ بھی ارفع و اعلیٰ ہے۔

اَلْقَیُّوْمُ: قائم رکھنے والا

قائم رکھنے والا' خود زندہ دوسروں کو زندہ رکھنے والا۔ وہ ہستی جو کائنات کی ہر چیز کی تخلیق نشو ونما اور بقاء کی تدبیر فرمانے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ خود زندہ وقائم ہے دوسروں کو زندہ وقائم رکھتا ہے کہ تمام کی بقاء اسی سے ہے اگر اس سے نسبت نہ رہے تو کوئی کچھ نہ رہے۔صوفیاء کی اصطلاح میں ولائیت کا ایک درجہ بھی قیومیت کہلاتا ہے جس پر پہنچ کر بندہ قیوم کہلاتا ہے وہاں قیوم کے معنی ہیں باعث قیام عالم' لفظ قیوم ایک ہے مگر رب تعالیٰ کے لئے ایک معنی میں اور بندے کے لئے دوسرے معنی میں۔ جیسے حیؔ' سمیع' بصیر اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے اور اس کے بندوں کی بھی۔مگر مختلف معنے سے۔اسی لئے اولیاء اللہ کو قیوم اول' قیوم ثانی وغیرہ کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قیومیت کا تعلق ہر چیز سے ہر وقت ایک طرح کا ہے۔ یہ اونگھتا نہیں کہ اسوقت اس کی قیومیت کا تعلق کمزور ہو جائے' وہ سوتا نہیں کہ یہ تعلق منقطع ہو جائے' اللہ تعالیٰ خود قائم اور سارے عالم کا قائم رکھنے والا کہ سب اسی سے قائم ہیں نہ وہ کسی میں ہے نہ کسی سے ہے بلکہ سب اُس سے ہیں۔ اُس کا وجود کسی پر موقوف نہیں۔۔موجودات تین طرح کے ہیں' بعض وہ جو دوسرے سے قائم ہیں جیسے جسم کا رنگ و بو یا اجسام کا سایہ کہ رنگ و بو تو اپنے محل کا محتاج ہے اور سایہ تین چیزوں کا حاجتمند۔سایہ دار جسم کا' نور کا اور اس محل کا جہاں سایہ پڑے۔ انہیں عرض کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو بغیر کسی محل کے خود موجود ہیں جیسے اجسام' انہیں جوہر یا قائم بالذات کہا جاتا ہے۔تیسرے وہ جو خود بھی آپ موجود اور اُن سے دوسرے موجود' اُسے قیوم کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیوم حقیقی ہے کہ اُس کے ارادہ واذن سے عالم موجود وقائم ہے اور بعض حضرات اولیاء قیوم بالعرض ہیں جن کے ذریعہ عالم کو رب تعالیٰ نے قائم رکھا ہے۔

اونگھ اور نیند نہ آنا یہ رب تعالیٰ کی صفت ہے اللہ تعالیٰ نے یہ صفت فرشتوں کو اور بعد قیامت جنتیوں کو بھی یہ صفات بخشے ہیں کہ نہ انہیں اُونگھ ہے نہ نیند۔ یہ صفات عطائی ہیں۔

☆ تسخیر قلوب کے لئے بعد نماز فجر پانچ سو مرتبہ اونچی آواز سے **یاحی یاقیوم** کا ورد کریں ہر مصیبت میں یہ وظیفہ کارساز ہے۔

☆ **اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ**

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ وہ زندہ اور قائم ہے۔

یہ وظیفہ اسم اعظم ہے اور اکثر اولیاء کا ورد ہے اور یہ ایسا وظیفہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر نعمت حاصل ہو جاتی ہے۔

یاحی یاقیوم کے بہت فائدے ہیں یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ بندے پر اتنا مہربان ہو جاتا ہے کہ بندہ جو مانگے سو پائے۔ پھر اس کے پڑھنے سے انسان اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کے بہت قریب ہو جاتا ہے جب بھی کوئی تکلیف آئے تو اس کے پڑھنے سے فوراً راحت ہو جائے گی جو شخص عزت اور دولت کا خواہش مند ہو تو اسے یہ پڑھنے سے فوراً عزت اور دولت مل جائے گی پھر مال و جان کی سلامتی کے لئے بھی یہ وظیفہ بہت ہی بے نظیر ہے یہ وظیفہ کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

مشکلات اور مہمات کا حل:

ایسے مشکل کام جو انسانی سوچ اور تدبیر سے باہر ہوں یا کوئی ایسی مہم درپیش آ گئی ہو جس کا حل ہونا بہت ہی مشکل نظر آتا ہو تو ۴۰ روز تک اس اسم کو ۱۲۵۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شآء اللہ جو کام بگڑا ہوا ہو اس میں جان پڑ جائے گی۔ جو مشکل بھی درپیش ہو گی حل ہو جائے گی۔ ایک عامل کا قول ہے کہ سخت سے سخت مشکل اور مہم میں اس نام کو تین روز تک تین آدمی مل کر ۲۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں ان اشآء اللہ کام ہو جائے گا۔

ہر چیز کو قائم کرنے کا عمل: یہ اسم ایسا ہے کہ اس اسم کے پڑھنے سے ہر بگڑا ہوا کام قائم ہو جاتا ہے لہذا جس کام کو قائم کرنا مقصود ہو خواہ کاروبار ہو یا کوئی کارخانہ ہو یا ملازمت ہو جب خراب ہونے لگے یا کاروبار میں کمی آنے لگے تو اس اسم کو ہر نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں ان شآء اللہ حسب خواہش کام قائم ہو جائے گا۔

کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کا عمل: اگر کسی شخص کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود ہو تو اس اسم کو خلوت میں بیٹھ کر سحری کے وقت گیارہ دن تک ۲۴۳۲ مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شآء اللہ جس کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کا تصور دل میں کریں گے وہی مائل ہو جائے گا۔

متفرق فوائد: یہ اسم طلب عزت و جاہ' ترقی کاروبار' قضائے حاجات' حصول مرادات اور مقدمات میں کامیابی کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس لئے جو شخص اس اسم کو روزانہ بلا ناغہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اُسے اس اسم کی برکت سے مذکورہ بالا تمام فوائد حاصل ہوں گے۔

گمشدہ چیز کو حاصل کرنے کا عمل:

اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور صاحبِ دعوت کو اسکی خبر نہ ہو تو اُسے چاہئے کہ رات کو سوتے وقت اس اسم کو سات دن تک روزانہ ۱۵۲۰۰ مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ گمشدہ چیز کے متعلق خواب میں معلوم ہو جائے گا۔ اگر کسی نے چرائی ہوگی تو اس کے دل پر اتنا خوف طاری ہوگا کہ چرانے والا کسی بہانے سے خود بخود چیز واپس دے جائے گا۔

یا قیوم کا مفصل وظیفہ:

یہ وظیفہ 'یا قیوم' کا تفصیلی وظیفہ ہے۔ اگر کوئی شخص اسے خلوص نیت سے روزانہ تاحیات سوتے وقت ۳۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں قائم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور قربت حاصل ہوگی۔ اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو اسے رات کے وقت سونے سے پہلے ایک سو بیس مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ بذریعہ خواب چیز کا پتہ چل جائے گا۔ اگر کوئی اُسے روزانہ نماز فجر کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کا ہر کام درست ہوتا رہے گا۔ اگر کاروبار خدانخواستہ خراب ہو گیا ہو تو وہ بھی قائم ہو جائے گا۔
'یَاقَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِنْ عِلْمِهٖ وَلَا یَؤُدُهٗ یَاقَیُّوْمُ' (اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی چیز تیرے علم سے چھپی ہوئی نہیں اور تجھے اے قیوم وہ چیز تھکاتی نہیں ہے)

اَلْوَاجِدُ: پانے والا

پانے والا، وجود۔ وہی واجب الوجود ہے سب اسی کے موجود کرنے سے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ واجد ہے اور واجد وہ ہوتا ہے جس کے حضور میں ہر شئے ہر وقت حاضر رہے اور کوئی بھی شئے کسی وقت اس کے سامنے سے غائب نہ ہو یعنی واجد وہ ذات ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ کرے تو اسے اپنے سامنے موجود پائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے اور اسے کسی چیز کو پانے کے لئے کسی کو کہنا نہیں پڑتا۔

☆ جو شخص '**یا واجد**' بہت پڑھے اُس کا دل غنی ہو جائے گا اور جو چیز اللہ تعالیٰ سے مانگے ضرور ملے گی اہل طریقت کو اس اسم کے ذکر سے معرفت نفس حاصل ہوتی ہے۔

☆ صفائی قلب اور نور ایمان کے لئے کھانے کے دوران ہر ایک دو لقمہ کے بعد اس کو پڑھ لیا جائے، دل میں وجد پیدا ہوگا معرفت کا مقام حاصل ہوگا۔

اضافہ رزق: اس وظیفہ میں اضافہ رزق کے اثرات زیادہ ہیں اس لئے جو شخص تنگی رزق سے دوچار رہتا ہو، اسے چاہئے کہ اسے روزانہ ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھنا شروع کردے اور ایک سال تک مسلسل اسے پڑھتا رہے ان شآء اللہ اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا۔ ایک عامل کا قول ہے کہ جو شخص رات کے اندھیرے میں کسی خلوت کی جگہ پر اس نام کو ۱۰۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھے تو اسے غیب سے رزق ملنے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

بند کاروبار یا دکان کا چلنا:

اگر کسی کی دکان چلتی نہ ہو یا چل کر بند ہوگئی ہو یا فائدہ کم ہوگیا ہو تو اس صورت میں دکان پر اس اسم کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں۔ اگر ایک چلے میں کام شروع نہ ہو تو دوسرا چلہ کریں۔ اس طرح تین چلوں تک دکان ان شآء اللہ بہت نافع دینے لگے گی۔

شادی کروانے کا عمل: جس شخص کی شادی نہ ہوتی ہو یا کسی نے تعویذ دھاگہ

کے ذریعہ رکاوٹ ڈال رکھی ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو گیارہ جمعرات گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر پڑھائی کے بعد نیک بیوی ملنے کی دُعا کرے ان شآء اللہ اس عرصے کے دوران شادی کا کہیں سے پیغام مل جائے گا۔ ایسے ہی اگر کسی رشتے کا پیغام آیا ہو تو یہ معلوم کرنا ہو کہ کیا یہ رشتہ درست رہے گا کہ نہیں تو اس کے لئے سات دن تک رات کو سوتے وقت اس اسم کو ۱۴۱۴ مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ خواب میں بذریعہ اشارہ معلوم ہو جائے گا۔

حصول کشف: یہ اسم حصول کشف کے لئے بھی سریع الاثر ہے لہذا جو شخص کشف کی غرض سے اُسے روزانہ کثرت سے پڑھے ان شآء اللہ وہ ایک یا دو سال کے اندر صاحب کشف ہو جائے گا' ایک بزرگ کا یہ بھی قول ہے کہ جو شخص روٹی کھاتے وقت ہر نوالے پر 'یا واجد' پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور سے روشن کر دیتا ہے اور اس کے ارادے قوی ہو جاتے ہیں اور جب دل روشن ہو جاتا ہے تو پھر کشف کھل جاتا ہے۔

اَلْمَاجِدُ: بزرگی والا

ماجد کا مطلب انتہائی عزت وشرف والا ہے سب سے زیادہ بزرگی اور عزت والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تمام نسانوں کی عزت اور بزرگی اُس کی ذات سے وابستگی کی بناء پر ہے یعنی' حقیقی بزرگی اسی کی ہے اور سب اس کے بنانے سے بزرگ بنے۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس نام سے 'یا ماجد' پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ کے لئے باعزت کر دیتا ہے۔

☆ کفار ومشرکین پر ڈھاک بٹھانے کے لئے یا ظالم کو مرعوب کرنے کے لئے بے حد مجرب ہے۔ 'یا ماجد' کی کثرت سے حال طاری ہوگا نور عرفان بھی حاصل ہوگا۔

ذلت سے چھٹکارا: اگر کوئی شخص اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ذلت میں گر گیا ہو یا اُسے یہ یقین ہو کہ وہ ذلیل ورسوا ہوگا تو اس صورت میں اس اسم کو ۲۱ دن تک روزانہ سات ہزار مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ ذلت سے بچ جائے گا۔

بحالی ملازمت: اگر کوئی شخص اپنی ملازمت سے کسی غلطی کی بناء پر معطل ہو گیا ہو یا اسے خواہ مخواہ زبردستی برطرف کر دیا گیا ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ چالیس یوم تک ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگے ان شآءاللہ' اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف کر کے ملازمت پر دوبارہ بحال کر دے گا۔ اس کے علاوہ اگر کسی شخص کو ملازمت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہئے کہ نماز جمعہ کے بعد چند آدمی اکھٹے کرے اور اسم کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھائے اور ان میں شامل ہو کر خود بھی پڑھے ان شآءاللہ ملازمت سے معزول نہ ہو گا اور سات جمعہ تک یہ عمل کرے۔

روشن ضمیر بننے کا وظیفہ: یہ وظیفہ روشن ضمیر بننے کے لئے بھی بہت مفید ہے جو شخص اسے گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ ۱۱۱ دن تک پڑھے گا اُس کا دل اللہ تعالیٰ کے نور سے معمور ہو جائے گا اور وہ روشن ضمیر بن جائے گا۔

اَلْوَاحِدُ: ایک

واحد بمعنی کامل وجود و ہستی والا۔ واحد بمعنی ایک اور احد بمعنی اکیلا و یگانہ بے مثل اور بے نظیر یعنی ذاتاً بھی ایک کہ اس کے سوا دوسرا رب نہیں' صفاتاً بھی ایک کہ اس جیسا کوئی نہیں' افعالاً بھی ایک کہ اس جیسا کوئی جمیل افعال والا نہیں' لہٰذا احد اور واحد میں تکرار نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی توحید متعدد اور مختلف حیثیتوں سے ثابت ہے مثلاً وہ ایک ہے یعنی کائنات میں کوئی اس کی نظیر و شبیہہ نہیں' نہ کوئی اس کا ہمسر و برابر ہے اس لئے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو واحد کہا جائے۔

دوسرے یہ کہ وہ ایک ہے استحقاق عبادت میں' یعنی اُس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ تیسرے یہ کہ وہ ایک ہے یعنی ذی اجزاء نہیں۔ وہ اجزاء و اعضاء سے پاک ہے نہ اُس کا تجزیہ اور تقسیم ہو سکتی ہے۔

چوتھے یہ کہ وہ ایک ہے یعنی اپنے وجود ازلی و ابدی میں ایک ہے وہ اس وقت بھی موجود تھا جب کوئی چیز موجود نہ تھی اور اُس وقت بھی موجود رہے گا جب کوئی چیز موجود نہ رہے گی اسی لئے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو واحد کہا جائے۔ لفظ واحد میں یہ تمام حیثیتیں توحید کی ملحوظ ہیں (بصاص)

اچھی صلاحیتوں کا پیدا ہونا: جوشخص 'الواحد' کثرت سے پڑھتا ہے اس کے دل سے دنیا کی محبت نکل جائے گی اور اس کا ایمان خدائے واحد پر بہت مستحکم ہو جائے گا۔ ایسے شخص میں سب سے بڑھ کر یہ خوبی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خدا کے سوا کسی کو اپنا دوست اور مہربان نہیں سمجھتا۔ ایسے شخص میں صبر اور شکر کرنے کا جذبہ بیجد پیدا ہو جاتا ہے۔

دیدار الٰہی کا عمل: جوشخص عالم خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا شوق رکھتا ہو تو اُسے چاہیئے کہ اس اسم کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھے ان شآء اللہ اس کے دل میں حُب الٰہی پیدا ہوگی اور اسے خواب میں اللہ کے نور کا جلوہ نظر آئے گا۔ ایک عامل کا قول ہے کہ جو شخص روزانہ ایک ہزار بار اس اسم کی تلاوت کرے گا اس کے دل سے تمام مخلوق کی محبت نکل جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔

بیٹا حاصل ہونیکا عمل: جس مرد یا عورت کی تمنا ہو کہ اس کے ہاں اولاد نرینہ ہی پیدا ہو تو اسے چاہیئے کہ حمل ٹھہرنے کے بعد بچے کے پیدا ہونے تک اس اسم کو ۱۹۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے اور ہر روز پڑھائی کے بعد سجدہ ریز ہو کر اللہ کے حضور اولاد نرینہ کی التجا کرے ان شآء اللہ نیک بیٹا پیدا ہوگا۔

بلاؤں سے حفاظت کا عمل: جو **یاواحد** ۱۲۱۶ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھے گا وہ ان شآء اللہ آفات اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ دل میں بُرے خیالات پیدا ہوتے ہوں تو ایک سو مرتبہ بعد نماز فجر پڑھنا شروع کردے ان شآء اللہ فاسد خیالات ختم ہو جائیں گے۔ اگر کسی چور، دشمن یا ڈاکو کا خوف ہو تو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ ڈر ختم ہو جائے گا۔

یا واحد کا مفصل وظیفہ: اگر کسی شخص کو گندے خیالات پیدا ہوتے ہوں اور رات کے وقت نیند نہ آتی ہو تو اسے سوتے وقت وقت روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ خیالات فاسدہ ذہن میں پیدا نہیں ہوں گے' دشمن سے ہمیشہ محفوظ رہیں گے' قلبی صفائی ہوتی ہے' حصول معرفت کے راستے کھلتے ہیں اور مخلوق پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

'یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرَہٗ' یَا وَاحِدَ'

اَلْاَحَدُ: یکتا

اللہ تعالیٰ ایک ہے اس لئے وہ یکتا و یگانہ ہے اور یہ صرف اسی کی ذات ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں' اس لے وہ احد ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ واحد وہ ذت ہے کہ جسے دو نہیں کہا جا سکتا اور حد وہ ذات ہے جس کا دوسرا نہ ہو۔ نہ ذت میں' نہ صفات میں' نہ کمالات میں۔ کوئی دوسری ذات اس میں شریک نہیں ہوسکتی۔ اس انفرادیت کی بناء پر اللہ تعالیٰ احد ہے۔ واحد تو مخلوق و خالق سب پر بولا جاتا ہے مگر احد مطلق اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر نہیں بولتے۔ علماء لکھتے ہیں کہ مشرک کبھی عدد میں ہوتا ہے احد کہہ کر اس کی نفی کر دی۔

☆ '**یا احد**' پڑھنے سے وحشت دور ہوگی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوگی بعض علماء نے اس کو بھی اسم اعظم بتایا ہے بوقت ضرورت کثرت سے اس کا وظیفہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کا عمل:

اللہ تعالیٰ کا خوف برائیوں اور گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا مددگار ثابت ہوتا ہے' اس لئے یہ اسم اہل تقویٰ اور اہل روحانیت کے لئے بہت مفید ہے لہذا جو شخص اس اسم کو روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے ان شآء اللہ اس کے دل میں خوف خدا پیدا ہوگا جو نیک اعمال کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

نفسانی خواہشات کا روحانی علاج : نفس ہمیشہ انسان کو برائی کا حکم دیتا ہے۔ یہ ابلیس سے بھی زیادہ بڑا دشمن ہے۔ نفسانی خواہشات اور شہوات کے علاج کے لئے اس اسم کا ورد بہت مجرب ہے لہذا جس شخص کو نفسانی خواہشات بہت تنگ کرتی ہوں اسے چاہئے کہ اس اسم کو ۴۰ دن تک ۵۲۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے ان شآء اللہ نفس بُری راہ کو چھوڑ کر نیکی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف مائل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کا عمل :

یہ اسم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے بہت مجرب ہے دنیا کے مال سے بڑھ کر سب سے قیمتی چیز اللہ تعالیٰ کی محبت ہے یہی محبت دین و دنیا میں بیڑا پار کرتی ہے۔ اگر اس اسم کو روزانہ ۱۳۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لیا جائے تو دل اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرف مائل ہو جائے گا۔ ایسے ہی جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو تو اُسے چاہئے کہ ایک سو مرتبہ اس اسم کو روزانہ پڑھتا رہے ان شآء اللہ اس کا خاتمہ بالایمان ہوگا۔

عذاب قبر سے بچنے کا عمل : جو شخص اس اسم کو فجر کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھے اور تادم آخر پڑھتا رہے وہ ان شآء اللہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اس اسم کی برکت سے اس کی قبر اللہ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور وسعت نظر تک کشادہ ہو جائے گی۔

سخت مہم کا حل اور بیماری سے شفا : یہ اسم حکومت کے ذمہ دار افسروں کے لئے انمول تحفہ ہے اگر وہ اس کا کثرت سے ذکر کریں تو وہ اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دینے میں کامیاب رہیں گے۔ اگر کوئی شخص اسے ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے ان شآء اللہ اُسے پڑھنے سے بیماری سے صحت یابی ہوگی اور مہم میں آسانی پیدا ہوگی۔

سانپ کا زہر زائل کرنا :

اگر کوئی شخص '**یااحد یا واجد**' کو ایک سو مرتبہ پڑھ کر کسی زہریلی چیز کے کاٹے ہوئے

پر پڑھ کر دم کرے اور پھونک مارے تو ان شآء اللہ زہر کے اثرات زائل ہو جائیں گے اور مریض تندرست ہو جائے گا۔ کیونکہ بعض عاملین نے اسے زہر کے تریاق کے لئے بہت اکسیر قرار دیا ہے مگر یاد رہے کہ اس کا اثر اس وقت ہو گا جبکہ باطن پاکیزہ ہو گا۔

اَلصَّمَدُ: بے نیاز

صمد کے بہت معنیٰ ہیں: وہ مالک جہاں سرداری و مالکیت ختم ہے' وہ بے خوف جسے کسی کا ڈر نہیں' حاجت و آفت سے منزہ و بَریٰ' وہ باقی جسے فنا نہیں' وہ مولیٰ جس پر سارے بندے بھروسہ و توکل کریں۔

صمود سے مشتق بمعنی مقصد وار۔۔ وہ یعنی لائق توکل و بھروسہ اسی کی ذات ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ اس اسم کی تجلی جس پر پڑ جائے وہ کونین سے بے نیاز ہو جاتا ہے دیکھو حضور ﷺ نے علم اور ایمان و عرفان کسی سے حاصل نہ کیا۔ سب نے سب کچھ حضور ﷺ سے حاصل کیا۔ حضور ﷺ نے اپنے پروردگار سے۔۔ یہ ہے صمد کی تجلی۔

الصمد کی تشریح علماء نے اپنے اپنے ذوق اور انداز فکر کے مطابق کی ہے اس لیے کتب تفسیر میں انگنت اقوال مرقوم ہیں تعبیریں اگر چہ مختلف ہیں لیکن مفہوم سب کا ایک ہے علامہ پانی پتی ان سب اقوال کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔ **وعندی معناه الحقیقی المقصود قال فی القاموس ' الصمد : القصد ....لان المقصود علی الاطلاق من یحتاج کل ماعداه الیه ولا یحتاج هو الیٰ غیره فی شیئی من الاشیاء** (مظہری) یعنی میرے نزدیک الصمد کا حقیقی معنی المقصود ہے قاموس میں ہے صمد۔ قصد کرنا اور جو مقصود علی الاطلاق ہوا کرتا ہے ہر چیز اس کی محتاج ہوا کرتی ہے اور کسی بات میں وہ کسی کا محتاج نہیں ہوا کرتا' اسی لیے صوفیائے کرام نے **لا الٰه الا الله** کا معنیٰ **لا مقصود الا الله** بتایا ہے۔ سعد بن جبیر فرماتے ہیں **الصمد : السید هو المقصود الیه فی الرغائب' المستغاث به عندالمصائب** صمد' سب کا آقا' سب کا سردار' انعامات حاصل کرنے کے لیے جس

کے دربار کا قصد کیا جائے اور طوفان مصائب میں جس کی جناب میں فریاد کی جائے۔

ہر چیز سے غنی کہ نہ کھائے نہ پیئے' نہ کسی کام میں کسی کا حاجت مند' اسمیں ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے تھے کہ اکیلا اللہ تعالیٰ اتنے بڑے جہاں کو نہیں سنبھال سکتا' اس نے اپنی مدد کے لئے اپنے بعض بندے چن لیئے ہیں' انہیں اللہ تعالیٰ کا بندہ مان کر الہ یا شرکاء کہتے تھے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔ انہیں کی تردید کے لئے ارشاد ہوا **ولم یکن لہ ولی من الذل** اسلام میں اولیاء اللہ اور فرشتے عالم کا انتظام کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اعزازی طور پر اللہ تعالیٰ کی شان ظاہر کرنے کے لئے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی صفات صمدیت یعنی اللہ پر بھروسہ کی مظہر ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس صفت سے پکارتا ہے وہ اس کا مظہر ہو جاتا ہے یہ وظیفہ اولیائے کاملین کا ہے اور اسم اعظم ہے اس کے پڑھنے سے انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ اور دوست بن جاتا ہے ظالم سے نجات' بھوک سے حفاظت' مخلوق سے بے پرواہ ہونے کے لئے' صدیقوں میں شمولیت کے لئے نماز فجر کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ **یاصمد** پڑھا جائے۔

اللہ الصمد پڑھنے سے انسان مخلوق خدا سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور دین و دنیا سے مالا مال ہو جاتا ہے اس کے باطنی اسرار بے پناہ ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی حضوری اس سے حاصل ہوتی ہے جنت' دوزخ' ارض و سماء کی روحانی سیر اور مشاہدات اس سے حاصل ہوتے ہیں حتیٰ کہ یہی اسم اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو مقام وصل' فنا اور بقا کی منازل عبور کروا دیتا ہے۔ **اللہ الصمد** کے ورد سے عام لوگوں کو بھی بے شمار فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص یہ چاہے کہ اس کے کاروبار میں خیر و برکت اور وسعت رزق ہو تو وہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ دنیاوی دولت سے جلد ہی مالا مال ہو جائے گا اور کبھی خالی جیب نہ رہے گا۔ اگر کوئی دُنیا کے مکر و فریب اور دھندوں میں مبتلا ہو اور دُنیا سے چھٹکارا حاصل کر کے سکون قلب چاہتا ہو تو وہ اسے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں ساری رات پڑھے ان شآء اللہ عجیب فرحت اور سکون محسوس کرے گا۔

ہر نماز کے بعد جو شخص ۳۳ مرتبہ پڑھے وہ ان شآء اللہ اجر عظیم پائے گا دنیا اس سے پیار کرنے لگے گی جو شخص اسے تہجد کے وقت ۵۰۰ مرتبہ پڑھے گا وہ ہمیشہ دین و دنیا میں سکھ اور راحت پائے گا پریشانیاں اس سے دور رہیں گے۔

صاف کشف بننے کا عمل: یہ اسم صاحب کشف بننے کے لئے بہت اکسیر ہے۔ جو شخص اسے گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ طویل عرصہ تک پڑھتا رہے اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس پر کشف کا راستہ کھول دے گا اُسے باطنی اسرار کا مشاہدہ ہو گا۔ اگر وہ اسے ساری عمر پڑھتا رہے تو اسے کسی چیز کی کمی نہیں رہے گی اور وہ اللہ کا بندہ بن جائے گا۔

سیف زبان ہونے کا عمل: جو شخص اپنی نجی زندگی میں سچائی کو اپنا کر اس اسم کو روزانہ تہجد کے نوافل کے بعد گیارہ سو مرتبہ ہمیشہ پڑھنے کا معمول بنا لے اور پھر سارا دن اس اسم کا کھلا وِرد کرتا رہے ان شآء اللہ پانچ یا سات سال میں سیف زبان ہو جائے گا پھر جو بات بھی زبان سے نکالے گا وہ ان شآء اللہ پوری ہو گی۔

بے نیاز ہونے کا عمل: جو شخص اس اسم کو سات ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو وہ دنیا کے دھندوں سے بے نیاز ہو جائے گا۔ اس کی ہر ضرورت اللہ تعالیٰ پوری فرمائے گا اور اس کی جیب کبھی خالی نہ رہے گی۔ جب بھی اسے کبھی کوئی مالی ضرورت درپیش ہو گی تو کہیں نہ کہیں سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ یا صمد کثرت سے پڑھنے والا مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا ہے' اسے کوئی غم و خوف نہیں رہتا۔

شان صمدیت کا مفصل وظیفہ:

جو شخص شان صمدیت کا مندرجہ ذیل وظیفہ ۹۰۰۰ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجات اور اغراض پوری فرمائے گا۔ اگر کوئی شخص فسق و فجور' بدکاری' شراب' نشہ۔۔غرضیکہ جس قسم کی بھی برائی میں ملوث ہو تو پانی دم کر کے پلا دیں ان شآء اللہ وہ برائی چھوڑ دے گا۔ اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہو تو اس وظیفہ کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر

انہیں پانی دم کر کے پلا دیں ان شآء اللہ موافقت ہو جائے گی۔ وظیفہ یہ ہے:

'یَاصَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْہٍ فَلَا شَیْءٍ کَمِثْلِہٖ یَاصَمَدُ'

(اے بے نیاز کوئی دوسری چیز تیری مثل نہیں ہے' اے ہر چیز سے بے نیاز!)

القادر: طاقت والا۔قدرت والا

قادر جو مختار ہو چاہے کرے یا نہ کرے' دے یا نہ دے' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ہندی' مصری وار یونانی دیوتاؤں کی طرح اس کے اختیارات محدود نہیں ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کا تابع فرمان ہے بلندیاں اور پستیاں سب اس کے حکم کے سامنے سرامگندہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو دوسری مخلوق پر جسامت' قوت' حسن' علم اور دیگر بے شمار کمالات میں جس طرح چاہتا ہے برتری اور بزرگی عنایت فرماتا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی امر اس کے لئے دشوار نہیں اور نہ اس کی عطا پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے ارادے میں ہر لحاظ سے بااختیار ہے جو چاہے کرے۔ اُس کا حکم بغیر کسی واسطے کے نافذ ہوتا ہے جو چیز موجود نہ ہو اُسے وجود میں لانے پر پوری طرح اختیار رکھتا ہے اور جو چیز موجود ہو اُسے یکدم ختم کرنا بھی اسی کے قبضہ میں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ قادر ہے اس کی طاقت کے اظہار کا کوئی اندازہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس نے ہر چیز کو اپنی قدرت کے اندازے سے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کی قدرت کا جلوہ ہر چیز سے عیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ تیز دھوپ میں ٹھنڈی ہوا چلا دیتا ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جسے چاہتا ہے زندگی عطا کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے موت کی وادی میں اتار دیتا ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے زمین و آسمان اس کے بنائے ہوئے ہیں اس کی قدرت اتنی وسعت والی ہے کہ کوئی اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔

☆ اس اسم **'یا قادر'** کو کثرت سے پڑھنے والا اپنے نفس پر قادر ہو جاتا ہے یعنی اس کا نفس پوری طرح اس کے قبضہ میں آ جاتا ہے اور اس طرح اپنی خواہشات نفس پر قابو پانے کے بعد قادر مطلق کی اطاعت میں آ جاتا ہے۔

مشکل سے مشکل کام کا ہونا: یہ اسم مشکل سے مشکل کام کو آسان کرنے کے لئے بہت مجرب ہے لہذا جب کسی شخص کو کوئی مشکل یا مہم درپیش آجائے تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو کثرت سے پڑھنا شروع کردے اور اس وقت تک اس کا ورد جاری رکھے جب تک مشکل حل نہ ہوجائے ان شآء اللہ اس اسم کی برکت سے مشکل حل ہوجائے گی۔ اس کے علاوہ ہر نماز کے بعد اس اسم کو ۳۳ مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت شامل حال رہتی ہے لہذا ہر نمازی کے لئے اس اسم کا پڑھنا بہت مفید ہے۔

دشمن اور ظالم سے بچنے کا عمل: اگر کوئی ظالم اور دشمن پکڑ کر زیادتی کرنا چاہتا ہو اور اپنی حراست میں لینا چاہتا ہو تو اس اسم کو پڑھنا شروع کردیں اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک دشمن کا خوف ہو' ان شآء اللہ دشمن اور ظالم کے پنجے سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی شخص روزانہ ایک سو مرتبہ '**یا قادر**' پڑھتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور پناہ میں رہے گا۔

سیف زبان ہونے کا عمل:

یہ اسم سیف زبان ہونے کے لئے بہت اکسیر ہے۔ جو شخص اسے ۲۵۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے گا اس کی زبان سیف ہوجائے گی بشرطیکہ سات سال تک اس عمل کو جاری رکھے۔ اس کی زبان سے جو لفظ نکلے گا ان شآء اللہ وہ بارگاہ رب العزت میں قبول ہوگا۔

اسرار قدرت کا کھلنا: اس اسم کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ اسے پڑھنے والے پر اسرار قدرت کھلتے ہیں۔ وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے باطنی اسرار ظاہر کرے گا بشرطیکہ پڑھنے والا طالب صادق ہو اور کسی ولی اللہ سے نسبت رکھتا ہو۔

ہر حال میں اللہ کی مدد کا حصول: جو شخص اس اسم کو روزانہ ۳۰۵ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت اس کے ساتھ رہے گی۔ ایسے وقت میں جب کہ اپنے بیگانے غربت یا بیماری کی بنا پر ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ اس حال میں اس اسم کو

پڑھنے سے اللہ تعالیٰ بھرپور مدد فرماتا ہے۔ خاص کر بیماری سے جب کوئی خاصا کمزور ہو گیا ہو تو اس اسم کے پڑھنے سے اس کے جسم کی قوت بحال ہو جائے گی اور حوصلہ حاصل ہو گا۔

اَلْمُقْتَدِر: صاحبِ قدرت واقتدار

قدرت والا' اقتدار والا' مقتدر وہ کہ اپنے کسی کام میں کسی کی مدد کا حاجت مند نہ ہو۔ کائنات میں سب سے زیادہ اقتدار اور طاقت والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تمام چیزیں اُس کے قبضہ قدرت میں ہیں کوئی بندہ اور کوئی مخلوق اس کے حکم اور توفیق کے بغیر کسی کام پر اختیار اور کوئی قدرت نہیں رکھتی کیونکہ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی طاقت مسلط ہے اس لحاظ سے تمام موجودات کا انتظام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور جو وہ کرنا چاہتا ہے کر لیتا ہے۔ اس اسم کے ذاکر کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کا مشاہدہ کرواتا ہے اور ایسے کاموں میں جب اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے کہ جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا ہے تو اس کی فوراً مدد ہوتی ہے اور وہ کام سرانجام پا جاتے ہیں۔

☆ صبح بیدار ہوتے ہی **یا مقتدر** پڑھ لیا کرے تو دن بھر کے تمام اچھے کام آسان ہو جائیں گے عبادت کا شوق پیدا ہو گا غفلت دور ہو گی۔

مشکل سے مشکل کام کا حل:

ہر شخص کی زندگی میں کبھی ایسا مشکل وقت بھی آ جاتا ہے۔ جب اپنے بیگانے اور دوست احباب سب ساتھ چھوڑ جاتے ہیں تو ایسے مشکل وقت میں صرف اللہ کی ذات ساتھ دیتی ہے اور اسے اس اسم کے ذریعہ پکارنے سے مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتا ہے لہذا جس شخص کو کوئی مشکل درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو دن رات پڑھنے لگے۔ اگر ہو سکے تو اکیس ہزار کی تعداد روزانہ پوری کرے اور اس وقت تک پڑھتا رہے جب تک کہ مشکل حل نہ ہو' ان شآء اللہ اس اسم کی برکت سے مشکل کام بھی حل ہو جائے گا۔

دشمن اور ظالم پر غلبہ: اس اسم میں دشمن اور ظالم پر غلبہ پانے کی بھی بہت تاثیر ہے چنانچہ ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے اور دشمن کو زیر کرنے کے لئے اس اسم کو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں بعد نماز عشاء سات ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد ظالم کے ظلم سے بچنے کی دُعا کریں ان شآءاللہ دشمن اور ظالم پر غلبہ حاصل ہوگا۔

صاحب اقتدار بننے کا عمل: اقتدار خواہ سیاسی ہو یا سماجی یا کسی بھی شعبے میں ہو اُسے حاصل کرنے کے لئے اس کا ورد مجرب ہے۔ اس لئے جو شخص الیکشن میں کسی نشست کے لئے انتخاب لڑ رہا ہو اسے چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ ۳۷۰ مرتبہ گیارہ دن تک پڑھے ان شآءاللہ الیکشن میں کامیاب ہوگا اور اقتدار حاصل ہوگا۔

ہر مرض سے شفاء: اس اسم کا ذکر شفائے امراض کے لئے بھی اکسیر ہے۔ لہذا امراض کی شفایابی کے لئے اس اسم کو روزانہ ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے مریض کو گیارہ دن تک پلائیں ان شآءاللہ صحت یابی حاصل ہوگی۔ اگر مریض یہ وظیفہ خود پڑھے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

اَلْمُقَدِّمُ : آگے کرنے والا' بڑھانے والا

مقدم کے معنیٰ آگے کرنے والا' بڑھانے والا جیسے اسباب کو آگے کر دیا' مسببات کو پیچھے' ماں باپ کو آگے' اولاد کو پیچھے فرمادیا۔ صفاتاً انبیاء و اولیاء کو آگے درجے و مراتب میں سب سے آگے فرمادیا یا دوسروں کو ان کے پیچھے لگا دیا' ہمارے حضور کو آگے بھی کر دیا کہ حضور ہی کا نور سب سے پہلے پیدا ہوا (ﷺ) اور پیچھے بھی فرمادیا کہ آپ کا ظہور پیچھے ہوا (ﷺ) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دیتا ہے اور انہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے یعنی مقام اور قرب میں آگے کر دینا مقدم کہلاتا ہے اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ مقدم ہے کیونکہ وہ بعض کو بعض پر مقدم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں پر مقدم کر رکھا ہے۔

جو شخص 'یــــا مــقــدم ' کثرت سے پڑھے گا اس میں نیک کام کرنے کی خصلت پیدا ہو جائے گی دینی فرائض ہمیشہ اول وقت پر ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔

☆ تنہائی میں ڈر لگتا ہو تو **یا مقدم** پڑھتا رہے بے خوف ہو گا اور ہر اذیت و بلا سے محفوظ رہے گا۔ اگر میدان جنگ ہو تو زخمی نہ ہو گا دشمن پر فتح حاصل ہو گی۔

روحانی درجات میں بلندی: **یا مقدم** کثرت سے وِرد کرنے سے روحانی درجات بلند ہوں گے اور اہل دنیا بھی انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اس اسم کا ذاکر جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرے گا اُسے فضیلت اور سبقت حاصل ہو گی۔

ہنگامی حالات میں حفاظت: بعض اوقات ملک میں اجتماعی طور پر ہنگامے ہونے لگتے ہیں فتنہ فساد پھیلتا ہے۔ ایسے حالات میں اپنی عزت اور جان کی حفاظت کے لئے اس اسم کو پڑھنا بہت مفید ہے۔ انفرادی طور پر انسان اس کا کم از کم گیارہ سو مرتبہ ورد رکھے اور جب تک خطرہ رہے پڑھتا رہے۔ اجتماعی طور پر چند آدمیوں کو اکٹھا کر کے اس اسم کو ۱۲۵۰۰۰ مرتبہ پڑھا جائے ان شآءاللہ ہر تکلیف اور شر کا خطرہ ٹل جائے گا۔

مجاہدوں کا محبوب وِرد: میدان جنگ میں مجاہدین اسلام اس اسم کو اگر کثرت سے پڑھیں تو انہیں جنگ میں پیش قدمی حاصل ہو گی اور وہ کافروں کی فوج پر غالب رہیں گے۔ اس کے علاوہ جنگ کی دہشت ناک تکالیف سے محفوظ رہیں گے اس لئے یاد رکھو کہ جب بھی جہاد سے واسطہ پڑے تو اس اسم کو ضرور پڑھیں۔

ملازمت میں ترقی کرنا: اس اسم کے ذاکر کو ملازمت میں بہت جلد ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کے عہدہ کی ترقی افسران بالا نے روک دی ہو تو اس صورت میں اسے چاہیئے کہ اس اسم کو ۱۸۴ مرتبہ روزانہ اکیس دن تک پڑھے ان شآءاللہ ترقی مل جائے گی۔ اگر کسی ملازم کو برطرف بھی کر دیا گیا ہو تو اسے پڑھنے سے ملازمت بحال ہو جاتی ہے۔

اَلمُؤخِّرُ : پیچھے کرنے والا

مؤخر کا مطب اپنی رحمت سے دور کرنا ہے اللہ تعالیٰ اس اعتبار سے مؤخر ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کو اپنی رحمت اور قرب سے دور کر دیتا ہے۔ ایسے ہی ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو ڈھیل دے دیتا ہے کہ اب بھی راہ راست کی طرف آ جائیں۔ اس طرح گناہگاروں کی سزا میں تاخیر کر دیتا ہے اس لحاظ سے وہ مؤخر ہے۔

اس اسم 'یامؤخر' کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے پڑھنے والے سے برائی دور ہوتی چلی جاتی ہے اور اس کا دل نیک کاموں کی طرف رغبت کرنے لگتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔ "یامؤخر' کا پڑھنے والا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی تلاش میں رہتا ہے اور انہیں دل سے چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

نیک بننے کا عمل: 'یامؤخر' روزانہ ایک سو مرتبہ سونے سے پہلے پڑھنے سے بچے نیک خصلت ہو جاتے ہیں۔ دل میں سکون پیدا ہوگا بُرائیاں دور ہو جائیں گی' اللہ کے اولیاء جیسی صفات پیدا ہوں گی اور یاد الٰہی کی طرف بے پناہ رغبت پیدا ہو گی۔

مشکل کام میں آسانی: کاموں کی تکمیل میں مشکلات برائیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ 'یامؤخر' کو پڑھنے سے برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اگر کسی شخص کے کام میں رکاوٹ ہو تو اُسے چاہئے کہ اس اسم کو ۸۴۶ مرتبہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھے ان شآء اللہ کام میں آسانی پیدا ہو جائے گی اور اس کے سارے کاموں کا کفیل اللہ تعالیٰ بن جائے گا۔

نفس کو راہ راست پر رکھنے کا عمل: 'یامؤخر' کا ورد نفس کو راہ راست پر رکھنے کے لئے بھی بہت مفید ہے اس لئے جس شخص کا نفس برائیوں پر اکساتا ہو اسے چاہئے کہ صبح کی نماز کی سنتیں پڑھنے کے بعد فرضوں سے پہلے اس اسم کو ۴۱ دن تک ۴۱ مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ یہ ورد نفس کو ہمیشہ کے لئے راہ راست پر قائم کر دے گا۔

توفیقِ توبہ کا مجرب عمل : توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے گناہوں کو دور کر دیتا ہے مگر توبہ کی توفیق کا ملنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے یہ اسم بہت مفید ہے اس لئے جو شخص **'یامؤخر'** کثرت سے پڑھے اُسے ان شآء اللہ سچی توبہ کی توفیق مل جائے گی۔ شیخ بونی کا قول ہے کہ جب انسان کی عمر ختم ہونے کے قریب آ جائے اور اس کی نیکیاں بہت کم ہوں۔ گناہوں کی کثرت سے قبر وحشر کا خوف دامنگیر ہو تو اسے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور ساتھ اسے تھوڑی مہلت اور دے دیتا ہے تا کہ وہ نیک اعمال کر سکے۔

مایوس مریضوں کا علاج :

ایسے مایوس مریض جو بیماری میں طویل عرصہ مبتلا رہنے سے تنگ آ چکے ہوں۔ ایسے مریض اسے ہر وقت پڑھیں۔ بیٹھتے اٹھتے چلتے پھرتے اس اسم کا ورد دل میں کریں ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اُن سے بیماری دور کرنے کا سبب پیدا کر دے گا اور ان کا انجام بخیر ہو جائے گا۔

دشمن کو دور کرنا : ایسا دشمن یا ظالم جسے دور کرنا ضروری ہو تو اُسے دور کرنے کی غرض سے اس اسم **'یامؤخر'** کو ۴۰ دن تک ۶۲۵۰ مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ دشمن خود بخود دشمنی کو ترک کر دے گا اور دور ہو جائے گا کیونکہ اس اسم کی برکت سے دشمن خود بخود پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

اَلْاَوَّلُ : سب سے پہلے

اس طرح کہ ہمیشہ سے ہے جس کی ابتداء نہیں' لہذا وہ آگے ہے۔ وجود میں اول ہے یا سب کی ابتداء بھی اسی سے ہے لہذا اول ہے

﴿**هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ**﴾ (الحدید)

وہی اول' وہی آخر' وہی ظاہر' وہی باطن اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اس آیت کی تشریح خود حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمائی۔ یہ دُعا ہے جو حضور ﷺ

اپنے بستر راحت پر لیٹے ہوئے اکثر مانگا کرتے تھے۔قرض کی ادائیگی اور بھوک سے نجات کے لئے یہ دُعا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔آپ بھی اس دُعا کو یاد کرلیں۔رات کو اگر سوئے ہوئے آنکھ کھل جائے تو یہ دُعا مانگ لیں **عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انه ﷺ کان یقول وهو مضهجع : اللهم رب السمٰوات والارض و رب العرش العظیم ربنا ورب کل شی فالق الحب والنویٰ ومنزل التوراة والانجیل والفرقان اعوذ بك من شر کل شیی انت اٰخذ بناصیته اللهم انت الاول فلیس قبلك شیئٌ وانت الاخر فلیس بعدك شیئٌ وانت الظاهر فلیس فوقك شیئٌ وانت الباطن فلیس دونك شیئٌ اقض عنا الدین و اغننا عن الفقر۔**

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے رب! اے عرش عظیم کے رب! اے ہمارے رب! اے ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے! اے تورات، انجیل اور فرقان کو اُتارنے والے! میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو اول ہے، پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔تو آخر ہے، پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔تو ظاہر ہے (غالب) تجھ سے برتر اور کوئی نہیں۔تو باطن ہے، تجھ سے مخفی اور کوئی نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما دے اور ہمیں فقر و افلاس سے غنی کر دے۔
(تفسیر ضیاء القرآن)

اللہ تعالیٰ اول ہے اس سے اول کچھ نہ تھا بلکہ وہ بذات خود ہی تھا اور نہ اس کا کوئی آغاز ہے کہ کسی کو معلوم ہو کہ وہ کب سے ہے۔ یاد رکھو کہ جب کچھ نہ تھا تو وہی تھا اس لئے ہر لحاظ سے وہی اول ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کو اس صفاتی نام سے یاد کرنے سے انسان کو اولیت حاصل ہوتی ہے حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اے اللہ کے بندو۔اس کے قرب کے لئے اول بنو اور عبادت کرنے میں آخر رہو اور اس کی بارگاہ میں قیام کرنے میں اول رہو تا کہ وہ تمہارے باطن میں توحید کے مشاہدات کو عیاں کردے اور عبادت میں آخر رہو گے وہ آخرت کو تمہارے لئے کردے گا غرض کہ اس اسم سے اسے یاد کرنے سے نیکی میں انسان اول ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں میں سب سے مقدم ہو جاتا ہے اور سب سے بڑی خوبی یہ پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ہر عبادت کو اول وقت میں بجالانے کا عادی ہو جاتا ہے۔

حضور ﷺ کی اولیت : اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوت کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ آیت مذکورہ حمد الٰہی بھی ہے اور نعت مصطفےٰ ﷺ بھی ہے۔ حضور ﷺ سب سے اول ہیں۔ اول تو اس طرح کہ دنیا و آخرت ہر جگہ سب سے اول ہی ہیں۔ سب سے پہلے آپ کا نور پیدا ہوا **اول ماخلق الله نوری** ۔جسماً تو حضرت آدم علیہ السلام آپ کے والد ہیں مگر حقیقتاً حضور ﷺ والد آدم علیہ السلام ہیں' بظاہر درخت سے پھول ہے مگر حقیقت میں پھول سے درخت ہے۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ

اس باغ عالم کے حضور ﷺ پھول ہیں سب سے پہلے نبوت آپ کو عطا ہوئی۔ خود فرماتے ہیں **کنت نبیا وادم بین الطین والمآء** ہم اس وقت نبی تھے جب کہ آدم اپنی آب و گل میں جلوہ گر تھے۔ یثاق کے دن **الست بربکم** کے جواب میں سب سے پہلے **بلٰی** 'فرمانے والے حضور ﷺ ہی ہیں۔ بروز قیامت سب سے پہلے آپ کی قبرانور کھولی جائے گی' بروز قیامت اول حضور ﷺ کو سجدہ کا حکم ملے گا سب سے پہلے شفاعت حضور ﷺ فرمائیں گے اور شفاعت کا دروازہ حضور ﷺ ہی کے دست اقدس پر کھلے گا۔ اول حضور ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔ اول حضور ﷺ ہی جنت میں تشریف فرما ہوں گے بعد میں تمام انبیاء۔ اول حضور ﷺ ہی کی امت جنت میں جائے گی بعد میں باقی اُمتیں۔ غرض کہ ہر جگہ اولیت کا سہرا اُن کے ہی سر پر ہے اول دن یعنی جمعہ حضور ﷺ ہی کو دیا گیا۔

خصائص الکبریٰ میں ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ کو کچھ احباب ملے۔ انھوں نے ان الفاظ میں آپ پر سلام پڑھا: **السلام علیك یٰا اول السلام علیك یٰا اٰخر السلام علیك یٰا حاشر** ۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا حضور یہ سلام کرنے والے حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام تھے۔ معلوم ہوا کہ انبیائے سابقہ بھی آپ کو اول اور آخر کہہ کر پکارتے تھے۔

☆ دوران سفر **یا اول** کا وظیفہ بے حد مفید ہے پوری کامیابی کے ساتھ اپنے اہل وعیال میں واپس ہوگا' بھاگے ہوئے کو واپس لانے کے لئے بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

خلقت کو اپنے اوپر مہربان کرنا:

یہ اسم اپنے اوپر خلقت کو مہربان بنانے میں بہت اکسیر ہے اور اس میں تسخیر کے اثرات بہت زیادہ ہیں۔اس لئے جو شخص تسخیر خلق کی نیت سے اسے روزانہ ۱۱۱۱ مرتبہ سورج نکلنے سے پہلے پڑھنے کا معمول بنالے گا اُسے لوگ بہت پسند کرنے لگیں گے۔

اولادنرینہ پیدا ہونا: اگر کسی شخص کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتو اسے چاہئے کہ ۴۰ دن تک 'یا اول' ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھےاور ہر روز سجدے میں سر رکھ کر پڑھائی کے بعد دُعا مانگے ان شآء اللہ اس کے نفس سے ہوگی اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا نام عبدالاول رکھے تو مناسب ہوگا۔

امیر ہونے کا عمل: جو شخص اس اسم کو روزانہ پانچ ہزرمرتبہ پڑھےاور ایک سال تک پڑھتا رہے وہ ان شآء اللہ امیر ہوجائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اول کہنے سے حصول دولت میں اولیت ہو جاتی ہے۔ایسے ہی کوئی غریب آدمی اسے کثرت سے پڑھتا رہے تو اس کے مالی حالات درست ہوجاتے ہیں۔

نماز اور نیکی میں دل لگنا:

ایسا شخص جس کا دل نماز پڑھنے کی طرف رغبت نہ کرتا ہواور دل نیکی کی طرف جلدی مائل نہ ہوتا ہوتو اسے چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ ایک ہزار بار پڑھنا شروع کردے ان شآء اللہ اس کے نفس سے سستی دور ہوجائے گی اور اس کا دل خیر اور بھلائی کی طرف خوب مائل ہوگا۔

ہر حاجت پوری ہو:

ہر قسم کی حاجت پوری ہونے کے لئے بھی یہ اسم بہت مفید ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی

مقصد میں بار ہا کوشش کرنے کے بعد بھی کامیاب نہ ہوتا ہو تو اُسے چاہئے کہ گیارہ جمعرات تک جس وقت چاہئے ۱۲۵۰۰ مرتبہ اُسے پڑھے ان شاءاللہ ہر حاجت پوری ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کا عمل:

ابتدائی مریدین یا سالکین اگر مندرجہ ذیل وظیفہ کو بعد نماز فجر ۱۲۰ دن تک پڑھیں تو ان کے دل سے غیر اللہ کی محبت بالکل ختم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی محبت بڑے زور سے پیدا ہو جائے گی جس کی بناء پر روحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہو جائے گی۔

'اِنَ اللّٰہ اَوَّلُ الْاٰخِرُ'

اعصابی بیماریوں کا علاج: جو شخص اسے روزانہ چند بار کسی نماز کے بعد یا روزمرہ وظائف کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ انسان اعصابی بیماریوں مثلاً بے خوابی، ورمِ دماغ، رعشہ، فالج اور لقوہ جیسی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

اَلْاٰخِرُ: سب سے آخر میں رہنے والا

ہمیشہ تک رہے گا جس کی انتہا نہیں لہذا وہ سب سے پیچھے ہے۔ سلوک میں آخر۔ سب کی انتہاء بھی اس پر لہذا وہ آخر ہے سب اس کی طرف لوٹیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات ہی آخر ہے جو تمام موجودات کے فنا ہونے کے بعد آخر میں باقی رہے گی اسے کبھی فنا نہیں۔ اس کے علاوہ ہر چیز ختم ہو جانے والی ہے اور اس کی آخرت کی کوئی انتہا نہیں۔ اس نام 'یا آخر' کو پڑھنے والا نیک اور عابد بن جاتا ہے اس کے دل میں ہمیشہ یہی بات تقویت پاتی ہے کہ جتنی بھی عمر ہو اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے کسی دم بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ رہ جائے۔

حضور ﷺ ظہور میں آخر ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ اولیت کے باوجود آخر بھی ہیں۔سب سے آخر حضور ﷺ کا ظہور ہوا خاتم النبین آپ ہی کا لقب ہوا۔سب سے آخر حضور ﷺ ہی کو کتاب ملی۔سب سے آخر حضور ﷺ ہی کا دین آیا۔سب سے آخر دن یعنی قیامت تک حضور ﷺ ہی کا دین باقی رکھا گیا ہے۔ فاضل بریلوی امام احمد رضا علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہماری نبی ﷺ
نماز اسریٰ میں تھا یہ ہی سِرّ‘ عیاں ہو معنی اول آخر کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے تھے

مادی محبت کا خاتمہ:

یاد الٰہی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ مال و دولت‘ اولاد اور دنیاوی اشیاء ہیں۔ جب تک ان کی محبت دل سے نکالی نہ جائے اس وقت للہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے غیر اللہ کی محبت کو ختم کر کے اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا مرکز بنانے کے لئے اس اسم کا ورد بہت مؤثر ہے لہذا جو شخص اسے روزانہ کم از کم گیارہ سو مرتبہ پڑھے اُس کا دل حب الٰہی سے معمور ہوتا چلا جائیگا۔

خاتمہ بالخیر:

ہر مسلمان کے لئے یہ امر بڑا لازمی ہے کہ اس کا خاتمہ بالایمان ہو۔اس لئے جو شخص اسے روزانہ ۳۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شآءاللہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

سفر میں سلامتی کا عمل:

یہ اسم سفر سے بخیریت واپس آنے کے لئے بھی بہت مجرب ہے۔ اس لئے سفر پر جانے سے پہلے اُسے ہزار مرتبہ پڑھیں اور اپنے گھر بار کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں ان شآءاللہ سفر میں خیریت سے رہیں گے اور واپسی پر اپنے اہل خانہ کو صحیح سلامت پائیں گے۔

حصول عزت:

اگر کوئی شخص غیر لوگوں میں جائے اور وہاں اپنی عزت کو بحال رکھنے کے لئے اس اسم کو

۱۴۱ بار پڑھ لے ان شآء اللہ اس کی عزت بحال رہے گی اور ہر شخص باعزت انداز میں پیش آئے گا۔ ایک عامل کا قول ہے کہ ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھنے سے انسانی عزت برقرار رہتی ہے۔

دشمن پر غلبے کا عمل:

اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے دشمن پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی دشمن نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر کے دشمن پر فتح یاب کرے گا اور عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ دن تک روزانہ چھ ہزار مرتبہ پڑھ کر ظالم کے ظلم سے بچنے کی دُعا کی جائے تو ان شآء اللہ ظالم مغلوب ہو کر ظلم سے باز آجائے گا۔

حصول روحانیت:

اگر کوئی اس اسم کو قران پاک کی اس آیت کی صورت میں پڑھے اور ۲ سال روزانہ ۲۱۰۰ مرتبہ بعد نماز فجر یا شام پڑھے ان شآء اللہ اس پر اسرار و رموز کھل جائے گے اور اسے روحانیت حاصل ہو گی اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ

علاج یرقان:

یہ اسم یرقان کے علاج کے لئے بھی بہت مفید ہے لہذا جب کسی کو یرقان ہو جائے تو اس اسم کو ۱۴۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں اور سات روز تک یہ عمل کریں ان شآء اللہ یرقان سے شفایابی کا کوئی ذریعہ بن جائے اور جو طبی علاج بھی کریں گے اُس میں اللہ تعالیٰ تاثیر پیدا کر دے گا۔

اَلظَّاہِرُ: سب سے ظاہر۔ کھلا ہوا

صفات، رحمت، عطا سے سب پر کھلا، ذات سب سے چھپی۔

بے حجابی میں یہ کہ ہر ذرہ میں جلوہ آشکار　　اس پر یہ پردہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے

یار تیرے حسن کو تشبیہ دوں کس چیز سے　　ایک تو ہی دیدہ ہے تیرے سوا، نادیدہ ہے

اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر جگہ پر عیاں ہے بلکہ کائنات کا موجود ہونا اسی کے ظاہر سے ہے بلکہ کائنات کی ہر شئے میں اللہ تعالیٰ ہی کا نور جلوہ گر ہے کسی بھی شئے کا اپنا کوئی وجود نہیں۔ ہر شئے کو موجود کرنا اسی کے اختیار میں ہے جو ظاہر میں اللہ تعالیٰ کے نور کا مشاہدہ نہیں کرسکتا وہ باطن میں بھی نہیں کرسکتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کسی کے دل سے حجاب اٹھا نہیں دیتا کوئی ظاہر میں اس کے نور کو نہیں دیکھ سکتا، یعنی ظاہر میں باطن پوشیدہ ہے اور ظاہر کو دیکھنے والا بھی اس وقت تک پورا ظاہر کو نہیں جان سکتا جب تک 'یَا ظَاھِر' کا ورد نہ کیا جائے۔ اس اسم 'یا ظاھر' کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کا ظاہر ہر لحاظ سے درست ہو جاتا ہے کردار میں عظمت اور عزت پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے

حضور ﷺ سب پر ظاهر هیں اور همیشه ظاهر: سب پر تو اس طرح ظاہر کہ اُن کو مسلمان جانیں، کافر پہچانیں ﴿یَعْرِفُوْنَ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ﴾ کفار مکہ حضور ﷺ کو اپنی اولاد کے مثل جانتے تھے۔ حضور ﷺ کی معرفت کو بیٹے سے مثال دی نہ کہ باپ سے۔ اس کی تین وجہ ہیں۔ بیٹا اپنے باپ کو صرف لوگوں سے سن کر جانتا ہے بلا دلیل۔ مگر باپ اپنے بیٹے کو اپنے نکاح، قرار حمل، ولادت وغیرہ ولائل سے جانتا ہے۔ کفار بھی حضور ﷺ کو دلائل سے پہچانتے تھے نہ فقط سن کر۔ نیز بیٹا دُنیا میں آکر باپ کو پہچانتا ہے مگر باپ ولادت سے پہلے ہی۔ کفار بھی حضور ﷺ کو ولادت پاک سے پہلے ہی جانتے تھے اور اُن کی آمد کی دُعائیں مانگتے تھے نیز بچہ دُنیا میں آکر فوراً نہیں پہچانتا تھا بلکہ سمجھ دار ہو کر، مگر باپ بیٹے کو اول سے ہی جانتا ہے۔

حضور ﷺ کو بچپن سے ہی سارا عالم جانتا تھا کہ پہاڑ سلام کرتے تھے، حجر خوشخبریاں دیتے تھے، درخت سایہ کے لئے جھکتے تھے، چاند باتیں کرتا تھا، کفار آپ کی نبوت کی گواہیاں دیتے تھے۔ جانور جانیں، اونٹ سجدہ کریں، جنگل کے ہرن امن مانگیں، چاند وسورج جانیں کہ اشارہ محبوب ﷺ ہے۔۔ چاند اشارہ پاکر دوٹکڑے ہوجائے اور سورج ڈوب کر لوٹ آئے۔ فرش والے جانیں، عرش والے پہچانیں، حضرت آدم علیہ السلام آنکھ کھولتے ہی عرش اعظم پر رب تعالیٰ کے نام کے ساتھ محبوب کا نام لکھا ہوا پائیں۔ جنت والے جانیں، دوزخ والے پہچانیں۔ جنت کے پتہ پتہ پر حوروں کی آنکھوں میں، غلمانوں کے سینہ پر غرض کہ ہر جگہ لکھا ہوا ہے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**

دوزخی بھی اقرار کریں کہ حضور ﷺ کی مخالفت ہم کو یہاں لائی۔ غرض کہ جہاں اللہ کا ذکر، تمام عالم میں آپ کا نور اور ہر جگہ آپ کا ظہور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ پھر قیامت تک محبوب کی ہر ہر ادا سب کو معلوم، زندگی پاک کی ایک ایک حالت کریمہ، ولادت پاک، دودھ پینا، پرورش پانا، قبل نبوت کے واقعات بعد نبوت اندرونی اور بیرونی زندگی پاک، چلنا پھرنا کھانا پینا سونا جاگنا، تبسم فرمانا، گریہ زاری کرنا غرض کہ زندگی پاک کا ہر شعبہ ہر وقت ہر جگہ ظاہر۔ عرب میں ظاہر، پنجاب میں ظاہر، کابل میں ظاہر، مشرق مغرب شمال جنوب کونسی جگہ ہے جہاں کتب حدیث نہ پہنچی ہوں۔ ظاہر تو ایسے ہیں (شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن)

اللہ تعالیٰ کے ظاہر کی حقیقت:

وہ چیزیں جو ہمارے سامنے ظاہر ہیں ان کی حقیقت جاننے کے لئے اس اسم کا ورد بہت مفید ہے۔ جو شخص اسے کثرت سے پڑھے اللہ تعالیٰ ظاہراً اسے اپنی رحمت کے جلوے دکھائے گا۔ ایسے شخص کو فطری مقامات پر بہت سکون میسر آئے گا۔ اشیاء کے ظاہر میں جو اللہ کا نور چھپا ہے اس کا مشاہدہ ہوگا۔

ہمیشہ آنکھوں کا نور قائم رہے:

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کی آنکھوں کا نور کم نہ ہو، اُس کی بینائی آخر دم تک قائم

رہےتو اسے چاہئے کہ ۴۰ روز تک اشراق کی نماز پڑھے اوراس کے بعد ۵۰۰ مرتبہ اس اسم کا ورد کرے تو اس کی آنکھوں میں مرنے تک بینائی قائم رہے گی اور آنکھوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔سفید موتیا سے بچا رہے گا۔

حفاظت مکان کا عمل:

نئے تعمیر شدہ مکان کو لوگوں کی نظر سے بچانے کے لئے یہ عمل بہت مفید ہے۔ مکان جب تعمیر ہو کر مکمل ہو جائے تو اس اسم کو روزانہ سات دن تک ۱۰۶ا مرتبہ پڑھیں اور پانی پر دم کر کے اسے مکان کی دیواروں پر چھڑک دیں ان شاءاللہ مکان آفات سے محفوظ رہے گا۔

پوشیدہ چیز کا ظاہر ہو جانا:

امام بونیؒ کا قول ہے کہ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے والے پر چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور کسی جگہ خزانہ مدفون ہو اور اس کا پتہ نہ چلتا ہو تو اس اسم کو اس مقام پر گیارہ دن تک گیارہ ہزار مرتبہ پڑھیں ان شاءاللہ خواب میں یا دل میں' خزانہ جہاں ہوگا' اشارہ ہو جائے گا۔

ظاہر اور باطن کو درست کرنے کا عمل:

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا ظاہر اور باطن دونوں پاکیزہ ہو جائیں تو اُسے چاہئے کہ وہ اسم **یا ظاهر یا باطن** کو اکھٹا ملا کر روزانہ سات ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک سال تک یہ وظیفہ جاری رکھے اُس کا ظاہر اور باطن درست ہو جائے گا۔ سالکان طریقت کے لئے یہ عمل بہت مفید ہے۔

اَلْبَاطِنُ: سب سے پوشیدہ

تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

ذرّے ذرے سے نمایاں ہے پھر بھی پنہاں ہے　　میرے معبود تیری پردہ نشینی ہے عجیب
دور اتنا کہ تخیل کی رسائی ہے محال　　قربت کا یہ عالم کہ رگِ جان سے قریب

اللہ تعالیٰ ہماری ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ ہے ۔۔اور نہ ہی یہ مادی انکھیں اُسے دیکھنے کی تاب رکھتی ہیں۔ یہ صفت خاص کر اسی کی ذات سے وابستہ ہے۔اس نام کی تاثیر یہ ہے کہ اُسے پڑھنے والا اہل ظاہر میں شمار ہونے لگتا ہے اور اس پر پوشیدہ اسرار اور حقائق کھل جاتے ہیں یعنی مشاہدے کا خاصا تعلق اس صفت کے ساتھ ہے معرفت تلاش کرنے والوں کے لئے یہ اسم نہایت ہی اعلیٰ قسم کا تحفہ ہے۔

حضور ﷺ سب سے پوشیدہ ھے: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے۔

حضور ﷺ کی حقیقت سب سے پوشیدہ ہے حضور نبی کریم ﷺ اپنے سب سے قریبی ساتھی یارِ غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں **یا ابابکر لم یعرفنی حقیقة غیر ربی** اے ابا بکر میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کسی نے نہیں جانا۔ لطف یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے کمالات و اوصاف میں اتنے ظاہر ہونے کے باوجود آپ کی حقیقت کو بجز پروردگار کسی نے نہ جانا۔ وہ شان ظہور تھی اور یہ شان بطون۔

فاضل بریلوی امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں　　خسرو اعرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

اللہ تبارک وتعالیٰ جب اپنے حبیب ﷺ کی عظمت و رفعت کا اقرار کروانا چاہتا ہے تو بارگاہ کے گستاخوں سے بھی لکھواتا ہے۔۔ قصائد قاسمی میں بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:

تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت سواء خدا کے بھلا کوئی تجھ کو کیا جانے
نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے، بجز ستار تو شمسِ نور ہے شپّر نمط اولوالابصار

غرض کہ دیدۂ انسان میں بشریت ظاہر ہوئی، مگر حقیقت محمدیہ بجز پروردگار کوئی بھی نہ جان سکا۔ جس طرح کہ سورج کو اس کے نور سے چھپالیا کہ کوئی بھی اس کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح حضور انور ﷺ کی نورانیت پردہ بن گئی۔ رب تعالیٰ نے اسی لئے ان کو نور فرمایا ﴿**قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٍ**﴾ یعنی اے مسلمانو۔ تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نور اور کھلی کتاب آئی۔

☆ اگر کسی شخص کے دل میں بُرے وسوسے پیدا ہوں تو **یا باطن** ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھ لیا کرے، گندے خیالات دل سے نکل جائیں گے یہ چاروں اسماء ایک آیت میں موجود ہیں ﴿**هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِمٌ**﴾ اگر یہ آیت تلاوت کی جائے تو بیک وقت چاروں اسماء کے فوائد حاصل ہوں گے۔

کشف کا حاصل ہونا:

ایسے بندے جو معرفت کے راستے پر چل رہے ہوں اور اسم اللہ کا بہت کثرت سے ذکر کر بیٹھے ہوں اس کے باوجود اُن پر باطن نہ کھلا ہو اور انہیں کشف حاصل نہ ہوتا ہو۔ اگر ایسے حضرات کشف کھولنے کے لئے اس اسم کو کثرت سے پڑھیں تو اُن کا کشف کھل جائے گا۔ کثرت سے مراد روزانہ بیس یا ۲۵ ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔

ایک صاحب حال بندے کا قول ہے کہ جس رات کو چاند کی روشنی مکمل ہوگئی ہو اس رات اسے اتنا پڑھیں کہ حال غالب آجائے تو جن مکاشفات کا طالب ہوگا یا جن اسرار کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہو وہ خواب یا مراقبہ میں اس پر سب کے سب منکشف ہو جائیں گے۔ اس اسم کو پڑھنے سے لطائف بھی معلوم ہو جاتے ہیں اور اس پر طرح طرح کے انوار کا اظہار ہوتا ہے۔

ہر شخص محبت کرنے لگے:

اس اسم کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اسے پڑھنے والے سے ہر شخص محبت کرنے لگتا ہے

کیونکہ اس اسم میں محبوب بنانے کے اثرات بہت ہیں اس لئے جو شخص مخلوق خدا کی نظر میں محبوب بننا چاہے اُسے چاہیئے اس اسم کو روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۱۱۱۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے' ان شآ ءاللہ جس شخص سے اس کا تعلق واسطہ ہوگا وہی اُسے چاہنے لگے گا۔ اگر کوئی اُس کا دشمن ہوگا تو وہ بھی گرویدہ ہوگا۔

کسی کے دل کا حال معلوم کرنا: اگر کسی کے دل میں کوئی ایسی بات ہو جسے آپ جاننا چاہتے ہوں تو اس نام کو روزانہ ۳۰۰۰ مرتبہ سات دن تک پڑھیں۔مگر شرط یہ ہے کہ آدھی رات سے پہلے یہ وظیفہ کریں۔اس کے بعد سو جائیں ان شآ ءاللہ خواب میں جو بات آپ جس کسی کی معلوم کرنا چاہتے تھے وہ ظاہر ہو جائے گی۔

جھوٹ کا علاج: اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کی زبان پر جھوٹی بات خواہ مخواہ آجاتی ہو' لوگوں کے ساتھ وہ ایسی بات نہ کرتا ہو جو دل میں ہو۔۔یعنی دل میں کچھ اور زبان میں کچھ۔اُس سے جو لوگ معاملات کرتے ہوں انہیں کافی نقصان پہنچنے کا احتمال رہتا ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے اس کے کسی ہمدرد کو چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ ۱۲۵۰۰ مرتبہ دس روز تک پڑھے اور اس کی اصلاح کے لئے دُعا کرے ان شآ ءاللہ' اللہ تعالیٰ اس کے دل کی سوچ اور زبان کے الفاظ کو ایک کر دے گا۔

اَلْوَالِیُ : کارساز اور مالک

الوالی کے معنی ہیں : کام بنانے والا' مددگار' سب کا والی وارث' کارساز اور مالک۔۔ یہ اسم اللہ تعالیٰ کی شان ملکیت کا مظہر ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کا والی ہے کیونکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے اس کے سوا ہمارا کوئی والی نہیں۔اس اسم کے ذاکر مرید باصفا' خلفائے طریقت اولیاء اللہ اور قطب و ابدال ہوئے ہیں کیونکہ وہ دل سے اللہ تعالیٰ کو اس حد تک اپنا والی سمجھتے ہیں کہ اپنی ہر چیز اور معاملہ اسی کے سپرد کر دیتے ہیں اس لئے جب اللہ تعالیٰ کو اس اسم '**یا والی**' سے پکارتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرتا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص بارش یا سیلاب میں پھنس گیا ہوتو 'یا والی ' کا ورد کرے ہر آفت سے محفوظ رہے گا اگر سیلاب کا خطرہ ہوتو ایک ہزر مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پورے گھر میں چھڑکے سیلاب سے محفوظ رہے گا۔

مکان اور جائیداد کی حفاظت کا عمل:

جب کوئی شخص نیا مکان بنائے یا دکان وغیرہ شرع کرے تو اسے چاہئے کہ چند آدمی اکھٹے کرے اور اس اسم کو سوا لاکھ مرتبہ سب لوگ مل کر پڑھیں اس کے بعد پانی پر پھونک کر اس پانی کو مکان یا دکان کے کونوں میں چھڑک دیں اور چھت پر بھی چھڑکیں ان شآء اللہ مکان قدرتی آفات، بجلی، آندھی، طوفان اور شیطانی آفات سے محفوظ رہے گا۔

ویران جگہ کو آباد کرنا: ویران مکان یا جگہ کو آباد کرنے کے لئے بھی یہ اسم بہت مجرب ہے اس لئے ایسی جگہ جسے آباد کرنا ہوتو پانی لے کر ۳۱۳ مرتبہ 'یا والی' پڑھیں اور پانی پر پھونک کر اسے مکان یا جگہ کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ اسی طرح سات روز تک یہی عمل کریں ان شآء اللہ جس مکان پر دم شدہ پانی چھڑکا جائے گا وہ ہمیشہ آباد رہے گا۔

کسی کو مسخر کرنے کا عمل: یہ اسم تسخیر کے لئے بھی بہت اچھے اثرات رکھتا ہے سخت سے سخت دل موم ہو جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کو مسخر کرنا ہوتو اس اسم کو ۴۱۰۰ مرتبہ روزانہ سات دن تک پڑھیں اور پڑھتے ہوئے اس کی شکل کا تصور اپنے ذہن میں لائیں ان شآء اللہ سات دن میں مطلوب حاضر ہو جائے گا۔

نوکری کی بحالی: اگر کوئی شخص نوکری سے معطل ہو گیا ہو اور کسی صورت میں بحال نہ ہوتا ہوتو اسے چاہئے کہ ۴۱ دن تک اسے روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ بعد نماز فجر یا عشاء پڑھے ان شآء اللہ بحال ہو جائے گا اور اگر اسے گیارہ مرتبہ اپنے دفتر میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ ہمیشہ نوکری میں باعزت رہے گا۔

امراض کا علاج: جو شخص امراض میں مبتلا رہتا ہو تو اسے چاہئے کہ **یـا اللہ یـا والـی** گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دُعا کرے ان شآءاللہ' اللہ تعالیٰ اس کی بیماریوں کو دور کر دے گا اور وہ تندرست و توانا ہو جائے گا۔

اَلْمُتَعَالِیُ : سب سے اُونچا

سب سے اونچا' سب کے خیال و وہم سے بالا' عظمت والا' تمام عیوب سے منزہ جو اپنی قدرت اور طاقت کے باعث ہر چیز پر غالب ہو۔

کائنات میں بلند و برتر اللہ تعالیٰ ہے جو شخص اُسے اس صفت سے پکارتا ہے وہ اُسے دنیا میں بلند و برتر عالی مرتبت اور صاحب عزت بنا دیتا ہے۔ لغت کا کہنا ہے کہ متعالی علو سے بنا ہے جس کا مطلب بلند ہونا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی عظمت اور کبریائی میں سب سے بلند و بالا ہے اور تمام نقائص اور عیوب سے منزہ اور پاک ہے اس کی بلندی ہماری عقل وفہم سے بھی بالاتر ہے۔ اس صفت کے متعلق سورہ رعد میں ہے کہ وہ پوشیدہ اور ظاہر یعنی ہر چیز کو جاننے والا ہے وہ بڑا ہے اور ہر حال میں بالاتر رہنے والا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بالادستی کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ایمان کی تکمیل نہ ہوگی۔

ہمیں چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کو بلند و بالا تسلیم کرتے ہوئے اس کی ہر دم اطاعت کے لئے کمر بستہ رہیں اور اپنی ہمت کو پست نہ ہونے دیں۔

مشکل میں آسانی کا عمل:

یہ اسم مشکل میں آسانی پیدا کرنے کے لئے بہت مجرب ہے لہذا سخت سے سخت مشکل اور مصیبت میں اس اسم کو کثرت سے پڑھنا شروع کریں اور ہر نماز کے بعد مصیبت سے چھٹکارے کی دُعا کریں ان شآءاللہ اس اسم کی برکت سے مصیبت سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔

اگر حیض تکلیف سے آتا ہو تو حیض والی **'یا متعالی'** کا وظیفہ پڑھتی رہے تکلیف سے نجات ہوگی۔

مقدمے سے نجات کا عمل:

اگر کسی نے آپ پر ناجائز مقدمہ کر رکھا ہو تو اس سے چھٹکارے کے لئے اس اسم کو اکیس دن تک ۶۲۵۰ مرتبہ روزانہ بعد نماز عشاء پڑھیں ان شآء اللہ مقدمے سے خلاصی ہو جائے گی اور کسی قسم کا نقصان نہیں ہو گا۔

قضائے حاجت کا مجرب عمل:

حضرت امام بونی نے فرمایا ہے کہ یہ اسم قضائے حاجت کے لئے بہت مؤثر ہے۔ اگر کسی کو کوئی ایسی حاجت درپیش ہو مثلاً کسی کی شادی نہ ہوتی ہو یا کسی کا قرضہ دینا ہو یا کسی سے پیچھا چھڑانا مقصود ہو یا کسی سے کوئی کام کروانا ہو اور وہ نہ کرتا ہو تو اس اسم کو گیارہ دن تک رات کے پچھلے پہر میں ۲۷۵۵ مرتبہ پڑھیں اور آخر میں سجدہ ریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجت پیش کرے ان شآء اللہ حاجت پوری ہو گی۔

شادی کا پیغام ملنے کا عمل:

جو شخص اس اسم کو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو آدھی رات کے بعد اٹھ کر پہلے دو رکعت نفل برائے حاجت پڑھے۔ اس کے بعد آنکھیں بند کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور اس اسم کو ۱۵۵ مرتبہ پڑھے۔ بعد میں ایک رشتہ کی خواہش کرے اور سات شب تک یہی عمل کرے ان شآء اللہ شادی کا پیغام فوراً ملے گا۔

صاحب عزت رہنے کا عمل:

اگر کوئی شخص اس اسم کو ۱۲۰ دن تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے تو وہ ہمیشہ کے لئے باعزت رہے گا اور ملنے والوں میں بلند و برتر ہو جائے گا کیونکہ اس اسم کو پڑھنے سے عزت اور عظمت میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔

اَلْبِرُّ: نیکوکار

البر : نیکوکار۔احسان فرمانے والا' نیکی والا۔۔سب پر احسان فرمانے والا کہ جسے جو دیا اپنے کرم سے دیا نہ کہ اس کے استحقاق سے' اللہ تعالیٰ بذات خود سراسر نیکی والا ہے اس کی ذات' صفات' افعال اور اختیارات سے حکمت اور نیکی عیاں ہوتی ہے اسلئے اسُے بِرُّ کہا جاتا ہے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ہر قسم کی نیکی کرتا ہے اور اپنے بندوں کو نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے کیونکہ کوئی نیک عمل اس کی عطا کردہ توفیق کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتا۔اس لحاظ سے بھی وہ بِــرُ ہے جن بندوں کو اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کی بناء پر نیکی کا مظہر بناتا ہے انہیں ابرار کہا جاتا ہے ایسے لوگوں کے ہر قول اور فعل سے نیکی پھوٹتی ہے اس اسم کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اسے 'یا برُ' پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اسے زندگی کے ہر شعبے میں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

نعمتوں کی بارش :

جو شخص 'یــــابــر' کثرت سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کی بارش کر دیتا ہے۔اُس کی زندگی میں فرحت پیدا کر دیتا ہے۔اس کی طبیعت میں نیکی کوٹ کوٹ کر بھر دیتا ہے۔وہ ہر ایک سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ایک اللہ کے بندے کا قول ہے کہ جو اس اسم کو کثرت سے پڑھ کر بعد میں جو دُعا مانگے وہ قبول ہوگی۔

سفر سے بحفاظت آنا:

جو شخص سفر کے آغاز میں اس اسم کو ایک سو مرتبہ پڑھے' اور اگر ہو سکے تو سفر کے دورن بھی اُسے کثرت سے پڑھے ان شآء اللہ وہ سفر کی ہر قسم کی مصیبتوں سے بالکل محفوظ رہے گا' اپنی منزل پر بحفاظت پہنچے گا' امن سے واپس آئے گا' سفر میں آسانی بھی پیدا ہو جاتی ہے' جہاز یا کشتی کسی طوفان میں پھنس جائے تو سواریوں کو چاہیئے کہ اس اسم کا ورد کریں' ان شآء اللہ کشتی یا جہاز غرق ہونے سے بچ جائے گا۔

بُری عادتوں کا علاج:

جوشخص بُری عادتوں میں پھنس گیا ہو' شراب' جوئے اور بدکاری جیسی بُری عادتوں میں ملوث ہو گیا ہو' ایسے شخص کے لئے گیارہ سو مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر پانی دم کریں کچھ پانی اسے پلائیں اور کچھ اس کے کپڑوں پر چھڑکیں۔ چالیس دن تک یہ عمل کریں' ان شآء اللہ اس کی ہر بُری عادت ختم ہو جائے گی۔

آفتوں سے بچنے کا عمل:

حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آفتوں سے ڈرتا ہو' اگر وہ اس اسم کو پڑھتا رہے تو امن میں رہے گا۔ جو شخص سات مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کر کے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے تو وہ بچہ بلوغت تک امن میں رہے گا اور جو شخص شراب اور زنا میں مبتلا ہو وہ ہر روز سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو شیطانی کاموں سے امن میں رہے گا۔

نظر بد سے حفاظت: اگر کسی بندے یا بچے کو نظر لگ جاتی ہو تو ۱۱۱ مرتبہ 'یا برّ ' پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں ان شآء اللہ بچے کو کبھی نظر نہیں لگے گی اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ رہے گا۔ اسکے علاوہ اگر کسی چیز پر بھی دم کر دیں گے تو اسے بھی نظر نہیں لگے گی۔

اَلتَّوَّابُ: توبہ قبول کرنے والا

بڑے بڑے گنہگاروں کی توبہ قبول فرما کر انہیں بخشنے والا' بار بار توبہ کی توفیق دینے والا بلکہ گنہگاروں کو بُلانے والا کہ ﴿**لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا**﴾ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس و ناامید مت ہو' اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔۔ جب وہ توبہ کی توفیق دیتا ہے تو بندہ توبہ کرتا ہے فرماتا ہے ﴿**ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ فَيَتُوْبُوْا**﴾ توبہ بندے کی بھی صفت ہے بمعنی گناہوں سے رجوع کرنا اور رب تعالیٰ کی صفت ہے بمعنی ارادہ عذاب سے رجوع فرمالینا۔

جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی سابقہ سرکشیوں کے باعث اپنے باب کرم سے دھتکارنہیں دیتا بلکہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کا نام و نشان بھی باقی نہیں چھوڑتا۔ شریعت میں توبہ ان چار چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے کہ گناہ کو قبیح سمجھتے ہوئے چھوڑ دے جو فروگزاشت اس سے پہلے ہوچکی ہے اس پر دل سے شرمسار ہو۔ دوبارہ اس کے ارتکاب نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو گذشتہ اعمال کا تدارک کرے۔

اللہ تعالیٰ تواب ہے جس کی بناء پر وہ بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے بندہ جب گناہ کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اُسے توبہ کی توفیق بخشتا ہے تو بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتا ہے پھر جب تک اللہ تعالیٰ توفیق عطا کئے رکھتا ہے تو وہ گناہ سے باز رہتا ہے مگر پھر بندہ گناہ کر بیٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر توبہ کی توفیق بخشتا ہے بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔۔ اس طرح ہر انسان کی زندگی گذرتی جارہی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ تواب نہ ہوتا تو ہماری زندگی کیسے گزرتی۔

﴿**انما التوبة على الله للذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريب فاولئك يتوب الله عليهم**﴾ (نساء/۱۷) وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھے پھر جلد ہی توبہ کرے ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہِ کرم پر لازم فرمالیا ہے کہ جو لوگ نادانی وحماقت سے گناہ کرلیں پھر عنقریب یعنی موت سے پہلے توبہ کرلیں تو اُن کی توبہ ضرور قبول فرمائے گا' اس میں ہزار ہا حکمتیں ہیں۔ رب تعالیٰ جانتا ہے کہ بندے گناہ کریں گے اگر توبہ کا قانون نہ ہوتو ان کی بخشش کی کوئی راہ نہ رہے گی۔ اس لئے اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا۔ رب تعالیٰ علیم بھی ہے حکمت والا بھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے ایک وعظ کے آخر میں فرمایا جو اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کرے رب تعالیٰ قبول فرمائیگا' پھر فرمایا۔ جو اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرے رب تعالیٰ قبول فرمائے گا' پھر فرمایا مہینہ

بھی بہت ہے۔۔ جو اپنی موت سے ایک دن پہلے توبہ کرے رب تعالیٰ قبول فرمائیگا' پھر فرمایا۔۔دن بھی بہت ہے جو موت سے ایک گھڑی پہلے توبہ کرے رب تعالیٰ قبول فرمائے گا ' پھر فرمایا گھڑی بھی بہت ہے۔۔ یہ فرما کر اپنے دست مبارک سے حلق شریف کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب جان یہاں آ جائے جب بھی توبہ کرے تو قبول ہے (روح المعانی)

احمد و ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً روایت کی' فرمایا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ غرغرہ تک بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ابوقلابہ نے فرمایا کہ ابلیس نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ جب تک بندے کی روح اس کے بدن میں رہے گی میں اُس کے اندر رہوں گا وہاں سے نہیں نکلونگا' میرا نکلنا روح نکلنے کے بعد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک بندے کی روح اس کے جسم میں رہے گی اس پر توبہ کا دروازہ بند نہ کروں گا اُس وقت تک اُس کی توبہ قبول کروں گا۔

روح کے بدن سے نکلنے کی حکمت بھی عجیب ہے کہ موت کے فرشتے پہلے سر کی جانب سے روح نہیں نکالتے بلکہ پیروں سے روح کے قبض کرنے کی ابتداء کرتے ہیں تاکہ بندے کا دماغ اور زبان رجوع الی اللہ ہو کر رب تعالیٰ سے معافی طلب کرے لیکن اس وقت کفر سے توبہ قابل قبول نہیں' کیونکہ ایمان بالغیب چاہئے۔۔موت کے فرشتوں کو دیکھ کر توبہ کرنا توبہ نہیں ہے۔

بڑے بڑے مجرموں کو رب تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ جب بھی رب تعالیٰ توفیق دے توبہ کرے۔ یہ خیال نہ کرے کہ اتنی عمر تو گناہوں میں گذری اب توبہ کیا کریں کوئی بھی اپنے کو یقیناً دوزخی نہ سمجھے' توبہ کرے۔توبہ کا وقت موت سے پہلے ہے کفر سے توبہ غرغرہ سے پہلے ہونی چاہئے اور گناہوں کی توبہ موت یعنی جان نکلنے سے پہلے۔غرغرہ سے مراد علامات موت اور موت کے فرشتے کو دیکھنے کا وقت ہے۔

توبہ استغفار کی برکت سے عذاب الٰہی نہیں آتے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم میں دو امانتیں ہیں اللہ تعالیٰ کے نبی اور استغفار۔۔اللہ تعالیٰ کے نبی نے پردہ فرمالیا' استغفار قیامت تک باقی ہے (تفسیر کبیر)۔

استغفار سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے وقت پر بارشیں آتی ہیں مال کی کثرت' اولاد میں برکت ہوتی ہے۔ اس سے نہروں میں پانی' باغوں میں پھل پھول کی کثرت ہوتی ہے۔ استغفار بہترین دُعا اور عبادت ہے انسان کی سب سے پہلی دُعا اور سب سے پہلی عبادت استغفار ہی ہے آدم علیہ والسلام نے جنت میں عرض کیا ﴿**وان لم تغفرلنا و ترحمنا**﴾ مسلمان سچے دل سے خداوند کریم کی طرف متوجہ ہوکر اپنے گناہوں پر ندامت اور شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے گناہ کی معافی اور بخشش کی دُعا مانگے اور پھر پورے عزم کے ساتھ خداوند کریم سے یہ عہد کرے کہ اب دوبارہ کبھی اس گناہ کو نہیں کروں گا بس یہی توبہ کی حقیقت ۔۔ توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ تنہائی کے گناہوں کی توبہ تنہائی میں کرے اور اعلانیہ گناہوں کی توبہ اعلانیہ کرے۔۔ بہتر یہ ہے کہ کسی پابند شریعت نیک وصالح عالم دین کا ہاتھ پکڑ کر بیعتِ توبہ کرے اور جس توبہ کے بعد آئندہ پھر کبھی وہ گناہ نہ کرے تو اس کا نام توبہءنصوح ہے جس کا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توبہءنصوح کی توفیق بخشے (آمین)

☆ نماز چاشت کے بعد جو شخص **یا تواب** تین سو ساٹھ مرتبہ پڑے گا اس کو سچی توبہ نصیب ہوگی خاتمہ بالخیر ہوگا ظالم پر پڑھیں تو ہلاک ہو جائے گا۔

☆ ﴿**فتلقیٰ اٰدم من ربه كلمت فتاب عليه انه هوالتواب الرحيم**﴾ (البقرہ) پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی' وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں کچھ دُعائیہ کلمے اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوئے۔ جب اُن کلمات سے دُعا مانگی تب رحمت الٰہی نے دستگیری فرمائی۔ وہ دُعائیہ کلمہ **لا الــه الا الــلــه محمد رسول الله** تھا۔ آدم علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو ساق عرش پر **لا اله الا الله محمد رسول الله** لکھا دیکھا تھا۔۔ آپ نے عرض کیا کہ خداوند میں اس ذات گرامی محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل اپنے خطا کی معافی چاہتا ہوں مجھے معاف فرما۔ اس وقت رحمت الٰہی کا دریا جوش میں آیا اور خطاء سے معافی ہوئی۔ سبحان اللہ۔ رحمتہ للعالمین کا کیا رحمت والا نام ہے کہ اپنے والد کو پہلے تو ملائکہ سے سجدہ کرایا پھر اس مصیبت سے بچایا۔

اب اولاد آدم کو بھی یہ ہی حکم دیا گیا کہ اگر تم لوگ گناہ کرو، کفر کرو، ظلم کرو تو بارگاہ مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ وسلام میں حاضر ہوکر اُن سے شفاعت کی درخواست کرو اور وہاں جا کر رب تعالیٰ سے توبہ کرو اور محبوب بھی تمہارے لئے شفاعت فرما دیں تو تمہاری توبہ قبول ہوگی ' فرماتا ہے ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَاجَدُ اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ جسمانی طور پر مدینہ منورہ کی حاضری نصیب نہ ہوتو اس ذات کریم کی طرف متوجہ ہوجاؤ کیونکہ وہ تو ہر جگہ حاضر ہیں غائب تو ہم ہیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں ہمارے رسائل 'توبہ واستغفار' اور 'مغفرت الٰہی بوسیلہ النبی ﷺ)

سچی توبہ کی توفیق : جو شخص سوتے وقت اُسے روزانہ ۴۰۹ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کی بدولت اسے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما دیگا اسکے بعد جو شخص اسے روزانہ ۲۴ بار پڑھتا رہے وہ ہمیشہ توبہ پر قائم رہے گا۔

دنیوی خوشحالی کا عمل : جو شخص رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اسے روزانہ ۲۱۱۲۱ مرتبہ پڑھے اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اس کی برکت سے وہ آئندہ رمضان المبارک تک خوشحال رہے گا اور اس کی زندگی سکون اور آرام سے گزرے گی شرطیکہ پہلے سچے دل سے توبہ کرے اور آئندہ جانتے ہوئے گناہ نہ کرے۔

قبولیت دُعا کا ذریعہ: یہ وظیفہ قبولیت دُعا کے لئے بھی بہت اکسیر ہے اگر کسی کی جائز دُعا پوری نہ ہوتی تو وہ گیارہ دن تک اس اسم کا روزانہ گیارہ سو مرتبہ ورد کرے۔ اس کے بعد روزانہ دُعا مانگے ان شآءاللہ جائز دُعا قبول ہوگی اور جو حاجت دل میں رکھے گا وہ پوری ہوگی۔

حصول روحانیت : جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راستہ نہ ملتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے تصور میں ڈوب کر کثرت سے اس وظیفہ کو پڑھے اس پر باطن کی راہ کھل جائے گی اور ولی کامل بننے کے لئے اُسے راہنمائی میسر آجائے گی اس پر انوار کا بھی ظہور ہوگا۔

اَلْمُنْتَقِمُ : بدلہ لینے والا

اللہ تعالیٰ کے انتقام لینے کی انسان کہاں تاب لاسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ خود بھی معاف کرتا ہے اور درگزر کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے جب لوگ بڑی بڑی غلطیاں کرتے ہیں اس کے بندوں پرظلم کرتے ہیں حسد کی بناء پرانہیں تنگ کرتے ہیں تو پھروہ انہیں ڈھیل دے دیتا ہے ہوسکتا ہے کہ اب بھی وہ برائیوں کو چھوڑ دیں مگر جب کسی بندے کاظلم حد سے بڑھ جاتا ہےاوروہ حد سے گزر کرحد کومعافی مانگنے کا موقع دیتا ہےلیکن پھر بھی اگروہ انسان نافرمانی اور سرکشی سے باز نہ آئے اور نظام کائنات میں بُرے اثرات پیدا کرے تو اسے عبرت کے طور پراللہ تعالیٰ پکڑ لیتا ہےاورایسا بدلہ لیتا ہے کہ اس کی نسلیں بھی یاد کرتی ہیں اس لئے اگر کوئی نیک انسان دوسروں کےظلم سے تنگ آ کراللہ تعالیٰ کواس صفت سے پکارے تو اللہ تعالیٰ ظالموں سےاس پرظلم کا بدلہ لیتا ہےاس لئے اس اسم **'یامنتقم'** کاوِرد صرف اس صورت میں کرنا چاہئے جب کہ بات حد سے گزرجائے۔

کالےعلم کے وارکوروکنا: بعض کالےعلم کے حامل بڑاسخت قسم کا جادوکرتے ہیں۔سفلی علم کے ذریعے کاروبار' کارخانہ یادکان وغیرہ کی آمدن کو باندھ دیتے ہیں۔وقتی طور پراثر ہوجاتا ہے۔لیکن نفع نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ایسی صورت میں اس اسم کاوردکالےعلم کے وارکوروک دیتا ہےلہذا جس پرکالےعلم کاوار ہوگیا ہوتواسے چاہئے کہ چالیس دن تک صبح کے وقت یہ اسم ۶۴۰ مرتبہ پڑھے اگراس سے زیادہ یعنی ۶۴۰۰ مرتبہ پڑھ سکتا ہوتو پڑھ لے ان شآءاللہ کالےعلم کے وارکا اثر فوراً ختم ہوجائے گا اور پہلے کی طرح ہرکام معمول کے مطابق درست ہوجائے گا۔

ہرمراد پوری ہو: جوشخص آدھی رات کے وقت تنہائی میں کھڑے ہوکرتین ہزار مرتبہ اس نام کو پڑھے اوراس کے بعد جوخواہش دل میں ہوسجدہ ریز ہوکراللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرے ان شاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

جھوٹی تہمت کا بدلہ: گر کسی پر جھوٹی تہمت لگا کر اس کے خلاف زنا' شراب' جوئے یا قتل کا مقدمہ بنا دیا گیا ہو تو اس صورت میں اسے چاہئے کہ اس اسم کو گیارہ ہزار مرتبہ پڑھنا شروع کر دے اور اس وقت تک پڑھتا رہے جب تک مقدمے کا فیصلہ نہ ہو جائے ان شآء اللہ وہ بری الزمہ ہوگا اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے گی اور جیل میں قیدی حضرات اسے پڑھیں تو ان پر بھی نرمی کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔

دشمن سے محفوظ رہنا:

دشمن سے حفاظت میں رہنے کے لئے بھی اس کا عمل بہت مجرب ہے جو شخص کسی دشمن سے مغلوب ہوا ہو وہ شخص تین جمعہ تک ہر جمعہ کو سات ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے ان شآء اللہ دشمن کے پہنچنے سے خلاصی ہو جائے گی اور حفاظت کے ساتھ رہے گا۔

اَلعَفُوُ: معاف کرنے والا

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے درگزر فرمانے والا ہے گناہوں سے بچنے کی توفیق ملنے لگتی ہے کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہوسکتا اس لئے اس اسم کا ذاکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے اور اس کی ہر قسم کی کوتاہیوں سے درگزر فرما کر معاف فرماتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم ہے کہ ہمارے گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں وہ پھر بھی ہمیں معاف فرما دیتا ہے بشرطیکہ خلوص دل سے اس سے معافی طلب کی جائے' مومن گنہگار کو معافی دینے والا۔ وہ عادل ہے یہ فضل۔ غفور سے عفو زیادہ مبالغہ ہے کہ غفر کے معنی ہیں چھپانا' عفو کے معنی ہیں مٹانا' غفور عیبی کے عیب چھپانے والا' عفو عیبوں کو مٹانے والا۔

﴿**وكان الله عفوا غفورا**﴾ (النساء/۹۹) اور اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

عفو اور مغفرت دونوں قریب المعنی ہیں جن میں لطیف فرق کیا جاتا ہے۔ چھوٹے گناہ معاف فرمانا عفو ہے بڑے گناہ معاف فرمانا مغفرت' دنیا میں معاف فرمانا عفو ہے۔ آخرت

میں پکڑ نہ فرمانا مغفرت ہے‘ بالکل معاف کر دینا عفو ہے گناہ چھپا لینا کہ اس پر کسی کو اطلاع نہ ہو مغفرت‘ یقینی گناہ معاف فرما دینا عفو ہے اور مشکوک و مشتبہ گناہ بخش دینا مغفرت‘ بغیر توبہ کئے معاف فرما دینا عفو ہے توبہ قبول فرما کر معاف فرما دینا مغفرت‘ بہر حال عفو اور غفور مکرر نہیں یعنی ان تمام معافیوں کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی الہ تعالیٰ عنہا سے حضور اکرم ﷺ کی یہ دُعا منقول ہے **الھم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عنی** اے اللہ تو بہت زیادہ معاف فرمانے والا کریم ہے معافی کو پسند فرماتا ہے پس مجھ کو معاف فرما دے۔

حضور ﷺ نے شب قدر میں یہ دُعا مانگنے کی تمہیں تعلیم فرمائی ہے لہذا شب قدر میں اس دُعا کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔ (ہماری کتاب ’توبہ واستغفار‘)

گناہوں کی معافی: جو شخص اسے روزانہ صبح و شام سو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتا رہتا ہے اور اس میں اچھے اوصاف پیدا ہو جائیں گے اور اس کا دل نیک کام کرنے کی طرف خوب مائل رہے گا۔ اس لحاظ سے اس اسم کا ورد ہر وقت کرنا بھی بہتر ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہر نماز کے بعد چند بار اسے پڑھ لینا بھی بہت بہتر ہے۔

خاوند کے مزاج کو نرم کرنا: ایسی عورت جس کے خاوند کا مزاج بہت سخت ہو اور بات بات پر ناجائز غصے کا اظہار کرتا ہو‘ ایسے حالات میں عورت کی زندگی بہت تلخ ہو جاتی ہے تو ایسی عورت کو چاہئے کہ جب خاوند کو روٹی دینے لگے تو اس پر پہلے ۱۱۱ مرتبہ ’یا عفو‘ پڑھ لے۔ اس طرح چالیس دن تک کرے ان شآء اللہ خاوند کا مزاج نرم ہو جائے گا اور بدکلامی چھوڑ دے گا اور اپنی عورت سے بہتر سلوک کرنے لگے گا۔

مرض کی شدت میں کمی: ایسا مریض جسے مرض بہت تنگ کرتا ہو اگر وہ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے لگے تو اس کی مرض کی شدت میں کمی آ جائے گی اور جو ادویات استعمال کرے گا اللہ تعالیٰ ان میں شفایابی کے اثرات پیدا کر دیگا۔

ہر قسم کی تنگی کا حل:

تنگی خواہ کسی قسم کی ہو، خواہ مال و دولت کی ہو یا اولاد کی طرف سے ہو، یا کسی ظالم کے ظلم کی پریشانی دامنگیر ہو، اُسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرے اور پھر اس اسم کا ذکر کرنا شروع کر دے اور روزانہ عصر کی نماز کے بعد یا دن میں جس وقت ہو سکے ایک ہزار مرتبہ پڑھے، دو سال تک یہ معمول جاری رکھے اس کی ہر قسم کی تنگی دور ہو جائے گی۔

یا عفو یا غفور کا عمل: '**یا عفو**' کے بعد اگر '**یا غفور**' کو شامل کر لیا جائے تو اس کے اثرات میں اور زیادہ تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے اللہ تعالیٰ بہت ہی مہربان ہوتا ہے اور ہر قسم کے گناہ فوراً معاف کر دیتا ہے۔

جو شخص راہ حق کا متلاشی ہو تو اُسے چاہئے کہ اکتالیس یوم تک گیارہ ہزار مرتبہ '**یا عفو یا غفور**' پڑھے ان شآء اللہ اس پر روحانیت کی راہیں کھل جائیں گی۔

الرؤف : مشقت اور مصیبتوں کا دور کرنے والا

الرؤف : مہربان، رافت والا، مشقت اور مصیبتوں کا دور کرنے والا ـ ـ رؤف رافتہ سے بنا بمعنی بے حد رحمت جس کی انتہاء نہ ہو۔ بعض عشاق نے فرمایا کہ بندے کی حاجت کی بناء پر احسان کرنا رحمت ہے اور اپنی عادت کی بناء پر احسان فرمانا رافتہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے پناہ شفقت اور مہربانیاں کرنے والا ہے اس لئے جو شخص اسے رؤف کہہ کر پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی مہربانیوں کے دروازے کھول دیتا ہے یہ اسم تاثیر میں جمالی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مہربانی: جو شخص اس اسم کو روزانہ ہر نماز کے بعد چند بار پڑھنے کا معمول بنا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہو جاتا ہے۔ اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور روح کی کثافت دور ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے مخلوق خدا اس سے ہمدردی سے پیش آنے لگتی ہے اور

اس کے سامنے دنیا مسخر ہو جاتی ہے اور جو شخص اسے کثرت سے پڑھے تو اس کے اثرات اور بھی زیادہ مؤثر ہو جاتے ہیں۔ جو شخص بھی اس اسم کے پڑھنے والے کے سامنے آئے گا۔ نرم ہو جائے گا' اگر اس کے دل میں غصہ بھی ہو تو وہ بھی ختم ہو جائے گا۔

ظالم حاکم کو نرم کرنا:

اگر کبھی کسی ظالم حاکم یا سربراہ سے واسطہ پڑ جئے اور وہ جائز بات نہ سنتا ہو تو اس کو نرم کرنے کے لئے اس وظیفہ کو ۲۱ دن تک روزانہ ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھے تو ان شآء اللہ اس کا دل نرم ہو جائے گا اور وہ آپ کی ہر جائز بات سنے گا اور انصاف سے کام لے گا۔

مزاج کی درستگی :

اگر کسی شخص کا بیماریوں یا پریشانیوں کی وجہ سے مزاج خراب رہتا ہو' طبیعت میں چڑ چڑا پن ہو' بات بات پر گھر والوں پر غصہ آتا ہو تو اُسے چاہئے کہ **یارؤف** تین سو مرتبہ صبح بعد نماز فجر اور تین سو دفعہ بعد نماز مغرب پڑھے اور اکیس روز تک یہ عمل کرے ان شآء اللہ اس کا مزاج درست ہو جائے گا اور طبیعت میں فرحت پیدا ہو جائے گی۔

دُلہن کی رخصتی کا وظیفہ: جب کوئی دلہن اپنے گھر سے شادی کے موقع پر رخصت ہو تو اسے چاہئے کہ راستے میں دل میں 'یارؤف' پڑھتی جائے اور خاوند سے پہلی ملاقات تک پڑھتی رہے ان شآء اللہ خاوند ہمیشہ وفادار اور مہربان رہے گا۔ ایسے ہی اگر کوئی دولہا دلہن کو گھر میں لاکر اس وظیفہ کو ایک ہزار ایک سو مرتبہ پڑھ کر دلہن سے ملاقات کرے تو بیوی ہمیشہ تابعدار رہے گی اور میاں بیوی کی زندگی خوشگوار رہے گی' گھریلو تلخیاں پیدا نہ ہوں گی۔

حصول رحمت کا وظیفہ:

اگر کوئی شخص اس وظیفہ کو اس طرح یعنی **یارؤف یارحیم** پڑھے تو مندرجہ بالا اثرات قوی ہو جائیں گے اور اُسے کثرت سے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر لحاظ سے حاصل ہو گی۔ وہ شخص جس کام کو ہاتھ ڈالے گا اسی میں کامیابی حاصل ہو گی۔

حضور ﷺ کی مہربانی : اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ صفاتی نام 'رؤف' بھی عطا فرمایا ہے۔بعض نے فرمایا کہ حضور ﷺ اپنے قرابت داروں عزیزوں پر رؤف ہیں اپنے دوستوں پر رحیم' یا جس نے حضور ﷺ کو دیکھا اُس پر رؤف ہیں جو بغیر دیکھے آپ پر ایمان لائے ان پر رحیم (روح المعانی) یا پرہیزگاروں پر رؤف ہیں گناہگاروں پر رحیم۔

حضور ﷺ رحیم تو سارے عالم پر ہیں یعنی رحمت عامہ سارے عالم کے لئے ہے ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ مگر رحمت خاصہ یعنی رؤف ورحیم صرف مسلمانوں پر ہیں۔ سورج روشنی دینے والا ساری دنیا کو ہے مگر روشنی اور پھل دونوں صرف باغوں کو دیتا ہے۔ بارش ساری زمین کو تری دیتی ہے مگر تری وسبزی دونوں نفیس زمین کو دیتی ہے یا موتی صرف سمندر کی سیپ کو۔

رؤف بنا ہے رافۃٌ سے بمعنیٰ مشقت اور مصیبتوں کا دفع کرنا۔ رحیم رحمت کا بمعنیٰ احسان کرنا' مفید چیزیں عطا کرنا بغیر استحقاق۔ رافۃٌ کا ذکر رحمت سے پہلے ہے کہ مضر چیزوں کا دفع پہلے ہوتا ہے مفید کی عطا بعد میں۔ بعض نے فرمایا کہ حضور ﷺ اپنے قرابتداروں' عزیزوں پر رؤف ہیں' اپنے دوستوں پر رحیم۔ یا جس نے حضور ﷺ کو دیکھا اس پر رؤف ہیں جو بغیر دیکھے آپ پر ایمان لائے ان پر رحیم (روح المعانی) یا پرہیزگاروں پر رؤف ہیں' گنہگاروں پر رحیم یا اس کے برعکس۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ ثابت ہوا کہ رؤف اور رحیم اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں مگر یہی صفتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عطا فرمائی ہیں۔ حضور ﷺ کی یہ صفات عطائی ہیں۔ رب تعالیٰ نے یہ دونوں نام اپنے حبیب کو عطا فرمائے ہیں کسی نبی کو رب تعالیٰ کے دو نام نہیں ملے۔ ۔

مَالِكَ الْمُلْكِ : ملک کا مالک

مالک کہتے ہیں **المتصرف فی الاعیان المملوکة کیف شاء** (بیضاوی) وہ ہستی جو اپنے ملک میں جو چاہے کر سکے ۔۔ اس لفظ سے اُن عقائد باطلہ کی تردید ہوگئی جن میں ہندوستان کے مشرک اور کئی دوسری قومیں مبتلا تھیں یعنی خدا ہر مجرم کو سزا دینے پر مجبور ہے اسے معاف کرنے کا ہرگز اختیار نہیں ۔قرآن نے فرمایا وہ مالک ومختار ہے اور ہر چیز جن و انس سب اس کی ملکیت ہیں جیسے چاہے ان سے سلوک فرمائے ۔ اگر مجرم کو سزا دینا چاہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا اور اگر بخشنا چاہے تو اسے کوئی ٹوک نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز کا مالک ہے ہر چیز حقیقت میں اسی کی ہے انسان کی ملکیت عطائی، عارضی، حادث ہے۔

حکومت دینے والا بھی وہی ہے اور چھیننے والا بھی وہی۔ سب کچھ اس مالک حقیقی کے دست قدرت میں ہے اس کی سنت یہ ہے کہ وہ جب کسی فرد یا قوم میں رحمت وعدل کے تقاضے پورا کرنے کی صلاحیت دیکھتا ہے تو اسے حکومت وعزت سے سرفراز فرما دیتا ہے اور جو فرد یا قوم اپنے عمل سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت کر دیتی ہے تو اسے ذلت و خواری کے گڑھے میں پھینک دیا جاتا ہے۔

حضرات انبیاء واولیاء بعطاء الٰہی رب کے ملکوں کے مالک ہیں رب کے دیئے ہوئے اختیارات سے عالم میں تصرف کرتے ہیں۔ رب نے انہیں ملک نہ دیئے تو وہ پورا مالک نہ رہا، رب مالک بھی ہے مالک گر بھی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ملک عطا فرمانے سے بھی وہ رب مالک رہتا ہے اس کی ملکیت میں کوئی فرق نہیں آتا، جیسے مولیٰ اپنے غلام کو کچھ دے تو مولیٰ مالک رہتا ہے۔ بندوں کی عارضی ملک کے رب تعالیٰ کی حقیقی ملکیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مِلک اپنا مُلک اپنے بندوں کو دینے پر قادر ہے بلکہ عطاء فرماتا ہے۔

﴿**تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ**﴾ تو بخش دیتا ہے (عطا فرماتا ہے) ملک جسے چاہتا ہے۔

دیکھو ملک زمین ظاہری بادشاہ کو اس نے عطا فرمایا ہے ایسے ہی ملک غیب انبیاء اولیاء کو عطا فرمایا ہے جو شخص حضرات انبیاء و اولیاء کو کسی چیز کا مالک نہ مانے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے مالک الملک ہونے کا انکاری ہے۔

اللہ تعالیٰ مالک حقیقی ہے مخلوق کی ملکیتیں عارضی' مجازی وعطائی ہیں جیسے ہم رب تعالیٰ کے ہونے کے باوجود اپنے مکان جائیداد' کاروبار وغیرہ کے مالک ہیں ایسے ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضور انور ﷺ سارے عالم کے مالک ہیں۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا ترا

☆ نماز فجر کے بعد جو شخص ایک سو مرتبہ **یَـامَـالِكَ الْـمُـلْكِ** پڑھ لے تو نحوست دور ہوگی تونگری بے حساب آئے گی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کو **یَـامَـالِكَ الْمُلْك** پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے صاحب ملک یعنی دنیاوی اسباب اور ذرائع کا مجازی مالک بنا دیتا ہے اور ہر لحاظ سے وہ صاحب عزت ہو جاتا ہے۔

مال و دولت و عزت: جو شخص **یَـامَـالِكَ الْـمُـلْك** روزانہ ۲۱۲۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور ہمیشہ کے لئے پڑھے ان شآء اللہ اس اسم کی بدولت وہ آہستہ آہستہ امیر ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ بے پناہ دولت جمع ہو جائے گی اور اس اسم کے پڑھنے سے عزت بھی بے پناہ ملے گی۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو اُسے **یَـامَـالِكَ الْـمُـلْك** کہہ کر پکارے اللہ تعالیٰ اُسے بھی دنیا کا مالک بناتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ حاکم تک بنا دیتا ہے۔

قضائے حاجت کا عمل:

اگر کسی کو کوئی ضروری حاجت درپیش ہو تو **یَـامَـالِكَ الْمُلْك** بعد نماز عصر ۲۱۲۰ مرتبہ پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجت پیش کرے ان شآء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

الیکشن میں کامیابی کا عمل: حکومت کا سلسلہ سنبھالنے کے لئے الیکشن میں کامیابی ضروری ہے۔ اس اسم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسے کثرت سے پڑھنے والا

صاحب اقتدار بن جاتا ہے اور حکومت میں شمولیت کا موقع پا لیتا ہے۔حکومت میں شامل ہونے کا ایک ذریعہ الیکشن ہے لہٰذا اس میں کامیابی کے لئے الیکشن کا امیدوار خود یا اس کا کوئی ہمدرد اس وظیفہ کو روزانہ ۶۲۵۰ مرتبہ پڑھے اور چالیس دن تک اس پڑھائی کو جاری رکھے ان شآءاللہ امیدوار کو الیکشن میں کامیابی حاصل ہوگی۔

سربراہ مملکت قائم رہنے کا عمل : یہ وظیفہ سربراہ کے دیر تک حکومت کرنے کے لئے بھی بہت مفید ہے کیونکہ ایسا سربراہ جو یہ چاہتا ہو کہ نیک نیتی سے حکومت کا نظام سنبھالے رکھے اور اس کے خلاف کوئی سازش نہ ہو تو اسے چاہئے کہ **یَـامَـالِكَ الْـمُـلْكِ** روزانہ صبح کے وقت گیارہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شآءاللہ عرصہ دراز تک اسے حکومت کرنے کا موقع میسر رہے گا اور رعایا اس سے خوش رہے گی۔

جائیداد کے مقدمہ میں کامیابی :

اس وظیفہ میں جائیداد کے مقدمے میں کامیابی کے اثرات ہیں لہٰذا جائیداد کی تقسیم میں اگر کسی کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو یا کوئی دوسرا فریق حصہ دینے پر راضی نہ ہو یا عدالت میں تقسیم جائیداد کا مقدمہ چل رہا ہو تو اس صورت میں ۲۱ روز تک **یَـامَـالِكَ الْمُلْكِ** گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے پھر ہر تاریخ پر اُسے مقدمہ کی پیشی کے وقت دل میں کثرت سے پڑھتا رہے ان شآءاللہ مقدمہ میں کامیابی حاصل ہوگی اور جائیداد کا حصہ مل جائے گا۔ اگر خدانخواستہ مقدمہ میں کامیابی نہ ہو تو پھر اپیل میں کامیابی کے لئے شماروں پر ختم شریف کی صورت میں سوالاکھ کی تعداد پوری کریں ان شآءاللہ کامیابی ہوگی۔

گناہ اور عذابِ الٰہی : گناہ کیا ہے؟ حقوق اللہ اور حقوق العباد' گناہ کے نقصانات' گناہ کے اثرات' گناہ کے اسباب' گناہوں سے دنیوی نقصان' گناہ کے معاشرتی اور اخلاقی نقصانات' ہر گناہ کی دس بُرائیاں' گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ' گناہِ کبیرہ کا مرتکب کافر نہیں' گناہوں کا علاج ...... ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کے لئے اس اصلاحی کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِ کْرَامِ

عظمت وبُزرگی والا' غضب وکرم والا

ذوالجلال رب کی صفت ذاتیہ ہے اور اکرام اس کی صفت فعلیہ یعنی جلال اس کی ذات میں ہے اور اکرام مخلوق پر ہے بعض نے فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے۔

اس اسم کی تاثیر جلالی ہے اور اس کے ذکر میں دنیاوی بزرگی اور بلندی روحانیت پوشیدہ ہے۔ **ذُوالْجَلَالِ وَالْاِ کْرَام** کو ہمیشہ پڑھنے والا دنیا میں باعزت اور خوش بخت ہوجاتا ہے ہر کام میں ترقی اور عظمت پیدا ہوتی ہے لوگ اس کی تواضع اور تعظیم کرتے ہیں' لہذا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُس کو دین و دنیا میں سعادت مندی حاصل ہو تو وہ اس اسم کو بلاناغہ پڑھے۔

☆ اگر کوئی مہم درپیش ہو تو بعد نماز عشاء سو مرتبہ **ذُوالْجَلَالِ وَالْاِ کْرَام** پڑھ لیں ہر مشکل آسان ہوگی

☆ ﴿**کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِ کْرَامِ**﴾ زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات' عظمت والا اور بزرگی والا

اگر کوئی شخص کسی علاقے میں رہتا ہو اور وہاں اس کا کوئی خواہ مخواہ دشمن بن جائے لیکن انسان بذات خود حق پر اور راہ راست پر گامزن ہو تو اس کی ظالمانہ دشمنی سے بچنے کے لئے اس آیت کا ورد بہت مؤثر ہے۔

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دن یا رات کا کوئی وقت مقرر کرے اور ۱۴۴ مرتبہ روزانہ بارہ دن تک پڑھے اور اس کے بعد سجدہ ریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا مانگے ان شآء اللہ وظیفہ ختم ہوتے ہی دشمن کے دل میں خوف خدا پیدا ہوگا اور وہ دشمنی ترک کردے گا یا وہ علاقہ ہی چھوڑ جائے گا یا وہ اپنے حالات کی بناء پر فوراً عاجز ہوجائے گا اور اس میں دشمنی کی سکت نہیں رہے گی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا دُعا مانگتے وقت یاذوالجلال والاکرام ضرور کہا کرو۔

﴿تَبٰرَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذِی الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ﴾ (الرحمٰن) اے محبوب تیرے رب کا نام پاک کتنا برکت والا ہے تیرے اس پروردگار کا نام جو بڑی عظمت والا اور بڑے احسان فرمانے والا ہے (ضیاء القرآن)

اللهم تبارك اسمك و تعالیٰ جدك و جل ثناء ك ولا اله غيرك

اسرارِ غیبی کا مشاہدہ: اکثر بزرگان دین نے اس وظیفہ کو اسم اعظم قرار دیا ہے چونکہ اس ذکر کی کثرت سے اسرار باطنی کا مشاہدہ ہوتا ہے پڑھنے والے کو بے شمار غائب کے اسرار ورموز حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے حضرات جو راہ طریقت پر چل رہے ہوں انہیں چاہئے کہ وہ اس اسم کو روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ بہت جلد اُن کا باطن کھل جائے گا اور انہیں غیبی اسرار ورموز کا خواب یا مراقبہ میں مشاہدہ ہوگا۔

صاحب روحانیت بننے کے لئے بھی یہ وظیفہ بہت اکسیر ہے اس لئے روحانیت کے طالب کو چاہئے کہ وہ نفی اثبات کے ذکر پر مداومت کرنے کے بعد اس اسم کو روزانہ ۲۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے۔ اگر اتنی تعداد میں نہ پڑھ سکے تو کم از کم ۷۰۰۰ مرتبہ تادم آخر پڑھنے کا معمول بنالے ان شآء اللہ وہ روحانی دولت سے مالا مال ہو جائے گا۔

شفائے امراض: اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اس کے لواحقین کو چاہئے کہ اس اسم کو ۱۰۹۴ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے سات روز تک مریض کو پلائے ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اس کی صحت یابی کے اسباب پیدا کر دے گا۔ اگر کوئی شخص سوتے وقت ۲۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور اسکے بعد اللہ کے حضور اپنی تندرستی وصحت کی التجا کرتا رہے تو ان شآء اللہ تندرست وتوانا رہے گا۔

حصول عزت: اس ذکر کو کثرت سے پڑھنے والا ہمیشہ دوسروں کی نگاہ میں باعزت اور معظم رہتا ہے۔ اس سے بزرگان دین جن کو اللہ تعالیٰ لوگوں میں دائمی عزت

بخشنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے باطنی اشارہ کے ذریعہ یہ اسم پڑھنے کا حکم دیتا ہے اور جوں جوں وہ شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دائمی عزت سے نوازتا جاتا ہے اور وہ ایسی عزت ہوتی ہے جسے دُنیا کا کوئی شخص چھین نہیں سکتا۔

اگر کوئی مُرید اپنے پیر کی نظروں سے گر گیا ہو تو اس اسم کے پڑھنے سے اس کی عزت بحال ہو جائے گی۔ ایسے ہی اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی نظروں سے گر جائے تو اسے چاہئے کہ ۴۱ دن صبح و شام ایک ہزار مرتبہ اس ذکر کا ورد کرے ان شآء اللہ وہ نہ صرف اپنے خاوند کی نظروں میں صاحب عزت ہو جائے گی بلکہ تمام خاندان کی نظروں میں سربلند و مکرم ہو جائے گی۔ ایسے ہی اگر کوئی ملازم اپنے مالک کی نظروں میں کمتر اور ذلیل ہو گے ہو تو اسے بھی چاہئے کہ اکتالیس دن تک صبح و شام ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ اپنے مالک کی نظروں میں باعزت ہو جائے گا۔

ہر کام میں کامیابی : اس اسم کی ایک تاثیر یہ بھی ہے کہ اسے پڑھنے والا زندگی کے متعلقہ شعبہ میں کامیاب ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کسی شخص پر کوئی مقدمہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ۸۰ دن تک ۳۱۲۵ مرتبہ ایک وقت مقرر کر کے پڑھے۔ اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد مقدمہ پر پیش ہونے والی تاریخ کو گھر سے نکلتے وقت یہ اسم پڑھتا جائے اور منصف کے سامنے پیش ہونے تک پڑھتا جائے ان شآء اللہ اگر وہ حق پر ہوگا تو ہر لحاظ سے کامیابی حاصل ہوگی۔

تسخیر خلق : اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ تمام دنیا اس کے سامنے تسخیر ہو جائے، ہر ملنے جلنے والے اس کی عزت کرے تو اُسے چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے اور ہمیشہ پڑھتا رہے ان شآء اللہ مخلوق خدا مسخر ہو کر اس کی خادم ہو جائے گی۔

حصول مراد : اگر کسی شخص کے پیش نظر کوئی خاص مقصد یا مراد ہو تو اسے چاہئے کہ گیارہ دن تک اسے گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کا مقصد اور مراد بر آئے گی۔

اَلْمُقْسِطُ : انصاف کرنے والا

قسط کے معنی ظلم بھی ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا﴾ اور بمعنی عدل وانصاف بھی، رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ﴾ مگر جب یہ بات افعال میں آئے تو عدل وانصاف ہی کے معنی میں ہوتا ہے یعنی عدل قائم کرنا، یا ظلم زائل کرنا۔ مقسط کے معنی ہوئے مظلوموں سے ظالموں کا ظلم دور فرمانے والا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے والاوں کو پسند فرماتا ہے۔

اگر کسی کو صحیح عدل کی ضرورت ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو **یامقسط** پکارے ان شآء اللہ اُسے صحیح نصاف ملے گا۔ اس کے علاوہ اگر کسی کے ساتھ ظلم ہوا اور اس کے معاملے میں اسے صحیح انصاف نہ ملنے کی امید ہو تو اس صورت میں اس اسم 'یامقسط' کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ مظلوم کی مدد فرمائے گا اور اسے صحیح انصاف ملے گا۔

عادل جج بننے کا عمل: ایسے جج جو یہ چاہتے ہوں کہ کرسی انصاف پر بیٹھ کر ان سے صحیح عدل وانصاف ہو اور کسی کے ساتھ انصاف کرتے وقت زیادتی نہ ہو، ہر ایک کو اپنے کئے کا حق ملے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ صحیح عادل اور منصف بننے کے لئے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی جائے اس لئے جو شخص جج بن کر صحیح انصاف کرنے کا طالب ہو تو اسے چاہئے کہ **یامقسط** روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شآء اللہ، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نظرِ عنایت اس کے شامل حال رہے گی اور اس سے انصاف ہوگا۔ جب تک وہ **یامقسط** کو پڑھتا رہے گا وہ کسی سے غیر منصفانہ سلوک نہیں کرے گا۔

شیطانی وسوسوں کا علاج: اگر کسی شخص کو شیطانی وسوسے بہت آتے ہوں تو اُسے چاہئے کہ **یامقسط** روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھے اور چالیس دن تک یہ عمل جاری

رکھے ان شآءاللہ شیطانی وسوسے بالکل ختم ہو جائیں گے۔۔اللہ تعالیٰ انصاف کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے شیطانی قوت پر غلبہ پیدا کر دے گا۔

رنج وغم کا علاج: اگر کوئی شخص رنج وغم میں مبتلا ہو تو **یامقسط** تین ہزار مرتبہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھے ان شآءاللہ اس کا رنج وغم ختم ہو جائے گا اور اسے خوشی نصیب ہو گی۔

غیر منصف خاوند کو درست کرنا: اگر کسی شخص کی چند بیویاں ہوں اور وہ بیویوں میں انصاف کے تقاضے کو پورا نہ کرتا ہو اور ایسی بیوی جس کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک ہوتا ہو اور وہ اس کے ظلم کا شکار ہو تو ایسی عورت کو چاہئے کہ اپنے خاوند کو انصاف کے راستے پر لانے کے لئے **یامقسط** سات ہزار مرتبہ روزانہ سات دن تک پڑھ کر پانی دم کر کے اپنے خاوند کو پلائے ان شآءاللہ اس کی طبیعت نرم ہو جائے گی اور وہ اس عورت سے منصفانہ انداز میں بہتر سلوک سے پیش آنے لگے گا۔

اَلْجَامِعُ: جمع کرنے والا

جامع کے معنی خود تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے کہ تمام خوبیاں اس میں جمع ہیں یا تمام بکھری خلق کو قیامت میں جمع فرمائے گا رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ **اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ** ﴾ یا تمام بکھرے انسانوں کو بذریعہ اسلام' قرآن' ایمان میں جمع فرمانے والا۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جمع کرنے والا ہے اس اسم کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے پڑھنے والے کے پاس اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو جمع کر کے واپس لے آتا ہے جو اس سے جدا ہو گئی ہوں۔ عاملین کا اس کے متعلق یہ نظریہ ہے کہ اس اسم پر مداومت کرنے والے نیک اعمال کو جمع کرنے والے بن جاتے ہیں جن کی بناء پر باوقار اور صاحب تسکین ہو جاتے ہیں۔

جو شخص **یاجامع** کا وظیفہ ہمیشہ پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اس کو اچھے دوست احباب عطا فرمائے گا۔ اگر کسی کے اہل وعیال جدا ہو گئے ہوں تو اتوار کے دن صبح غسل کرے اور

یـا جـامـع پڑھ کر ایک ایک انگلی بند کرتا جائے اور آسمان کی طرف دیکھتا رہے جب دس انگلیاں بند ہو جائیں تو ہاتھ منہ پر پھیرے۔

منتشر اہل وعیال کا جمع ہونا: بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی وجہ سے اپنے اہل وعیال، عزیز واقارب جدا ہو گئے ہوں تو اس شخص کو چاہئے کہ صبح کے وقت مسجد میں بیٹھ کر اس اسم کو ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھے اور سات دن تک اس عمل کو جاری رکھے ان شآء اللہ وہ افراد جن سے وہ جدا ہے اس کے پاس اللہ تعالیٰ انہیں جمع کر دے گا۔ اگر وہ خود اہل و عیال سے جدا ہے تو وہ اہل وعیال کے پاس آ جائے گا۔

ناراض بیوی کو اپنے گھر لانے کا عمل:

بعض عورتیں اپنے سسرالی والوں سے روٹھ کر اپنے میکے بیٹھ جاتی ہیں اور خواہ مخواہ اپنے خاوندوں کو پریشان کرتی ہیں تو اس صورت میں خاوند کو چاہئے کہ اس اسم کو گیارہ ہزار تین و چونسٹھ مرتبہ روزانہ ۴۴ دن تک تنہائی میں بیٹھ کر پڑھے ان شآء اللہ روٹھی ہوئی بیوی کے واپس گھر آنے کے اسباب پیدا ہو جائیں گے اور اس کے دل میں شدت سے خاوند کے گھر بسنے کا احساس پیدا ہوگا۔

اولاد یا ملازم کو واپس لانے کا عمل: اگر کسی کی اولاد ناراض ہو کر گھر سے چلی گئی ہو یا کوئی اچھا ملازم ناراض ہو کر ملازمت چھوڑ گیا مگر اس کا ملازمت میں رکھنا بہتر ہو تو اس صورت میں اس وظیفہ کو سات دن تک روزانہ ۱۱۴۰ مرتبہ پڑھیں ان شآء اللہ اولاد یا ملازم خود بخود واپس آ جائے گا۔

کسی کے قبضے سے جائیداد واپس لینا: اگر کسی شخص کی جائیداد پر کسی دوسرے نے قبضہ کر لیا ہو یا کسی کرایہ دار نے ناجائز مکان یا دکان کو اپنے قبضہ میں لے رکھا ہو اور وہ خالی نہ کرتا ہو تو اس صورت میں اس کے قبضے سے اپنی چیز واپس اپنے پاس لانے کے لئے اس اسم کو ۴۰ دن تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں ان شآء اللہ جائیداد واپس قبضہ میں آ جائے گی۔

گم شدہ چیز کو حاصل کرنا: اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو اسے چاہئے کہ تین ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے اور اس کے بعد ۲۱ مرتبہ یہ دُعا پڑھے اور یہ عمل ۲۱ دن تک جاری رکھے ان شآء اللہ گمشدہ چیز مل جائیگی اگر وہ نہ ملی تو پھر اس کا بہتر صورت میں نعم البدل مل جائے گا **اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعُ النَاسِ لِیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْہِ اِجْمَعْ ضَآلَّتِیْ ۔**

حضور ﷺ علوم انبیاء کے جامع ھیں: اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ صفاتی نام 'جمع' عطا فرمایا ہے۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی المغانم و جعلت لی الارض طھورا ومسجدا وارسلت الی الخلق کآفۃ وختم بی النبیون (متفق علیہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چھ چیزوں کے باعث (دوسرے انبیاء پر) فضیلت عطا فرمائی ہے۔ مجھے مجموعہ کلام عطا فرمایا' مجھے رعب عطا کیا گیا اور میرے لئے مال غنیمت حلال کے (پہلے انبیاء پر حلال نہیں تھا) میرے لئے ساری روئے زمین پاک کردی (پہلے انبیاء کے لئے پاک نہ تھی) اور مسجد بنادی گئی۔ میری نبوت عالمگیر ہے اور مجھ پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور ﷺ کو وہ کمالات عطا کئے ہیں جن کا شمار کرنا انسانی طاقت سے بعید ہے آپ کے کمالات وفضائل کو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ حضور ﷺ علوم انبیاء کے جامع ہیں بلکہ جس نبی کو پروردگار نے جو کچھ نعمت عطا فرمائی حضور ﷺ کے دست اقدس سے ملی۔ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں **اللہ یعطی وانا قاسم** اللہ دینے والا ہے اور ہم اس کو تقسیم فرمانے والے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**اُولٰٓـئِکَ الَّـذِیْـنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ**﴾ (الانعام/۹۰) یعنی انبیاء وہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی تو آپ بھی ان کی راہ پر چلو۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ تمام انبیاء کے سارے صفات کے جامع ہے۔

حضور ﷺ کو شکر نوح علیہ السلام، سنت ابراہیم علیہ السلام، اخلاص موسیٰ علیہ السلام، صدق اسماعیل علیہ السلام، صبر ایوب علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام، توبہ داؤد علیہ السلام، تواضع سلیمان علیہ السلام دیئے گئے۔ لہٰذا آپ جامع کمالات انبیاء ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ یہ بیضا داری　　انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

امام بوصیری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

فانك شمس فضل هم كو اكبها　　يظهرن انوارها للناس فى الظلم

یعنی اے محبوب ﷺ آپ عظمت کے سورج ہیں اور سارے انبیاء آپ کے تارے کہ سب نے آپ ﷺ ہی سے لے کر اندھیرے میں آپ ہی کا نور لوگوں پر ظاہر کیا۔ یہ انبیاء مرسلین تارے ہیں تم مہر مبین سب جگمائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں۔

علوم اولین و آخرین حضور ﷺ کے علم میں مجتمع ہیں جیسے کہ علم سمع، علم بصر علحدہ علحدہ ہیں مگر نفس ناطقہ میں سب جمع۔ اسی طرح یہاں، اسی طرح حضور ﷺ عالم حقیقی ہیں اور باقی انبیاء عالم بالعرض۔ فتوحات مکیہ میں شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام، حضور ﷺ کے پہلے خلیفہ اور نائب ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کا علم باجود اس قدر وسعت کہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے علم کے سمندر کا خطرہ ہے یا دفتر کی ایک سطر۔

اب حضور ﷺ کا علم کس قدر وسیع ہے یا تو حضور ﷺ ہی جانیں یا اُن کا دینے والا پروردگار۔

حضور ﷺ کی ذات جامع کمالات حسنات و مجموعہ خصائل ہے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بنائے تو حضور ﷺ حبیب اللہ بنائے گئے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بدن اقدس آتش نمرود میں سلامت رہا تو حضور ﷺ نے جس رومال سے ہاتھ صاف کئے وہ رومال ہمیشہ کے لئے تاثیر آگ سے محفوظ رہا بلکہ آگ میں ڈالے جانے سے مزید صاف ہو جاتا۔ یہ آقا ﷺ کے ہاتھوں کی نسبت تھی۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس آگ میں ڈالے گئے وہ آگ بجھ گئی تو حضور ﷺ کے آنے سے آتش کدہ ایران جو ہزاروں سال سے بھڑک رہا تھا بجھ گیا۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے کلہاڑے سے بت خانہ کے بت پاش پاش کئے تو حضور ﷺ کا کمال یہ کہ کعبہ اللہ میں نصب ۳۶۰ بت اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے توڑ ڈالے اور بت منہ کے بل گر گئے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مار کر بارہ چشمے جاری کئے تو حضور ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے پانی نہر جاری کر دی جو کہ ناممکن تھی جبکہ پتھر سے پانی کا نکلنا ممکن تھا۔

☆ اگر یہ کہا جائے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریائے نیل عبور کیا تو دریا نے راستہ چھوڑ دیا جبکہ ادھر غلامان مصطفیٰ جب دریا عبور کرتے ہیں تو پانی ہی سڑک بن جاتا ہے اور کپڑے بھی گیلے نہیں ہوتے

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ایک دن میں سارا پانی پی جاتی تھی تو حضور ﷺ کی ناقہ حضور ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتی تھی اور کئی بار اونٹ آپ کے پاس آ کر اپنے مالک کی شکایت کرتے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا جو کہ اس کی فطرت ہے مگر حضور ﷺ کے ہاتھوں میں کنکریوں نے کلمہ پڑھ کر آپ کی نبوت کی شہادت دی۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پرندے مسخر تھے تو ادھر غلام مصطفیٰ ﷺ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے آتے ہوئے شیر سے کہتے ہیں **یا ابا الحارث انا مولیٰ رسول الله** اے شیر (خبردار) میں غلام رسول ہوں۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو زمین پر بادشاہت عطا کی تو حضور ﷺ کو زمین کے سرخ و سفید پر حکومت اور حزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس 'جن' اگر نافرمانی کرتے تو آپ

سزا دیتے مگر حضور ﷺ کے پاس آنے والے جن بھی آپ کی عظمت کو جھک کر سلام کرتے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوائیں مسخر کی گئیں اور صبح سے دوپہر تک ایک مہینے کا سفر طے کرتے مگر حضور ﷺ ایک رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے لے کر لامکان کی سیر کر کے آ گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ ایسی ہے جہاں سے خیرات ملتی ہے کیونکہ وہ صاحب کمال ہیں۔

اَلْغَنِیُّ : بے پرواہ' بے نیاز

تم اپنے وجود میں' اپنی بقاء میں' اپنی نشوونما میں غرض کہ دونوں جہاں کی زندگی میں ہر ہر قدم پر اس کے فضل و کرم کے محتاج ہو۔ اگر وہ آنکھ جھپکنے کی دیر یا اس سے بھی کم کے لئے اپنی نگاہ لطف پھیرے تو تمہیں ہوش آ جائے۔ تم سب اس کے محتاج ہو اور وہ بے نیاز ہے۔

اللہ تعالیٰ غنی ہے عام طور پر غنی کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ مال و اسباب اس قدر زیادہ ہوں کہ کسی کا دست نگر اور محتاج نہ ہونا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہونے کی بناء پر اس کا مالک ہے اس لئے ہر طرح کے خزانے اس کے پاس ہیں۔ اس بناہ پر وہ اپنی مخلوق سے بے نیاز ہے یعنی اُسے مخلوق سے اپنے لئے کسی چیز کی طلب نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں ہر ایک سے بے نیاز ہے بلکہ ہر مخلوق اس کی محتاج ہے اس لحاظ سے وہ غنی ہے اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے بھی غنی ہے کہ وہ ہر مانگنے والے کا سوال سنتا ہے اور اس کی حیثیت کے مطابق اسے عطا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس لئے بھی غنی ہے کہ وہ اپنے جود و کرم اور فضل میں سے سب کو کچھ عطا کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اس اسم سے کثرت سے پکارنے سے انسان میں قناعت پیدا ہو جاتی ہے اور دوسرے لوگوں سے احساس ہمدردی پیدا ہوتا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص کسی مصیبت یا بلا میں گرفتار ہو جائے یا مرض میں مبتلا ہو تو '**یاغنی**' ستر مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور تمام بدن کا مسح کرے۔

ترقی دکان کا عمل : یہ اسم ترقی دکان کے لئے بڑا لاجواب ہے۔ جس شخص کی دکان نہ چلتی ہو یا آمدن اتنی کم ہو کہ گزارہ نہ ہوتا ہو تو اسے چاہئے کہ صبح دکان کھول کر اس اسم کو روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک سال تک اسی طرح کرتا رہے ان شآء اللہ دکان خوب چلے گی۔

آمدن میں برکت کا عمل : اگر کسی شخص کو یہ شکایت ہو کہ وہ جو کچھ کماتا ہے۔ اس کا پتہ نہیں چلتا کہ جاتا کہاں ہے یعنی اس کی آمدن میں برکت نہیں تو اسے چاہئے کہ روزانہ صبح یا شام اس اسم کو ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شآء اللہ اس کی آمدن میں برکت پیدا ہو جائے گی اور جو کمائی وہ کرے گا سیدھے راہ پر خرچ ہوگی۔

غربت دور کرنے کا عمل :

ایسا نیک اور صالح شخص جو تنگ دستی اور غربت کا شکار ہو جس کے ذرائع آمدن کم ہوں اور اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں تو وہ اس اسم کو ایک سال تک گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے ان شآء اللہ اس کی غربت دور ہو جائے گی۔ ذرائع آمدن بڑھ جائیں گے اور خوشحالی کا دور دورہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں حسب ضرورت کشادگی کر دے گا۔

غیب سے مالدار ہونے کا عمل : جمعرات کے دن میں یا جمعہ کی رات میں اس اسم کو ۱۹۰۰۰ مرتبہ پڑھنا اور ہر جمعرات کو یہ عمل کرنا پڑھنے والے کو مالدار کر دیتا ہے اس پر فضل الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اسے بے پناہ دولت حاصل ہوگی اور یہ عمل ساری عمر جاری رکھے، کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑے گا۔

محبت کی شادی کا عمل : اگر کوئی شخص جائز طریقے سے اپنی پسند کی شادی کرنا چاہتا ہو تو یہ اس کے لئے بھی بہت مجرب ہے۔ اس اسم کو ۶۲۵۰ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھے۔ اگر پسند کی شادی میں مال کی رکاوٹ ہو تو وہ بھی دور ہو جائے گی۔

حضور ﷺ غنی بناتے ھیں : اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بدرجہ اتم غنی بنا دیا۔

﴿اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (التوبہ/۷۴) انہیں غنی کر دیا اللہ اوراس کے رسول نے اپنے فضل سے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غنی کر دینے کی نسبت اپنی طرف بھی فرمائی ہے اور اپنے رسول کی طرف بھی۔ یہ کہنا یقیناً جائز ہے کہ اللہ' رسول نعمتیں دیتے ہیں اور غنی کر دیتے ہیں۔اللہ ورسول کی نعمتیں پا کر بے ایمان سرکش ہو جاتے ہیں۔

ان احسان فراموشوں (منافقین) کو دیکھو کہ قرضوں کے بوجھ تلے دبے جا رہے تھے کھانے تک کو میسر نہ تھا میرا رسول مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوا تو اس کی برکت سے کاروبار میں برکت ہوئی۔کھیتوں میں اناج پیدا ہونے لگا۔مال غنیمت میں ان کو بھی حصہ ملتا رہا اب جب مالی حالت اچھی ہوگئی تو بجائے اس کے کہ اللہ اوراس کے رسول نے انہیں جن نوازشات سے مالا مال فرمایا ہے اس کا شکریہ ادا کرتے' اُلٹا مخالفت پر آمادہ ہیں یہ بعینہ اس طرح ہے جس طرح ہم اردو میں کہتے ہیں کہ میرا اس کے سوا اور کیا قصور ہے کہ میں نے اسے مصیبت سے نجات دلائی۔

حضور ﷺ سب کے محسن اعظم ہیں آپ کی نافرمانی انتہائی ناشکری اور احسان فراموشی ہے اور طریقہ منافقین ہے۔اللہ تعالیٰ ہم کو نمک حلال بنائے ہم حضور ﷺ کے نمک خواران کے در کے پروردہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایسا غنی کر دیا ہے کہ آپ دوسروں کو بھی غنی فرما دیتے ہیں رب فرماتا ہے﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى﴾ رب نے آپ کو بڑا اعیال دار پایا تو غنی کر دیا۔۔کہ تم ایسے ایسے ہزاروں جہانوں کو پال سکتے ہو (بخاری شریف)

کیوں جاؤں میں کہیں کہ غنی تم نے کر دیا
اب ہے یہ گھر پسند یہ در یہ گلی عزیز

ان کے دَر نے کر دیا سب سے غنی
بے طلب بے مانگے اتنا مل گیا

ہاتھ جس سمت اٹھے غنی کر دیا
ان کے دست سخاوت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالیٰ نے زمین کے سارے خزنوں کی کنجیاں مرحمت فرما دیں اور کائنات کی ہر چیز کو تابع فرما دیا۔

مسئلہ : حضور انور ﷺ کے لئے لفظ فقیر استعمال کرنا حرام ہے بے ادبی کی نیت سے ہو تو کفر ہے۔

اللہ رسول پر کسی کا کوئی حق نہیں، انہوں نے جسے جو دیا اپنے فضل سے دیا، بھکاری کا داتا پر کیا حق ہوتا ہے۔

یہ کہنا جائز ہے کہ ہمیں اللہ رسول نعمتیں دیتے ہیں اللہ رسول جنت دیتے ہیں اللہ رسول دوزخ سے بچاتے ہیں۔

رب دیتا ہے حضور تقسیم فرماتے ہیں **اللہ یعطی وانا قاسم** اللہ دینے والا ہے اور ہم اس کو تقسیم فرمانے والے ہیں۔ رازق وہ ہے قاسم یہ ہیں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم　　رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
رب کی روزی اُن کا صدقہ　　کھاتے ہم ہیں کھلاتے یہ ہیں

بے ایمان لوگ اللہ رسول کی نعمتیں پا کر سرکش ہو جاتے ہیں اور اُن کے غلاموں سے الجھتے ہیں۔

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں　　ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال: دورِ جدید میں ہزار ہا سائنسی ایجادات کا ظہور ہو رہا ہے اور یقیناً یہ سائنسی ایجادات انسانوں کے لئے باعث عز و شرف اور موجبِ زیب و زینت ہیں جس کی افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ باشعور علماء و محققین نے سائنسی تحقیقات اور ایجادات کے استعمال کو یہ کہہ کر استعمال کرنے سے گریز نہ کیا کہ یہ اسلام کے خلاف ہے یا اسلامی قوانین وفقہ سے متصادم ہیں بلکہ اپنی ذہانت اور اجتہاد سے ان ایجادات کے استعمال کو شرعی طریقے پر استعمال کرنے کا سلیقہ، طریقہ بتایا اور اُمت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی۔ وقت کے دھارے سے مسلمانوں کو الگ نہ ہونے دیا۔ سائنسی ایجادات اب دین کی ضرورت بن چکے ہیں جن کو استعمال کرتے ہوئے فائدہ اُٹھانا ضروری ہو چکا ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد

اَلْمُغْنِیُ : بے پرواہ کرنے والا

جسے چاہے اپنے ماسواء سے غنی و بے نیاز کر دے اور اُسے رب کے سواء کسی کی حاجت نہ رہے۔

مال و دولت کے خزانے اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں چاہے تو کسی کو مالا مال کر دے اور اسے بے حساب رزق عطا فرما دے اور چاہے تو کسی کو مفلس اور کنگال کر دے کہ وہ روٹی کے لئے ترستا رہے اور اسے وہ بھی نصیب نہ ہو۔ یہ اس کی حکمت کے کرشمے ہیں ان میں جو اسرار پنہاں ہیں ان کی حقیقت سے وہی خوب واقف ہے ﴿وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى﴾ (النجم) اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور مفلس بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مغنی ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں کو اپنے لطف و کرم کی بنا پر غنی کر دیتا ہے انہیں انسانوں کی محتاجی سے آزاد کر دیتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے بے نیاز کر دیتا ہے غنا میں تین امور یعنی علم میں غنا' رزق میں غنا اور اقتدار میں غنا شامل ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کی بناء پر جسے چاہتا ہے اور جس چیز میں چاہتا ہے غنی کر دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے قرآن مجید میں وعدہ کیا ہے کہ اہل ایمان اگر اب غریب ہیں۔ بے سامان ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کی بناء پر انہیں غنی کر کے دکھایا کہ غنی کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بذات خدا مغنی یعنی غنی کرنے والا ہے اس لئے انسان کو چاہئے کہ جس شعبے میں غنی بننے کی ضرورت درپیش ہو اسے مغنی کہہ کر پکارے ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ پکارنے والے کو غنی کر دے گا۔

یا مغنی مسلسل پڑھا جائے تو مخلوق سے بے نیازی حاصل ہوگی۔ اگر صبح و شام سو سو مرتبہ پڑھیں تو ظاہر و باطن کی دولت حاصل ہوگی۔

غنی بننے کا لاجواب عمل: **یا مغنی** کا عمل غنی بننے کے لئے بہت مفید ہے۔ جو

شخص غنی بننے کا خواہشمند ہو تو اُسے چاہئے کہ اس اسم کو روزانہ سات ہزار مرتبہ تین سال تک پڑھتا رہے اور عمل کے شروع میں گیارہ مرتبہ استغفار پڑھے ان شآء اللہ اس عرصے میں بے پناہ مال و دولت ملے گی اور غنی ہو جائے گا۔

معزز و مکرم بننے کا عمل:

یا مغنی کا وِرد' پڑھنے والے کو معزز اور مکرم کر دیتا ہے لہٰذا جو شخص اُسے گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنا لے خلقت میں عزیز و مکرم ہو جائے گا۔ دولت بے پناہ آئے گی اور ہر کوئی مالداری کی وجہ سے عزت کرے گا اور اس وظیفہ کو مرتے دم تک پڑھتا رہے۔

ضرورت کے مطابق رزق ملے: ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے ضرورت کے مطابق آسانی سے رزق مل جائے۔ اس کے لئے دس جمعوں تک صبح کی نماز کے بعد سات ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھیں اور اللہ سے آسانی سے رزق ملنے کی دُعا کریں ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اپنے خزانے سے اسے روزی دینے لگے گا اور اس کے رزق میں فراخی ہو جائے گی اور وہ ہمیشہ کے لئے خلقت کی محتاجی سے محفوظ رہے گا۔

لڑکی کی شادی کا ذریعہ: جس شخص کی لڑکی محض اس وجہ سے بیٹھی ہو کہ مال و دولت ہو تو شادی کا ذریعہ بنے اور لوگ غربت کی وجہ سے رشتہ نہ کرتے ہوں تو اس شخص کو چاہئے کہ اس اسم کو گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دن تک پڑھے ان شآء اللہ اس کی غیبی مدد ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کی لڑکی کی شادی کا ذریعہ بنا دے گا۔

مراد پوری ہونے کا عمل: جو شخص اس اسم کو روزانہ صبح و شام پڑھنے کا معمول بنا لے تو اس کی ہر جائز مراد پوری ہوگی۔ امام بونیؒ نے فرمایا ہے کہ اسے پڑھنے سے غنا حاصل ہوتا ہے' کشف کھلتا ہے' کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں بشرطیکہ کسی اللہ کے بندے کا ہاتھ پیچھے ہو۔

اَلْمُعْطِیُ : دینے والا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اس قدر نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ان کا شمار بھی انسان نہیں کر سکتا' اور ہر نعمت ایسی قیمتی ہے کہ دنیا کے خزانے خرچ کر دو' مگر ایسی نعمت نہ بن سکے۔ آنکھ' کان' ناک' ہاتھ پاؤں' زمین وآسمان' چاند سورج' ہوا پانی وغیرہ ہر نعمت الٰہی کا یہ ہی حال ہے۔ پھر جسم میں بے شمار بال اور ہر بال میں بے شمار نعمتیں ہیں۔ اور ہر نعمت ایسی کہ اس کے بغیر زندگی مشکل ہے۔ یہ ایسی نعمتیں ہیں کہ ساری کائنات ان کی قیمت نہیں بن سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نعمتیں مفت عطا فرمائی ہیں اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہوسکتا۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿**وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا**﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔

☆ دُعا کے وقت **یامعطی السائلین** کے وِرد سے دُعا قبول ہوگی' غنا حاصل ہوگا' مخلوق سے بے نیازی ہوگی' طبیعت میں سخاوت پیدا ہوگی۔

حضور ﷺ نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں : حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں **اللہ معطی وانا قاسم** اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ حضور ﷺ مالک ومختار ہیں لہٰذا آپ سے کوئی چیز مانگنا شرک نہیں ہے کیونکہ دینے والے سے مانگنا جائز ہے۔

حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی سے حضور ﷺ نے فرمایا **سَلْ** کچھ مانگ لو۔ عرض کیا کہ میں آپ سے جنت میں آپ کی خدمت میں حاضری مانگتا ہوں۔ فرمایا اور کچھ مانگو' عرض کیا کہ یہ ہی کافی ہے (مشکوٰۃ باب السجود بروایت مسلم) اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری مرقات میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی نعمتیں حضور ﷺ کے قبضہ میں ہیں جس کو جس قدر چاہیں عطا فرمادیں۔

مالک ہیں خزانہ قدرت کے	جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خُلد جناب ربیعہ کو	بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے
اللہ کی مرضی سب چاہیں	اللہ رضا اُن کی چاہے
ہے جنبش لب قانون خدا	قرآن و خبر کی گواہی ہے

اللہ رسول عطا فرماتے ہیں:

﴿**وَلَوۡ اَنَّهُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ**﴾ (توبہ/۵۹)

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں عطا کیا۔

اس آیت میں عطا کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف بھی فرمائی ہے اور اپنے رسول کی طرف بھی۔

یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ، رسول نے ہمیں ایمان دیا۔ اللہ، رسول دیتے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ جو دیتا ہے حضور کے ذریعے دیتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'حقیقت شرک')

مومن کا شیوہ تو یہی ہونا چاہئے کہ بارگاہ الٰہی اور بارگاہ رسالت پناہی سے جو نعمت عطا فرمائی جائے اس پر شکریہ ادا کرے اور اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد کرتے ہوئے اس کے مزید فضل و کرم اور اس کے محبوب رسول کی بیش از بیش جود و عطاء کا امیدوار رہے اور جو ظاہری و باطنی دولت خدا اور رسول کی سرکار سے ملے اسی پر مسرور و مطمئن ہو۔

﴿**سَيُؤۡتِيۡنَا اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ وَرَسُوۡلُهٗۤ**﴾ (التوبہ/۵۹)

اب دیتا ہے اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت حضور ﷺ دیتے ہیں۔۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی عطا اور حضور ﷺ کی عطا بغیر کسی قید کے مذکور ہوئی۔ عطا کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہے اور حضور ﷺ کی طرف بھی، لہذا یہ کہنا جائز ہے کہ رسول نے ہمیں عطا کیا اور عطا کرتے ہیں۔

حضور ﷺ کی عطا' رب تعالیٰ کی عطا ہے۔ حضور ﷺ اپنے رب کے اِذن سے دیتے ہیں اور سب کچھ دیتے ہیں اور دیں گے۔ ہر چیز اللہ کے فضل سے ملتی ہے حضور کے ہاتھ سے ملتی ہے۔۔ جو کہے کہ حضور ﷺ کچھ نہیں دیتے' وہ یا تو جھوٹا ہے یا اپنی حالت بیان کرر ہا ہوگا۔۔ اُسے حضور ﷺ نے کچھ نہیں دیا ہوگا۔ جو اِس دروازے سے محروم رہے وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہے۔

اہل ایمان کے لئے یہی زیبا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کریں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے ان کو مالا مال کردے گا اور اس کے پیارے رسول کا ابر کرم جب برسے گا اور اس کا دست جود وعطا جب حرکت میں آئے گا تو فقر وافلاس کا نام ونشان تک بھی باقی نہ رہے گا نیز اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نام نامی کے ساتھ اس کے حبیب کا اسم گرامی ملا دینے سے انسان مشرک نہیں ہوجاتا جس طرح آج کل بعض بدعقیدہ عناصر کہتے سنائی دیتے ہیں اگر ایسا ہوتا تو قرآن کریم میں یہ آیت ہرگز شامل نہ ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی للہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سخاوت میں جواب نہیں اور رمضان المبارک میں تو آپ کا دریائے کرم انتہائی طغیانیوں پر آجاتا تھا۔ جب جبرئیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ کو تیز چلنے والی ہوا سے زیادہ سخی دیکھتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس اتنی بکریاں تھیں جن سے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ بھری ہوئی تھی۔آپ نے وہ ساری بکریاں اسے عطا فرما دیں۔ جب وہ اپنے قبیلے میں پہنچا تو قبیلے والوں سے کہنے لگا۔ بھائیو! مسلمان ہوجاؤ کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ اتنی سخاوت کرتے ہیں کہ مال کے ختم ہونے کا اندیشہ دل میں لاتے ہی نہیں۔

کتنے ہی مواقع پر آپ نے سوسو اونٹ تک مرحمت فرما دیئے تھے۔آپ نے صفوان بن سلیم کو (۱۰۰) سو اونٹ مرحمت فرمائے بلکہ اتنے ہی دوسری دفعہ اور اتنے ہی تیسری مرتبہ دیئے۔ آپ کی سخاوت کا یہی عالم اعلان نبوت سے پہلے بھی تھا۔ ورقہ بن نوفل کہا کرتے تھے آپ

بھاری کنبے والوں اور مجبور لوگوں کی کفالت فرماتے اور محتاجوں کے لئے مال کماتے ہیں۔ آپ نے قبیلہ ہوزن والوں کے چھ ہار جنگی قیدی انہیں بغیر کسی معاوضے کے واپس کر دیئے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنا سونا مرحمت فرمایا کہ وہ اسے اٹھا بھی نہ سکے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بارگاہ رسات میں نوے ہزار درہم پیش کئے گئے۔ آپ نے انہیں ایک چٹائی پر رکھوالیا اور تقسیم فرمانے لگے۔ جو بھی مسائل آتا آپ اسے عنایت فرماتے اور کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ جب آپ سارے درہم تقسیم فرما چکے تو اس کے بعد ایک سائل اور آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے نام پر اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لو' جب کسی جاب سے مال آئے گا تو تمہارے قرضے کی ادائیگی ہم کر دیں گے۔ اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جس کام کی استطاعت نہیں وہ اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار نہیں دیا۔ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ ایک انصاری عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ خرچ کرتے جائیں کیونکہ مالک عرش آپ کو مال کی کمی کا اندیشہ کبھی لاحق نہیں ہونے دے گا۔ یہ سماعت فرا کر آپ مسکرائے اور چہرہ انور سے بشاشت کے آثار جھلکنے لگے۔ فرمایا کہ مجھے یہی حکم ملا ہے۔ یہ ترمذی شریف کی روایت ہے۔

معوذ بن عفرا رضی للہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے طباق میں رکھ کر تازہ کھجوریں اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں بارگاہ رسالت میں پیش کیں۔ آپ نے مجھے ایک ہتھیلی بھر سونا مرحمت فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی آنے والی کل کے لئے ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ سرور کون ومکاں ﷺ کے جود و سخا کے بے شمار واقعات مروی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی غرض کے تحت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا آپ نے نصف وسق غلہ کسی سے ادھار لے کر اسے مرحمت فرما دیا۔ جب قرض خواہ نے آپ سے تقاضا کیا تو آپ نے اسے پورا وسق عطا فرمایا اور بتا دیا کہ نصف تمہارا قرضہ ہے اور نصف ہماری عطا ہے۔ (شفا شریف)

اَلْمَانِعُ : روکنے والا

جسے جو چاہے نہ دے، نالائق کو نہ دینے والا، اسباب شر نہ دینے والا کہ بندہ مانگتا ہے مگر وہ اپنے کرم سے نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مانع ہے یعنی اللہ تعالیٰ کسی چیز کو روکنے کا پورا اختیار رکھتا ہے مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر تکلیف اور نقصان دہ چیز کو روک سکتا ہے وہ شیطانی قوت جو برائی پیدا کرتی ہے اور اسے نیست و نابود اور تباہ کرنے کی پوری طاقت رکھتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کو جو اس صفاتی نام سے پکارتا ہے تو وہ اس سے ہر قسم کی نقصان دہ چیزوں کو دور کر دیتا ہے اور ہر لحاظ سے اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

دشمن کو روکنا: یہ اسم اللہ تعالیٰ کی شان قدرت سے تعلق رکھتا ہے۔ دشمن کو وار اور دشمنی سے روکنے کی تاثیر اس وظیفہ میں بے پناہ ہے۔ اس لئے **یامانع** کثرت سے پڑھنے والا ہمیشہ دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی دشمن دھوکہ یا فریب دینا چاہے تو وہ نہ دے سکے گا۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص بار بار تنگ کرتا ہو اور پیچھا نہ چھوڑتا ہو تو اسے رات کے پچھلے حصے میں ۲۱ دن تک روزانہ ۱۶۱ مرتبہ پڑھنے سے وہ پیچھا چھوڑ جائے گا۔

برائی سے روکنا:

بعض بدخصلت لوگ نیک اور شریف عورتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور زبردستی برائی میں ملوث کرنا چاہتے ہیں یا کسی شریف آدمی کے گھر جا کر اسے برائی کا اڈہ بناتے ہیں تو اس صورت میں اُسے بُرے شخص کو گھر میں آنے سے روکنے کے لئے **یامانع** کا وظیفہ بہت مجرب ہے۔ عشاء کے بعد تنہائی میں بیٹھ کر **یامانع** گیارہ ہزار مرتبہ پڑھیں اور گیارہ دن تک یہ عمل کریں ان شآء اللہ وہ بدکار شخص خود بخود گھر میں آنے سے رک جائے گا۔

بُری عادات چھڑانے کا عمل: جس شخص کی اولاد بُری عادتوں میں مبتلا ہو اور وہ

بُری عادات ترک کرنے پر آمادہ نہ ہوتو **یامانع** روزانہ ۶۲۵۰ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں اور چالیس یوم تک اسی طرح کریں ان شآءاللہ وہ بری عادات چھوڑ جائے گا۔

نافرمان بیوی کوتابع کرنا :

اگر کسی شخص کی بیوی بہت زیادہ نافرمان ہو یا میاں بیوی میں بات بات پر ناراضگی رہتی ہو، تو مرد کو چاہیے کہ سوتے وقت اس اسم کو ۱۱۰۰ مرتبہ گیارہ دن تک پڑھے ان شآء اللہ بیوی درست ہوکر تابع ہوجائے گی اور ہر لحاظ سے فرمانبرداری کرنے لگے گی۔

خوف کا علاج : جن کو پڑھائی یا وظائف کے دوران بہت زیادہ خوف پیدا ہوتا ہو تو انہیں چاہیے کہ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے **یامانع** ایک سو مرتبہ پڑھ لیں ان شآءاللہ ہر قسم کا خوف ختم ہوجائے گا۔ ہر قسم کے شر سے حصار میں آجائیں گے۔ اگر کوئی ظالم دکھ دیتا ہوتو اس سے بھی حفاظت میں رہیں گے۔

اَلضَّارُ: نقصان کا مالک

صفت ضار اللہ تعالیٰ کی شان قدرت سے تعلق رکھتی ہے یعنی وہ لوگ جو یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا کیا کرسکتا ہے یا ہمیں کیا نقصان پہنچا سکتا ہے تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کا اظہار کرتا ہے اور ضرر دے کر مخلوق کو راہ راست پر آنے کی تنبیہہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو نیچا دکھانے کے لئے یہ اسم بہت مفید ہے جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کی مخالفت کرتا ہو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اذیت پہنچانے پر تلا ہوا ہو تو اس صوت میں اس اسم کا ورد دشمن کو زیر کردیتا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص کہیں ٹہرنا چاہتا ہو اور یہ معلوم کرنا چاہتا ہو کہ اس کا ٹھہرنا مفید ہے یا مضر، تو ایام بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے روزے رکھے اور افطار کے وقت **یا مضر** سو مرتبہ پڑھے تو اس کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ جگہ اس کے حق میں اچھی ہے یا بُری۔

شیطان کے وسوسوں سے بچنے کا عمل : شیطان کے حملوں اور وسوسوں سے بچنے کے لئے اس اسم کو صبح ایک ہزار مرتبہ اور شام ایک ہزار مرتبہ پڑھنا بہت مفید ہے۔ چند ماہ اس طرح پڑھنے سے شیطانی وساوس ختم ہو جائیں گے۔ اگر اسے روزانہ ہر نماز کے بعد ۳۶ مرتبہ پڑھا جائے تو ان شآءاللہ' اللہ تعالیٰ شیطان کے مکر سے محفوظ رہے گا۔

انسانی نفس کا علاج : ایسا مرید یا سالک جسے نفس بہت تنگ کرتا ہو اور یادالٰہی سے روکتا ہو جس سے اللہ کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو' اس کے لئے صوفیاء نے کہا ہے کہ اسے چاہئے کہ روزانہ ۱۹۲۱ مرتبہ یا ضار کا ورد کرے اور ۱۲۰ دن تک جاری رکھے ان شآءاللہ اس عرصہ میں نفس پوری طرح قابو میں آجائے گا۔

ہر ضرر سے حفاظت : اگر کسی کو مال عزت' اہل وعیال یا کاروبار میں کسی ضرر یعنی نقصان کے پہنچنے کا خدشہ ہو تو اسے چاہئے کہ سات دن تک بعد نماز عصر اس اسم کو ۱۴۱۴ مرتبہ پڑھے ان شآءاللہ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہیگا۔

دشمن پر غالب آنا : اگر کوئی دشمنی سے باز نہیں آتا ہو' تنگ کرنے کے طرح طرح کے حیلے بہانے بناتا ہو تو ایسے دشمن سے بچنے کے لئے اور اس پر غالب آنے کے لئے اس اسم کو روزانہ ۶۲۵۰ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھیں اور پڑھتے ہوئے دشمن پر غالب آنے کا تصور ذہن میں رکھیں ان شآءاللہ دشمن دشمنی ترک کر کے مغلوب ہو جائے گا۔ بعض عاملین اسم ہذا سے دوسروں کو نقصان پہنچانے کا کام لیتے ہیں مگر ایسا کرنا درست نہیں۔

جہاد میں دشمن کو پسپا کرنے کا عمل : یہ عمل مجاہدوں کے لئے بہت مفید ہے۔ جب دشمن پر حملہ کریں یا گولہ وغیرہ پھینکیں یا بندوق سے گولی چلائیں تو اس وقت '**یاضار**' پڑھ کر پھینکیں تو ان شآءاللہ نشانہ ضائع نہیں ہوگا' دشمن کو نقصان پہنچے گا۔

اَلنَّافِعُ : نفع پہنچانے والا

اللہ تعالیٰ کسی کو نفع دیتا ہے تا کہ وہ شاکر بن کر قرب حاصل کرے۔۔نفع پہنچانے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے اسے نافع کہا جاتا ہے دنیا کا کاروبار لینے دینے سے چلتا ہے لین دین میں کسی کو نفع ہوتا ہے اور کسی کو نقصان۔ اگر چہ لین دین میں ہر ایک کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اسے نفع حاصل ہو مگر اللہ تعالیٰ اپنی صفت نافع کی بنا پر جسے چاہتا ہے اسے نفع بخش دیتا ہے کیونکہ آسائش اور آسانی پہنچانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لوگوں کا کام یہ ہے کہ اس سے مانگتے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا نافع ہونا ساری مخلوق کے لئے ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی نافع ہے جو اس پر ایمان لاتا ہے اور اسے بھی نفع پہنچاتا ہے جو اس پر ایمان نہیں لاتا' گویا کہ نفع پہنچانے میں اس نے کوئی تخصیص نہیں رکھی کہ نفع صرف نیکوں کو ملے گا بُروں کو نہیں۔ یہ اس کی دست قدرت میں ہے کہ جسے چاہے نفع دے اور جسے چاہے نقصان میں مبتلا کر دے۔ اس راز کو وہ بذات خود ہی بہتر جانتا ہے البتہ جو شخص اس پر ایمان لانے کے بعد اُسے 'یا نافع ' کہہ کر پکارے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی صفت نافع کی بناء پر ضرور نفع پہنچائے گا۔

تجارت میں نفع کا عمل : یہ اسم **یا نافع** تجارت میں نفع حاصل کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے لہذا جو شخص تجارت کے مقام پر تجارت شروع کرتے وقت **یا نافع** ۲۰۱ مرتبہ روزانہ پڑھے گا تو اسے تجارت میں بے پناہ نفع حاصل ہوگا مگر حوصلے اور صبر سے کام لے کر اس اسم کو طویل عرصے تک پڑھتے رہنا چاہئے۔

مال خریدتے وقت کا عمل : مال خریدتے وقت 'یا نافع ' کا کثرت سے ورد کریں۔ اگر زیادہ نہ پڑھ سکیں تو کم از کم ۴۱ بار ضرور پڑھ لیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سودا خریدیں اور دل میں اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کریں کہ یا الٰہی اس سودے میں مجھے منافع دے ان شآء اللہ اس اسم کی برکت سے خریدا ہوا سودا نفع بخش ہوگا۔

دکان میں ترقی کا عمل:

یہ اسم دکان میں ترقی کے لئے بھی بہت مجرب ہے۔ جس شخص کی دکان میں منافع کم ہوتا ہوتو اُسے چاہئے کہ ہفتہ کے روز دکان کھول کر سب سے پہلے **'یا نافع'** ۱۲۵۰۰۱ مرتبہ پڑھے اور دس ہفتہ تک یہی عمل کرے ان شآء اللہ دکان میں حسب منشا منافع ہونے لگے گا۔

ہر کام میں فائدہ رہے: جس کام کی ابتداء میں **یا نافع** ایک سو مرتبہ پڑھا جائے اس کام میں ہمیشہ فائدہ رہے گا۔ اگر سفر کرتے وقت ریل، بس، ٹیکسی یا کسی بھی سواری میں سوار ہوتے وقت چند بار اس اسم کو پڑھ لیا جائے تو حادثات سے محفوظ رہیں گے۔ حج کے سفر کے آغاز میں اگر اس اسم کو سواری پر سوار ہونے سے پہلے ایک سو بار پڑھ لیں تو ہر طرح کی پریشانی سے محفوظ رہیں گے۔

روزی میں برکت کا عمل:

اگر کسی شخص کی کمائی میں برکت نہ ہوتو اسے چاہئے کہ صبح کی نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے، اس کے بعد **یا نافع** گیارہ سو مرتبہ پڑھے اور آخر میں پر ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے، اس طرح اکتالیس دن تک کرے ان شآء اللہ اس کی روزی میں برکت پڑ جائے گی۔

اَلنُّوْرُ : روشنی کرنے والا

نور وہ جو بذات خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرے۔ رب تعالیٰ خود نور ہے کہ ظاہر بھی ہے اور اس لئے اپنے محبوبوں کو خلق پر ظاہر بھی کر دیا۔

ہمارے سامنے نور کا تصور روشنی ہے مگر اس کی حقیقت مشاہدہ کے علاوہ کسی اور ذریعے سے سامنے نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نور ہے لہذا جو اسے اس صفت سے **'یا نور'** پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے روشن کر دیتا ہے اس کا ظاہر اور باطن اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہو جاتا ہے راہ معرفت تلاش کرنے والوں کے لئے بنیادی طور پر یہ وظیفہ بہت کارآمد ہے۔

نور ایمان کا حصول : ایمان کا نور اصل میں وہ نور ہے جس سے ایمان میں حد درجہ کی استقامت پیدا ہوتی ہے لہذا جوشخص **یا نور** کا کثرت سے ذکر کرے تو اسے نور ایمان حاصل رہے گا اور اس کی موت ایمان پر ہوگی۔ اس لئے صبح کے وقت یا سوتے وقت یا تمام نمازوں کے بعد اسے چند بار پڑھنا نور ایمان میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

جن اور آسیب سے بچاؤ: جس جگہ پر روزانہ ۱۱۱ مرتبہ **یا نور** کا ورد کیا جائے تو وہ جگہ جنات اور آسیب سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گی کیونکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جہاں نور ہو وہاں ناری مخلوق نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اپنے مکان کو ناری مخلوق سے محفوظ رکھنے کے لئے اس اسم کو روزانہ اپنے مکان میں ۱۱۱ مرتبہ ورد کرنا چاہئے۔

دل کا روشن ہونا: دل کو روشن کرنے کے لئے کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول الله** کے ذکر کے بعد 'یا نور یا نور' کا ورد بہت مفید ہے۔ اس سے دل منور ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کو خود محسوس ہوتا ہے کہ اس کا دل پاکیزہ ہو کر روشن ہو گیا ہے۔ اس لئے ۲۵۶ مرتبہ روزانہ خلوت میں بیٹھ کر ورد کریں ان شآء اللہ دل روشن ہو جائے گا۔

حصول کشف کا عمل : صفت نور سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کو شامل کرنے سے اس کے اثرات میں بہت زیادہ اثر پیدا ہو جاتا ہے صاحب کشف بننے کے لئے **یا اللہ یا نور** کا عمل بہت مفید ہے لہذا جوشخص صاحب کشف بننا چاہے تو اُسے چاہئے کہ اس وظیفہ کو ایک سال تک روزانہ خلوت میں بیٹھ کر عشاء یا تہجد کے وقت گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے ان شآء اللہ اس کے دل کی آنکھ کھل جائے گی اور وہ جس قبر پر جائے گا اسے کشف حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ جو اسرار بھی دیکھنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ظاہر کر دے گا۔ بزرگان دین کا اس ورد کے بارے میں نظریہ یہ ہے کہ اس وظیفہ کے پڑھنے سے انسان پر آٹھ نور روشن ہو جاتے ہیں جن میں سے ایک نور کشف بھی ہے۔ یہ آٹھ نور یہ ہیں کہ نور قلب، نور ایمان، نور نفس، نور روح، نور عقل، نور سر، نور معرفت اور نور کشف۔

آفاقی آفات سے حفاظت:

اگر کوئی شخص کالی اندھیری میں یا شدید بارش کے طوفان میں یا سورج گہن یا چاند گہن کے وقت اس آیت کریمہ کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ فوراً نقصان سے محفوظ کردے گا۔ اس کے علاوہ اس آیت کو پڑھنے سے زمین وآسمان کے حقائق سے بھی آگاہی ہو جاتی ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ یَا نُوْرُ (اللہ زمین وآسمان کا نور ہے۔ اے نور والے)

☆ جو شخص جمعہ کی رات میں بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر **یـــا نـور** ہزار مرتبہ پڑھے تو اسرار الٰہی ظاہر ہوں گے اور تمام جسم نور سے منور ہو جائے گا۔

یا نور کا مفصل وظیفہ: جو شخص اس وظیفہ کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ یا اس سے زائد مقدار میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نور معرفت پیدا فرمادے گا اور اس پر اپنی عنایات کی بارش فرمائے گا۔ اس کے علاوہ فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔ اگر کسی عورت کی شادی نہ ہوتی ہو تو اس وظیفہ کو ۴۰ دن تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھنے سے اس کا نصیب کھل جائے گا اور اُسے اچھا خاوند مل جائے گا۔۔ **یا نور** کثرت سے پڑھنے سے علم لدنی حاصل ہوگا۔

یَا نُوْرُ کُلُّ شَیْءٍ وَھُدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَ الظُّلُمٰتِ بِنُوْرِہٖ یَا نُوْرُ

(اے ہر چیز کے نور! اور اس کی ہدایت یہ ہے کہ اس سے تاریکیاں دور ہو گئیں اے نور)

حضور ﷺ نورِ مبین ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو نور مبین فرمایا ہے ﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾ اور ہم نے تمہاری طرف روشن نُور اُتارا (النساء) ﴿قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ﴾ (المائدہ/۱۵) بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (نور سے مُراد حضور ﷺ ہیں)

امام المفسرین ابن جریر لکھتے ہیں **یعنی بالنور محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلّم الذی انار الله به الحق واظهربه الاسلام ومحق به الشرک فهو نور لمن استنار به** (تفسیر ابن جریر) یعنی نور سے مراد یہاں ذات پاک محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والثناء ہے جن کی

وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن کر دیا۔ اسلام کو ظاہر فرمایا' شرک کو نیست و نابُود کیا۔ حضور ﷺ نور ہیں مگر اس کے لئے جو اس نور سے دل کی آنکھوں کو روشن کرنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ اس نور مجسم کی تابانیوں اور درخشانیوں سے ہمارے آئینۂ دل منور فرمائے اور اپنے محبوب کی غلامی اور محبت کی سعادت سے بہرہ اندوز فرمائے' آمین۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو نور فرما رہا ہے تو کسی کو کیا اعتراض؟ (تفسیر ضیاء القرآن)

علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ اندھیرے گھر کو اپنے نورانی چہرہ اقدس سے روشن کر دیتے تھے (المسرات)

وہ نور مجسم صل علی جس سمت گزرتے جاتے تھے
تاریکیاں مٹتی جاتی تھیں انوار بکھرتے جاتے تھے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اندھیری راتوں میں حضور پر نور ﷺ کی نورانیت کی چمک سے سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔ (خصائص الکبریٰ' نسیم الریاض)

حضور ﷺ نور بھی ہیں اور نور گر بھی ہیں۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو تا قیامت' اولیاء اللہ کو نور بنا دیا۔ اس لئے انہیں قرآن مجید نے سراج منیر فرمایا بمعنیٰ نور گر سورج۔ نور کے تین درجے ہیں۔ صرف نور' جیسے تارے نور ہیں کہ خود چمکتے ہیں مگر زمین کا اندھیرا دور نہیں کر سکتے۔ نور مبین' جیسے چاند کہ خود چمکتا ہے اور زمین پر چاندنا کر دیتا ہے یہ ہے نور مبین...... نور منیر' جیسے سورج کہ خود چمکتا ہے' زمین پر دھوپ بھی ڈالتا ہے' چاند تاروں کو منور بھی کر دیتا ہے لہذا وہ نور بھی ہے نور مبین بھی اور نور منیر بھی۔۔۔حضور ﷺ نور بھی ہیں' نور مبین بھی' نور منیر بھی۔ اس لئے قرآن کریم نے انہیں کہیں نور کہا' کہیں نور مبین' کہیں نور منیر' ۔ سراج منیر فرمایا۔۔۔جس چراغ سے اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو روشن کر دیا ہے وہ سراج منیر ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔۔۔جن کی روشنی جن کی ضیاء سے ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف' شرم وحیاء' علم ومعرفت کے نور سے منور فرما دیا۔

﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ فِىْ زُجَاجَةٍ﴾

اللہ زمین وآسمان کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی جیسے طاق ہے' اس میں چراغ ' اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ علماء کہتے ہیں وہ طاق ہے سینہ محمد ﷺ۔ اور اس طاق کے اندر جو دل رسول ہے وہ وہی چراغ ہے۔ وہ اللہ کا نور ہے جس سے ساری کائنات روشن ہے اور میرے رسول کا جسم وہ فانوس ہے جو نور الٰہی پر چڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے چراغ محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ساری کائنات کو منور فرما دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا ﴿**رب العٰلمین**﴾ اور رسول کے لئے ارشاد فرمایا ﴿**رحمة للعٰلمین**﴾۔۔۔ تو معلوم ہوا جہاں جہاں ربوبیت کا نور جارہا ہے وہاں وہاں رحمت کا رنگ بھی جارہا ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ کسی کے لئے رب ہو اور رسول اس کے لئے رحمت نہ ہو۔

اَلْهَادِیُّ: ہدایت دینے والا

ہدایت کے معنی راہ دکھانا بھی ہیں اور مقصود پر پہنچانا بھی' اللہ تعالیٰ دونوں معنی سے ہادی ہے۔ اہل دنیا کا اصل اور حقیقی ہادی اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ اصل ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔ اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کو **یا ھادی** پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے راہ حق کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو راہ ہدایت پر لانے کے لئے اور راہ ہدایت پر قائم رکھنے کے لئے یہ اسم '**یا ھادی**' بہت ہی مؤثر ہے جو شخص رات میں کسی وقت اٹھ کر دُعا کے لئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر پانچ سو مرتبہ یا ھادی پڑھے تو دل ہدایت پر مضبوط ہوگا اور جلد معرفت حاصل ہوگی۔

عمل صالح کی توفیق:

جس شخص کو نیک اعمال کی توفیق میسر نہ آتی ہو۔ اگر نیک کام کرنا بھی چاہتا ہو مگر شیطان وسوسے ڈال کر نیکی سے پھسلا دیتا ہو' اس کے لئے یہ اسم بہت مفید ہے کہ وہ اسے روزانہ صبح

اٹھتے وقت ۲۷ مرتبہ اور رات سوتے وقت ۲۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے' ان شآء اللہ اسے ہر نیک کام کی توفیق ملے گی اور اس کا دل نماز اور ذکر کی طرف خوب مائل ہو جائے گا۔

بدکردار کو راہ راست پر لانا : اگر کوئی شخص بدکرداری اور بُری سوسائٹی میں ملوث ہو کر کوشش کے باوجود راہ ہدایت پر نہ آتا ہو تو اس شخص کو گیارہ روز تک روزانہ ۱۳۶۴ مرتبہ **یا ھادی** پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں ان شآء اللہ برائیاں چھوڑ کر راہ راست پر آجائے گا۔

زیادہ رونے والے بچوں کا علاج: ایسے بچے جو شیر خوارگی کے زمانہ میں بہت روتے ہوں تو گیارہ مرتبہ **یا ھادی** پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان شآء اللہ ان کا رونا بند ہو جائے گا ایسا ہی اگر شریر بچوں کو پانی دم کر کے پلایا جائے تو وہ شرارتیں چھوڑ جائیں گے۔

سفر میں پریشانی سے بچنا : اگر کوئی یہ چاہے کہ اس کے سفر میں پریشانی نہ ہو اور سفر میں اس کا ہر کام درستگی سے سرانجام پاتا جائے تو اسے چاہئے کہ سفر شروع کرتے وقت وہ اس اسم کو ۱۰۱ مرتبہ پڑھے' ان شآء اللہ اس کا سفر بخیریت گزرے گا اور اس کا ہر کام درست ہوگا۔

سچا فیصلہ کرنا:

اگر کوئی حاکم' قاضی' مفتی یا قوم کا سردار یہ چاہتا ہو کہ اس کے پاس جو مقدمہ آیا ہے اس کا فیصلہ حق اور سچ پر کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فیصلہ کرنے سے پہلے اس اسم کو ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سچی بات ڈال دے گا اور وہ حق فیصلہ کرے گا۔

ہر نماز کے بعد کا وظیفہ: اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد دُعا سے پہلے اسے ۱۲ مرتبہ پڑھے تو اس کے ہر ظاہری و باطنی کام میں بھلائی ہوگی اور اس کا ہر کام درست رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی عقل میں ایسا تدبر عطا فرما دیگا کہ اس کا ہر کام احسن طریقے سے سرانجام پائے گا۔

تلاش مرشد کامل : اگر کسی شخص کو روحانی راہنمائی کے لئے مرشد کامل نہ ملتا ہو تو

اُسے چاہئے کہ چالیس دن تک **یا ھادی** ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھے ان شآءاللہ اسے اللہ کی طرف سے اشارہ غیبی سے مرشد کامل کی طرف راہنمائی حاصل ہوگی اور مرشد امل مل جائے گا اور پھر ایسا سالک جس کا حال رک گیا ہو اگر وہ اسے کثرت سے پڑھے تو اس کا حال کھل جائے گا اور روحانی قبض دور ہو جائے گی اور عالم بقا میں ترقی پائے گا۔ اگر اس اسم کو اللہ الہادی میں پڑھیں تو مندرجہ بالا اثرات بہت جلد مرتب ہوں گے۔

حضور ﷺ ھادی و مرشد ھیں : اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ساری کائنات کے لئے ہادی و مرشد بنایا ہے اور کامیابی کی ضمانت کو حضور ﷺ کی پیروی میں مضمر رکھا۔ تمہاری ہدایتیں حضور ﷺ کو عطا فرمائیں یعنی جسے جو ہدایت ملے گی وہ حضور ﷺ سے ملے گی۔ حضور ﷺ کو سرچشمہ ہدایت بنا کر بھیجا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا نظارہ کرنا ہو تو محبوب رب العالمین حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھ لو کہ یہ مظہر ذات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبہ۹/۳۳ ، الصّف۶۱/۹)

وہی (قادر مطلق) ہے جس نے بھیجا اپنے رسُول کو (کتاب) ہدایت اور دینِ حق دے کر تا کہ غالب کردے اُسے تمام دینوں پر' اگرچہ نا گوار گزرے (یہ غلبہ) مُشرکوں کو۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ﴾ (الفتح ۴۸/۲۸)

وہی (قادر مطلق) ہے جس نے بھیجا اپنے رسُول کو (کتاب) ہدایت اور دینِ حق دے کر تا کہ غالب کردے اُسے تمام دینوں پر' اور (رسول کی صداقت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے

حضور ﷺ' رب تعالیٰ کی شان بھی ہیں' اس کی رحمت بھی۔ اس وجہ سے ارشاد ہوا کہ اے میرے بندو اگر تم مجھے جاننا پہچاننا چاہتے ہو تو اس طرح پہچانو کہ اللہ تعالیٰ وہ قدرت والا' رحمت والا' کرم فرمانے والا ہے کہ اُس نے اپنے رسول' رسولوں کے سردار محمد

مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی وہ مصنوع ہیں کہ دست قدرت کو بھی اُن پر ناز ہے۔ بلا تشبیہ یوں سمجھو کہ ایک اعلیٰ درجہ کا کاریگر کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں عمارت بنائی ہے یا قابل استاد کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں شاگرد کو قابل بنایا۔ اگر میری قابلیت علمی دیکھنا ہے تو میرے فلاں شاگرد کو دیکھو کہ میرے علم وہنر کا نمونہ ہے۔ دست قدرت بھی آج اس انوکھے اور نرالے بندہ خاص پر ناز فرماتا ہے کہ اگر میری قدرت، میرا علم، میری سخاوت، میرا کرم، غرضکہ میری تمام صفات کا نظارہ کرنا ہے تو میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لو۔ یا یوں سمجھو کہ آفتاب کو کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی، لیکن اگر رنگین شیشہ میں سورج کا عکس لیا جائے اور اس شیشہ میں نظر کی جائے تو جمالِ آفتاب نظر آتا ہے۔ یہ ذات پاک بھی قدرت الٰہی دیکھنے کا گہرے رنگ والا شیشہ ہے۔ اس کو دیکھا، تو رب تعالیٰ کی صفات کو دیکھا۔ اگر کوئی رب تعالیٰ کی ذات وصفات کو زمین وآسمان کے ذریعہ جانے وہ مُوَحِد ہے مگر مومن نہیں۔ اگر رب تعالیٰ کو پہچاننا ہو تو یوں پہچانو کہ رب وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔ لہٰذا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے مظہر ہیں اور معرفت الٰہی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ حضور ﷺ، اللہ تعالیٰ کا نور ہیں کسی کے بجھائے بجھ نہیں سکتا۔ (دیکھیں ہماری کتاب 'مظہر ذات ذوالجلال')

یہ نُورِ نبی نُورِ خدا ہے واللہ   جو دیکھتا ہے کہتا ہے واللہ واللہ

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت وشانِ کبریائی اور اپنے نبی مکرم ﷺ کے مقامِ رفیع اور منصب عالی کا ذکر فرمایا ہے کہ اُنھیں یہ منصبِ رسالت پر فائز کرنے والا میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہی سارے رسول بھیجے ہیں لیکن اس رسول کو جو نسبت ہے اس کی شان ہی نرالی ہے۔ برقِ غضب بن کر باطل کو خاکستر کرنے کے لئے نہیں آیا، بلکہ ابرِ رحمت بن کر پیاسی دُنیا کو سیراب کرنے کے لئے آیا ہے۔ اے کُفّار! تم نے میرے محبوب کے اسمِ گرامی کے ساتھ رسول اللہ کے الفاظ مٹا دینے پر اصرار کیا۔ اس ورق سے تو تم نے محو کر دئے لیکن لوحِ محفوظ، عرش وکرسی کے بلند کنگروں، جنت کے ایوانوں اور اہل ایمان ومحبت کے دلوں پر محمد رسول اللہ کے الفاظ ہمیشہ تابندہ ودرخشندہ رہیں گے، وہاں سے تم نہیں مٹا سکتے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے   نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ہدایت کے معنیٰ راہ دکھانا بھی ہیں اور مقصود پر پہنچانا بھی' اللہ تعالیٰ دونوں معنیٰ سے ہادی ہے۔ اہلِ دُنیا کا اصل اور حقیقی ہادی اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ اصل ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ صفاتی نام بھی عطا فرمایا ہے اور ساری کائنات کے لئے ہادی ومُرشد بنایا ہے۔ سب لوگ دنیا میں ماں باپ' استاذ' مشائخ اور ساتھیوں سے مختلف قسم کی ہدایتیں لیتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ نے کسی سے ہدایت نہ لی۔ رب تعالیٰ نے ہر طرح کی ہدایت دے کر بھیجا۔ اسی لئے حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا (روح البیان)۔ ظہور نبوت سے پہلے نمازیں پڑھیں' دوسرے یہ کہ تمہاری ہدایتیں حضور ﷺ کو عطا فرمائیں' یعنی جسے جو ہدایت ملے گی وہ حضور ﷺ سے ملے گی۔ حضور ﷺ کو سرچشمہء ہدایت بنا کر بھیجا۔ جس کے مُقدّر میں اس ظلمت کدہ عالم کو منور کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ایسا جامع نظامِ حیات اور شریعت بیضا دے کر مبعوث فرمایا ہے جو افراط وتفریط' گونا گوں بدعنوانیوں سے روندے ہوئے گلشنِ انسانیت کے لئے پیغام بہار ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس منصب رفیع پر فائز کیا ہے کوئی طاقت اس کو اس شرف سے محروم نہیں کرسکتی۔ ساری دُنیا انکار کردے اس کی عظمت کا ماہِ تمام چمکتا ہی رہے گا۔

سرِ عرش پر ہے تری گزر' دلِ عرش پر ہے تری نظر   ملکوت وملک میں کوئی شئے' نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

سچا دین اور ہدایت حضور ﷺ کے ساتھ ایسے وابستہ ہیں جیسے آفتاب کے ساتھ روشنی' کہ حضور ﷺ کو چھوڑ کر نہ ہدایت ملتی ہے نہ سچا دین۔۔ اگر صرف قرآن سے ہدایت مل جاتی تو حضور ﷺ کو دنیا میں کیوں بھیجا جاتا؟ دوسرے یہ کہ حضور ﷺ کبھی ہدایت اور سچے دین سے الگ نہ ہوئے کیونکہ یہ دونوں حضور ﷺ کے ساتھ بھیجے گئے ہیں جو اُنھیں ایک آن کے لئے بھی ہدایت سے الگ مانے وہ بے دین ہے۔

رب تعالیٰ سے جب بندہ عرض کرتا ہے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ تو ساتھ ہی ایسے راستے کی طلب کرتا ہے جو راستہ درست ہو اور کامیابی کی ضمانت فراہم کرتا ہو تو کہا ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ اُن لوگوں کا راستہ عطا فرما جن پر تو نے اپنا خصوصی

انعام فرمایا ہے۔ انعام یافتہ بندوں میں سے جو سب سے پہلی بارگاہ ہے وہ ذاتِ کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا درِ پاک ہے پھر صدیقین' شہداء' صالحین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ﴾ (النسآء/ ٦٩) اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا انبیاء پر اور صدیقین پر اور شہداء پر اور صالحین پر۔

قرآن کریم کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی راہ پر چلنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں معیارِ حق بنایا ہے۔ اسی لئے یہ تنقید سے بھی بالاتر ہیں۔

اللہ تعالیٰ اصحاب النبی ﷺ کو خطاب فرماتا ہے: ﴿فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوْا﴾ (البقرۃ/ ١٣٧) اگر لوگ تمہاری مثل ایمان لائیں تو ہدایت یافتہ ہوں گے۔ (اگر یہ بھی ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پا گئے)

صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام معیاری ایماندار ہیں جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو معیاری انسان قرار دیا ہے تو وہ تنقید سے بالاتر بھی ثابت ہوئے۔ ﴿وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ﴾ (البقرۃ/ ١٣) اور جب کہا جاتا ہے کہ تم ایسا ایمان لاؤ جیسا دیگر انسان (یعنی صحابہ کرام) ایمان لائے ہیں۔

یہ دوسری دلیل قطعی ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معیاری انسان اور تنقید سے بالاتر ہونے کی یہ ہے

﴿وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ﴾ (توبہ/ ١٠٠) اور سب سے آگے آگے سب سے پہلے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین اور انصار سے اور جنھوں نے پیروی کی اُن کی عمدگی سے' راضی ہوگیا اللہ تعالیٰ اُن سے اور راضی ہوگئے وہ للہ تعالیٰ سے۔

مہاجرین اور انصار جو ایمان لانے میں سب سے مقدم ہیں اور جو عقائد اور اعمال میں اُن کے تابع ہیں اللہ تعالیٰ اُن سب سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مہاجرین اور انصار صحابہ اور جو لوگ اُن کے تابع ہیں

اُن سب کو رضائے الٰہی کی سند حاصل ہے اب کون ایماندار ہے جو اُن پاکیزہ نفوس کو معیارِ حق اور تنقید سے بالاتر نہ سمجھے کیونکہ اگر یہ لوگ معیارِ حق نہ ہوتے اور تنقید سے بالاتر نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رضا انہیں حاصل نہ ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے سے ہی یہ خبر دے دی تھی کہ جس طرح صحابہ کرام کا ہر فعل اور قول نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں رضائے الٰہی کے لئے ہے اس طرح نبی کریم ﷺ کی حیاتِ ظاہرہ کے بعد بھی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔

یہاں اُن پاک ہستیوں (مہاجرین وانصار) کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے مکرم نبی کی دعوت اُس وقت قبول کی جب کہ اس کو قبول کرنا ہزاروں مصیبتوں اور تکلیفوں کو دعوت دینا تھا۔ اس وقت اسلام کی اعانت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا جب اسلام بڑی بیکسی کی حالت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے ان مخلص، جانباز اور پاکباز بندوں پر ناز ہے بلکہ ساری انسانیت کو اُن پر فخر ہے جنھوں نے حق کو محض حق کے لئے قبول کیا۔ اور اس کو فروغ دینے اور مرتبہ کمال تک پہنچانے کے لئے اپنے وطن چھوڑے، اپنے خونی رشتے توڑے، اپنے سر کٹائے۔ قرآن بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان مخلص، جانباز اور پاکباز بندوں پر راضی ہوگیا اور اس کے ان بندوں نے جب دیکھا کہ اُن کے ربّ کریم نے اُن کی ان قربانیوں کو شرفِ قبول عطا فرمایا ہے تو وہ اس کی شانِ بندہ پروری اور ذرّہ نوازی کو دیکھ کر راضی ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کی ابدی نعمتوں سے بھی انھیں سرفراز فرمایا اور صرف یہی نہیں کہ وہ خود ہی اس دولت سے خوشنود ہوئے بلکہ قیامت تک جو بھی خلوص و دیانت سے اُن کی پیروی کرے گا وہ بھی عنایاتِ ربّانی کا مستحق ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کی شان، ظاہر و باطن کے جاننے والے خدا نے خود اپنی کتاب مقدس میں بیان فرما دی۔ آپ ذرا سوچیں کہ جن کی توصیف وہ خود کرے، جن کے ایمان کا وہ خود گواہ ہو، جن کے جنت میں جانے کا وہ خود مژدہ سنائے، ایسے پاک لوگوں کی شان میں لب کشائی شیطان کا کتنا خطرناک دھوکہ ہے۔ صحابہ کرام اس لئے تو شمع توحید پر پروانہ وار نثار نہیں ہوتے تھے کہ چودھویں صدی کا بے عمل مسلمان اُن کی مدح و ستائش کرے۔ اُن کے پیشِ نظر تو

صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کے رسول کی خوشنودی تھی اور وہ انھیں حاصل ہوگئی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کے بعد ساری دُنیا بھی اُن کی شان میں گستاخیاں کرتی رہے تو اُس سے اُن کا کیا بگڑتا ہے۔ البتہ اُن لوگوں کی حرماں نصیبی قابلِ افسوس ہے جو صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بن سکتے تھے لیکن انھوں نے ادھر سے منہ موڑ کر بلکہ اُن لوگوں سے دشمنی کر کے اپنے آپ کو محروم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان ہستیوں پر اپنی رحمت کے دروازے کھولے ہیں۔ اس سے ثابت یہ ہوا کہ ان بندگان خُدا کے نقش قدم پر چلنا ہی صراط مستقیم ہے۔ یہ رب تعالیٰ کے غیر نہیں بلکہ رب والے ہیں۔ اگر رب تعالیٰ کے غیر ہوتے تو طلب ہدایت کے وقت یہ بات مکمل ہو جاتی اور رب تعالیٰ فرما دیتا' اے میرے بندے طلب ہدایت کے وقت صرف میری بارگاہ کی ہدایت مانگنا' بندوں کا نام نہ لینا' اگر لیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس شک کو ہی دور کر دیا اور واضح فرما دیا کہ جو انعام یافتگان کے نقش قدم پر چلا تو وہ صراط مستقیم پر چلا۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا **علیکم بسُنّتی** تم پر میری سنت لازم ہے یعنی صراط مستقیم کی ضمانت اسی صورت میں ہے جب تک ذات مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم پر رہے بھٹک جانے کا شائبہ تک نہ ہوگا پھر دیکھئے حضور ﷺ نے اپنے نقش قدم پر چلنے والوں کے بارے میں فرمایا یہ جو میری بارگاہ میں بیٹھ کر اپنے قلب و باطن کو نور علیٰ نور کرتے ہیں جو اُن کے نقش قدم پر چلا وہ بھی مجھ تک پہنچ جائے گا کیونکہ یہ **نجم الاھتدی** (ہدایت کے ستارے) ہیں۔

ذرا غور کریں کہ حضور ﷺ جو منجانب اللہ پیکر ہدایت بن کر تشریف لائے آپ نے نظام اخلاق کا جو چارٹر دیا ہے آج بڑے سے بڑا کوئی دانشور' قانون داں' سیاستداں و مفکر ایسا چارٹر نہیں دے سکتا ہے جو چودہ سو سال پہلے حضور سید المرسلین ﷺ نے اپنے ہی شب و روز کو انسانیت کے لئے ایک نمونہ بنا دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اخلاقیات کے ابواب کھولے تو آپ نے والدین کے حقوق' اولاد کے حقوق' اہل قرابت کے حقوق' ہمسائے کے حقوق' یتیموں کے حقوق' حاجت مندوں کے حقوق' بیماروں کے حقوق' غلاموں

کے حقوق، مہمانوں کے حقوق، عام مسلمانوں کے باہمی انسانی برادری کے حقوق، جانوروں کے حقوق، زبان کی سچائی، دل کی پاکیزگی، عمل میں خلوص، سخاوت، عفت و پاکبازی، امانت و دیانتداری، رحم و کرم، شرم وحیاء، عدل و انصاف، عہد کی پابندی، ایثار و قربانی، عفو و درگزر، حلم و بُردباری، تواضع و انکسار، خوش کلامی، اعتدال و میانہ روی، خودداری و عزت نفس، استقامت و حق گوئی، نماز کی ادائیگی، روزوں کی ادائیگی، زکواۃ کی ادائیگی، حج کی ادائیگی، صبر و رضا، توکل و استغناء، طہارت اور طہارت کے آداب، کھانے پینے کے آداب، مجلس کے آداب، ملاقات کے آداب، چلنے پھرنے کے آداب، سفر کے آداب، لباس کے آداب اپنانے کی ہدایت فرمائی۔ حضور ﷺ نے جب منکرات سے بچنے کی ہدایت فرمائی تو جھوٹ بولنے کی ممانعت، جھوٹی قسمیں کھانے کی ممانعت، خیانت و بددیانتی، غداری و دغا بازی، بہتان لگانے کی ممانعت، چغل خوری کی ممانعت، غیبت و بدگوئی، خوشامد و بدکلامی، بخل کی ممانعت، حرص و لالچ و چوری کی ممانعت، ناپ تول میں کمی کی ممانعت، رشوت، سفارش، سودخوری، شراب نوشی، بغض و کینہ، ظلم کرنے کی ممانعت، فخر و غرور کی ممانعت، ریاکاری کی ممانعت، خود بینی و خود نمائی، حسد، فحش گوئی، بے ایمانی و بے حیائی کی ممانعت فرمائی۔
(ہماری کتاب' گناہ اور عذاب الٰہی' کا مطالعہ کریں)

یہ وہ اخلاق رزیلہ ہیں جن کے اپنانے سے گھر سے لے کر معاشرہ میں بدامنی پیدا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام اخلاق رزیلہ سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے نسل آدمیت کے سامنے اپنے آپ کو ایک آئیڈیل کے طور پر پیش کیا۔

الغرض حضور نبی الرحمۃ ﷺ اور انعام یافتگان جو آپ کے متبع ہوئے ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ انسانیت کے لئے ایک کامل نمونہ ہے :

ہر لحظہ مومن کی نئی شان نئی آن　　　　کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

اَلْبَدِيْعُ : بغیر نمونہ ومثال کے پیدا کرنے والا

بدیع اس پید کرنے والے کو کہا جاتا ہے جس نے کوئی نمونہ سامنے رکھے بغیر کسی چیز کو پیدا کیا ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کیونکہ اسی نے آسمان اور زمین کو بغیر کسی سابقہ مثال اور نمونہ کے تخلیق فرمایا۔

اللہ تعالیٰ عالم اجسام میں آسمانوں، زمین، عرش، کرسی، لوح وقلم وغیرہ کا بدیع ہے باقی تمام چیزوں کا خالق ہے یعنی آسمان وزمین کو تو بغیر مادہ، بغیر نمونہ کے بنایا، نہ کسی وقت میں۔ باقی دوسرے اجسام کو کسی مادہ سے کسی وقت میں کسی جگہ میں بنایا اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے بدیع نہیں۔ خیال رہے کہ بغیر نمونہ بنانا ایجاد ہے اور بغیر نمونہ بغیر مادہ وغیرہ کے بنانا بدیع ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ آسمانوں زمین وغیرہ کا بدیع ہے، حضرت آدم علیہ السلام کا موجد بھی ہے خالق بھی اور ہم سب کا خالق ہے۔ کسی شخص کو بدیع یا خالق نہیں کہہ سکتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفتیں ہیں موجد کہہ سکتے ہیں فلاں شخص ریل کا موجد ہے فلاں ہوائی جہاز کا موجد۔ یہ فرق خیال میں رہے۔

بدیع کے معنی ہیں خود بے مثال کہ کوئی ذات صفات میں اس کا مثل نہیں، فرماتا ہے ﴿**لَيْسَ كَمِثْلِه شَئٌی**﴾ یا بغیر مثال عالم بنانے والا، یعنی موجد فرماتا ہے ﴿**بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**﴾ یا اپنے بندوں میں سے بعض کو بے مثال کرنے والا کہ حضور ﷺ کو بے مثال پیدا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا مثل ناممکن ہے وہ ہر چیز کا خالق ہر چیز کا مالک ﴿**بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**﴾ ہے۔ یوں ہی حضور ﷺ کا مثل ناممکن ہے خدا دو ہو سکتے ہیں نہ مصطفیٰ دو ہو سکتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ ساری مخلوق میں اول ہیں **اول ما خلق اللہ نوری**۔ سارے نبیوں سے پیچھے ہیں خاتم النبیین۔ سارے عالم کے لئے رحمت ہیں سارے انسانوں کے شفیع ہیں کہ بعض شفاعتیں نبیوں کے لئے ہیں اور بعض شفاعتوں سے کفار بھی

فائدہ اٹھائیں گے سارے عالم کی اصل ہیں یہ اوصاف گنتی وشمار کے لائق نہیں۔

کوئی مثل اُن کا ہو کس طرح وہ ہیں سب کے مبتداء ومنتہا
نہیں دوسرے کی یاں جگہ کہ یہ وصف دو کو ملا نہیں

یہ وظیفہ اللہ تعالیٰ کی شان بدیع کا مظہر ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو اس صفت سے '**یا بدیع**' پکارنے سے پکارنے والے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات اسرار کھلتے ہیں اور خاص کر اگر کوئی شخص مادی طور پر نئی چیز بنا رہا ہو لیکن اس سے کوشش کے باوجود بن نہ رہی ہو تو اس وظیفہ کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کی خصوصی مدد فرما کر اس چیز کے بننے کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیتا ہے۔

☆ کوئی غم یا مصیبت یا کوئی مہم درپیش ہو تو بارہ روز تک بعد نماز عشاء بارہ سو مرتبہ **یابدیع العجائب بالغیر یابدیع** پڑھے ان شآءاللہ تمام مقاصد میں کامیابی ہو گی۔ استخارہ کرنا ہو تو سوتے وقت پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائے خواب میں صحیح بات معلوم ہو جائے گی۔

مشکل دور کرنے کا عمل: اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو باوضو ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور اس وظیفہ کو پڑھنا شروع کر دے اور کوشش کرے دو چار روز میں ستر ہزار کی تعداد کو پورا کرے ان شآءاللہ مہم دور ہو جائے گی اور مصیبت ختم ہو جائے گی۔ مشکل آسان ہو جائے گی یعنی ہر لحاظ سے اچھے طریقے سے کام اپنے انجام کو پہنچے گا۔

بحالی عہدہ یا ملازمت:

اس وظیفہ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ملازمت یا عہدہ سے معزول ہو گیا ہو تو اُسے چاہئے کہ اس وظیفہ کو ۲۱ دن تک روزانہ سات سو مرتبہ پڑھے ان شآءاللہ وہ اپنے عہدے پر دوبارہ فائز ہو جائے گا اور اُسے وہی مقام حاصل ہو گا جو اس کا پہلا تھا۔

قبولیت دُعا کا ذریعہ: دُعا مانگنے سے پہلے اگر ستر مرتبہ اس وظیفہ کو پڑھے تو دُعا بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت پائے گی۔

نیک یا بدانجام کا معلوم کرنا : اگرکسی معاملہ میں نیک یا بدانجام معلوم کرنا ہوتو عشاء کی نماز کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر مندرجہ ذیل وظیفہ کو گیارہ سو مرتبہ پڑھیں ۔ رات کو خواب میں اچھے یا برے انجام کا اشارہ مل جائے گا اور اگر ایک دو دن میں مطلب حل نہ ہوتو چند دن تک یہ عمل جاری رکھنا چاہئے ۔'**یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ**'

اَلْبَاقِیُ : ہمیشہ رہنے والا

الباقی : ہمیشہ رہنے والا' باقی' دائم الوجود کہ کبھی فنا نہ ہو۔ اگر کسی کو عزت و جاہ حاصل ہو' اگر کسی کے پاس دولت وثروت کی فراوانی ہو' اگر اسے کسی محدود علاقے میں اقتدار و اختیار مل جائے تو اسے اکڑنہیں جانا چاہئے ۔ اپنے رب کریم کو بھلا کر شیطان سے یارانہ نہیں گانٹھ لینا چاہئے ۔ یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ وہ خود اور اس کا جاہ وحشم بلکہ اس زمین میں جو کچھ اسے دکھائی دے رہا ہے سب فانی ہے سب ناپائیدار ہے بقا اور دوام فقط خداوند ذوالجلال والاکرام کا حصہ ہے ۔

باقی کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز اپنی ابتداء کی حالت میں ہو ویسی ہی ہمیشہ کے لئے رہے ۔ اللہ تعالیٰ کو اس لئے باقی کہا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس اپنی صورت پر قائم دائم ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا دوام ابدی اسی کے لئے' اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے باقی ہے کہ وہ موت کا خالق ہے اور اس کی پیدا کی ہوئی موت اس پر غالب نہیں آسکتی ۔ اس کے علاوہ ہر چیز فنا ہے مگر اس چیز کو وہ جتنی دیر رکھنا چاہے وہ باقی رہ سکتی ہے جس طرح انسانوں کے نیک اعمال مرنے کے بعد قیامت تک باقی رہیں گے روح اور جنت کا باقی رہنا اس کی مرہون منت ہے یعنی وہ انہیں ختم کرنے پر اختیار رکھتا ہے اور اگر چاہے تو انہیں بھی جب تک چاہے باقی رکھے ۔

☆ بعد نماز فجر جو شخص **یا باقی** ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا صدقہ جاریہ کرنے کی توفیق ہوگی دولت کبھی ختم نہ ہوگی ۔

بقائے اقتدار کا عمل : عزت، حیثیت، اقتدار اور مقام کو دیر تک باقی رکھنے کے لئے روزانہ **یا باقی** ۱۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے ان شآء اللہ مقام قائم رہے گا۔

کاروبار کو تباہی سے بچانے کا عمل : اگر کسی شخص کا کاروبار تباہ ہونے کے آثار پیدا ہو رہے ہوں یا کسی کھیت یا باغ یا کسی جائیداد کو دیر تک باقی رکھنے کا ارادہ ہو تو **یا باقی** روزانہ ۱۲۵۰۰ مرتبہ دس دن تک پڑھ کر پانی دم کر کے اس جگہ پر چھڑکائیں جس کو باقی رکھنا مقصود ہو، اِن شآء اللہ وہ چیز بربادی سے محفوظ رہے گی اور دیر تک باقی رہے گی۔

قوت حافظہ کو تیز رکھنے کا عمل :

حضرت امام بونیؒ کا قول ہے کہ یہ اسم قوت حافظہ کو تیز کرنے اور آخری عمر تک قائم رکھنے کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص **یا باقی** روزانہ بعد نماز مغرب ۳۳ مرتبہ ہمیشہ کے لئے پڑھنے کا معمول بنا لے تو اس کی قوت حافظہ آخری عمر تک قائم رہے گی۔ اگر کسی بچے کا حافظہ تیز کرنا مقصود ہو تو **یا باقی** پڑھے ان شآء اللہ اس کا حافظہ تیز ہو جائے گا۔

بحالی صحت کا عمل : جس شخص کی صحت اکثر خراب ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ **اَللّٰہُ شَافِیُ اَللّٰہُ بَاقِیُ** کا ورد اپنی زبان پر اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے رکھے ان شآء اللہ اس کی صحت بحال رہے گی۔ اگر کوئی اسی وظیفہ کو ہر نماز کے بعد چند بار پڑھنے کا معمول بنا لے تو اس پر بیماری بہت کم حملہ کرے گی اور مرتے دم تک پڑھنے والا تندرست و توانا رہے گا۔

دشمن کو مطیع کرنے کا عمل :

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عقل بیدار میں لکھا ہے کہ جو شخص **یا باقی** جمعہ کی رات ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اس کے تمام عمل قبول ہوں گے اور اگر ہفتے کے دن دشمن کو مطیع کرنے کی نیت سے پڑھے تو اس کا دشمن مطیع اور فرمانبردار ہو جائے گا۔ دشمن کو مطیع کرنے کے لئے **یا باقی** ہفتہ کے دن سات ہزار مرتبہ بعد نماز ظہر پڑھنا بہت مفید ہے۔

اَلْوَارِثُ: مالک، وارث

وارث کے معنی ہیں بندوں کی فنا کے بعد باقی رہنے والا، جب کوئی دعویدار نہ رہے تو بھی وہ رہے فرماتا ہے ﴿اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا﴾ وراثت کے دوسرے معنی سے رب تعالیٰ پاک ہے یعنی مخلوق کے بعد وہ مالک ہو پہلے نہ ہو، معاذ اللہ۔

تمام مخلوق کے ختم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ ہی باقی رہے گا اور اس کے حضور ہی میں ہر چیز رجوع کرے گی یعنی اللہ تعالیٰ ہی ازلی و ابدی وارث ہے۔

☆ طلوع آفتاب سے پہلے جو شخص **یــا وارث** سو مرتبہ پڑھتا رہے عذاب قبر سے محفوظ رہے گا شک و شبہہ دل سے نکل جائے گا۔

حصولِ اولاد کا وظیفہ :

﴿رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ﴾ اے میرے پوردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو واثوں سے بہتر ہے

یہ دُعا حصول اولاد کے لئے نہایت ہی مفید ہے کیونکہ یہ دُعا حضرت زکریا علیہ السلام نے مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑھاپے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام عنایت فرمائے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے اولاد طلب فرمائی تھی کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے اولاد دی تھی اس لئے جو بھی اولاد سے ناامید ہو جائے وہ یہ دُعا پڑھے۔

اس دُعا کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دن میں پڑھنے کے لئے کوئی وقت مقرر کر لے جس میں کوئی دوسرا مداخلت نہ کر سکے۔ اگر عشاء کے بعد پڑھے تو بہتر ہے مقررہ وقت پر اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور درمیان میں یہ دُعا گیارہ سو مرتبہ پڑھے ان شاءاللہ چالیس دن تک یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو اولاد عطا فرمائے گا جو مرد یا عورت یہ دُعا بذات خود نہ پڑھ سکے تو وہ کسی نیک و صالح انسان سے پڑھائے

اوراس سے دُعا کروائے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوگی اگر ایسا نہ کر سکے تو ہر نماز کے بعد مراد پوری ہونے تک گیارہ مرتبہ دُعا پڑھا کرے۔

منصب اور بلندی درجات : اس وظیفہ میں حصول مناصب اور بلندی درجات کی تاثیر بہت ہے۔اس لئے اگر کسی ملازم کی ترقی رک جائے اور محکمہ ترقی عہدہ کرنے پر راضی نہ ہوتو ایسے شخص کو چاہئے کہ اس وظیفہ کو بعد نماز فجر ۷۰۷ مرتبہ روزانہ اکتالیس دن تک پڑھے ان شآء اللہ ترقی ہوکر رہے گی۔اگر کوئی صاحب کشف سالک اس وظیفہ کو کثرت سے پڑھے تو اس کے روحانی درجات میں بہت بلندی اور ترقی ہوگی۔

مقدمہ وراثت میں کامیابی : اگر کسی شخص کا مقدمہ وراثت ہو اور دوسرے ورثاء وراثت سے حصہ نہ دیتے ہوں تو اس صورت میں اس وظیفہ کو ۴۱ یوم تک بعد نماز عشاء خلوت میں بیٹھ کر ۲۸۲۸ مرتبہ پڑھیں اور وظیفہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کے حضور حصہ ملنے کی گڑگڑا کر دُعا کریں ان شآء اللہ حصول وراثت میں کامیابی ہوگی۔

مالی نقصان سے حفاظت : جو شخص رات کو سوتے وقت **یــا وارث** روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھے اور اسکے بعد اپنے مال اور جان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے کر اس کے محفوظ رہنے کی دُعا کرے ان شآء اللہ اس کا مال و دولت بحفاظت رہے گا۔

مالی پریشانی کا حل : اگر کسی کو کسی قسم کی مالی پریشانی ہو تو اسے چاہئے کہ عشاء کی نماز سے پہلے **یــا وارث** ۱۱۱۱ مرتبہ پڑھے اور ۴۱ دن تک اس اسم کو جاری رکھے۔ان شآء اللہ اس کی مالی پریشانی دور ہو جائے گی۔

درازی عمر کا عمل : جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر دراز ہو جائے تو اسے چاہئے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو عشاء کی نماز کے بعد بیٹھ جائے اور **یــا وارث** اکتالیس ہزار مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ' اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں درازی کر دے گا اور اکتالیس جمعرات تک یہ عمل کرے۔درازی عمر کے ساتھ اس عمل سے طبیعت میں فرحت بھی پیدا ہوگی۔

اضافہ رزق اور خیر و برکت: امام بونی نے لکھا ہے کہ یہ وظیفہ حصول وراثت کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے ذاکر کو قوم کی سرداری ملتی ہے۔ اولاد اور مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد اس کا کثرت سے ورد کرنے کا معمول بنالے تو اس کے رزق میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔

اَلرَّشِیْدُ: سیدھی تدبیر والا

رشید و ہادی کے معنی ہیں ہدایت دینے والا' مگر ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ الہامی فطری ہدایت کو رُشد کہتے ہیں اور اختیاری ہدایت کو ہدایت' سارے انسان بلکہ تمام جانور کھانے اور نہ کھانے کی چیزوں کو پہچانتے ہیں یہ رشد ہے اور بذریعہ انبیائے کرام بعض کو ایمان ملتا ہے یہ رب کی ہدایت ہے رشد کا مقابل غوایتہ ہے اور ہدایت کا مقابل ضلالت ہے' رشید' غنی اور مہتدی' ضال آپس میں مقابل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مخلوق کو سیدھے راستے پر گامزن کرنے والا ہے وہ بذات خود رشد و ہدایت کا منبع ہے اور اہل دنیا کو اسی کی توفیق اور نظر عنایت سے ہدایت ملتی ہے اسی لئے اسے رشید کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رشید ہے کہ وہ ہر ہدایت کی طلب رکھنے والے کی راہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رشید ہے کہ اس کے تمام افعال اور اختیارات رشد و ہدیت پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے بھی رشید ہے کہ اس کے ہر حکم میں ہدایت پائی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمام بندوں کی راہنمائی اور ہدایت اسی سے مل سکتی ہے اس لئے جسے صحیح ہدایت کی طلب ہو تو وہ اسے اس صفت سے '**یــا رشیـد**' پکارے ان شآء اللہ اُسے سیدھی راہ مل جائے گی۔

☆ اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو یا کسی معاملہ میں فیصلہ نہ کر سکتا ہو تو **یـا رشید** نماز مغرب وعشاء کے درمیان ہزار مرتبہ پڑھے تو گم شدہ چیز مل جائے گی اور قوت فیصلہ پیدا ہوگی۔

راہِ ہدایت کا پانا : جو شخص راہ ہدایت کا طالب ہو تو اُسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد **یا رشید** ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے، تو وہ نیک ہو جائے گا اور راست باز بن جائے گا۔ سعادت مندی کی تمام راہیں اس پر کھل جائیں گی اور اس وظیفہ کی برکت سے وہ بہت ہی اچھا انسان بن جائے گا اور اس وظیفہ کی بنا پر اس کا ہر عمل بارگاہ رب العزت میں قبول ہو گا۔

تلاش مرشد کامل کا عمل : اگر باطنی راہنمائی کے لئے کسی شخص کو صحیح مرشد نہ مل رہا ہو تو اسے چاہئے کہ تہجد کے وقت اٹھے اور نماز تہجد کے بعد **یا رشید** تین ہزار مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر مرشد کامل ملنے کی دُعا کرے۔ اس طرح گیارہ دن تک عمل کرے ان شآء اللہ مرشد کامل مل جائے گا۔

نئے کام کے بارے میں معلومات کا عمل : اگر کوئی شخص کسی نئے کام کا آغاز کرنا چاہے یا کوئی کارخانہ لگانا چاہے یا کوئی نیا کاروبار جاری کرنا چاہے مگر اس کے ذہن میں اس کے متعلق کوئی معقول پروگرام نہ آرہا ہو تو اسے چاہئے کہ اکیس دن تک **یا رشید** بعد نماز عشاء تین ہزار مرتبہ پڑھے، ان شآء اللہ، اللہ تعالیٰ اسے خواب میں یا کسی اشارے سے اس نئے کام کے آغاز کے بارے میں مطلع فرما دے گا۔

مہمات میں کامیابی کا عمل : حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عقل بیدار میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز مغرب کے بعد ۱۰۰۰ مرتبہ **یا رشید** پڑھے تو اس کا ہر کام آسانی سے سرانجام پائے گا۔ اگر کوئی شخص نماز فجر اور مغرب کے بعد ایک ایک ہزار مرتبہ کھڑے ہو کر **یا رشید** پڑھے، تو اُسے مہمات میں کامیابی نصیب ہو گی۔

نشہ چھڑانے کا مجرب عمل : **یا رشید** نشہ چھڑانے کے لئے بہت اکسیر ہے لہذا گیارہ دن تک روزانہ ۱۵۰۰ مرتبہ پڑھ کر آخری دن پانی دم کر کے اس کے بستر اور کپڑوں پر چھڑکیں اس طرح تین مرتبہ عمل کریں ان شآء اللہ اس اسم کی برکت سے اس کا نشہ چھوٹ جائے گا۔

اَلصَّبُوْرُ : صبر والا

صبور، صبر سے بنا بمعنی روکنا، ٹھہرنا، اگر یہ بندے کی صفت ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں گھبراہٹ سے اپنے کو روکنا، اگر رب تعالیٰ کی صفت ہو تو معنی ہوتے ہیں مجرموں کے عذاب میں جلدی نہ فرمانا، وقت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا، صبور وہ جو جلدی نہیں مگر دیر سے سزاء دے، حلیم وہ جو کبھی سزاء نہ دے۔ رب تعالیٰ کفار کے لئے صبور ہے اور گنہگار مومن کے لئے حلیم ہے کریم ہے رحیم ہے۔

جو شخص 'یا صبور' زیادہ سے زیادہ پڑھنے لگے اُس میں صبر کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے وہ سخت سے سخت مصیبت میں صابر ہو جاتا ہے اس لئے بعض صوفیاء نے اہل طریقت کے ابتدائی مریدوں کو یہ اسم پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے تاکہ راہ سلوک میں آنے والی پریشانیوں کو وہ خندہ پیشانی سے برداشت کرسکیں۔

رنج اور مصیبت کا علاج: جو شخص کو کوئی رنج یا مصیت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ **یا صبور** روزانہ ۲۹۸ مرتبہ ۱۱ دن تک پڑھے یا کوئی اور پڑھ کر پانی دم کر کے مصیت زدہ کو پلائے ان شآءاللہ مصیبت ٹل جائے گی اور خوشی میسر ہوگی۔

خاوند کی بدزبانی کا حل: اگر کسی عورت کا خاوند لڑتا جھگڑتا ہو اور بات بات پر ڈانٹتا ہو تو عورت کو چاہئے کہ **یا صبور** رات کے وقت ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد خاوند کی عادت میں نرمی کے لئے دُعا کرے ان شآءاللہ دُعا قبول ہوگی اور یہ عمل سات دن تک کرے۔

حاکم کو نرم کرنے کا عمل:

اگر کسی ملازم یا نوکر کا مالک یا افسر ناراض ہو گیا ہو اور بات بات پر سختی کرتا ہو تو اس صورت میں ملازم کو چاہئے کہ **یا صبور** ۱۱ دن تک روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے ان شآءاللہ افسر یا مالک ہمیشہ کے لئے نرم ہو جائے گا اور پڑھنے والے پر مہربان رہے گا۔

بے صبری کا حل :

اگر کسی عورت کا بچہ مرجائے یا گم ہو جائے اور صبر نہ آتا ہو، بار بار رونا آتا ہو اور بچے کی جدائی ماں کو تنگ کرتی ہو تو **یا صبور** ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں اور گیارہ دن تک یہ عمل جاری رکھیں ان شآءاللہ عورت کو صبر آجائے گا اور بچے کا غم بھول جائے گی۔

عظیم صدمے کا علاج : اگر کسی مرد یا عورت کو کوئی عظیم صدمہ در پیش آجائے، اولاد مرجائے یا کسی بڑے قریبی رشتہ دار کی موت واقع ہو جائے اور اس وجہ سے حافظہ کی خرابی پیدا ہو جائے یا دل اور دماغ میں سخت بے چینی رہتی ہو تو اس صورت میں **یـا صبـور** سات دن تک روزانہ ۷۰ ۷ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں ان شآءاللہ صدمے کا غم ختم ہو جائے گا۔

یـا مـن لـه الاسـماء الحسنی اسئلك بكل اسم هولك سميت به نفسك او انزلته فی كتـابك او عـلـمته احدا من خلقك او استاثرت به فی علم الغيب عندك ان تـجـعـل الـقـرآن العظيم ربيع قلبی ونور صدری و جلاء حزنی وذهاب همی وغی۔

الـلـهـم صل و سلم وبارك علی سيدی و مولائی و حبيبی و قره عينی و راحة خاطری محمد وعلی آله ۲ و صحبهٖ ومن تبعه باحسان الیٰ يوم الدين۔

روحانی وظائف : مجرب قرآنی وظائف اور دُعاؤں کا روحانی خزانہ...... زندگی کے اہم ترین مسائل اور پریشانیوں کا حل...... جاہل اور لمبو نچوڑ عاملوں سے نجات...... جسمانی و روحانی امراض کا توڑ دُعاؤں کی قبولیت، مقاصد میں کامیابی اور حصولِ فیوض کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

استخارہ (مشکلات سے چھٹکارہ)، آیاتِ حفاظت، آیاتِ رزق، قرض سے چھٹکارہ، نظرِ بد کا توڑ، قوتِ حافظہ اور امتحان میں کامیابی، میاں بیوی کے جھگڑوں کا توڑ، ضدی اور نافرمان اولاد کا علاج، نورانی راتیں (نمازیں اور دُعائیں)، شادی میں رکاوٹ اور اُس کا علاج، آیات شفاء، جادو کا قرآنی علاج، قصیدہ غوثیہ، شیطانی وسواس کا قرآنی علاج، فضائل و برکات لاحول ولاقوۃ۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد

دُعائے جمیلہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دُعائے جمیلہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کا حسین ترین مجموعہ ہے جس کے روزانہ پڑھنے سے دین ودُنیا کی سعادت اورعزت حاصل ہوگی' بے پناہ ثواب ملے گا' تمام صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف ہوں گے۔ جوشخص اُسے ہرنماز کے بعدایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اللہ تعالیٰ اس پر بے حدمہربان ہوگا اوراُس کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا' اس کے رزق میں اضافہ ہوگا گھر میں خیروبرکت پیدا ہوگی' اہل خانہ میں محبت اورمروت قائم رہے گی۔ اگرکوئی جائز حاجت ہوگی تو وہ بھی پوری ہوگی' جس کام کو ہاتھ ڈالے گا کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوگا۔ اگرسفر پر جائے گا توامن وامان سے واپس اپنے اہل وعیال میں آئے گا گویا کہ اس دُعا کو پڑھنے سے ہرلحاظ سے نیکی اورسکون حاصل ہوگا۔ اگرکوئی شخص اُسے بعدنمازتہجد پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کا سینہ نورخداوندی سے روشن ہوجائے گا اوراُس پرحصول معرفت کی راہیں کھل جائیں گی۔

يَاجَمِيْلُ يَااَللّٰهُ يَاقَرِيْبُ يَااَللّٰهُ يَاعَجِيْبُ يَااَللّٰهُ
يَامُجِيْبُ يَااَللّٰهُ يَارَءُوْفُ يَااَللّٰه يَامَعْرُوْفُ يَااَللّٰهُ
يَامَنَّانُ يَااَللّٰهُ يَادَيَّانُ يَااَللّٰهُ يَابُرْهَانُ يَااَللّٰهُ
يَاسُلْطَانُ يَااَللّٰهُ يَامُسْتَعَانُ يَااَللّٰهُ يَامُحْسِنُ يَااَللّٰهُ
يَامُتَعَالِ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَااَللّٰهُ يَارَحِيْمُ يَااَللّٰهُ يَاحَلِيْمُ
يَااَللّٰهُ يَاعَلِيْمُ يَااَللّٰهُ يَاكَرِيْمُ يَااَللّٰهُ يَاجَلِيْلُ يَااَللّٰهُ
يَامَجِيْدُ يَااَللّٰهُ يَاحَكِيْمُ يَااَللّٰهُ يَامُقْتَدِرُ يَااَللّٰهُ يَاغَفُوْرُ

يَـاالـلّٰـهُ يَـاغَـفَّـارُ يَااَللّٰهُ يَامُبْدِئُ يَااَللّٰهُ يَارَافِعُ يَااَللّٰهُ
يَـاشَـكُـوْرُ يَـاالـلّٰـهُ يَـاخَبِيْـرُ يَـاالـلّٰـهُ يَـابَصِيْرُ يَااَللّٰهُ
يَـاسَـمِيْـعُ يَـاالـلّٰهُ يَااَوَّلُ يَااَللّٰهُ يَاٰاخِرُ يَااَللّٰهُ يَاظَاهِرُ
يَـاالـلّٰهُ يَابَاطِنُ يَااَللّٰهُ يَاقُدُّوْسُ يَااَللّٰهُ يَاسَلَامُ يَااَللّٰهُ
يَـامُهَيْـمِـنُ يَـاالـلّٰـهُ يَـاعَـزِيْـزُ يَـاالـلّٰهُ يَامُتَكَبِّرُ يَااَللّٰهُ
يَـاخَـالِقُ يَااَللّٰهُ يَاوَلِيُّ يَااَللّٰهُ يَامُصَوِّرُ يَااَللّٰهُ يَاجَبَّارُ
يَـاالـلّٰـهُ يَـاحَـيُّ يَـاالـلّٰهُ يَاقَيُّوْمُ يَااَللّٰهُ يَاقَابِضُ يَااَللّٰهُ
يَـابَـاسِـطُ يَااَللّٰهُ يَامُذِلُّ يَااَللّٰهُ يَاقَوِىُّ يَااَللّٰهُ يَاشَهِيْدُ
يَـاالـلّٰهُ يَامُعْطِىْ يَااَللّٰهُ يَامَانِعُ يَااَللّٰهُ يَاخَافِضُ يَااَللّٰهُ
يَـارَافِـعُ يَـاالـلّٰـهُ يَـاوَكِيْـلُ يَـااَللّٰهُ يَاكَفِيْلُ يَااَللّٰهُ يَاذَا
الْـجَلَالِ وَالْاِكْـرَامِ يَـاالـلّٰـهُ يَـارَشِيْـدُ يَااَللّٰهُ يَاصَبُوْرُ
يَااَللّٰهُ يَافَتَّاحُ يَااَللّٰه

لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o

دُعائے حاجات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ دُعا رفع حاجت کے لئے بہت مفید اور مؤثر ہے۔ اس دُعا کے بے پناہ فیوض وبرکات ہیں۔ اُسے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے کھل جاتے ہیں لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا طالب ہو تو اُسے چاہیے کہ اس دُعا کو ہر نماز (خصوصیت سے جمعہ کی نماز) کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شآء اللہ اس کی ہر جائز حاجت پوری ہوگی اُس کے رزق میں بھی بے پناہ اضافہ ہوگا ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں اُس کا خیال بھی نہ جائے۔ دُنیا کے مال و دولت میں غنی بن جائے گا۔ اگر کسی کا قرضہ دینا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُتر جائے گا اگرچہ وہ پہاڑ کے برابر ہو' اس کے علاوہ اُسے پڑھنے والا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہے جس کی بناء پر اُسے دشمنوں سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر خوف سے اُس کی حفاظت کرے گا' اُس پر زندگی آسان کردے گا غرضیکہ اس دُعا کے پڑھنے والے کو ہر لحاظ سے دین و دُنیا میں سعادت حاصل ہوتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يَااَللّٰهُ يَااَحَدُ يَاوَاحِدُ يَامَوۡجُوۡدُ يَاجَوَّادُ يَابَاسِطُ يَاكَرِيۡمُ يَاوَهَّابُ يَاذَاالطَّوۡلِ يَاغَنِيّ يَامُغۡنِيُّ يَافَتَّاحُ يَارَزَّاقُ يَاعَلِيۡمُ يَاحَكِيۡمُ يَا حَيُّ يَاقَيُّوۡمُ يَارَحۡمٰنُ يَارَحِيۡمُ يَابَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَا ذَاالۡجَلَالِ وَاالۡاِكۡرَامِ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ نَفِّحۡنِيۡ مِنۡكَ بِنَفۡحَةِ خَيۡرٍ تُغۡنِنِيۡ بِهَا عَمَّنۡ سِوَاكَ اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا فَقَدۡ جَآءَ كُمُ الۡفَتۡحُ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۙ اَللّٰهُمَّ يَاغَنِىُّ يَاحَمِيْدُ يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ يَاوَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَافَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۙ اِكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْفَظْنِىْ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الذِّكْرَ وَانْصُرْنِىْ بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ٥

اے اللہ' اے یکتا' اے یگانہ' اے موجود' اے بہت سخی' اے پھیلانے والے' اے کرم کرنے والے' اے بہت دینے والے' اے بخشش کرنے والے' اے بے پروا' اے بے پروا کرنے والے' اے بہت کھولنے والے' اے بہت روزی دینے والے' اے تمام چیزوں کو جاننے والے' اے حقیقت کو جاننے والے' اے زندہ' اے قائم بالذات' اے بہت رحم کرنے والے' اے بے انتہا مہربان' اے آسمان اور زمین کو بلانمونہ پیدا کرنے والے' اے بزرگی اور عظمت والے' اے بہت زیادہ مہربان' اے بہت زیادہ احسان کرنے والے مجھے اپنی طرف سے ایسی خوشبو عطا کر جو تیرے سوا تمام سے بے پروا کر دے۔۔ اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو یہ (جان لو) کہ کامیابی آ چکی ہے بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی کامیابی عطا کی ہے۔ اللہ کی طرف سے مدد اور قریبی فتح (کی امید ہے) اے اللہ' اے بے پروا' اے قابل تعریف' اے پیدا کرنے والے' اے دوبارہ زندہ کرنے والے' اے بہت زیادہ محبت کرنے والے' اے عظمت والے عرش کے مالک' اے جو چاہے وہ کر گزرنے والے اپنی حلال کی ہوئی باتوں کے ذریعے حرام باتوں سے مجھے بے پروا کر دے اور اپنے فضل کے ذریعے اپنی ذات کے سوا تمام سے بے پرواہ کر دے اور جس ذریعے تو نے اپنے کلام کی حفاظت کی اسی سے میری بھی حفاظت فرما اور جن ذرائع سے تو نے اپنے رسولوں کی مدد فرمائی اُن ہی ذرائع سے میری مدد فرما تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

تعوذ کے برکات، فضائل اور اثرات

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مرؔدود سے:

اَعُوْذُ کے معنی پناہ پکڑنا اور التجا کرنا ہے۔۔۔دنیوی اور دینی آفتیں بے انتہا ہیں اور ہماری طاقت اور قدرت اُن کو دور نہیں کرسکتی کیونکہ ہم کمزور ہیں۔ اور جب کمزور شخص کسی بڑی مصیبت میں پھنس جائے تو اس کو ضروری ہوتا ہے کہ وہ کسی قوت والے کی پناہ لے اور اس کی امان میں آئے۔

جتنی بڑی آفت ہواتنی ہی بڑی قوی ذات کے ساتھ پناہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ شیطان چونکہ نہایت قوی دشمن ہے اور اس کے مکر وفریب غیر متناہی ہیں، اتنے بڑے دشمن اور اتنی مصیبتوں سے بچنے کے لئے اُس ذات کی پناہ لینا ضروری ہے جو قادر مطلق اور حیّ وقیّوم ہے۔اس لئے انسان سے کہلوایا گیا کہ اے بندے: یہ کہہ کر تو میری پناہ میں آ اور کہہ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ (اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے)

پھر لُطف کی بات یہ ہے کہ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ شیطان کے کس دھوکے سے پناہ مانگتا ہوں۔ جس میں اشارہ اس جانب ہے کہ اس کے سارے وسوسوں اور خباثتوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو گویا بُرے عقائد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، بُرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، اچھے کام سے باز رہنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، اندرونی رکاوٹوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، غرض جو چیز اللہ تعالیٰ سے روکے اسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔

نفس، شہوت، غصہ، حرص، حسد، ہوس، طمع وغیرہ اندرونی دشمن ہیں جو ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ اور بُرے ساتھی دنیوی ضروریات اور عضو کی غلط خواہش، مثلاً آنکھ سے حرام چیز دیکھنے کی خواہش، کان سے حرام چیز سننے کی خواہش، ہاتھ سے حرام کام کرنے کی خواہش، پاؤں سے حرام کی طرف جانے کی خواہش، یہ تمام خارجی دشمن ہیں یعنی انسان کے پیچھے یہ خطرناک شیطان ہیں۔

بندہ کو چاہیۓ کہ عمل وقول دونوں سے اللہ تعالیٰ کی کامل پناہ میں آجائے۔ یعنی زبان سے ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھے اور عملی طور پر بُرے یاروں اور شیطانی کاموں سے بچے ۔ جو شخص کہ زبان سے ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھا کرے مگر بُرے آدمیوں اور بُرے کاموں سے نہ بچے اس کا ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھنا ناقص ہے۔۔کسی دینی و دُنیوی مصیبت میں نبی یا ولی یا مرشد' یا دنیوی حاکم کی پناہ پکڑنا ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ کے خلاف نہیں' کیونکہ ان کی پناہ حقیقت میں رب تعالیٰ کی پناہ ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ان کی پناہ حاصل کرنے والا رب تعالیٰ سے پھر گیا۔ دیکھو' رازق اور مددگار رب تعالیٰ ہے لیکن پھر بھی رزق تلاش کرنے کے لئے مال داروں کی نوکری کرتے ہیں' پھر وہاں سے روپیہ حاصل کر کے بہت سی دوکانوں پر جاتے ہیں' ۔کہیں سے خوراک' کہیں سے کپڑے وغیرہ حاصل کرتے ہیں' تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم نے خُدا کو چھوڑ کر اُن کو رازق سمجھ لیا۔ بلکہ خدا ہی کا رزق تلاش کرنے اُسی کے حکم سے ان جگہوں پر جاتے ہیں ۔ یہ اُس کے رزق کے دروازے ہیں۔۔اسی طرح شیطان سے بچنے کے لئے اَولیاء' علماء' کے پاس جانا' ان کی خدمت میں حاضر ہونا' نبی کے دامن میں چُھپنا' یہ سب ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پر ہی عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔کہیں فرمایا ﴿قُلْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ﴾ کہیں فرمایا ﴿فَاسْتَعِذْ بِاللّٰه ﴾ ۔کہیں فرمایا ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق ﴾ اور کہیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ﴾ وغیرہ وغیرہ۔۔انبیائے کرام نے ہر مصیبت کے موقع پر ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص پر بہت غصّہ وارد تھا اور مُنہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر یہ شخص ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھ لے تو اس کی حالت دور ہو جائیگی۔۔معلوم ہوا کہ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھنے سے غصّہ دور ہوتا ہے جو ہزار گناہوں کی جڑ ہے۔

بُستان التفاسیر میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ دس (۱۰) مرتبہ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھ لیا کرے، حق تعالیٰ اُس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو کہ اس کو شیطان سے بچاتا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضورِ قلب کے ساتھ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور شیطان کے درمیان تین سو پردے حائل کر دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ کو مختلف عبارتوں کے ساتھ بہت سے فائدوں کے لئے دُعاوں میں وِرد فرمایا ہے۔ جو شخص صبح و شام اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھے تو زہریلی چیزوں سے ان شآءاللہ محفوظ رہے گا۔ حضور ﷺ، امام حَسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے یہ دُعا پڑھتے تھے۔ اُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ۔ اور فرماتے ہیں کہ میرے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزندوں اسمٰعیل اور اسحاق علیہما السّلام کو اس دُعا سے تعویذ فرماتے تھے (بُستان التفاسیر)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر بچّوں کو اس دُعا کا تعویذ پہنایا جائے یا اس دُعا سے دَم کیا جائے تو ان شآءاللہ وہ بچّے ہر بلا سے محفوظ رہیں گے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور ﷺ پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجَزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضِلَحَ الدِّيْنِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ۔ اس کا پڑھنے والا ان شآءاللہ دُنیوی رنج و غم اور مجبوری اور بُزدلی اور قرض اور دشمنوں کے غلبے سے محفوظ رہے گا۔ نیز حضور ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُزَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ۔ ان شآءاللہ تعالیٰ اس کا پڑھنے والا جذام اور دیوانگی اور برے مرض سے محفوظ رہے گا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص سو کر اٹھے تو یہ دُعا پڑھ لیا کرے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرُّعِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضَرُوْنَ۔۔

حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے سمجھدار بچّوں کو یہ دُعا حفظ کرا دیتے تھے اور نابالغ بچّوں کے گلے میں اس کا تعویذ بنا کر ڈال دیتے تھے۔ قرآنی تعویذ لکھنے اور گلے میں ڈالنے کا ثبوت ہوا۔ اس کی پابندی کرنے والا ان شآءاللہ جنات اور انسان کی شرارت اور ربّ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہے گا۔ (تفسیر نعیمی۔ حکیم الامُت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمتہ)

اہلِ معرفت نے کہا ہے کہ استعاذہ شعاع نور ہے جو شیطان کی طاقت کو فنا کر دے گی۔ کہتے ہیں کہ ہر مومن کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان روزانہ ۳۶۰ لشکر بھیجتا ہے مگر جب وہ بندہ تعوذ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ہر نظر میں شیطان کے ایک لشکر کو ہلاک کر دیتا ہے۔

جب کوئی شخص **اعــــوذ** پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اس شخص نے میری کمر توڑ دی۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص دن میں تعوذ دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو شیطان کو اس سے دفع کرتا رہتا ہے۔

مُلّا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے یہ شیطان بارگاہِ حق سے مردُود کیا ہوا کُتّا ہے۔ بارگاہِ حق کے باہر اکھڑا ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا چاہتا ہے تو خوب وسوسے ڈالتا ہے کہ یہ پریشان ہوکر بھاگ نکلے۔ جب وہ بندہ تعوذ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ڈانٹ دیتے ہیں کہ خبردار یہ ہمارا بندہ ہے خاموش ہو جا۔

الٰہی! تیرا یہ عاجز بندہ جس کا علم بھی ناقص، فہم بھی نارسا، ہمت بھی پست اور قوتِ مدافعت بھی نہ ہونے کے برابر ہے اسے اپنی پناہ میں لے لے۔

ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من تعوذ بالله ثلاث مرات ثم قرأ اٰخرسورة الحشر بعث الله تعالیٰ سبعین الف ملك يطردون عنه شياطين الانس والجن ان كان ليلا حتیٰ يصبح ' وان كان نهارا حتیٰ يمسی۔ جو شخص تین مرتبہ ﴿ **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** ﴾

پڑھے پھر سورۃ حشر کا آخری حصہ تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مبعوث فرمائیں گے جو اُس کی شیطان انسانوں جنوں سے حفاظت کریں گے' اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک حفاظت کریں گے اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک حفاظت کریں گے۔

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الحشر/۲۲-۲۴)

اللہ وہ تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' جاننے والا ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کا' وہی بہت مہربان' ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کا بادشاہ' نہایت مقدس' سلامت رکھنے والا' ایمان بخشنے والا' نگہبان' عزت والا' ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا' متکبر ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں وہی اللہ سب کا خالق' سب کو پیدا کرنے والا' (سب کی مناسب) صورت بنانے والا' سارے خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُس کی تسبیح کر رہے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی عزت والا' حکمت والا ہے۔

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

شیطانی وساوس کا قرآنی علاج : شیطان کے بارے میں حکم قرآنی' وسوسہ کیا ہے؟ اور کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟ نظر بد شیطان کا زہر آلود تیروں میں سے ہے' غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسواس کی بیماری ہوتی ہے' استنجاء کے مواقع میں شیاطین کا حاضر رہنا' رکعات نماز کی گنتی میں شیطان کی تلبیس اور اُس کا علاج' عورت فتنہ شیطانی کی مددگار' جمائی کے وقت شیطان کا پیٹ میں گھس جاتا ہے' تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے' شیطانی وسواس سے بچنے کا حکم' وساوس میں حضور ﷺ کی دُعائیں' جن' بھوت بھگانے اور آسیب دور کرنے کے مجرب وظائف..................

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

صُبح وشام پڑھنے کی دُعائیں

☆ **اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ** (حصن حصین)

اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں اُس کی ہر مخلوق کے شر سے۔

جو شخص صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دُعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسکو ہر مخلوق خصوصاً سانپ بچھو وغیرہ زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے بچائیگا۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ** (حصن حصین)

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے' تنگدستی سے اور قبر کے عذاب سے۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اَحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ** (حصن حصین)

اے اللہ! بے شک میں پناہ لیتا ہوں تیری ناراضگی سے' اور تیرے عفو ودرگذر کی سزا سے' اور میں پناہ لیتا ہوں تیرے عذاب سے تیری رحمت کی' میں تو تیری تعریف کا حق نہیں ادا کر سکتا۔ بس تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی۔۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ۔**

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجّال کے شر سے۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضِلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَىَّ۔**

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں خود گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا میں راہ مستقیم سے خود پھسلوں یا پھسلا جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں خود کسی کے ساتھ جہالت (بدتمیزی) کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت (بدتمیزی) کا برتاؤ کیا جائے

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ**

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْ ثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجّال کے فتنہ سے' اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے تمام فتنوں سے' اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں ہر گناہ اور قرض سے (تو مجھے اُن سے بچالے)۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔**

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بے عزّتی سے' اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ نکمّی اور ذیل عُمر کو پہونچوں' اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دُنیا کے فتنوں سے اور میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

☆ **اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَا مَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ ۔**

اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلی بلا کے شر سے' اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے۔

(بچّہ کو نظر بد اور ہر طرح کی آفت و بلا' دُکھ' بیماری سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈلیں۔)

حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسمٰعیل اور اسحٰق علیہما السلام کو یہ پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس کو نظرِ بد سے تکلیف پہونچے یہ آیت پڑھ کر دَم کیا جائے۔

☆**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُ حَاذِرُ ۔**

اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔**

اے اللہ۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں بخل سے اور بُری عمر سے اور نفس کے ہر فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ۔

اے اللہ ۔ بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں تر ی دی ہوئی نعمتوں کے زوال سے تیری دی ہوئی صحت وعافیت کے تغیر سے اور تیری نا گہانی پکڑ سے اور تیری تمام تر ناراضگیوں اور غصّہ سے ۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

اے اللہ ۔ بے شک میں پناہ لیتا ہوں فقر وفاقہ سے اور ذلت وخواری سے اور تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے (کوئی ظلم کرے)

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَايُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ

اے اللہ ۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے' اس دل سے جس میں عجز وانکساری نہ ہو اور اس دُعا سے جو تیری بارگاہ میں سنی نہ جائے اور اس حریص نفس سے جس کا کبھی پیٹ نہ بھرے' اے اللہ ! میں ان چاروں (آفتوں) سے تیری پناہ لیتا ہوں ۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ ۔

اے اللہ ! بے شک ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں ہر بلا اور مصیبت کی سختی سے اور بدبختی کے گھیر لینے سے' اور بُری تقدیر سے اور دشمنوں کے ہم پر خوش ہونے سے ۔ ۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعَ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۔

اے اللہ ۔ بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر و پریشانی سے' رنج وغم سے' عاجزی سے ' کاہلی سے' کنجوسی سے' بز دلی سے' قرض کے بوجھ سے' اور زبردست لوگوں کے غلبہ اور دباؤ سے ۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاعَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ ۔

اے اللہ۔ بے شک میں نے اب تک جو کچھ کیا ہے اس کے شر سے' اور جو کچھ نہیں کیا اس کے بھی شر سے پناہ مانگتا ہو۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ۔**

اے اللہ۔ پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو میں جانتا ہوں کہ میں نے کیا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے بھی جو میں نہیں جانتا ہوں۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكِرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ ۔**

اے اللہ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں' بُرے اخلاق' اعمال' خواہشات اور امراض سے (تو مجھے ان سے محفوظ رکھ)

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدَّيْنِ وَغَلْبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتِهِ الْاَعْدَآءِ ۔**

اے اللہ۔ میں قرض کے بوجھ' دشمنوں کے غلبہ اور دشمنوں کی ہنسی سے پناہ چاہتا ہوں۔

☆ **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ ۔** اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کفر اور قرض سے۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ ۔**

اے اللہ۔ تو مجھے پناہ دے' برص سے' اور دیوانگی سے اور جُذام (کوڑھ) سے اور تمام بُری اور موذی بیماریوں سے۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ۔**

اے اللہ۔ تو مجھے پناہ دے' آپس کے جھگڑے اور فساد' اور منافقت سے اور تمام بُرے اور رذیل اخلاق سے۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَابِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ۔**

اے اللہ۔ تو مجھے پناہ دے' بھوک اور پیاس سے اسلئے کہ یہ بہت بُرا ساتھی ہے۔ اور تو مجھے پناہ دے خیانت سے اس لئے کہ یہ بدترین چھپا ہوا ساتھی اور مشیر ہے۔

☆ ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ**﴾ (البقرہ/ ٦٧) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں سے ہوں۔

اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لانے کے لئے اس دُعا کو پڑھنا چاہئے ۔ان کلمات کا شان نزول یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔ تو انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا کہ موسیٰ ہمارا مذاق کیوں اُڑاتے ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی' کیونکہ مذاق کرنا تو جاہلوں کا شیوہ ہے' اللہ تعالیٰ کا نبی ایسی تمام چیزوں سے بلند و بالا ہوتا ہے ۔ لہذا آج بھی اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی' یا عالم دین جب لوگوں کو دعوت دے اور لوگ یہ خیال کریں کہ وہ ان کا مذاق اُڑا رہا ہے تو ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کے ولی' اور داعی کو ﴿اَعُـوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ﴾ پڑھنا چاہئے تا کہ شیطانی وساوس کی فضا ختم ہو' اور وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں شیطانی شر سے محفوظ رہے۔ صبح شام اس دُعا کا پڑھنا ہمیں یادِ الٰہی کی طرف مائل کرے گا۔

☆ ﴿ربِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ . وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضَرُوْنَ﴾

اے میرے رب ۔ میں شیطان کی حرکتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ میرے نزدیک آئیں ۔ (المومنون/ ۹۷۔۹۸)

شیطان' انسان کا ازلی دشمن ہے اور انسان کے نیک اعمال سے ہمیشہ بوکھلاتا ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح انسان کو راہ راست سے گمراہ کردے اور یادالٰہی سے غفلت میں ڈال دے ۔ اس مقصد کے لئے وہ انسانی نفس میں شیطانی وسوسے پیدا کرتا ہے' لہذا شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لئے اس دُعا کو پڑھنا چاہئے ۔ ہر نماز کے بعد اُس دعا کا تین مرتبہ پڑھنا بھی شیطان سے پناہ حاصل کرنے کے مترادف ہے اور انسان اپنے ایمان سے کسی حالت میں کمزور نہیں پڑتا ۔۔ خیر و برکت میں اضافہ کے لئے اس دُعا کا پڑھنا بہت بہتر ہے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے فضائل اور فوائد

اسلامی آداب معاشرت میں ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ اللہ کے نام سے ابتداء کو اہم مقام حاصل ہے۔ ہمیں ہادی و مرشد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سبق دیا ہے کہ ہر کام ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ سے شروع کرو بلکہ یہاں تک فرمایا **اغلق بابك واذكراسم الله واطفى مصباحك واذكراسم الله وخمراناء ك واذكراسم الله واوك سقاء ك واذ كراسم الله** (تفسیر القرطبی) دروازہ بند کرو تو اللہ کا نام لیا کرو۔ دیا بجھاو تو اللہ کا نام لیا کرو اپنے برتن ڈھانپو تو اللہ کا نام لیا کرو اپنی مشک کا منہ باندھو تو اللہ کا نام لیا کرو۔ مقصد یہ ہے کہ ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا کرتے وقت انسان اپنے کارساز حقیقی کا نام لینے کا عادی ہو جائے تا کہ اس کی برکت سے مشکلیں آسان ہوں۔ اس کی تائید و نصرت پر اس کا توکل پختہ ہو جائے نیز جب اسے ہر کام شروع کرتے وقت اللہ کا نام لینے کی عادت ہو جائے گی تو وہ ہر ایسا کام کرنے سے رک جائے گا جس میں اس کے رب تعالیٰ کی ناراضگی ہو۔ امام قرطبی نے صحیح سند سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ جب سے مشرف با سلام ہوا ہوں جسم میں درد رہتا ہے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہاں درد ہو وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ پڑھو اور سات بار یہ جملہ کہو **اعوذ بعزة الله وقدرته من شر مااجدواُحاذر۔** (ضیاء القرآن)

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ کے فضائل و فوائد بے شمار ہیں جن میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ قرآن پاک کی کنجی ہے بلکہ ہر دنیوی اور دینی جائز کام کی بھی کنجی ہے کہ جو کام اس کے بغیر کیا جائے ناقص رہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ تفسیر روح البیان شریف نے ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ کے ماتحت ایک حدیث نقل فرمائی کہ جب حضور ﷺ معراج میں تشریف لے گئے اور جنتوں کی سیر فرمائی تو وہاں چار نہریں ملاحظ فرمائیں۔

ایک پانی کی، دوسری دودھ کی، تیسری شراب کی اور چوتھی شہد کی، جبریل امین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ نہریں کہاں سے آ رہی ہیں۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھے اس کی خبر نہیں۔ دوسرے فرشتے نے عرض کیا کہ ان چاروں کا چشمہ میں دکھا تا ہوں ایک جگہ لے گیا۔ وہاں ایک درخت تھا جس کے نیچے ایک عمارت بنی ہوئی تھی اور دروازے پر قفل پڑا تھا اور اس کے نیچے سے یہ چاروں نہریں نکل رہی تھیں۔ ارشاد فرمایا دروازہ کھولو عرض کیا اس کی چابی میرے پاس نہیں بلکہ آپ کے پاس ہے یعنی ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ حضور ﷺ نے ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھ کر قفل کو ہاتھ لگایا دروازہ کھل گیا۔ اندر جا کر ملاحظ فرمایا کہ اس عمارت میں چار ستون ہیں اور ہر ستون پر ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ لکھی ہے اور ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کے میم سے پانی جاری ہے۔ اللہ کی 'ہ' سے دودھ جاری ہے۔ رحمٰن کی میم سے شراب طہور اور رحیم کی میم سے شہد، اندر سے آواز آئی اے میرے محبوب علیہ السلام آپ کی امت میں سے جو شخص ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھے وہ ان چاروں کا مستحق ہوگا۔ تیسرے یہ کہ تفسیر کبیر شریف میں اسی ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ فرعون نے خدائی کے دعوے سے پیش تر ایک مکان بنایا تھا اور اس کے بیرونی دروازے پر ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ لکھی تھی۔ جب دعویٰ خدائی کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو تبلیغ اسلام کی اور اس نے قبول نہ کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے حق میں دعا ہلاکت کی، وحی آئی۔ اے موسیٰ (علیہ السلام) یہ ہے تو اسی قابل کہ اس کو ہلاک کر دیا جائے لیکن اس کے دروازے پر ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ لکھی ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب سے بچا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے فرعون پر گھر میں عذاب نہ آیا بلکہ وہاں سے نکال کر دریا میں ڈبویا گیا۔ سبحان اللہ۔ جب ایک کافر کا گھر ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کی وجہ سے عذاب سے بچ گیا تو اگر کوئی مسلمان اس کو اپنے دل وزبان پر لکھ لے تو کیوں نہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے مگر خیال رہے کہ ان الفاظ کی بے ادبی نہ ہونے پائے۔

تفسیر عزیزی میں ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کے فوائد میں لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرے کفن میں ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ لکھ کر رکھ دینا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ قیامت کے دن میری دستاویز ہوگی جس کے ذریعہ سے میں رحمت الٰہی کی درخواست کروں گا۔ تفسیر کبیر وغیرہ میں ہے کہ ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ میں انیس حروف ہیں اور دوزخ پر عذاب کے فرشتے بھی انیس ہیں، پس امید ہے کہ اس کے ایک ایک حرف کی برکت سے ایک ایک فرشتے کا عذاب دور ہو جائے۔ دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لیئے۔ اور انیس گھنٹوں کے لئے ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کے انیس حروف عطا فرمائے گئے جو ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کا ورد کرتا رہے انشاءاللہ اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا۔ اور ہر وقت کے گناہ معاف ہوں گے۔

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کے فوائد:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے ہم کچھ تھوڑے تفسیر کبیر اور تفسیر عزیزی وغیرہ سے نقل کرتے ہیں۔

جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھ لے تو اس میں شیطان شریک نہ ہوگا اور اگر اس صحبت سے حمل قائم ہو جائے تو اس حمل کا بچہ اپنی زندگی میں جس قدر سانس لے گا اس قدر اس کے باپ کے اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ اور الحمدللہ پڑھ لے تو اس جانور کے ہر قدم پر اس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ جو شخص کشتی یا کسی سواری میں سوار ہوتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ اور الحمدللہ پڑھ لے جب تک وہ اس میں سوار رہے گا اس کے واسطے نیکیاں لکھی جائیں گی جو بیمار ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کہہ کر دوا پیئے انشاءاللہ دوا فائدہ دے گی۔

حکایت: ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیٹ میں نہایت سخت درد ہوا۔حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ارشاد ہوا کہ جنگل کی فلاں بوٹی کھاؤ چنانچہ آپ نے وہ کھائی اورفوراً آرام ہوگیا۔ کچھ دنوں بعد پھر وہی بیماری ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی استعمال کی مگر درد میں زیادتی ہوگئی۔ جناب باری میں عرض کیا کہ الٰہی یہ کیا بھید ہے کہ دوا ایک مگر تاثیریں دو کہ پہلی بار اس نے شفاء دی اوراس دفعہ بیماری بڑھائی۔ ارشاد الٰہی ہوا کہ اے موسیٰ پہلی بار تم میری طرف سے بوٹی کے پاس گئے تھے اوراس دفعہ اپنی طرف سے‘ اے موسیٰ! شفا تو میرے نام میں ہے میرے نام کے بغیر دنیا کی ہر چیز زہر قاتل ہے اور میرا نام اس کا تریاق ہے۔

حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام قبر پرگزرے دیکھا کہ میت پر عذاب ہورہا ہے۔ یہ دیکھ کر چندقدم آگے تشریف لے گئے اور جب واپس آئے اب جو اس قبر پر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ اس قبر میں نور ہی نور ہے اور وہاں رحمت الٰہی کی بارش ہورہی ہے۔آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے‘ ارشاد ہوا کہ روح اللہ یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا۔اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا لیکن اس نے اپنی بیوی حاملہ چھوڑی تھی اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب میں بھیجا گیا۔استاذ نے اس کو ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ پڑھائی ہمیں حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکی سے ماں باپ کی نجات ہوجاتی ہے۔

تفسیر عزیزی میں ہے کہ جس شخص کو کوئی سخت مصیبت پیش آجائے تو وہ ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ بارہ ہزار دفعہ اس طرح پڑھے کہ ہر ایک ہزار بار ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھتا جائے‘ اس کے بعد دعا مانگے ان شآءاللہ اس کی دعا قبول ہوگی۔ جس شخص کو کوئی سخت مشکل درپیش ہو تو وہ یہ عبارت ایک پرچہ میں لکھے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِمن العبد الذلیل الی الرب الجلیل رب انی

مسنی الضر وانت ارحم الراحمین ۔ پھر یہ پرچہ کسی بہتے ہوئے پانی میں ڈال دے اور ڈال کر یہ دعا پڑھے: **اللھم بمحمد والہ الطیبین الطاھرین واصحابہ المرسلین اقض حاجتی یا اکرم الاکرمین** ۔ جوشخص پاخانہ جاتے وقت ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ پڑھ لے اس کا جنات ستر نہ دیکھ سکیں گے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں سوار ہوتے وقت پڑھا تھا: ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖٮهَا وَمُرۡسٰٮهَا اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ﴾ اس کی برکت سے بیڑا پار لگا تھا۔ تو پوری ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ میں کیا برکت ہوگی؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب بلقیس کو پہلا خط لکھا کہ **انہ من سلیمان وانہ بسم الله الرحمن الرحیم** اس کی برکت سے بلقیس ان کے نکاح میں آئی اور ان کا پورا ملک یمن حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضے میں آیا۔ غور تو کرو کہ سورۃ توبہ میں ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ نہیں لکھی گئی اسی طرح ذبح کے وقت پوری ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں **بسم الله الله اکبر** ۔ اس میں کیا حکمت ہے حکمت یہ ہے کہ سورۃ توبہ میں اول سے آخر تک جہاد اور قتال کا ذکر ہے اور یہ کافروں پر قہر ہے ۔ اسی طرح ذبح میں جانور کی جان لی جاتی ہے' یہ بھی جبر وقہر کا وقت ہوتا ہے ۔ اس وقت رحمت کا ذکر نہ کرو ۔ سبحان اللہ۔ تو جوشخص پوری ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ کا ورد کرے تو ان شاءاللہ خدا کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص زہر لایا اور کہا کہ اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت رہیں تو ہم جان لیں کہ اسلام سچا ہے۔ آپ نے ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ کہہ کر وہ زہر پی لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ اثر نہ ہوا' وہ شخص یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔

بادشاہ روم ہرقل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے درد سر کی بہت شکایت ہے کچھ علاج کیجئے۔ آپ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی جب بادشاہ وہ ٹوپی اوڑھتا تھا درد جاتا رہتا تھا اور جب اتار دیتا تھا درد شروع ہو جاتا تھا اس کو سخت تعجب ہوا' اس نے ٹوپی کو کھلوایا' دیکھا تو اس میں ایک پرچہ لکھا تھا جس میں ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ لکھا تھا۔ غرض یہ کہ ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ میں بے شمار فائدے ہیں۔

اعتراض : بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ہزاروں بار پڑھتے ہیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھ کر زہر پی لیا لیکن اگر ہم ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھ کر کوئی بھاری غذا بھی کھالیں تو نقصان پہنچا دیتی ہے۔

جواب : تمام دعائیں اور وظیفے مثل کارتوس کے ہیں اور پڑھنے والے کی زبان بندوق‘ کارتوس یقیناً شیر کو ہلاک کرتا ہے مگر کب جب کہ اچھے رائفل سے استعمال کیا جائے ۔دعائیں تو وہی ہیں لیکن ہماری زبانیں صحابہ کرام کی سی نہیں ۔ہم اس زبان سے روزانہ جھوٹ‘ غیبت وغیرہ بکتے رہتے ہیں پھر وہ تاثیر کہاں سے آئے ۔اگر قرآن پاک کی تاثیر دیکھنی ہے تو اچھی زبان پیدا کرو۔

فضائل سورۂ فاتحہ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ (الفاتحہ)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا‘ مالک ہے روزِ جزا کا۔ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھے راستہ پر‘ اُن کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا‘ نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

مسلم شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک فرشتے نے آسمان سے نازل ہوکر بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ مبارک ہو آپ کو دو نور ایسے ملے کہ جو کسی نبی کو نہ ملے۔ ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۂ بقرۃ کی آخری آیتیں۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ کی مثل توریت وانجیل وزبور میں کوئی سورت نہ اُتری۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں۔ جس نے اس سورہ کو پڑھنے کے لئے اپنی زبان کھولی اُس کے لئے جہنم کے ساتوں دروازے بند کردئے گئے۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ رب تعالیٰ نے آسمان سے ایک سو چار کتابیں اور صحیفے اُتارے مگر سو کتابوں کے علوم چار میں رکھے۔ پھر اُن میں سے تین کتابوں یعنی توریت، زبور وانجیل کے علوم قرآن پاک میں رکھے۔ پھر قرآن پاک کے اصول مفصل (سورۂ حجرات سے والناس تک) میں رکھے گئے، پھر مفصل کے علوم سورۂ فاتحہ میں رکھے گئے، لہذا جس نے سورۂ فاتحہ سیکھ لی اُس نے گویا ساری آسمانی کتابیں سیکھ لیں اور جس نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی اُس نے تمام آسمانی کتابیں پڑھ لیں۔ نیز یہ سورۃ بالکل رحمت کی سورت ہے اس لئے اس میں رب تعالیٰ کے قہر اور جبر اور دوزخ کے عذاب وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ جس وقت یہ سورت اُتری اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے آئے تھے۔

جو شخص سورۂ فاتحہ سو بار پڑھ کر دُعا مانگے، حق تعالیٰ اُس کی دُعا قبول فرمائے گا۔ جو شخص مریض لا دوا ہو وہ چینی کے سفید برتن میں آب زمزم اور زعفران سے سورۂ فاتحہ لکھ کر دھوکر اکتالیس روز تک پیتا رہے تو ان شآء اللہ شفا ہوگی۔ اگر آب زمزم نہ ملے تو عرقِ گلاب لے لے۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو پانی ہی کافی ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ بعض گنہگار قوموں پر عذاب الٰہی آنے والا ہوگا مگر اُن میں سے کوئی بچہ مکتب میں جاکر فاتحہ پڑھے گا اس کی برکت سے چالیس سال تک عذاب دور ہوجائے گا۔ بعض صحابہ کرام نے سانپ کے کاٹے ہوئے پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اُسے آرام ہوا۔

حضرت سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے (بیہقی)

ایک روایت میں ہے قرآن مجید سب دواؤں سے بہتر دوا ہے۔ ہرسورۃ قرآن ہے اورتمام سورتوں میں بزرگ تر الحمد شریف ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلال پڑھ لوتو سوائے موت کے ہر آفت سے مامون ہو جاؤ گے (بزار)

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور سورۂ فاتحہ و اخلاص پڑھ لیا تو پھر موت کے علاوہ ہر چیز سے امان مل گئی (درمنثور)

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو سورۂ فاتحہ پڑھو اور مکمل پڑھو' ان شاء اللہ تمہاری ضرورت پوری ہوگی (درمنثور)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر سورۂ فاتحہ تورات میں ہوتی تو قوم موسیٰ یہودی نہ ہوتی۔ اور اگر یہ انجیل میں ہوتی تو قوم عیسیٰ نصرانی نہ ہوتی' اور اگر زبور میں ہوتی تو داؤد علیہ السلام کی قوم پر عذاب نہ آتا۔ جس مسلمان نے بھی سورۂ فاتحہ پڑھا اللہ تعالیٰ نے اُسے اتنا اجر و ثواب دیا گویا اُس نے پورا قرآن پڑھا ہو' اور جیسے اُس نے ہر مومن مرد و عورت پر صدقہ کیا ہو۔ (روح البیان)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی کو جس نے کسی گھر میں پڑھا' اہل خانہ کو اس دن کسی جن یا انسان کی نظر نہ لگے گی (کنز العمال)

مسئلہ : ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے فرض نماز میں اول' دو رکعتوں میں اور فرض کے علاوہ دیگر نمازوں میں ہر رکعت میں۔

سورۂ بقرہ کے فوائد اور خواص

سورۃ بقرہ والے گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

لا تجعلوا بیوتکم مقا بر وان البیت الذی تقرأفیه البقرة لا یدخله الشیطان۔
اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ، وہ گھر جس میں سورۃ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو، اُس میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر نعیمی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اصحاب رسول میں سے ایک صحابی کہیں تشریف لے گئے تو ان کی شیطان سے ملاقات ہوئی اور مڈبھیڑ ہوگئی اور خوب مقابلہ ہوا۔ بالآخر حضور ﷺ کے صحابی نے اس کو پچھاڑ دیا۔ تو شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں ایسی عجیب بات بتلاتا ہوں جس کو تم پسند کرو گے تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا بیان کر، اس نے کہا نہیں بتاؤں گا، تو دوبارہ مقابلہ ہوا اور حضور ﷺ کے صحابی نے اس کو پھر پچھاڑ دیا تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسی بات بتلاؤں گا جو تمہیں پسند آئے گی تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور کہا بیان کر، اس نے کہا نہیں بتلاؤں گا۔ تو تیسری بار پھر مڈبھیڑ ہوئی تو حضور ﷺ کے صحابی نے اس کو پچھاڑ دیا اور اس کے اُوپر سوار ہوکر بیٹھ گئے اور اس کے انگوٹھے کو پکڑ کر چبایا، تو شیطان نے کہا چھوڑ دو۔ آپ نے فرمایا تو جب تک نہیں بتلائے گا تمہیں چھوڑنے کا نہیں، اس نے کہا وہ سورت بقرہ ہے اس کی ہر آیت ایسی ہے جس کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتے ہیں اور جس گھر میں اس سورت کو پڑھا جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔ (تاریخ جنات وشیاطین)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی اس سے دو آیت نازل فرمائیں جن پر سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا۔ جس گھر میں تین راتیں ان آیت کو پڑھا جائے تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا (ترمذی)

﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ

بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۚ لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ
لَهَا مَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَااكْتَسَبَتْ ۚ رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَانَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۚ وَاغْفِرْلَنَا ۚ وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۚ﴾ (البقرۃ/۲۸۴-۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا تم اُسے چھپائے رہو' تم سے اُس کا حساب لے گا۔ اللہ تعالیٰ پھر بخشش دے گا جسے چاہے گا اور عذاب دے گا جسے چاہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ایمان لایا یہ رسول کریم اس (کتاب) پر جو اُتاری گئی اس کی طرف اس کے ربّ کی طرف سے اور (ایمان لائے) مومن یہ سب دل سے مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کی کتابوں کو اور اُس کے رسولوں کو (نیز کہتے ہیں) ہم فرق نہیں کرتے کسی میں اُس کے رسولوں سے اور انھوں نے کہا ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی ہم طالب ہے تیری بخشش کے' اے ہمارے رب۔ اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے' اللہ تعالیٰ کسی شخص پر ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر جتنی اس کی طاقت ہو۔ اس کو اجر ملے گا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر وبال ہوگا جو (بُرا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے ربّ' نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بُھولیں یا خطا کر بیٹھیں' اے ہمارے ربّ۔ نہ ڈال ہم پر بھاری بوجھ جیسے تو نے ڈالا تھا اُن پر جو ہم سے پہلے گزرے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! نہ ڈال ہم پر وہ بوجھ جس کے اُٹھانے کی ہم میں قوت نہیں' اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو' اور رحم فرما ہم پر' تو ہی ہمارا دوست (اور مددگار) ہے تو مدد فرما ہماری' کفار قوم پر۔

آیۃ الکرسی کے خصوصی فوائد اور خواص :

﴿اَللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِی

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

(البقرۃ/۵۵)

اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ خود زندہ ہے' سب کو زندہ (قائم) رکھنے والا ہے' نہ اُس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند' اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے پاس بغیر اُس کی اجازت کے' جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے۔ اور وہ نہیں گھیر سکتے کسی چیز کو اُس کے علم سے مگر وہ جتنا چاہے۔ اُس کی کرسی نے زمین و آسمان کو سما رکھا ہے اور نہیں تھکاتی اُسے زمین و آسمان کی حفاظت' اور وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔

آیۃ الکرسی کے بہت فوائد اور خواص ہیں۔ جِنّات کے شر سے بچنے کے لئے اس کے اثرات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ آیۃ الکرسی جنّات اور شیاطین سے بچنے کے لئے بہت مفید ہے۔ جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے' وہ ان شآء اللہ ہمیشہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ جس جگہ یا مکان پر جنّات کا بسیرا ہو تو وہاں سے اُن کو خارج کرنے کے لئے اس کا وِرد بہت مفید ہے۔ جب کوئی شخص کسی جنگل یا ویرانے سے گذرے اور اس کی تلاوت کرتا جائے تو ان شآء اللہ باہر کی ناری مخلوق اُسے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکے گی۔ حصول رُوحانیت کے لئے بھی اس کا پڑھنا بہت مفید ہے کیونکہ ستّر ہزار ملائکہ اس کے پیچھے پابند ہیں جو کوئی سوتے وقت بستر پر لیٹ کر **آیۃ الکرسی** پڑھ لے تو اس کا اور اُس کے پڑوسیوں کا گھر چوری ڈکیتی اور آگ لگ جانے' غرض ساری اچانک مصیبتوں سے صبح تک محفوظ رہے گا۔ (کبیر)۔

جس گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جائے اُس گھر سے شیطان ایک ماہ تک اور جادوگر چالیس دن تک دُور رہتے ہیں (کبیر)

ایک بار ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنّ کو پکڑ لیا اور اس سے پوُچھا کہ انسان تم سے کیونکر بچیں ۔ اس نے عرض کیا کہ صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں ۔ صبح کو یہ واقعہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو فرمایا' اُس خبیث نے سچ کہا ۔ (رُوح البیان)

جو کوئی صبح و شام اپنے بچّوں پر آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کر دے' وہ شیطان اور جادُو اور نظرِ بد سے محفوظ رہے گا۔ آیۃ الکرسی سے شیطان بھاگتے ہیں' بے چین دل کو چین آتا ہے' مِرگی والے کو فائدہ ہوتا ہے' اس سے غصّہ' شر اور حرام شہوت دُور ہوتی ہے ۔ ظالم کا ظلم کم ہوتا ہے مگر اخلاص شرط ہے ۔ (رُوح البیان)

شیطان کا ایک اور علاج :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت (سورۃ) **حٰمٓ' الیہ المصیر**' تک اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک ان کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت تلاوت کرے گا اس کی ان کے ذریعہ صبح تک حفاظت کی جائے گی ۔ (ترمذی)

شیطانی مکر کا علاج :

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا عفریت جنّ آپ کے خلاف سازش کر رہا ہے آپ جب بھی اپنے بستر کی ٹیک لگائیں تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں ۔

دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں :

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **من قرء اية الكرسى اذا اٰوٰى الىٰ فراشهٖ وكل به ملكان يحفظانهٖ حتىٰ يصبح** ۔ (فضائل القرآن) جس نے اپنے بستر کی ٹیک لگاتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھ لی' دو فرشتے اُس کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے ہیں ۔

آیۃ الکرسی کی شان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ البقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن پاک کی سب آیات کی سردار ہے جس گھر میں شیطان ہو اور اس کو پڑھا جائے تو وہ اس سے نکل جائے گا یہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔

شیطان گھر میں نہیں آ سکتا:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات رات میں پڑھے گا اس رات میں شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ چار آیات تو شروع سورت کی ہیں، ایک آیۃ الکرسی ہے دو آیتیں اس کے بعد کی ہیں اور تین آیات آخر سورت کی ہیں۔ ﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمَاوَاتِ﴾ سے۔ (دارمی)

اور دارمی اور ابن ضریس کی روایت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی مروی ہے کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیات، آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دونوں آیات اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھے گا اُس دن نہ ہی اس کے پاس شیطان آئے گا نہ اس کے اہل خانہ کے پاس آئے گا اور نہ اس کے گھر والوں میں کوئی تکلیف دہ چیز ظاہر ہو گی نہ اس کے مال میں۔ اور اگر ان آیات کو کسی مجنون پر پڑھا جائے گا تو اُس کو بھی فائدہ ہو گا

نظر بد کا علاج :

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

فاتحة الكتاب واية الكرسی لا يقرأ ها عبد فی دار فتصيبهم ذلك اليوم عين انس او جن ۔ (دیلمی، کنز العمال) سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو جو شخص بھی اپنے گھر میں پڑھے گا اس دن اس کو نہ کسی انسان کی نظر بد لگے گی نہ جن کی۔

سرکش شیاطین پر سخت آیات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ بقرہ کی ان آیات سے زیادہ سخت شریر جنات کے لیے اور کوئی آیت نہیں ہیں ﴿وَاِلٰـهُـكُـمْ اِلٰـهٌ وَّاحِـدٌ ۚ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرۃ/۱۶۳) اور تمہارا خدا ایک خدا ہے نہیں کوئی خدا بجز اس کے' بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ (دیلمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ضمانت:

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص ان بیس (۲۰) آیات کی ہر رات کو تلاوت کرے گا میں اس کا ضامن ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر ظالم حکمران' ہر سرکش شیطان' ہر پھاڑ کھانے والے درندے اور ہر عادی چور سے حفاظت فرمائے گا (وہ آیات یہ ہیں) آیت الکرسیؒ سورۃ اعراف کی (اِنَّ رَبَّـكُـمُ الـلّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ) سے دس آیات' سورۃ صافات کی دس (ابتدائی) آیات اور سورۃ الرحمٰن کی ﴿يٰـا مَـعْشَـرَالْـجِنِّ وَالْاِنْسِ﴾ سے تین آیات اور سورۃ حشر کی آخری آیت۔ (کتاب الدعا ابن ابی الدنیا)

جنات کو دفع کرنے کا ایک اور عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ' فرماتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ مدینہ طیّبہ کے ایک راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک شخص کو مرگی ہوگئی۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کے کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ میں نے عرض کیا' میں نے ﴿اَفَـحَـسِبْـتُـمْ اَنَّـمَـا خَـلَـقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ آخر سورت تک تلاوت کی تھی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **والـذی نفسی بیدہٖ لو اَنَّ رجلا مؤمنا قرأبها علیٰ جبلٍ لزال** ۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی مومن شخص اس کو کسی پہاڑ پر بھی تلاوت کرے تو وہ بھی ہٹ جائے۔

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۚ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَابُرْهَانَ لَهٗ ۙ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَايُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۚ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ (المؤمنون/ ۱۱۵۔۱۱۸)

کیا تم نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔ پس بہت بلند ہے اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پوجتا ہے جس کی اُس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ بلاشبہ حق کا انکار کرنے والے کامیاب نہیں ہوں گے (کافروں کو چھٹکارہ نہیں ہے)، اور اے محبوب! (آپ یوں) عرض کرو میرے رب! بخش دے (میری گنہگار اُمت کو) اور رحم فرما (ہم سب پر) اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ الکہف :

سورۃ کہف کو ہمیشہ پڑھنے والا برص وجذام اور بلا خصوصاً دجّال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی، قیامت کے دن سَر سے پاؤں اور زمین سے آسمان تک اُس کے لئے نور ہی نور ہوگا اور دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کردئے جائیں گے۔

سورۃ یٰسین :

ہر چیز کا ایک دِل ہے اور قرآن کا دِل سورۃ یٰسین ہے اور جو سورۃ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کی تلاوت کی برکت سے دس مرتبہ قرآن حکیم ختم کرنے کا ثواب دے گا۔ (ترمذی)

کسی مُردہ پر سورۂ یٰسین پڑھا جائے تو اُس کو راحت ملتی ہے۔ مرنے والے پر سورۂ یٰسین پڑھنے سے نزع کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اسی لئے مرنے والے شخص کے نزدیک یٰسین شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورۂ مُزمل :

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مزمل کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے دُنیا و آخرت میں خوش رکھے گا اور اُس کے افلاس کو دور کر دے گا جس مشکل کے لئے پڑھے گا وہ مشکل آسان ہو جائے گی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس سورہ کو مصیبت کی حالت میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس سے اس کی مصیبت کو دور کر دے گا۔

علماء کا بیان ہے کہ جو شخص سورۂ مزمل کا ہمیشہ وِرد رکھے گا خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت و اہمیت :

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾

(اے حبیب) فرما دیجیے وہ اللہ ہے یکتا۔ اللہ صمد ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اس سورۂ پاک کی فضیلت و اہمیت اس کے مضمون سے عیاں ہے لیکن بطور تبرک زبان رسالتماب ﷺ سے بھی اس کی عظمت شان کا تذکرہ سنیے:

(۱) عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها ان النبی ﷺ بعث رجلا علے سریته فکان یقرأ لاصحابه فی صلوته ویختم بقل هوالله احد ۔ لمارجعوا ذکروا ذلك للنبی ﷺ فقال سلوہ' لای شیئی یصنع ذلك فسألوہ فقال لانها صفة الرحمن وانا احب ان اقرأبها وقال النبی ﷺ اخبروہ' ان الله تعالیٰ یحبّه

(بخاری ۔ مسلم)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر کسی مہم پر

روانہ کیا۔ ان کا یہ معمول تھا کہ جب وہ جماعت کراتے' ہر رکعت کی قراءت کے اختتام پر سورۂ اخلاص تلاوت کرتے۔ واپسی پر لشکریوں نے اس بات کا تذکرہ بارگاہ رسالت میں کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کیا کرتا ہے۔ اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے جواب دیا' اس سورت میں خداوند رحمٰن کی صفت ہے اس لئے میں اس کی تلاوت کو محبوب رکھتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اُسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو محبوب رکھتا ہے۔

(۲) عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کان رجل من الانصار یؤمهم فی مسجد قباء فکان کلما افتتح سُورة بقرأبها لهم فی الصلوٰة ممن یقرأ به افتتح بقل هوالله احد حتی یفرغ منها ثم کان یقرأ سورة اخری معها۔ ۔وقال رسول الله ﷺ یافلاں مایمنعك ان تفعل مایامرك به اصحابك وما حملك علے لزوم هذه السورة فی کل رکعة قال انی احبّها قال حبّك ایّاها ادخلك الجنة (بخاری)

حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک انصاری مسجد قبا میں انصار کی امامت کیا کرتے تھے ان کا یہ دستور تھا کہ وہ سورت پڑھنے سے پہلے سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے' اُن کے مقتدیوں نے انہیں کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہیں یا سورہ اخلاص پڑھا کیجئے یا کوئی دوسری سورت' انہوں نے کہا میں تو ایسا ہی کروں گا اب آپ کی مرضی ہو تو جماعت کراتا ہوں اور اگر آپ کی مرضی نہ ہو تو کسی دوسرے کو اپنا امام مقرر کر لیجئے۔ اُن کی نیکی اور پارسائی کی وجہ سے لوگ کسی دوسرے کو امام مقرر کرنا پسند نہ کرتے تھے چنانچہ اس کا تذکرہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں کیا گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے مقتدی جس طرح کہتے ہیں تم ایسا کیوں نہیں کرتے اس نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ مجھے اس سورت سے بڑا پیار ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اسکی محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔

اگرچہ یہ سورت صرف چار آیات پر مشتمل ہے لیکن اپنی عظمت شان کے باعث اس کو ایک بار پڑھنے سے دس پاروں کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔

(۱) عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ احشدوا فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن فحشدمن حشد ثم خرج فقرأ قل هوالله احد ..... ثم دخل ۰۰۰ فقال انی قلت ساقرأ علیکمه ثلث القرآن الاوانها تعدل ثلث القرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے ایک روز صحابہ کوحکم دیا کہ اکٹھے ہو جاؤ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا‘ چنانچہ لوگ جمع ہو گئے۔ حضورتشریف لائے سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمائی اورحجرہ مبارکہ میں تشریف لے گئے۔ لوگ کہنے لگےحضورﷺ نے تو فرمایا تھا کہ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گااورآپ صرف ایک سورت سنا کر تشریف لے گئے ہیں۔ حضورﷺ نے واپس آکرفرمایا کہ میں نے تمہیں یہی کہا تھا کہ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔ کان کھول کرسن لو یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲) عن ابی سعید قال رسول الله ﷺ لاصحابه ایعجز احدکم ان یقرأ ثلث القرآن فی لیلة فشق ذٰلك علیهم قالو اینا یطیق ذٰلك یارسول الله ﷺ فقال الله الواحد الصمد ثلث القران ۔

ایک روزحضور ﷺ نے صحابہ کوفرمایا کیاتم ایک تہائی قرآن ہررات تلاوت نہیں کرسکتے‘ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ فرمایا **قل هوالله احد** الخ قرآن کی ایک تہائی ہےاس سورت کوقرآن کریم کی ایک تہائی کہنے کی کئی وجوہات علما نے ذکر کی ہیں۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ قرآن میں تین چیزوں پر پوری توجہ صرف کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پرایمان‘ رسالت پرایمان اورروزقیامت پرایمان۔۔اس سورت میں توحید کا ذکر کیا گیا ہے جوان تین چیزوں میں سے ایک ہےاس لئے اُسےقرآن کی ایک تہائی فرمایا گیا۔

اس بابرکت سورت کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں جب دامن طلب پھیلایا جاتا ہے وہ کریم اسے خالی واپس نہیں کرتا۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه انه دخل مع رسول الله ﷺ المسجد فاذا

رجل یصلی یدعو یقول اللهم انی اسٔالك بانی اشهد ان لااله الاانت الاحد الصمد الذی لم یلدولم یولد ولم یکن له کفوا احد' قال والذی نفسی بیدہٖ لقد سأله باسمہٖ الاعظم الذی اذا سُئل بہٖ اعطیٰ واذا دُعی بہٖ اجاب ۔

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں حضور کریم ﷺ کی معیت میں مسجد میں داخل ہوا' وہاں ایک شخص نماز پڑھ کر دعامانگ رہاتھااور عرض کررہاتھا **اللھم انی اسٔالك بانی اشھد ان لااله الاانت الاحد الصمد الذی لم یلدولم یولد ولم یکن له کفوا احد** یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایااس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس شخص نے اپنے رب سے اس کے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعامانگی ہے جب بھی اس کے وسیلہ سے سوال کیا جاتا ہے وہ عطا فرماتا ہے اور جب بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول کرتا ہے ۔

روی انه دخل المسجد فسمع رجلا یدعو ویقول أسألك یاالله یااحد یاصمد یامن لم یلد ولم یولد ولم یکن له' کفوا احد فقال غفر لك غفر لك غفر لك ثلاث مرات (تفسیر کبیر)

ایک دفعہ حضور ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور ایک شخص کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا وہ عرض کررہا تھا **أسألك یاالله یااحد یاصمد یامن لم یلد ولم یولد ولم یکن له' کفوا احد** یہ سن کر حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اے شخص تجھے بخش دیا گیا' اے شخص تجھے بخش دیا گیا' اے شخص تجھے بخش دیا گیا۔

روی انه کان جبرئیل علیه السلام مع الرسول علیه الصلوٰة والسلام اذا اقبل ابوذرالغفاری ۔ قال جبرئیل هذا ابوذر قد اقبل وقال علیه الصلوٰة والسلام او تعرفرنه قال هواشهرعندنا منه عندکم ۔ قال علیه الصلوٰة والسلام بماذا قال هذه الفضیلة قال لصغره فی نفسهٖ وکثرة قراء ته قل هو الله احد (تفسیر کبیر)

ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ ابوذرغفاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگئے ۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یہ ابوذر ہیں جو آرہے ہیں ۔

حضور ﷺ نے پوچھا کیا تم ملائکہ ابوذر کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ وہ یہاں سے زیادہ ہمارے ہاں مشہور ہیں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کس وجہ سے انہیں یہ فضیلت ملی ہے۔ انہوں نے عرض کی' ایک تو یہ اپنے آپ کو اپنے دل میں چھوٹا سمجھتے ہیں' دوسرا **قل ھواللہ احد** کی کثرت سے قرأت کرتے ہیں۔

علامہ ابوعبداللہ الانصاری القرطبی اپنی تفسیر میں اس مقام پر ایک روایت نقل کرتے ہیں۔ **عن سھل بن سعد الساعدی قال شکا رجل الی رسول اللہ ﷺ الفقز وضیق المعیشۃ فقال لہ' رسول اللہ ﷺ اذا دخلت البیت فسلّم ان کان فیہ احد وان لم یکن فیہ احد فسلم علے واقراء قل ھواللہ احد مرۃ واحد ۃ ففعل الرجل فادرّاللہ علیہ الرزق حتیٰ افاض علے جیرانہٖ** ۔(القرطبی)

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں اپنے فقر اور تنگدستی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اُسے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو اگر وہاں کوئی موجود ہو تو اس کو سلام کہو اور اگر کوئی موجود نہ ہو تو مجھ پر سلام بھیجو اور پھر ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو۔ اُس شخص نے حسب ہدایت عمل کیا' اللہ تعالیٰ نے اُسے اتنا وافر رزق عطا فرمایا کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو بھی مستفید کرنے لگا۔

قاضی عیاض شفا شریف میں ان مقامات کا ذکر کرتے ہوئے جہاں رحمت عالم ﷺ پر صلوٰۃ والسلام بھیجنا مستحب ہے رقمطراز ہیں: **وقال عمرو بن دینار فی قولہ فاذا دخلتہ بیوتا فسلّموا علے انفسکم قال ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علے النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** عمرو بن دینار (جو امام حدیث ہیں اور صحاح ستہ کے مصنفین نے اُن سے احادیث روایت کی ہیں) اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے ضمن میں **فاذا دخلتم** (الایۃ) لکھتے ہیں جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو اپنے آپ پر سلام بھیجو۔ ابن دینار کہتے ہیں اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو کہو السلام علے النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علامہ علی قاری شرح شفا میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: **ای لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اھل الاسلام۔** یعنی حضور ﷺ کی روح مبارک

اہل اسلام کے گھروں میں حاضر ہوتی ہے اس لیے حضور ﷺ پر سلام عرض کرنا چاہیے۔
(شرح شفا۔قاضی عیاض جلد۲) (تفسیر ضیاء القرآن)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو پوری سورہ اخلاص دس بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تب تو ہم بہت سے محلات حاصل کریں گے۔ (ترغیب ترھیب ج۲ ۶۷۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان غلام اور باندی کسی دن یا رات تین تین سو بار **قل هوالله احد** پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ یقیناً بخش دے گا۔
(کنز العمال) نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص عرفہ (نویں ذی الحجہ) کی شام کو ایک ہزار بار سورہ **قل هوالله احد** پڑھے گا وہ جو مانگے گا اسے اللہ تعالیٰ مرحمت فرمائے گا یعنی اس کے بعد اسکی ہر جائز مراد پوری کی جائے گی اور ہر دعا قبول ہوگی (ایضاً)

اور فرمایا جو پچاس بار سورہ **قل هوالله احد** پڑھے گا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (کنز العمال)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو روزانہ دو سو مرتبہ **قل هوالله احد** پڑھے گا اس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ پندرہ سو نیکیاں لکھے گا اور اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیگا لیکن اگر اس کے اوپر قرض ہو تو (وہ معاف نہ ہوگا) جبتک کہ اس کو ادا نہ کرے۔ (ترمذی)

فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو اپنے گھر داخل ہوتے وقت **قل هوالله احد** پڑھتا ہے تو اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کی غربت کو یہ سورت دور کر دیتی ہے۔ (کنز العمال)

فرمایا ﷺ نے جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور **قل هوالله احد** پڑھے گا وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔ (درمنشور)

فرمایا ﷺ نے جو کوئی دن رات یا دن میں تین بار **قل هوالله احد** پڑھے گا پورے قرآن کے برابر ہوگا۔ (درمنشور)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص **قل ھواللہ احد** دوسو مرتبہ پڑھے گا اس کو پانچ سو سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ (درمنشور)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو بعد نماز فجر کسی سے بات کرنے سے پہلے دس بار **قل ھواللہ احد** پڑھے گا۔اس دن کوئی گناہ لاحق نہ ہوگا اور وہ شیطان سے بچا رہے گا۔

بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ **قل ھواللہ احد** اسم اعظم ہے۔اس کے ساتھ جو دعا کی جائے گی مقبول ہوگی۔ (ابن ماجہ۔ابن اب شبیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کا ثواب قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔(بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ آرام فرمانے کیلئے لیٹتے تو دونوں ہاتھ ملا کر سورۂ اخلاص، سورہ فلق، سورۂ ناس پڑھ کر دم کرتے اور بدن کے جس حصہ تک ہاتھ پہنچتے وہاں ہاتھ پھیر لیتے لیکن ہاتھ پھیرنے کی ابتداء سر سے اور چہرے سے ہوتی اور جسم کے اگلے حصہ سے اور اسی طرح تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے (بخاری)

عقبہ بن عامر کہتے ہیں ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ تیز آندھی نے ہم کو گھیر لیا، حضور ﷺ نے سورۂ فلق وسورۂ ناس پڑھکر دعا مانگنا شروع کی اور مجھ سے فرمایا عقبہ ان دونوں سورتوں کے ذریعہ پناہ مانگ، اس معاملہ میں یہ دونوں سورتیں سب سے بہتر ہیں (ابوداؤد)

حضور ﷺ نے ایک روز صحابہ کرام سے فرمایا کہ آج کی رات ایسی عجیب آیات نازل کی گئی ہیں کہ اس کے مانند آج تک نہ دیکھی گئیں اور وہ آیات **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** ہیں (مسلم)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو بعد نماز جمعہ سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق و ناس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک برائی سے بچائے گا۔(درمنشور)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بارش کی رات ہم حضور ﷺ کی تلاش میں نکلے' جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا صبح شام تین تین مرتبہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھا کرو' یہ ہر بلا کو دفع کرنے کیلئے کافی ہوں گی۔

دونوں کف دست پھیلا کر تینوں قل ایک ایک بار پڑھ کر ان پر دم کر کے سر اور چہرے اور سینے اور آگے پیچھے جہانتک ہاتھ پہنچے پھیر لے سارے بلا و آفت سے محفوظ رہے (اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

اس عمل کے کرنے سے اعضائے جسمانی سست نہیں ہوتے جس دن یہ عمل کیا جائے اعضاء جلنے ٹوٹنے کمزور ہونے سے بچیں' ہاں جس بندے کا امتحان منظور ہو تو صبر کرے کہ امتحان میں کامیابی بلندی درجات کا سبب ہے۔

بچوں کی حفاظت کیلئے یہ عمل خود کریں اور بچوں کے جسم پر ہاتھ پھیر دیں تا کہ بچے ہر بلائے ارضی و سماوی سے بچے رہیں۔ چیچک کے دنوں میں اس کا ضرور خیال رکھیں کہ بچے بدشکل ہونے سے محفوظ رہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے قبرستان سے گذرے اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبر کو بخشے تو اس کو سورۂ اخلاص پڑھنے کا اتنا ثواب ملے گا جتنے کہ اس قبرستان میں مردوں کی تعداد ہے۔
(فوائد الکبریٰ)

تلاش معاش کیلئے سورۂ اخلاص مع ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ ایک ہزار بار اول و آخر درود شریف سو سو بار پڑھنا عروج ماہ میں مفید ہے۔

سورۂ فلق اور سورۂ ناس :

سُورۃ الفلق ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ﴾ اور سورۃ الناس ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ دونوں سورتوں میں جنّ وشیطان اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہنے کی بے نظیر تاثیر ہے۔

دونوں سُورتوں کو پڑھ کر دم کرنے سے ان شآءاللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔قرآن کریم کی

یہ دونوں سُورتیں ایک ساتھ نازل ہوئی ہیں ۔مفہوم معنٰی اور مقصد کے اعتبار سے بھی انہیں الگ الگ کرنا دُشوار ہے' اس لئے انہیں معوذتین کہتے ہیں ۔ جادو کے اثر کوختم کرنے کے لئے یہ دونوں سُورتیں نازل ہوئی ہیں ۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ جب علالت میں مبتلا ہوتے تو اپنے اُوپر معوذات (یعنی سورۂ اخلاص وفلق وناس) پڑھ کر دم فرماتے اور جب آپ کا درد بڑھ جاتا تو میں ان سورتوں کو حضور ﷺ کے سامنے پڑھتی اور برکت کی امید سے حضور ﷺ کے دست اقدس کو اپنے اوپر گذارتی (بخاری)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :تم ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کرو (درمنثور)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فلق وناس دو محبوب ترین سورتیں ہیں (درمنثور)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان کی مثال نیولے کی طرح ہے ۔ جس نے اپنا منہ دل کے سوراخ پر رکھا ہوا ہے اسی سے دل میں وسواس ڈالتا ہے ۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب خاموش ہوتا ہے تو یہ لوٹ آتا ہے یہی **الوسواس الخناس** ہے ۔

حضور ﷺ کا یہ معمول تھا کہ ہر شب آرام کرنے سے پہلے آخری تینوں قُل پڑھتے' اپنے مُبارک ہاتھوں پر دم فرماتے' پھر اپنے سارے جسم پر انہیں پھیر لیتے ۔ (بخاری)

حضور ﷺ' حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے ۔

جو شخص رات کو تین مرتبہ پڑھ کر سوئے گا وہ خوف زدہ خوابوں سے محفوظ رہے گا ۔ اور جو شخص روزانہ ایک مرتبہ پڑھے گا وہ ان شآءاللہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا ۔ جن

بچّوں کوان دونوں سُورتوں کا تعویذ پہنا دیا جائے وہ جنّ وشیطان اور تمام زہریلے جانور وں سے محفوظ رہیں گے۔ (فیوض قرآنی)

جب کسی کو بخار آئے تو اُس پر یہ دونوں سورتیں پڑھی جائیں شفا ہوگی۔

اگر شیطان وسوسہ پیدا کرے یا پریشان کرے تو ان دونوں سورتوں کا وِرد مفید ہے۔

بچوں کو نظر بد اور جن وغیرہ سے حفاظت کے لئے معوذات کو دم کرنا مفید و مجرب ہے۔

فضول نظر سے، فضول کلام سے، فضول طعام سے، فضول لوگوں کی ملاقاتوں سے رکنا بھی شیطان سے حفاظت کا طریقہ ہے کیونکہ شیطان ان چار دروازوں سے انسان پر مسلط ہوتا ہے

جنّ بھوت بھگانے اور آسیب دور کرنے کا مجرب عمل

الحصن الحصین میں امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے جن، آسیب کو دور کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے ایک عمل نقل کیا ہے:

اگر کسی کو جن یا آسیب کا اثر ہو اس کو اپنے سامنے بٹھائے اور یہ چیزیں پڑھے (حاکم ابن ماجہ، مسند احمد)۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾ (الفاتحہ)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا، مالک ہے روزِ جزا کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد

چاہتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھے راستہ پر' اُن کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا' نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

﴿الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾
(بقرۃ/۱۔۴)

الف لام میم۔ یہ وہ ذی شان کتاب ہے جس میں ذرا شک نہیں' یہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے' وہ جو ایمان لائے ہیں غیب پر (بے دیکھے) اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں' اور وہ جو ایمان لائے ہیں اُس پر (اے حبیب) جو اُتارا گیا ہے آپ پر اور جو اُتارا گیا آپ سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾
(البقرۃ/۱۶۳) اور تمہارا خدا ایک خدا ہے نہیں کوئی خدا بجز اس کے' بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ﴾ (البقرۃ/۵۵)

اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ خود زندہ ہے، سب کو زندہ (قائم) رکھنے والا ہے، نہ اُس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے پاس بغیر اُس کی اجازت کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے۔ اور وہ نہیں گھیر سکتے کسی چیز کو اُس کے علم سے مگر وہ جتنا چاہے۔ اُس کی کرسی نے زمین و آسمان کو سما رکھا ہے اور نہیں تھکاتی اُسے زمین و آسمان کی حفاظت، اور وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔

﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ؕ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ؕ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ؕ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ؕ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ؕ وَاعْفُ عَنَّا ؕ وَاغْفِرْ لَنَا ؕ وَارْحَمْنَا ؕ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ﴾ (البقرۃ/۲۸۴-۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا تم اُسے چھپائے رہو، تم سے اُس کا حساب لے گا۔ اللہ تعالیٰ

پھر بخشش دے گا جسے چاہے گا اور عذاب دے گا جسے چاہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ایمان لایا یہ رسول کریم اس (کتاب) پر جو اُتاری گئی اس کی طرف اس کے ربّ کی طرف سے اور (ایمان لائے) مومن یہ سب دل سے مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کی کتابوں کو اور اُس کے رسولوں کو (نیز کہتے ہیں) ہم فرق نہیں کرتے کسی میں اُس کے رسولوں سے اور انھوں نے کہا ہم نے سُنا اور ہم نے

اطاعت کی ہم طالب ہے تیری بخشش کے' اے ہمارب رب۔ اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے' اللہ تعالیٰ کسی شخص پر ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر جتنی اس کی طاقت ہو۔ اس کو اجر ملے گا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر وبال ہوگا جو (بُرا عمل) اس نے کمایا۔اے ہمارے ربّ' نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بُھولیں یا خطا کر بیٹھیں' اے ہمارے ربّ۔ نہ ڈال ہم پر بھاری بوجھ جیسے تو نے ڈالا تھا اُن پر جو ہم سے پہلے گزرے ہیں۔اے ہمارے پروردگار! نہ ڈال ہم پر وہ بوجھ جس کے اُٹھانے کی ہم میں قوت نہیں' اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو' اور رحم فرما ہم پر' تو ہی ہمارا دوست (اور مددگار) ہے تو مدد فرما ہماری' کفار قوم پر۔

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (ال عمران/ ۱۸)

شہادت دی اللہ تعالیٰ نے (اس بات کی کہ) بیشک نہیں کوئی خدا سوائے اُس کے اور (یہی گواہی دی) فرشتوں نے اور اہل علم نے (ان سب نے یہ بھی گواہی دی کہ وہ) قائم فرمانے والا ہے عدل وانصاف کو۔ نہیں کوئی معبود سوائے اُس کے جو عزت والا حکمت والا ہے۔

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الاعراف/۵۴)

بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہے جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پھر متمکن ہوا عرش پر (جیسے اُسے زیبا ہے) رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اسکے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو پیدا فرمایا۔ وہ سب اُس کے حکم کے پابند ہیں۔ سن لو! اسی کے لئے خاص ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۚ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۚ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (المؤمنون/۱۱۶۔۱۱۸)

پس بہت بلند ہے اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پوجتا ہے جس کی اُس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ بلاشبہ حق کا انکار کرنے والے کامیاب نہیں ہوں گے (کافروں کو چھٹکارہ نہیں ہے)، اور اے محبوب! (آپ یوں) عرض کرو میرے رب! بخش دے (میری گنہگار اُمت کو) اور رحم فرما (ہم سب پر) اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے

﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۚ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۚ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ﴾

(الصّٰفّٰت/١-١١) قسم اُن (فرشتوں) کی کہ باقاعدہ صف باندھیں، پھر اُن (فرشتوں) کی کہ جھڑک کر چلائیں، پھر اُن جماعتوں (فرشتوں) کی کہ قرآن پڑھیں، بیشک تمہارا معبود ایک ہی ہے جو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور وہ مالک ہے مشرقوں کا، بلاشبہ ہم نے آراستہ کیا ہے آسمانِ دنیا کو ستاروں کے سنگھار سے۔ اور (اُسے) محفوظ کر دیا ہے ہر سرکش شیطان (کی رسائی) سے، نہیں سُن سکتے کان لگا کر عالمِ بالا کی باتوں کو اور پتھراؤ کیا جاتا ہے اُن پر ہر طرف سے اُن کو بھگانے کے لئے اور اُن کے لئے دائمی عذاب ہے، مگر جو شیطان کچھ جھپٹ لینا چاہتا ہے تو تعاقب کرتا ہے اس کا تیز شعلہ۔ پس آپ اُن سے پوچھیے آیا وہ زیادہ مضبوط ہیں خلقت کے اعتبار سے یا (دوسری چیزیں) جنھیں ہم نے پیدا فرمایا۔ بیشک ہم نے انھیں لیسدار کیچڑ (چپکتی مٹی) سے پیدا کیا ہے۔

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۚ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۚ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ (الحشر/٢٢-٢٤) اللہ وہ تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جاننے والا ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کا، وہی بہت مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کا بادشاہ، نہایت مقدس، سلامت رکھنے والا، ایمان بخشنے والا، نگہبان، عزت والا، ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا، متکبر ہے۔ پاک ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں وہی اللہ سب کا خالق، سب کو پیدا کرنے والا، (سب کی مناسب) صورت بنانے والا، سارے خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُس کی تسبیح کر رہے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے۔

﴿وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا﴾ (الجن/۳)

اور بیشک اعلیٰ وارفع ہے ہمارے رب کی شان۔ نہ اُس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے اور نہ بیٹا' اور ہم میں جو احمق ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے ہیں۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الاخلاص)

اے حبیب! تم فرماؤ وہ (اللہ) یکتا ہے اللہ صمد (بے نیاز) ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا (اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے) اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (الفلق)

اے حبیب! تم فرماؤ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی ہر اُس چیز کے شر سے جس کو اُس نے پیدا کیا ہے اور (خصوصا) رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے اور اُن کے شر سے جو پھونکے مارتی ہیں گرہوں میں اور (میں پناہ لیتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ (الناس)

تم کہو میں اُس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا پروردگا ہے سب لوگوں کا بادشاہ' سب لوگوں کا معبود' اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے (وسوسے) ڈالے اور دبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں' خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں سے۔

دَرُود تاج

درود تاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے اور یہ عاشقانِ رسول ﷺ کا محبوب وظیفہ ہے۔

جو شخص عروج ماہ، شب جمعہ میں بعد نماز عشاء باوضو پاک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ایک سوستر (۱۷۰) مرتبہ اس درود پاک کو پڑھے اور سو رہے تو گیارہ شب متواتر اسی طرح کرنے سے ان شآء اللہ اُس کو زیارت سرکار ﷺ نصیب ہوگی۔

سحر و آسیب جن و شیطان کے دفع کرنے کے لئے اور چیچک دفع کرنے کے لئے گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرے ان شآء اللہ فائدہ ہوگا۔

دشمنوں ظالموں حاسدوں اور حاکموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اور دفع الم وافلاس کے لئے چالیس شب متواتر بعد نماز عشاء اکتالیس مرتبہ پڑھے،

رزق کی کُشادگی کے لئے سات مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر وِرد رکھے۔

حاملہ عورت کو کوئی خلل ہو تو سات روز برابر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائے۔

برائے ہر مقصود و مطلوب بعد نصف شب باوضو چالیس مرتبہ پڑھے ان شآء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی اور مُراد برآئے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ ۙ

صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُه وَجِبْرِيْلُ خَادِمُه وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُه وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُه وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُه وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُه وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُه وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُه سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۰ خَاتَمِ النَّبِيّيْنَ ۰ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ۰ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ ۰ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۰ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ ۰ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ ۰ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ ۰ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ ۰ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ ۰ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ ۰ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ ۰ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ ۰ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ ۰ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ۰ يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۰

مُحَبَّتِ رَسُول

وہ میری جان بھی جان کی جان بھی، میرا ایمان بھی روحِ ایمان بھی
مہبطِ وحیِ آیات بھی اور قرآن بھی، روحِ قرآن بھی
کیا بتاؤں قیامت کا میں ماجرا، رحمتوں غفلتوں کا ہے اک معرکہ
دل کو انکی شفاعت پہ ایمان بھی، عقل اپنے کیئے پر پشیمان بھی
ہو ترا مثل کوئی کبھی اور کہیں، رب نے رکھا نہیں اسکا امکان بھی

(تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی)

لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے فضائل وفوائد

جنت کا خزانہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** کثرت سے پڑھا کرو یہ جنت کے خزانے میں سے ہے۔

جس نے پڑھا **لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَاء مِنَ اللّٰہِ اِلَّااِلَیْہِ** -- اللہ تعالیٰ اس سے ستر تکلیفوں کو دور کردیں گے' جن میں سب سے ادنیٰ فقر ہے۔ **لا منجا ای لا مهرب ولا مخلص** یعنی کوئی جائے فرار اور جائے پناہ نہیں ہے۔ **من اللہ** اللہ سے غضب وعذاب سے' **الا الیه ای بالرجو ع الی رضائہٖ و رحمتہٖ** سوائے اس کی رضا ورحمت کی طرف رجوع کرنے کے (مرقات)

فقیری سے مراد دل اور مال دونوں کی فقیری ہے یعنی اس کا عامل مال کا بھی غنی ہوگا اور دل کا بھی' کیونکہ جو اپنے کو رب تعالیٰ کے سپرد کردے وہ یقیناً غیر سے مستغنی ہوتا ہے۔ اس شخص پر اگر کبھی مال کی غریبی آ بھی گئی تو وہ دل کا فقیر نہ رہے گا۔

صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں کہ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** کے پڑھنے سے خزانہ نیکیوں کا ملتا ہے اور یہ وہ خزانہ ہے جو وطن آخرت میں بھی کام آتا ہے اور دو جہاں میں اس کی برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو خزانہ سے تعبیر فرمایا گیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں حضور ﷺ کے پیچھے تھا اپنے دل میں کہہ رہا تھا **لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** تو حضور ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ ابن قیس' کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ پر رہبری نہ کردوں؟ میں نے عرض کیا' ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا **لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ہے۔ (مسلم' بخاری)

یعنی تم جو اپنے دل میں **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** پڑھ رہے ہو ہم اس پر مطلع ہیں اس

کے فضائل سے تم کو اطلاع دیتے ہیں۔ حضور ﷺ ہماری قلبی کیفیات یعنی دل کی حرکتوں اور احساسات کو جانتے ہیں۔ خیال رہے کہ **لَا حَـوْلَ وَ لَا قُـوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** میں انسان اپنی بے بسی کا اقرار اور رب تعالیٰ کی انتہائی قدرت کا اعتراف کرتا ہے یہی بندگی کا تقاضا اور معیار ہے اسی لیئے یہ جنت کا خزانہ ہے۔ حول کے معنٰی ہیں ظاہری طاقت' 'قوت' کے معنٰی ہیں باطنی قدرت' یا حول سے مراد دفع شر کا حیلہ اور قوت سے مراد ہے خیر حاصل کرنے کا ذریعہ یعنی بندے میں بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہ ظاہری طاقت ہے نہ اندرونی قوت۔۔ اس کے کرم سے بندہ گناہوں سے بچ سکتا ہے اور نیکیاں کرسکتا ہے۔

صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے مشائخ نے حکم دیا ہے کہ **لَا حَـوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** کے برابر کوئی کلمہ حق تعالیٰ کی طرف جُھکنے اور اس کے فضل کی راہ اختیار کرنے میں معین اور مفید نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دین اس کے کرم سے بندہ میں ظاہری طاقتیں آسکتے ہیں جیسا کہ انبیاء و اولیاء کے معجزات و کرامات سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن کر سمجھ لی' حضرت آصف برخیا پل بھر میں یمن سے تخت بلقیس لے آئے۔ یہ ربّانی طاقتیں رحمانی عطا سے تھیں۔ بجلی کے بلب پنکھے مشین وغیرہ بغیر پاور محض بیکار ہیں۔ پاور آجائے تو بہت طاقتور ہو جاتے ہیں۔ بجلی کا تار آدمی کیا ہاتھی کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ قرآن کریم میں جو ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ﴾ کی بُرائیاں آتی ہیں یہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے الگ اور دور ہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا ﴿**وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدَانِ**﴾ یعنی موسیٰ علیہ السلام نے مَردوں سے الگ دور دو عورتوں کو دیکھا جو اپنے جانور پکڑے کھڑی تھیں۔ دیکھو دُوْنَ کے معنیٰ الگ یا دور ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کلموں کو خزانہ اسی لئے فرمایا کہ یہ کلمے جنتی نعمتوں کے خزانے ملنے کے سبب ہیں۔ اس کلمہ کے 'خزائن جنت' میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اُس کے لئے اس کلمہ کے بے بہا اجر و ثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنت میں محفوظ کیا جائے گا جس سے وہ آخرت میں ویسا ہی فائدہ اُٹھا سکے گا جیسا کہ

ضرورت کے موقعوں پر محفوظ خزانوں سے اُٹھایا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ کا منشا اس لفظ سے اس کلمہ کی صرف عظمت اور قدر و قیمت بتانا ہے یعنی یہ کہ جنت کے خزانوں کے جواہرات میں سے یہ ایک جوہر ہے کسی چیز کو بہت قیمتی بتانے کے لئے یہ بہترین تعبیر ہوسکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے وہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ہے روزی کے خزانے آسمان میں ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ**﴾ مگر خاص رحمت کا خزانہ عرش آعظم کے نیچے ہے اس خزانہ سے سورہ بقرۃ کی آخری آیات آئیں اور اسی خزانہ سے **لَا حَوْل شریف** آئی۔ معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کو رب تعالیٰ کے تمام خزانوں کی خبر ہے تب ہی تو فرماتے ہیں کہ یہ فلاں خزانے کا موتی ہے۔

جو بندہ **لَاحَوْل شریف** کی کثرت کرے تو رب تعالیٰ اس کے متعلق فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اس بندے نے اپنے کو بالکل میرے سپرد کر دیا۔ اب میں اس کی ہر بات کا والی وارث ہو گیا۔ بلاتشبیہ جیسے بچہ اپنے کو ماں کے حوالے کر دیتا ہے تو اس کی ساری فکریں ماں اُٹھا لیتی ہے اور بچہ ہر فکر سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یہ رب تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کسی کسی کو میسر ہوتی ہے

بعض مشائخ طریقت کا ارشاد ہے کہ جس طرح شرک جلی و خفی اور قلب و نفس کی دوسری کدورتیں دور کرنے اور ایمان و معرفت کا نور حاصل کرنے میں کلمہ **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ** خاص اثر کرتا ہے۔ اسی طرح عمل زندگی درست کرنے یعنی معصیات اور منکرات سے بچنے اور نیکی کی راہ پر چلنے میں یہ کلمہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** خاص اثر رکھتا ہے اس کلمہ کو خزانہ کہا گیا جس کے حسب ذیل وجوہ ہیں۔

☆ کیونکہ یہ کلمہ مثل خزانے کے لوگوں کی نظر سے محفوظ اور غائب تھا اور حضور ﷺ کے ذریعہ سے عطا فرمایا گیا

☆ یا اس لئے کہ یہ کلمہ جنت کے ذخیروں میں سے ہے

☆ یا اس لیئے کہ جنت کی عمدہ نعمتوں کو حاصل کرانے والا ہے

☆ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس لئے یہ خزانہ جنت کا ہے کہ یہ کلمہ اپنے کہنے والے کے لئے جنت میں عمدہ ثواب کا خزانہ جمع کرتا ہے۔

☆ یہ کلمہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** عرش کے نیچے کا خزانہ ہے اور جنت کی چھت عرش الٰہی ہے اس کے پڑھنے سے اعمال صالحہ کے اختیار کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہونے لگتی ہے اس معنیٰ میں یہ جنت کا خزانہ ہے۔

ننانوے بیماریوں کا علاج:

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے' فرماتے ہیں فرمایا' رسول اللہ ﷺ نے کہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا اَلْهَمُّ** -- (**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه** ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں ادنیٰ بیماری غم ہے) (بیہقی)

بیماریوں سے مراد جسمانی' روحانی' دنیاوی' اخروی' بیماریاں ہیں کہ لاحول شریف ان سب کا مکمل علاج ہے۔ غم دنیاوی ہو یا دینی واخروی لاحول شریف کی برکت سے ہر طرح کا غم دور ہوتا ہے۔ معاشی ومعاد کی فکر سے بندہ آزاد ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ غم سے آزادی حق تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ حق تعالیٰ نے یونس علیہ السلام پر بڑا اکرم فرمایا کہ مچھلی کے شکم سے انھیں غم سے نجات دی فرماتا ہے ﴿**فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ**﴾ خیال رہے کہ غم آخرت رحمت بھی' اور عذاب بھی' یہاں غم سے مراد دوسری قسم کا غم ہے۔ شیطان کو بھی رب تعالیٰ سے خوف ہے۔ وہ کہتا ہے ﴿**اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ**﴾ --اور مومن کو بھی مگر شیطان کا خوف عذاب ہے جیسے مجرم کو حاکم سے ڈر لگتا ہے اور مومن کا غم رحمت جیسے مطیع غلام کو آقا سے ہیبت ہوتی ہے۔

یہ کلمہ ننانوے (دنیوی واخروی) بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے سب سے ادنیٰ بیماری ایسا غم ہے جو انسان کو گھلا دے' اس کا نام ''ھم'' ہے۔

شیطانی اثرات اور وسوسوں سے محفوظ رہنے کا وظیفہ:

لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سعی وحرکت اور اس کے کرنے کی قوت وطاقت بس اللہ تعالیٰ ہی سے مل سکتی ہے کوئی بندہ خود کچھ ہی نہیں کرسکتا ۔۔ دوسرا ایک مطلب جو اس کے قریب ہی قریب ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ گناہ سے باز آنا اور اطاعت کا بجالانا اللہ تعالیٰ کی مدد وتوفیق کے بغیر بندے سے ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ**﴾ شیطان تمہیں فقیری (غربت، افلاس، تنگدستی، مفلسی اور فاقہ کشی) سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**﴾ اور **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** سے شیطان بھاگتا ہے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام ۲۱ بار **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو ان شآء اللہ وسوسہ شیطانی سے بہت حد تک امن میں رہے گا۔

جس شخص کو وسوسوں کی، یا زیادہ اور بے جا غصہ کی بیماری ہو، یا نماز میں دل نہ لگتا ہو وہ روزانہ بعد نماز فجر ومغرب گیارہ بار ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**﴾ اور **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا بھی کرے اور دل ودماغ پر چھڑکا بھی کرے ان شآء اللہ فائدہ ہوگا مجرب ہے۔ ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**﴾ پڑھنے میں حضور قلبی چاہیے۔ دل سے انسان یہ سمجھے کہ میں اپنے کو **اللّٰہ** کی پناہ میں دے رہا ہوں۔ جو شخص یہ وظیفہ روزانہ پڑھتا رہے گا ان شآء اللہ وہ شیطانی وسواس سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

خیال رہے کہ شیطان عالموں کے دل میں عالمانہ وسوسے، صوفیوں کے دل میں عاشقانہ وسوسے، اور عوام کے دل میں عامیانہ وسوسے ڈالتا ہے جیسا شکار ویسا جال۔ بہت دفعہ انسان گناہ کو عبادت سمجھ لیتا ہے۔ بعض اولیاء سے شیطان مایوس ہو کر انھیں بہکانا ہی چھوڑ دیتا ہے شیطانی اثرات اور وسوسوں سے محفوظ رہنے کا بہترین وظیفہ ہے **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**

امراض جسمانی، وساوس روحانی اور ہر قسم کے
اثرات شیطانی کا انتہائی آزمودہ اور کامیاب علاج:

مصائب، پریشان کن حالات اور الجھنوں کا اصل اور حقیقی علاج 'رجوع الی اللہ' اور دُعا ہے۔ صلوٰۃ الحاجہ ایسے ہی مواقع کے لئے ہے۔ وظائف، درود شریف، توبہ واستغفار، وظیفہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنالیں۔ ہر قسم کے آسیب وسحر، نظر ومکر، تمام امراض جسمانی وروحانی، اور ہر قسم کے اثرات شیطانی کا مجرب ترین علاج ہے۔ فرائض وواجبات کی پابندی، حقوق العباد کی ادائیگی، اکل حلال، صدق مقال اور اخلاص وتوکل جیسے خصوصی آداب کی رعایت کے ساتھ وظائف پڑھتے رہیں۔ ان شآء اللہ ضرور اپنے مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

عمل : جس شخص کو وسوسوں کی یا زیادہ اور بے جا غصہ کی بیماری ہو، یا نماز میں دل نہ لگا ہو وہ روزانہ بعد نماز فجر ومغرب گیارہ بار ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ**﴾ اور **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا کرے اور دل ودماغ پر چھڑکا بھی کرے ان شآء اللہ فائدہ ہوگا، مجرب ہے۔ ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ**﴾ پڑھنے میں حضور قلبی چاہیے، دل سے انسان یہ سمجھے کہ میں اپنے کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے رہا ہوں۔ جو شخص ان آیات کو روزانہ پڑھتا رہے گا ان شآء اللہ وہ شیطانی وسواس سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

تصدیق الٰہی : روایت ہے حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب بندہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے کہ واقعی میرے سواء کوئی معبود نہیں اور میں بہت بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے کہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ** تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واقعی میرے سوا کوئی معبود نہیں میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، اور جب

بندہ کہتا ہے **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الـمـلك وَلَهٗ الْحَمْدُ** (اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اسی کا مُلک ہے اسی کی تعریف ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، واقعی میرے سواء کوئی معبود نہیں، میرا ہی ملک ہے، میری ہی تعریف ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت (**لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه**) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واقعی میرے سواء کوئی معبود نہیں، میرے بغیر نہ قوت ہے نہ طاقت ۔۔حضور ﷺ فرماتے ہیں جو یہ کلمات اپنے مرض میں کہے، پھر مر جائے تو اسے آگ نہ جلائے گی (ترمذی، ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ یہ پڑھ رہا ہے اور وہ سچ کہہ رہا ہے ۔۔۔سبحان اللہ بندہ کی خوش نصیبی ہے کہ اس کی تھوڑی سے لب کی حرکت سے اس کا ذکر بارگاہِ رب العالمین میں فرشتوں کے سامنے آجائے اور ساتھ میں خود رب تعالیٰ تصدیق بھی فرمادے۔

بندہ وہ گواہی دے رہا ہے جس کی میں اور میرے فرشتے اور میری تمام خلق گواہی دیتے ہیں۔ خیال رہے کہ ساری نیکیاں صرف بندے کرتے ہیں، مگر گواہی توحید، حضور ﷺ پر درود، حضور ﷺ کی عزت افزائی، حضور ﷺ کی میلاد خوانی، وہ اعمال ہیں جو رب تعالیٰ، فرشتوں اور تمام مخلوق کے عمل ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِى** ---﴾ اللہ تعالیٰ نے کسی نیکی کے حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا سوائے درود شریف کے ۔۔۔کلمہ توحید ایسی پاکیزہ نعمت ہے کہ رب تعالیٰ بھی اس میں شرکت فرماتا ہے۔

بندہ رب تعالیٰ سے کٹ کر کچھ نہیں، نہ اس میں حول رہتی ہے نہ قوت، مگر رب تعالیٰ سے واصل ہو کر سب کچھ بن جاتا ہے کہ اس میں شعاعیں، روشنی، تیزی، دھوپ سب کچھ آجاتی ہے۔

توبہ واستغفار کے ذریعہ اثرات شیطانی سے حفاظت

حق تعالیٰ نے توبہ اور استغفار اتنی زبردست چیزیں مرحمت فرمائی ہیں کہ شیطان اور اس کی شیطانیت کو مغلوب کر دیا جا سکتا ہے۔ روح المعانی میں لکھا ہے کہ جب قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (ال عمران ۱۳۵) اور جو لوگ ایسا کام کر گذرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

تو ابلیس اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور ہائے ہلاکت اور ہائے بربادی کی پکار لگانے لگا جس کو سُن کر تمام شیاطین کی فوج جمع ہوگئی اور دریافت کیا' کیا غم تم کو پہونچا ہے۔ اُس نے کہا اولاد آدم کے گناہ کچھ نقصان نہیں کریں گے۔ مغفرت اور توبہ کی آیت نازل ہوگئی۔ اب بندوں کو بہکانے کی ساری محنت بیکار ہوگئی۔

سب نے کہا تم گھبرائیں نہیں' ہم ان کو ایسے بُرے اعمال میں مبتلاء کر دیں گے جس کو یہ دین اور حق سمجھ کر کریں گے اور اس کے سبب ان کو توبہ کا خیال بھی نہیں آئے گا۔

تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے افراد ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ رات دن اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرنے والے' رات دن گناہ سے استغفار کرنے والے' اللہ عز وجل کے خوف سے رونے والے۔ (دیلمی)

سفید مرغ کی برکات

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید مرغ رکھا کرو کیونکہ جس گھر میں سفید مرغ ہوگا نہ تو شیطان اس کے قریب جائے گا نہ جادوگر' اور ان گھروں میں بھی (نہیں) جو اس گھر کے ارد گرد ہوں گے۔ (معجم اوسط طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کے لیے اذان دیتا ہے' جو شخص سفید مرغ رکھے گا اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی جائے گی۔

شیطان کے شر سے' جادوگر کے شر سے' کاہن کے شر سے۔ (شعب الایمان بیہقی' کنز العمال)

حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے۔ یہ اپنے مالک کے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اس کے ارد گرد کے سات گھروں کی بھی۔ (مسند بن اسامہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے گھر میں مرغ رکھا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاخ شاخ کلغی والا سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست حضرت جبریل علیہ السلام کا بھی دوست ہے' یہ اپنے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پڑوس کے سولہ گھروں کی بھی' چار دائیں طرف سے' چار بائیں طرف سے' چار سامنے سے اور چار پیچھے سے۔ (کتاب العظمہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سفید مرغ کو برا بھلا مت کہا کرو یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں' اس کا دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جنات کو دفع کرتا ہے۔ (کتاب العظمہ)

غیر شرعی طریقہ علاج

اسلام نے شرک کو بیخ و بُن سے اُکھیڑ کر رکھ دیا۔۔اس لئے یہ تو گمان ہی نہیں کیا جاسکتا کہ اسلام کسی ایسے منتر یا جھاڑ پھُونک کی اجازت دے جس میں شرک یا شرکیہ عقائد کا شائبہ تک بھی پایا جاتا ہو۔ اس لئے ایسے تمام منتر، طلسم، نقوش، تعویذات وغیرہ اسلام میں قطعاً حرام اور ممنوع ہیں۔ جن احادیث میں دَم کرنے، جھاڑ پھُونک کرنے وغیرہ کی ممانعت کی گئی ہے اُن جملہ احادیث سے اسی قسم کے شرکیہ اعمال مُراد ہیں، لیکن ایسا دم اور تعویذ جس میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی اسم مبارک، کوئی آیت قرآنی، یا سَرورِ عالم ﷺ کی زبانِ پاک سے نکلا ہوا کوئی جملہ ہو، یا جس نقش میں، یا دَم میں شرکیہ بات نہ ہو، اس کا کرنا جائز ہے۔ حضور ﷺ خود بھی اپنے آپ کو دَم فرمایا کرتے اور صحابہ کرام پر بھی دَم کرتے اور حسنین کریمین کو تو خصوصی دَم فرمایا کرتے۔۔عہد رسالت میں اور اس کے بعد صحابہ کرام کا بھی یہ معمول تھا، اُس وقت سے لے کر اب تک پاکانِ اُمّت کا بھی یہ دستور ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں امراض جسمانی، وساوس روحانی اور ہر قسم کے اثرات شیطانی سے محفوظ رکھے۔آمین بجاہ سید المرسلین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعالَمِیْن

وَصَل اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن

العبـــــد

محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی (مکتبہ انوار المصطفیٰ)

23-2-75/6 مغل پورہ حیدر آباد

جمعہ ۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۶ ہجری ۱/ستمبر ۲۰۰۵ء

مناجات

(امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ)

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو   جب پڑے مشکل شہ مشکل کُشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو   شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات   اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر   اَمن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے   صاحبِ کوثر شہِ جُود وعطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر   سیّدِ بے سایہ کے ظِلّ لِوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن   دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں   عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں   ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے   چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بیباکیاں   ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پُل صِراط   آفتابِ ہاشمی نُورُ الہُدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے   رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دُعائیں نیک ہم تجھ سے کریں   قُدسیوں کے لب سے آمین ربّنا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضؔا خواب گراں سے سر اُٹھائے   دَولتِ بیدار عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو